نوائے افغان جہاد

ذوالقعدۃ، ذوالحجۃ ۱۴۳۶ھ ستمبر، اکتوبر 2015ء

الملا محمد عمر

وہ دشمنانِ دین کو خدا کا ایک قہر تھا
جسے نہ کفر چکھ سکا وہ ایسا تیز زہر تھا
نہ موت جس کو چھو سکی وہ زندگی کی لہر تھا
اُفق پہ اس کو ڈھونڈنا وہ دن کا پہلا پہر تھا

رحلت نبوی ﷺ کے بعد

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے لازوال تاریخی الفاظ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رحلت کے بعد سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ اقدس کے دیدار کے بعد ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے سے باہر تشریف لائے، منبر نبوی ﷺ کی جانب بڑھے اور بآواز بلند لوگوں سے کہا کہ خاموش ہو کر بیٹھ جائیں، سب لوگ بیٹھ گئے، صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے حمد وثنا کے بعد یہ خطبہ ارشاد فرمایا:

امابعد! جو شخص تم میں سے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا تھا، سو جان لے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ زندہ ہے اور اس پر موت نہیں آسکتی اور اگر بالفرض کوئی شخص محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کرتا تھا تو جان لے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا گئے ہیں۔

''اور نہیں ہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم مگر اللہ تعالیٰ کے ایک رسول، جن سے پہلے اور بھی بہت سے رسول گزر چکے ہیں، سو اگر آپ کا انتقال ہو جائے یا آپ شہید ہو جائیں تو کیا تم دین اسلام سے واپس ہو جاؤ گے؟ اور جو شخص دین اسلام سے واپس ہو گا تو وہ اللہ تعالیٰ کو ذرہ برابر بھی نقصان نہیں پہنچائے گا اور اللہ تعالیٰ عنقریب شکر گزاروں کو انعام دے گا''۔

اور اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے یہ کہا ہے کہ بے شک آپ کو بھی فوت ہوتا ہے اور یہ سب لوگ بھی مرنے والے ہیں، سب چیز فنا ہونے والی ہے، صرف خداوند ذوالجلال والاکرام کی ذات بابرکات باقی رہے گی، ''ہر نفس موت کا مزہ چکھنے والا ہے، قیامت کے دن سب کو اعمال کا پورا پورا اجر ملے گا''۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر دراز کی اور ان کو باقی رکھا۔ یہاں تک کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے دین کو قائم کر دیا اور اللہ تعالیٰ کے حکم کو ظاہر کر دیا اور اللہ تعالیٰ کے پیغام کو پہنچا دیا اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کیا، پھر اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے پاس بلا لیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تم کو ایک سیدھے اور صاف راستے پر چھوڑ کر دنیا سے گئے ہیں۔ اب جو ہلاک اور گمراہ ہو گا وہ حق واضح ہونے کے بعد گمراہ ہو گا۔ پس اللہ تعالیٰ جس کا رب ہو تو وہ سمجھ لے کہ اللہ تعالیٰ تو زندہ ہے اس کو کبھی موت نہیں آسکتی اور جو شخص محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کرتا تھا اور ان کو خدا جانتا تھا وہ جان لے کہ اس کا معبود تو انتقال کر گیا ہے۔ اے لوگو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اللہ تعالیٰ کے دین کو مضبوط پکڑ لو اور اپنے پروردگار پر بھروسہ رکھو، تحقیق اللہ تعالیٰ کا دین قائم اور دائم رہے گا اور اللہ تعالیٰ کا وعدہ پورا ہو کر رہے گا اور اللہ تعالیٰ اس شخص کا مددگار ہے جو اس کے دین کی مدد کرے اور اللہ تعالیٰ اپنے دین کو عزت اور غلبہ دینے والا ہے اور اللہ تعالیٰ کی کتاب ہمارے درمیان موجود ہے اور وہی نور ہدایت اور شفائے دل ہے، اسی کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو راستہ بتلایا ہے اور اس میں اللہ تعالیٰ کی حلال وحرام کردہ چیزوں کا ذکر ہے۔ اللہ کی قسم! ہمیں اس شخص کی ذرہ برابر پرواہ نہیں جو ہم پر فوج کشی کرے [یہ باغیوں اور مرتدین کی طرف اشارہ تھا] تحقیق اللہ تعالیٰ کی تلواریں ہمارے ہاتھوں میں ہیں، وہ اس کے دشمنوں پر ستی ہوئی ہیں۔ وہ تلواریں ہم نے ابھی تک ہاتھ سے رکھی نہیں اور خدا کی قسم ہم اپنے مخالف سے اب بھی اسی طرح جہاد کریں گے جیسا کہ نبی کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم کی معیت میں کیا کرتے تھے، پس مخالف خوب سمجھ لیں اور اپنی جان پر ظلم نہ کریں۔

[البدایۃ والنہایۃ: ج۵،ص:۲۴۳۔ زرقانی: ج۸،ص:۲۸۰۔ سیرت المصطفیٰ ﷺ ج:۲،ص:۲۹۶]

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نوائے افغان جہاد

جلد نمبر ۸، شمارہ نمبر ۹

ذوالقعدہ، ذوالحجہ ۱۴۳۶ھ — ستمبر، اکتوبر 2015ء

جان لو! کہ فتح صبر کے ساتھ ہے۔

(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

اس شمارے میں
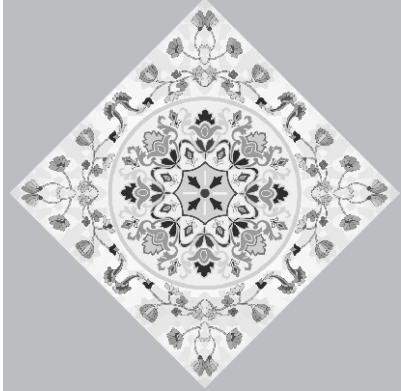
تجاویز، تبصروں اور تحریروں کے لیے اس برقی پتے (E-mail) پر رابطہ کیجیے۔

Nawaiafghan@gmail.com

انٹرنیٹ پر استفادہ کے لیے:

NawaiAfghan.blogspot.com
NawaeAfghan.weebly.com

قیمت فی شمارہ: ۲۵ روپے

قارئین کرام!

عصرِ حاضر کی سب سے بڑی صلیبی جنگ جاری ہے۔اس میں ابلاغ کی تمام سہولیات اور اپنی بات دوسروں تک پہنچانے کے تمام ذرائع' نظامِ کفر اور اس کے پیروؤں کے زیرِ تسلط ہیں۔ان کے تجزیوں اور تبصروں سے اکثر اوقات مخلص مسلمانوں میں مایوسی اور ابہام پھیلتا ہے،اس کا سدِ باب کرنے کی ایک کوشش کا نام 'نوائے افغان جہاد' ہے۔

نوائے افغان جہاد

- اعلائے کلمۃ اللہ کے لیے کفر سے معرکہ آرا مجاہدین فی سبیل اللہ کا مؤقف مخلصین اور محبینِ مجاہدین تک پہنچاتا ہے۔
- افغان جہاد کی تفصیلات، خبریں اور محاذوں کی صورت حال آپ تک پہنچانے کی کوشش ہے۔
- امریکہ اور اس کے حواریوں کے منصوبوں کو طشت از بام کرنے، اُن کی شکست کے احوال بیان کرنے اور اُن کی سازشوں کو بے نقاب کرنے کی ایک سعی ہے۔

اس لیے ....

اِسے بہتر سے بہترین بنانے اور دوسروں تک پہنچانے میں ہمارا ساتھ دیجیے

امامِ عزیمت

یہاں شخصیات کو قد آور ثابت کرنے کے لیے بھاری بھرکم الفاظ سے مرصع ،مقفیٰ اور مسجع اظہار کا سہارا لیا جاتا ہے مگر وہ اللہ کا ولی ایسا تھا کہ نثر تو نثر' پیکر تراشی کے تخیلاتی شاعرانہ اسالیب بھی اُس کے کردار کی کامل تصویر کشی سے عاجز ہیں۔ایمان ویقین، علم وعمل، زہد وتوکل، صبر وقناعت، جرأت وجاں نثاری، تواضع اور انکساری ایسی کتنی صفات ہیں جو قحط الرجال کے اس عہد میں انتہائی اعلیٰ درجے میں اُس کی ذات میں اکٹھی دیکھی گئیں۔علم کے شاہ سواروں، خانقاہوں میں بیٹھے شرعی تصوف کے وارثین اور دنیا بھر کے جہادی قائدین نے اُسے بڑا مانا۔اِن خواص کے ساتھ ساتھ دنیا کے ہر خطے سے عامۃ المسلمین نے اپنے نیم شب کے نالوں میں کسی ایک فرد کی عافیت اور نصرت کے لیے آنسو بہائے ہیں تو وہ یہی درویش ہے اور یہ شان اُسے زنگیؒ اور ایوبیؒ کی صف میں لا کھڑا کرتی ہے اور انفرادیت ایسی کہ کوئی ڈیڑھ ارب امت میں تھا کون؟! جسے مروجہ پیمانوں پر قوت کہا جا سکتا ہو اور وہ اُس کی پشت پر کھڑا ہو؟! مگر اِس سب کے باوجود اُس نے ایک فیصلہ کیا اور پھر اپنے عمل سے وہن کی گرد سے اَٹے پوری امت کے فہم کو عزیمت کے درست مفہوم سے آشنا کر گیا!!! وہ تو ایسی مضبوط چٹان تھا کہ اُس پر پڑنے والا آہنی تیشہ بھی ٹوٹ کر بکھر جائے اور کافر اُسے شیشے سے توڑنے آئے تھے!!! اُس نے قرآن کا ایک ایک سبق دل کی آنکھوں سے پڑھا تھا!!! پس اِن آنکھوں سے وَلَنْ تَرْضٰى عَنْكَ الْيَهُوْدُ وَلَا النَّصٰرٰى پڑھ لینے کے بعد وہ کیسے امریکی مطالبے پر اسامہ بن لادنؒ کو حوالے کر دیتا!!! اُس نے ایمان کے ہم ایسے جھوٹے دعوے داروں کو تقریر یا تحریر سے نہیں بلکہ اپنے کردار سے سمجھایا کہ صدیقین کی شان کیا ہوتی ہے؟! زبان وقلم سے نہیں بلکہ اپنے عمل سے ثابت کیا؛

مجھ کو بے دل کر دے ایسا کون ہے
یاد مجھ کو 'اَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ' ہے

اے ہمارے سردار! آپؒ کو میدان کارزار میں شہادت تو نصیب نہ ہوئی مگر الولاء والبراء، نصرت مومنین، اخوتِ دینی، اور جہاد شرعی سمیت کتنی سنتیں ہیں جن کو آپ نے ذلت وپستی کے اس عہد میں زندہ کیا ہے! لہٰذا آپؒ کی طبعی موت دیوار کے اس طرف تک دیکھ سکنے والی سر کی آنکھوں سے تو ایک موت ہی دِکھتی ہے لیکن اِس سب کی بدولت آپ کی یہ صدیقانہ موت رب باری کی میزان میں سیکڑوں شہادتوں سے افضل ہے۔اے امیر المومنین! آپؒ حضرت سید احمد شہیدؒ، حضرت حاجی صاحبؒ، حضرت نانوتویؒ، حضرت شیخ الہندؒ، شیخ عمر مختارؒ اور شیخ عبداللہ عزامؒ وغیرھم کے خواب کی عملی تعبیر ہیں۔ٹکنالوجی، افواج اور ہتھیاروں کی صورت میں اِس عہد کے ہُبل، لات اور عزیٰ' آپؒ نے گم نامی کی زندگی گزارتے ہوئے اُلٹ ڈالے!!!

آپ کا ایک ایک فیصلہ ایسا بصیرت افروز ہے کہ اقدار سے عاری مروجہ سیاست کے عادی قلوب واذہان اُن فیصلوں کو سوچ سکنے کی حد تک بھی نہیں پہنچ سکتے!!! آپؒ اپنے علاج معالجے کے لیے افغانستان کے کسی ہسپتال میں تو جا نہیں سکتے تھے اور پاکستان آ کر علاج کروانے کا مشورہ یہ کہہ کر رد کر دیا کہ میں اپنے جہاد پر پاکستان کی مدد کے شامل ہونے کا کوئی دھبہ نہیں لگوا سکتا!!! آپؒ واقعی میں میدان سیاست کے عبقری تھے!!! آپؒ کی بصیرت، معاملہ فہمی، مردم شناسی اور دور اندیشی جیسی صلاحیتوں کا اندازہ اس سے بھی لگایا جا سکتا ہے کہ اپنی نیابت کے لیے جس فرد کو چُنا اُس نے آپؒ کی مرض وفات اور پھر انتقال کی اطلاع دینے تک کوئی تین سال عملاً حکومت کی باگ ڈور سنبھالی مگر ایک لمحے کے لیے بھی دنیا والوں کو علم نہ ہونے دیا کہ معاملات اب ملا عمر صاحبؒ کے بغیر چلائے جا رہے ہیں۔

رب کعبہ کی قسم! مورخ کے پاس صرف ایک گواہی ہے کہ آپؒ، شیخ اسامہؒ کے جہاد کے لیے ''امام ڈھال ہے اُس کے پیچھے سے لڑا جاتا ہے'' کے نبوی فرمان کی عملی صورت بن کر پوری دنیا کے مقابل کھڑے ہو گئے اور پھر کسی نام نہاد عاقل، کسی ڈرانے والے یا ملامت کرنے والے کی کوئی پروا نہ کی!!! اس کے علاوہ مورخ کے پاس کوئی دوسری گواہی موجود نہیں ہے!!! اِس کے علاوہ جو کچھ ہے اُس کی حقیقت دشمن کی عیاری اور بعض اپنوں کی سادگی سے جنم لینے والے سازشی نظریات (Conspiracy Theories) کے سوا کچھ بھی نہیں!!! کہ آپ نے القاعدۃ سے ناطہ توڑ لیا تھا وغیرہ!!! ملا عمرؒ جیسا کھرا کردار ہو اور اپنے من کی بات پھر بات بھی ایسی جسے شرعی اور غیر شرعی کی میزان میں ٹلنا ہو ڈنکے کی چوٹ پر نہ کرے......بھلا کیسے ممکن ہے؟!

عالمی کفر اور اُس کے اتحادی سن رکھیں! کہ امیر المومنین حضرت ملا اختر محمد منصور صاحب دامت برکاتھم العالیہ نے بھی اپنے قائد اور مربی کے خطوط (Lines) پر ہی معاملات کو رکھا ہے۔آپ کے امیر بننے کے بعد دنیا بھر سے آپ کی بیعت کے پیغامات بھیجے گئے مگر ان بیعتوں کو قبول کرنے کے اپنے خصوصی پیغام میں نام لے کر آپ نے صرف جماعۃ القاعدۃ کے امیر شیخ ایمن الظواہری حفظہ اللہ کی بیعت کا تذکرہ کرتے ہوئے شکریہ ادا کیا۔اِس میں ایک بہت باریکی سے دیا جانے والا پیغام یہ تھا کہ میرے محترم بھائی ڈاکٹر ایمن الظواہری نے دنیا بھر میں اپنے سے مربوط مجاہدین کی بیعت بھیجی ہے۔ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ امیر المومنین ملا عمر صاحبؒ کو اپنی جنتوں میں آقائے مدنی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قدموں میں جگہ عطا فرمائیں اور ہمیں اُن کے فیض سے محروم نہ کریں۔آمین

(آخری قسط)

ولربك فاصبر

شیخ مصطفیٰ ابوالیزید رحمہ اللہ

نوائے افغان جہاد کے 'امامِ عزیمت' کے عنوان سے پیشِ خدمت اس خصوصی نمبر میں طوالت کے پیشِ نظر بیش تر مستقل سلسلوں اور قسط وار مضامین کو موقوف کیا گیا ہے.....لیکن یہ موقع چونکہ صبر کرنے اور صبر کی تلقین کرنے کا ہے لہٰذا اسی مناسبت سے شیخ مصطفیٰ ابوالیزید شہید رحمہ اللہ کے زیرِ نظر مضمون کی آخری قسط شاملِ اشاعت ہے [ادارہ]

دوسرا مرحلہ: ہجرت و جہاد کی راہ میں صبر آزما مرحلہ جہادی تربیت و اعداد کا ہے

اعداد تمام مسلمانوں پر فرض ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وَأَعِدُّواْ لَهُم مَّا اسْتَطَعْتُم مِّن قُوَّةٍ وَمِن رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُونَ بِهِ عَدْوَّ اللّهِ وَعَدُوَّكُمْ وَآخَرِينَ مِن دُونِهِمْ لاَ تَعْلَمُونَهُمُ اللّهُ يَعْلَمُهُمْ وَمَا تُنفِقُواْ مِن شَيْءٍ فِي سَبِيلِ اللّهِ يُوَفَّ إِلَيْكُمْ وَأَنتُمْ لاَ تُظْلَمُونَ (الانفال: ۶۰)

''اور ان (کافروں کے مقابلے) کے لیے تم مقدور بھر قوت اور جنگی گھوڑے تیار رکھو، جن سے تم اللہ کے دشمنوں اور اپنے دشمنوں کو اور ان کے علاوہ دوسروں کو ڈرائے رکھو، جنہیں تم نہیں جانتے (مگر) اللہ انہیں جانتا ہے اور تم اللہ کی راہ میں جو کچھ خرچ کرو گے تمہیں (اس کا) پورا پورا ثواب دیا جائے گا اور تم پر ظلم نہیں کیا جائے گا''۔

اس آیت مبارکہ سے معلوم ہوتا ہے کہ دشمنانِ دین مسلمان نوجوانوں کی جہادی تیاری سے خائف رہتے ہیں لہٰذا وہ تربیتی مراکز کو خصوصاً بمباری کا ہدف بناتے ہیں اس کے سدِ باب میں ذمہ داران کو کئی اقدامات کرنے پڑتے ہیں جن کی وجہ سے بعض اوقات نئے آنے والے مجاہد بھائیوں کو انتظار کی مشقت اٹھانا پڑتی ہے۔ ایک طرف غیرتِ دین سے جوش مارتا تازہ لہو اور دشمنانِ دین سے پنجہ آزمائی کا پُر ایمان جذبہ اور دوسری جانب انتظار اور صبر، یقیناً یہ مشکل ہے لیکن جہاد تو صبر ہی کا دوسرا نام ہے، اور جہادی زندگی کا زیادہ تر حصہ صبر اور انتظار میں ہی کٹتا ہے اور شرعی اصطلاح میں یہ انتظار 'رباط' کہلاتا ہے جو بجائے خود ایک بہت بڑی عبادت ہے جس کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

''ایک دن رات کا رباط ایک ماہ کے روزوں اور قیام سے افضل ہے اور اگر کوئی مجاہد رباط کی حالت میں فوت ہو جائے تو وہ نیک اعمال جو وہ کیا کرتا تھا اسی طرح جاری رہتے ہیں (یعنی ان کا ثواب بدستور لکھا جاتا ہے) اور اس کا رزق جاری کر دیا جاتا ہے اور وہ عذابِ قبر سے بھی محفوظ رہتا ہے''۔ (مسلم)

لہٰذا اس مرحلے پر بھی نئے بھائیوں کو صبر کرنا چاہیے اور اللہ سے اجر کی امید رکھنی چاہیے۔

تیسرا مرحلہ: مجاہد بھائیوں کے ساتھ حسنِ سلوك

جہاد کے میدانوں میں مختلف علاقوں، طبیعتوں اور متضاد مزاج و عادات کے حامل افراد جمع ہوتے ہیں، صرف اللہ کا دین اور جہاد کی محبت ایک دوسرے سے جوڑتی ہے۔ سابقہ معاشرے سے کٹ کر ایک نیا معاشرہ وجود میں آتا ہے۔ جب آپ کا مزاج کسی سے نہ ملتا ہو، زبان اور طبیعتیں جدا ہوں تو پھر اللہ کی خاطر پیدا ہونے والے اس تعلق کو اللہ ہی کے لیے جوڑ کر رکھنا اگرچہ مشکل ہے لیکن انتہائی ضروری ہے۔ اس حوالے سے بہت سے شرعی دلائل میں سے چند پیشِ خدمت ہیں۔ اللہ رب العزت کا فرمان ہے۔

وَالَّذينَ كَفَرُواْ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاء بَعْضٍ إِلاَّ تَفْعَلُوهُ تَكُن فِتْنَةٌ فِي الأَرْضِ وَفَسَادٌ كَبِيرٌ (الانفال: ۷۳)

''اور جن لوگوں نے کفر کیا وہ ایک دوسرے کے دوست ہیں (اور اے مسلمانو!) اگر تم (بھی آپس میں محبت و مودت کا تعلق) نہ رکھو گے تو زمین میں بڑا فتنہ اور بہت بڑا فساد ہوگا''۔

جہاد پر نکلنے کا مقصد فتنے کی سرکوبی، فساد کا خاتمہ اور اعلائے کلمۃ اللہ ہے لہٰذا سورۃ الانفال میں جہاد و قتال کے بیان کے بعد اللہ تعالیٰ نے ہمیں تنبیہ کی ہے کہ اس راہ پر ایک دوسرے کے دوست اور حمایتی بن کر رہنا ہے اور ذاتی اختلافات کو اجتماعی مفادات پر قربان کرنا ہے، ورنہ تمہیں اپنے مقاصد میں کامیابی حاصل نہ ہوگی۔ اللہ کے لیے محبت اور اللہ کے لیے نفرت کے معنی بھی یہی ہیں کہ ہم ذاتی رائے اور شخصی مفادات سے بالاتر ہو کر صرف اس بنیاد پر اپنے بھائیوں سے تعلق و محبت رکھیں کہ وہ توحید کے علم بردار اور راہِ ہجرت و جہاد پر گامزن ہیں۔

کسی بھائی کو معمولی نہ سمجھئے کہ جہاد پر نکلنا معمولی لوگوں کا کام نہیں، کسی کے ساتھ بدسلوکی نہ کیجیے، کہیں ایسا نہ ہو کہ آج ہی آپ کا وہ بھائی شہادت سے سرفراز ہو کر اللہ کے پاس پہنچ جائے، آپ کو معذرت کا موقع بھی نہ ملے اور یہ بات آپ کے دل میں ایک

23 جولائی: صوبہ بلخ.................ضلع.................دہ دادی.................مجاہدین کی ہدفی کارروائی میں فوجی افسر شمس اللہ ہلاک

کسک بن کر رہ جائے۔ یہاں عام اور خاص کی تفریق مت کیجیے کہ یہاں کوئی عام نہیں ہوتا۔آپ کو کیا خبر کہ بظاہر عام اور سادہ بھائیوں کا اخلاص اور دعائیں ہی ہماری فتح و نصرت کی نوید ہوتی ہوں اور ان کے پاکیزہ آنسو ہی ہماری کوتاہیوں کے داغ دھوتے ہوں۔

ایک مجاہد بھائی اپنے تمام رشتے پیچھے چھوڑ آتا ہے،اب آپ ہی اُس کا خاندان،آپ ہی اُس کے بھائی ہیں،اپنے بھائیوں کی خطاؤں سے درگزر کیجیے،ان کی زیادتیوں کو معاف کیجیے،تحائف کا تبادلہ کر کے محبتوں کو پروان چڑھائیے،نفرتوں کو پاس نہ پھٹکنے دیں،نفرت تو کفار سے ہونی چاہیے۔'اشداء علی الکفار رحماء بینھم ' کی عملی تفسیر بن جائیے۔'اذلۃ علی المومنین اعزہ علی الکافرین ' پر عمل پیرا ہو جائیے۔

بنیان مرصوص بن کر اللہ کی محبت کے مستحق بن جائیے فرمایا:

إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِهِ صَفّاً كَأَنَّهُم بُنيَانٌ مَّرْصُوصٌ (الصف: ۴)

''یقیناً اللہ تعالیٰ اُن لوگوں سے محبت کرتا ہے جو اس کی راہ میں صفیں باندھے لڑتے ہیں،گویا وہ سیسہ پلائی ہوئی عمارت ہیں''۔

خیر کی کنجی اور شر کے لیے قفل بن جائیے،کہیں ایسا نہ ہو کہ ہمارے رویے سے بددل ہو کر کوئی بھائی پلٹ جائے اور ہمارا شمار سبیل اللہ سے روکنے والوں میں ہو۔نیز وہ بھائی جو بعض ساتھیوں کے رویے سے دل برداشتہ ہو کر جہاد چھوڑ دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ایسے لوگوں کے ہمراہ جہاد کرنا جائز نہیں،یا یہ کہ پہلے تربیت ہونی چاہیے بعد میں جہاد شروع کریں گے اور ایسے دیگر عذر پیش کرتے ہیں۔ان سے گذارش ہے کہ جہاد کے لیے کسی نے بھی ''عدالت'' (ایک فقہی اصطلاح) کو بطورِ شرط ذکر نہیں کیا،جس طرح فاسق مسلمان نماز،روزہ حج وغیرہ کر سکتا ہے اسی طرح جہاد بھی کر سکتا ہے اور جہاد میں ہی اس کی تربیت ہوتی ہے۔

لہٰذا کسی کی ذاتی برائی اور بداخلاقی سے آپ پر جہاد ساقط نہیں ہو جاتا۔اصل بات تو دل کی ہے۔اگر کوئی دل سے جہاد کرنا چاہے تو اس کے لیے کچھ رکاوٹ یا اشکال نہیں ہوتا اور اگر دل ہی جہاد سے بے زار ہو جائے تو ہزار بہانے یاد آنے لگتے ہیں۔کوئی بھی کام کرنے والوں کو دلیل بھی مل جاتی ہے اور نہ کرنے والوں کو بھی۔لیکن اصل بات تو دل کی ہے اور اللہ کی عدالت میں جواب دہی کا احساس ہے جو انسان کو صحیح فیصلوں کی توفیق دیتا ہے۔

بہرحال صبر،صبر اور صبر .... ہر حال میں صبر کیجیے۔جہاد اللہ کی خاطر ہے' اپنی حیثیت منوانے کے لیے نہیں۔

چوتھا مرحلہ:تکالیف و مصائب پر صبر:

یہ راستہ انتہائی مشکلات کا راستہ ہے،قدم قدم پر لاشیں،قید و بند کی صعوبتیں، تعذیب و تحقیر کی گھاٹیاں ،پیاروں کا بچھڑنا،عزیز ترین ساتھیوں کا جدا ہوا اس راہ کے معمولات ہیں۔ہر طرف سے دشمن کا گھیراؤ،ہر وقت بم باری کا خوف اور میزائلوں کا نشانہ بننے والے کٹے پھٹے اعضا اس راہ کی منزلیں ہیں۔بیگانوں سے تو شکوہ ہی نہیں یہاں تو اپنوں کی زبانوں سے نکلنے والے زہریلے نشتر ہماری روحوں تک کو گھائل کر دیتے ہیں۔ جاہل واجڈ،شدت پسند و بنیاد پرست،را اور امریکہ کے ایجنٹ اور نہ جانے کیا کیا!!!اسی لیے مجاہدین کے حوالے سے خصوصاً ''ولا یخافون لامۃ لائم '' کی صفت کا تذکرہ ہوا ہے۔

ان تمام باتوں کے مقابلے میں مجاہدین کا ہتھیار صبر واستقامت ہے کیونکہ صبر ہی نصرت کا ذریعہ ہے اور پھر یہ اللہ کی طرف سے عاید کردہ فریضہ ہے جسے ہم عبادت سمجھ کر بجا لاتے ہیں اور اس پر لامحدود اجر کی امید رکھتے ہیں۔جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

إِنَّمَا يُوَفَّى الصَّابِرُونَ أَجْرَهُم بِغَيْرِ حِسَابٍ (الزمر: ۱۰)

''بلاشبہ صبر کرنے والوں کو ان کا پورا اجر کسی شمار کے بغیر ہی دیا جائے گا''۔

کیونکہ ہر موڑ پر انسان کو صبر کی ضرورت پڑتی ہے اور ہر نیکی کی تکمیل صبر کے ساتھ مشروط ہے لہٰذا ایک حدیث میں صبر کو سب سے بڑا انعام قرار دیا گیا ہے۔ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''کسی شخص کو بھی صبر سے زیادہ وسیع اور بہتر انعام سے نہیں نوازا گیا''۔ (متفق علیہ)

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنی رحمت وعنایت سے ہمیں بھی صبر جمیل عطا فرمائے ،راہ جہاد پر استقامت اور پھر شہادت سے نوازے ،بے شک وہ سننے اور قبول کرنے والا ہے۔

☆☆☆☆☆

''نظریات کا فتنہ عمل کے فتنے سے شدید تر ہے......معصیت میں مبتلا شخص کے بارے میں جاننا اتنا ضروری نہیں، جتنا گناہ پر فخر کرنے والے کے بارے میں جاننا ضروری ہے، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسلمان کے قتل پر خوش ہونے والے کو بھی قاتل یا اس سے بدتر گردانتے تھے''۔

شیخ عبدالعزیز الطریفی حفظہ اللہ

23 جولائی:صوبہ کابل.................ضلع خاک جبار................پولیس گاڑی پر بارودی سرنگ دھماکہ..................2 اہلکار شدید زخمی

امامِ عادل کے اوصاف

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ

امیر المومنین عمر ثانی، حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ جب خلیفہ بنائے گئے تو انہوں نے حضرت حسن بصری رحمہ اللہ سے درخواست کی کہ انہیں خلیفہ عادل کی صفات سے مطلع کریں، جس کے جواب میں حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے آپ کو جواب لکھا جس میں شریعت کے مطابق امام عادل کی صفات بیان کی گئیں۔

موجودہ دور میں ایک طرف امت مسلمہ کی گردنوں پر مسلط جابر حکام ہیں جنہوں نے اُن کی زندگیوں کے روز و شب کو مستقل آزار اور عذاب میں مبتلا کر کے اپنے عشرت کدوں کو منور کر رکھا ہے اور عامۃ المسلمین کی جان، عزت، مال اور آبرو کو ہر طرح سے پامال کر کے اپنی ہوس و ہوا کے جذبات کی تسکین کے سامان کر رہے ہیں...... جب کہ دوسری طرف اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و احسان سے اس دور میں بھی اپنے چند بندوں کو توفیق سے نوازا اور اُنہوں نے امارت اسلامیہ افغانستان کی صورت میں ایسا حکومتی نظم اہل اسلام کے سامنے پیش کیا جس کے تمام ذمہ داران میں عمومی طور پر اور امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد رحمہ اللہ میں خصوصی طور پر یہ تمام اوصاف حمیدہ پوری طرح موجود تھے...... آپ رحمہ اللہ کی رحلت کے بعد بھی اللہ تعالیٰ نے یہ نعمت' امت سے نہیں چھینی اور آپ ہی کے ہاتھوں سے تربیت پانے والے افراد پر مشتمل رہبری شوریٰ اور نئے امیر المومنین کی صورت میں ایسی قیادت سے امت کو نوازا ہے جو امرا و حکام کے لیے شریعت مطہرہ کے بیان کردہ تمام اوصاف پر پورا اترتی ہے...... اب یہ امت مسلمہ کی ذمہ داری ہے کہ وہ طواغیت عصر کے غلاموں سے اپنی گردنوں کو آزاد کروا کر امارت اسلامیہ کے امرا اور امیر المومنین نصرہ اللہ کے ہاتھ پر بیعت بھی کریں اور اُن کے ہاتھ مضبوط بھی کریں تا کہ ذلت و مسکنت کی حالت سے نکل کر دنیا و آخرت کی فلاح و کامیابی سے ہم کنار ہو سکیں۔[ادارہ]

''امام عادل کو اللہ تعالیٰ نے ہر ٹیڑھے پن کو سیدھا کرنے والا اور ہر ظلم کا قلع قمع کرنے والا بنایا ہے...... وہ ہر فاسد کے لیے صلاح، ہر ضعیف کے لیے قوت، ہر مظلوم کے لیے انصاف اور ہر غمگین کے لیے جائے پناہ بنایا گیا ہے

امام عادل' اس مشفق نگران کی طرح ہے جو اپنے اونٹوں کے ساتھ شفقت اور نرمی کا معاملہ کرتا ہے اور ان کے لیے بہترین چراگاہ تلاش کرتا ہے، انہیں نقصان دہ چارے اور ہلاک کرنے والے درندوں سے بچاتا ہے، انہیں گرمی سردی کی تکلیف سے دور رکھتا ہے۔

امام عادل' اس شفیق باپ کی طرح ہے جو اپنی اولاد کے ساتھ شفقت کا معاملہ کرتا ہے، بچپن میں ان کے لیے محنت و کوشش کرتا ہے اور بڑے ہونے پر انہیں تعلیم دیتا ہے، زندگی بھر ان کے لیے کماتا اور محنت کرتا ہے اور اپنے مرنے کے بعد ان کے لیے ذخیرہ چھوڑ جاتا ہے۔

امام عادل' اس شفقت کرنے والی اور مہربان ماں کی طرح ہے جس نے بڑی تکلیف کے ساتھ اپنے بچے کو پیٹ کے اندر رکھا اور اس کو تکلیف کے ساتھ جنا، وہ اس کو بچپن سے اس طرح پالتی ہے کہ اس کے بیدار رہنے سے خود بھی بیدار رہتی ہے اور اس کے سکون سے ماں کو بھی سکون ملتا ہے، کبھی اس کو دودھ پلاتی ہے اور کبھی اس کا دودھ چھڑاتی ہے، اس کی عافیت سے خوش ہوتی ہے اور بیماری سے غمگین۔

امام عادل' یتیموں کا نگران ہے، غریبوں کے لیے ذخیرہ کرنے والا ہے، چھوٹوں کی پرورش کرتا ہے اور بڑوں کے نان نفقہ کا بوجھ برداشت کرتا ہے۔

امام عادل' پسلیوں کے درمیان دل کی طرح ہے، تمام اعضا اس کی درستی سے ٹھیک ہو جاتے ہیں اور اس کے بگاڑ سے تمام اعضا میں بگاڑ آ جاتا ہے۔

امام عادل' اللہ تعالیٰ اور بندوں کے درمیان واسطہ ہوتا ہے، وہ اللہ تعالیٰ کا کلام خود سنتا ہے اور بندوں کو سناتا ہے، اللہ تعالیٰ کو [بچشمِ قلب] دیکھتا ہے اور بندوں کو دکھاتا ہے، وہ خود بھی اللہ تعالیٰ کا فرماں بردار ہوتا ہے اور بندوں کو بھی اللہ تعالیٰ کی فرماں برداری کی طرف لاتا ہے''۔

اس کے بعد حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کو مزید نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:

''اے امیر المومنین! جن چیزوں کا اللہ تعالیٰ نے آپ کو مالک بنایا ہے ان میں اس غلام کی طرح نہ ہو جائیں جس کو اس کے مالک نے امانت دار سمجھ کر اپنے مال کی حفاظت پر مقرر کیا لیکن اس نے مال کو تباہ کر دیا اور اس کے اہل و عیال کو مفلسی میں ڈال دیا، اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اس کے اہل و عیال فقیر محتاج ہو گئے اور اس کا مال برباد ہو گیا۔

اے امیر المومنین! جان لیجیے کہ اللہ تعالیٰ نے خباثت اور خواہشات سے روکنے کے لیے حدود نازل کی ہیں اور جب حاکم ہی ان برائیوں میں مبتلا ہو جائے تو آپ خود اندازہ کر لیجیے کہ اللہ تعالیٰ اسے کیسی سزا دے گا! اللہ تعالیٰ نے قصاص کو اپنے بندوں کی زندگی بنا کر نازل کیا ہے تو جب وہی شخص لوگوں کو قتل کرنے لگے جسے قصاص لینے کی ذمہ داری سونپی گئی ہے تو نظام عالم کی بربادی کی کیا انتہا ہوگی!

(بقیہ صفحہ ۳۴ پر)

23 جولائی: صوبہ قندوز.................. ضلع امام صاحب.................. ضلعی مرکز کے قریب نائب ضلعی سربراہ کی گاڑی پر حملہ کیا...... نائب سربراہ زخمی.......... 3 محافظ ہلاک

امامتِ عظمیٰ کے فرائضِ منصبی اور امیر المومنین کے لیے درکار اوصاف

مولانا عبدالباقی حقانی

شریعت اسلامی کی بنیادوں پر قائم نظام حکومت اور دیگر حکومتی نظاموں میں بنیادی فرق یہ ہے کہ اسلامی حکومت کے کارکنان اور نمائندے کچھ خاص صفات اور اخلاق کے حامل ہوتے ہیں۔ وہ اخلاق اور صفات جن کا اسلام حکام سے مطالبہ کرتا ہے اور ان صفات کی وجہ سے اسلامی اور دیگر حکام کے درمیان فرق واضح ہوتا ہے۔ ان کا ذکر پوری تفصیل سے علمائے کرام نے اپنی کتابوں میں کیا ہے، ان میں سے ہم یہاں اہم اور ایجابی صفات کا ذکر کرتے ہیں......مملکتِ اسلامی کے سربراہ اور رئیس کو مندرجہ ذیل صفات سے متصف ہونا اور ان کے مخالف صفات سے پرہیز لازم ہے!

اسلام اور اسلام کی خیر خواہی:

مسلمان سربراہ کی پہلی صفت یہ ہو کہ وہ اسلام اور مسلمانوں کا خیر خواہ ہو؛ اس لیے کہ اسلامی ادارے کے ذمے اسلام اور مسلمانوں کی ضروریات پوری کرنا، ان کو ترقی اور تحفظ دینا ہے؛ اس لیے ضروری ہے کہ موصوف خود مسلمان ہو، نیز اسلام اور مسلمانوں کا خیر خواہ ہو۔ اسلامی ادارے کے تمام چھوٹے بڑے مناصب پر مسلمان شخص کا فائز ہونا ضروری ہے۔ کیونکہ کافر کو مسلمانوں اور اسلام کی کوئی رہنمائی تفویض کرنا جائز نہیں۔

اخلاص:

ہر عمل کی مقبولیت کے لیے اخلاص شرط ہے، لہٰذا اسلام کے بعد سب سے پہلی اور اہم صفت اخلاص ہی ہے۔ علامہ قلعیؒ [متوفی ۶۳۰ ھ] لکھتے ہیں:

''جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے وطن اور شہر میں قدرت وطاقت دی ہو، اور اپنی مخلوق اور بندوں پر امین بنایا ہو، اس کی قدرت اور اختیار کو بڑھایا ہو اور اس کا مرتبہ ومقام بلند کیا ہو تو اس پر لازم ہے کہ اللہ تعالیٰ اور مخلوق کی امانت ادا کرے، اپنی دیانت خالص کرے، اپنے اخلاق کو مزین اور اپنے باطن کو صاف کرے، عدل کو اپنا معمول بنائے اور اجر وثواب کو اپنی اصلی غرض سمجھے''

تقویٰ اور شریعت کی مکمل پاس داری:

سربراہ حکومت اسلامیہ کو تقویٰ کی صفت سے متصف ہونا چاہیے کیونکہ یہی تمام نیک اعمال کا مدار اور اساس ہے۔ ملت اسلامیہ کے بڑے سیاست دان امام ماوردیؒ [متوفی ۴۵۰ ھ] نے تقویٰ کی تعریف میں لکھا ہے: ''تقویٰ اللہ تعالیٰ کی تابع داری کو ترجیح دینے اور اس کی نافرمانی سے بچنے کا نام ہے''۔

خلیفۂ اول سیدنا ابوبکر صدیقؓ نے اپنے دو عاملوں [عمروؓ اور ولید بن عقبہؓ] کو تقویٰ کی وصیت یوں فرمائی:

''ظاہر وباطن میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو، کیونکہ جو شخص اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے نجات کی صورت نکال لیتا ہے اور اس کو ایسی جگہ سے رزق پہنچاتا ہے جہاں سے اس کا گمان بھی نہیں ہوتا......اور جو شخص اللہ تعالیٰ سے ڈرے گا، اللہ تعالیٰ اس کے گناہ دور کردے گا اور اس کو بڑا اجر دے گا، یقیناً خشیت الٰہی وہ بہترین چیز ہے جس کی نیکوکار بندے آپس میں ایک دوسرے کو نصیحت کرتے ہیں''۔

شریعت کی پابندی کرنا:

ایک مسلمان حاکم پر یہ بات لازم ہے کہ شریعت کی تابع داری میں اپنے آپ کو ایک نمونہ اور بے مثال رہبر بنائے۔ اس لیے کہ یہ حاکم مسلمانوں کی دینی اور سیاسی دونوں میدانوں میں رہبری کرے گا۔ یہ بات ضروری ہے کہ حاکم شریعت کے التزام میں اپنی رعیت سے بڑھا ہوا ہو اور یہ بھی ضروری ہے کہ شرعی بنیادوں، اصول کی پابندی اور پیروی، بہترین اخلاق کو مسلمانوں کی رہبری اور قیادت کے لیے ایک معیار قرار دیا جائے اور اس میں جماعتی گروہ بندی، قومی عصبیت اور خاندانی بنیادوں کو بالکل خاطر میں نہ لایا جائے۔ قرآنی ارشادات، نبوی ہدایات اور خلفائے راشدین کی سیرت سے یہی مفہوم واضح طور پر آشکارا ہوتا ہے۔ امام ماوردیؒ فرماتے ہیں:

''بادشاہ کے لیے ضروری ہے کہ وہ دیانت داری اور دین داری کے اعتبار سے اپنی رعیت سے بڑھا ہوا ہو اور اس بات کا موقع کسی کو نہ دے کہ کوئی اس سے دین داری میں آگے بڑھ جائے، جس طرح وہ اس بات کو پسند نہیں کرتا کہ اس کی رعیت میں کوئی ایسا شخص ہو کہ لوگ اس کی بات بادشاہ کے حکم سے زیادہ مانیں''۔

امورِ مملکت پر مکمل کنٹرول رکھنا:

مملکت اسلامیہ پر تمکین کی اہلیت کا مدار ایک شخص کی قدرت اور مذکورہ منصب کی ذمہ داریوں کو سنبھالنے پر ہے بلکہ یہ اسلامی حکومت کی امارت کے منصب کو حاصل کرنے کی بنیادی شرط ہے۔ اس لیے کہ تاریخ انسانی زمانہ قدیم سے آج تک مکمل طور پر اس بات پر شاہد ہے کہ جن نااہل اور ادارے کے امور سے بے خبر حاکموں نے حکومت کا نظم ونسق اپنے ہاتھ میں لیا انہوں نے اپنی قوم وملت کو بہت برے دن اور مصائب سے

23 جولائی: صوبہ قندوز.................ضلع امام صاحب.................ریموٹ کنٹرول بم دھماکہ.................پولیس کمانڈر شمال کی گاڑی تباہ.................کمانڈر سمیت 3 اہلکار ہلاک

بھرے ہوئے دور دکھائے ہیں۔اس شرط کی اہمیت تمام لوگوں پر روزِ روشن کی طرح واضح ہے کسی دلیل کی ضروری ہے۔قیادت اور رہبری خود اس شرط اور صفت کا تقاضا کرتی ہے کہ حاکم اور رئیس میں مذکورہ صفت بدرجہ کمال موجود ہو، یہ بات کسی خارجی دلیل کی محتاج نہیں ہے، بلکہ اسلام حاکم کے لیے یہ شرط مقرر کرتا ہے کہ حاکم کو ادارتی امور میں دوسروں سے زیادہ مہارت ہونی چاہیے اور یہ کہ حاکم قیادت کے کاموں کو دیگر لوگوں سے اچھے اور بہتر طریقے سے سنبھالنے والا ہو۔خلیفۂ چہارم سیدنا علیؓ فرماتے ہیں:

''اے لوگو! ولایت اور امامت کے منصب کا حق دار وہ شخص ہے جو اس منصب کے حق کو اچھی طرح ادا کر سکے اور اس منصب کا بوجھ اٹھانے کی طاقت رکھتا ہو اور دوسروں کی بہ نسبت احکام الٰہی پر زیادہ باخبر ہو کہ اگر کوئی شخص امارت کے اوامر سے بغاوت یا شرارت پھیلائے تو اس کو سزا دے اور اس سزا کے باوجود باز نہ آئے تو اس کے ساتھ جنگ کی جائے''۔

اسلام کی نظر میں حاکم کے لیے اہم شرط یہ ہے کہ وہ اپنی رعیت کی قیادت کے کام احسن طریقے سے سنبھال سکے اور قیادت کی پوری اہلیت اور کفایت اس میں موجود ہو

سیاسی سمجھ میں امتیازی شان رکھنا:

اسلام کے منطقی نظریے کے مطابق ریاست اور امارت کے حصول کے لیے صرف ولایت کی قدرت کافی نہیں، بلکہ ایک مسلمان حاکم کے لیے یہ شرط بھی بہت ضروری ہے کہ یہ معاشرے میں سیاست کی سب سے بہتر سمجھ رکھتا ہو۔سیاسی امور میں کوئی دوسرا شخص اس سے زیادہ ماہر نہ ہو۔اس شرط کے پورا ہونے پر یہ امت کے تمام مصالح اور بہتری سے زیادہ باخبر ہوگا اور امت کے تمام امور اور ضروریات اس کو اچھی طرح معلوم ہوں گی۔کسی ایسے شخص کو امت کی سیاست اور سربراہی کا منصب سپرد کرنا جو سیاست اور ادارے سے بے خبر ہو، قیادت اور امات کا تجربہ نہ رکھتا ہو اور احسن طریقے سے امورِ مملکت کو تکمیل تک نہ پہنچا سکتا ہو تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ یہ سربراہی بچوں کے سپرد کر دی گئی اور بچوں کو قیادت سپرد کرنے کا نتیجہ اور خطرہ سب کے سامنے واضح اور ظاہر ہے۔خلیفۂ چہارم سیدنا علی ابن ابی طالبؓ نے اس خطرے کو بھانپتے ہوئے فرمایا تھا:

''لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ بادشاہ کے قریب صرف وہ شخص ہوگا جو بادشاہ کے لیے لوگوں کی شیطانی اور جاسوسی کرے گا اور اس کے عقل مند اور چوکنے لوگ فاسق اور فاجر ہوں گے اور اس وقت میں بادشاہی عورتوں کے مشورہ سے چلے گی اور ناسمجھ لوگ اس کے سربراہ ہوں گے''۔

عدل:

سربراہ مملکت اجتماعی عدل پر قدرت رکھنے والا اور اپنی رعایا کے ساتھ کاموں میں عدل کا اہتمام کرنے والا ہوگا۔حکام کے لیے عدل و انصاف کے بارے میں علامہ شیزری [متوفی ۵۸۹ ھ] نے لکھا ہے:

''سربراہ مملکت میں سب سے بہترین وصف عدل ہے اس کے ذریعے اس کی حکومت کو استحکام ملتا ہے کیونکہ عدل کرنا لوگوں کی اطاعت و الفت کا سبب ہے اور اس سے اعمال کی اصلاح ہوتی ہے اور اموال میں برکت آتی ہے، رعیت مضبوط ہوتی ہے اور فضیلت کی تکمیل ہوتی ہے۔اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کو عدل کی طرف بلایا ہے اور لوگوں کو عدل کی ترغیب دی ہے۔حکومت بندوں کے بغیر انجام نہیں پاتی اور بندوں کا انتظام و دوام مال کے بغیر نہیں ہوتا اور مال کا حصول آبادی کے بغیر ناممکن ہے اور آبادی عدل اور بہترین سیاست کے بغیر نہیں ہو سکتی''۔

احسان کرنا:

عدل کے ساتھ احسان کرنا بھی ضروری وصف ہے جس طرح اللہ تعالیٰ نے عدل کا حکم دیا ہے، اسی طرح اللہ تعالیٰ نے احسان کا ذکر فرمایا ہے۔ارشاد باری تعالیٰ ہے

إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالإِحْسَانِ [النحل: ۹۰]

''اللہ تعالیٰ حکم کرتا ہے انصاف کرنے کا اور بھلائی کرنے کا''۔

علامہ موصلیؒ لکھتے ہیں:

''یقیناً اللہ تعالیٰ کو معلوم تھا کہ مخلوق کا کام بغیر احسان کے صرف عدل سے ممکن نہیں، اس لیے اللہ تعالیٰ نے عدل کے بعد احسان کا حکم بھی فرمایا''۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''ہر تر جگر [ذی روح] کے ساتھ نیکی کرنے میں اجر ہے''۔امام نوویؒ اس حدیث مبارکہ کی تشریح میں رقم طراز ہیں:

''اس کے معنی یہ ہیں کہ ہر ذی روح کے ساتھ بھلائی کرنی چاہیے، خواہ پانی پلانا ہی کیوں نہ ہو یا کسی اور چیز کے ساتھ ہو، آپ کو اس کا اجر ملے گا۔اس حدیث شریف میں محترم حیوانات کے ساتھ نیکی کرنے کی ترغیب دی گئی ہے اور محترم وہی حیوانات ہیں جن کو شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مارنے کا حکم نہیں دیا اور جن کو شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مارنے کا حکم دیا ہے صرف انہی کو مارنے میں شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام کا حکم مانا جائے''۔

سچ بولنا:

سربراہ مملکت کو اپنے قول میں سچا ہونا چاہیے اور جھوٹ سے بچنا چاہیے۔سچ بولنے کے بہت سے فوائد ہیں اور جھوٹ بولنے کے بہت سے نقصانات ہیں۔زبان، دل اور عمل میں کامل ہم آہنگی کا نام سچائی ہے اور اس ہم آہنگی پر تمام اخلاق و معاملات کی درستی کا مدار ہے۔امام مھلبؒ نے فرمایا:

''بہادر اور دلیر بادشاہ کے ہاتھ میں تیز تلوار سچ بولنے سے زیادہ عزت کا

24 جولائی: صوبہ کابل..........ضلع سروبی..........سپلائی کانوائے پر مجاہدین کا حملہ..........3 آئل ٹینکر تباہ..........3 اہلکار بھی ہلاک

باعث نہیں۔ احنف بن قیسؒ نے فرمایا ہے کہ تمام لوگوں کو سچ بولنا چاہیے اور حکام کے لیے تو بہت زیادہ ضروری ہے؛ کیونکہ جھوٹ بولنے سے انسان بے عزت بن جاتا ہے، جب کہ حاکم ایک معزز انسان ہوتا ہے''۔

ایفائے عہد:

حاکم وقت کو اپنے قول میں صادق اور لوگوں سے کیے ہوئے وعدوں میں وفادار ہونا چاہیے۔ امام ماوردیؒ نے لکھا ہے:

''جب تم کسی سے عطا کا وعدہ کرو یا کسی کو سزا کی دھمکی دو تو پھر ان دونوں پر عمل کرو۔ کیونکہ نیک لوگوں سے نیکی کا بدلہ تمہارے ذمہ ایک لازمی حق ہے اور برے لوگوں کو سزا دینا ان پر تمہارا حق ہے''۔

حاکم کے لیے ضروری ہے کہ وعدوں کو پورا کرے۔ امام ماوردیؒ نے لکھا ہے:

''حاکم وقت اس بات کو جان لے کہ اس کی حکومت کی بنیاد وعدوں کو پورا کرنا ہے؛ کیونکہ وعدہ خلافی اور دھوکہ قبیح چیز ہے اور بادشاہوں کے لیے تو بہت ہی نازیبا اور ضرررساں ہے کیونکہ جو شخص وعدہ پورا کرنے کے بارے میں قابل اعتماد خیال نہ کیا جاتا ہو اور اس کے قول و فعل کے درمیان موافقت نہ ہو اور وعدہ خلافی میں مشہور ہو جائے تو اس کی طرف لوگوں کا میلان کم اور نفرت زیادہ ہو جاتی ہے۔ جب بادشاہ کی دھوکہ دہی کی وجہ سے لوگ متنفر ہونے لگیں گے تو جذبۂ اتباع کے زوال پذیر ہونے اور نصرت و امداد کی کمی کی وجہ سے سلطنت کی بنیادیں ہل جائیں گی''۔

اتباع حق:

حق کا تابع و حامی ہونا مسلمان حاکم کے لیے ضروری ہے۔ حضرت عمر فاروقؓ نے اپنے حکام کو یوں لکھا:

''لوگوں کو اپنے نزدیک حقوق میں برابر رکھو۔ لوگوں میں سے قریب والا تمہارے نزدیک ایسا ہو جیسا کہ دور والا اور دور والا ایسا ہو جیسا کہ قریب والا۔ [یعنی ان میں سے قریب اور دور حقوق میں برابر ہیں، حق اس کے حق دار کو دو چاہے کوئی بھی ہو]''۔

حضرت عمرؓ نے حضرت معاویہؓ کو لکھا:

''تم حق کو لازم پکڑو، حق تمہارے سامنے اہل حق کے مراتب واضح کرے گا، صرف حق کے ساتھ ہی فیصلہ کرنا۔ والسلام''۔

جہادی امور میں امتیازی مہارت رکھنا:

حاکم کے لیے لازم ہے کہ وہ جہادی امور میں کافی مہارت کا حامل ہو اور پوری شجاعت اور بہادری کا نمونہ ہو۔ شجاعت کی حقیقت یہ ہے کہ جوش و جذبہ موجزن ہو، رعب جاتا رہے، دشمن کی ہیبت نہ رہے یا ملاقات [جنگ و جدل] کے وقت دشمن کو کمزور سمجھے۔ شاہ ولی اللہؒ لکھتے ہیں:

''شجاعت بزدلی اور غیر مناسب سختی کے درمیان ایک مرحلے کا نام ہے۔ اگر مسلمانوں کا سربراہ بہادر نہ ہو تو پھر وہ دشمنوں کے سامنے نہیں ڈٹ سکتا اور رعایا کی نظروں میں وہ بے حیثیت ہوگا''۔

بادشاہ اور حاکم کے لیے دوسرے لوگوں کی بہ نسبت زیادہ شجاع اور بہادر ہونا ضروری ہے۔ علامہ شیزریؒ لکھتے ہیں:

''یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ بادشاہ کے لیے لازمی صفات میں سے شجاعت بھی ہے۔ یعنی بادشاہ کو شجاعت کی صفت ضرور رکھنی چاہیے۔ اگر شجاعت کا جذبہ بادشاہ اور حاکم میں طبعاً موجود نہ ہو تو وہ اپنے آپ میں یہ جذبہ بتکلف پیدا کرے تا کہ اپنی ہیبت سے اپنے ہم مثل لوگوں کے دلوں سے طمع ختم کرے۔ اور شجاعت کا جذبہ رکھنے سے وہ اپنی مملکت کے حدود کا دفاع کرے، نیز ملک کی حفاظت اور رعیت کا دفاع بھی کرے''۔

صبر کا مادہ رکھنا:

سربراہ مملکت کو صابر ہونا چاہیے۔ کیونکہ صبر ایک ایسی صفت ہے کہ جو بھی اس کو اپناتا ہے اس کے امور سنبھلے لگتے ہیں اور اس کے تمام اعمال میں توازن پیدا ہونے لگتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَجَعَلْنَا مِنْهُمْ أَئِمَّةً يَهْدُونَ بِأَمْرِنَا لَمَّا صَبَرُوا وَكَانُوا بِآيَاتِنَا يُوقِنُونَ [السجدة: ۲۴]

''اور ہم نے ان میں جب کہ انہوں نے صبر کیا بہت سے پیشوا بنا دیے تھے جو ہمارے حکم سے ہدایت کیا کرتے تھے اور وہ لوگ ہماری آیتوں کا یقین رکھتے تھے''۔

اس آیت کی تشریح میں مولانا ظفر احمد عثمانیؒ لکھتے ہیں:

''مذکورہ آیت اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ ایک شخص کی امامت اور کسی منصب پر فائز ہونے کے لیے دو چیزیں نصاب ہیں: ایک صبر یعنی دنیا سے بے رغبتی اور دوسری یقین اور مضبوط علم''۔

امام جاحظؒ لکھتے ہیں:

''مصائب پر ثابت قدم رہنا ایسی صفت ہے جو بہادری، وقار اور شجاعت کا مرکب ہے''۔

حلم اور برداشت کا مادہ رکھنا:

رہ نمائے قوم کے لیے ضروری ہے کہ وہ حلم اور نرمی کی صفت اپنا لے اور

24 جولائی: صوبہ بدخشان...... ضلع وردوج...... اہم فوجی پر مرکز مجاہدین کا حملہ...... جنگجو کمانڈر اور اعلیٰ افسروں سمیت 110 پولیس اہلکار، مقامی جنگجو اور کٹھ پتلی فوج گرفتار...... 25 اہلکار ہلاک

مصائب وتکالیف کی برداشت کا مادہ پیدا کرے۔ حلم کا مطلب ہے بردباری۔ یعنی باوجود یہ کہ قدرت رکھتا ہے اور پھر بھی غصے کی حالت میں نرمی سے کام لیتا ہے۔ اس بنا پر متحمل مزاج شخص کو حلیم کہا جاتا ہے، حلم ایسی فضیلت ہے جو انسان کے کمال، عقل، غلبۂ فرزانگی اور قوتِ غضب کے مقہور و مغلوب ہونے پر دلالت کرتی ہے۔ اس فضیلت کے ساتھ اگرچہ ہر شخص کو متصف ہونا چاہیے لیکن رہنما، قائد اور قوم کے ہادی میں اس فضیلت کا وجود از بس ضروری ہے۔ اس لیے کہ اُس کو قدم قدم پر ایسی آزمائشوں اور امتحانات سے پالا پڑتا ہے جن میں غصہ، غضب اور غیظ کا جوش میں آجانا فطری بات ہے۔ پس اگر رہنمائے قوم میں یہ وصف بدرجۂ اتم موجود ہے تو وہ بلاشبہ قوم کی کشتی کو پار لے جائے گا۔ اور ان خطرات سے بار ہو کر ایک ماہر ملاح اور کامیاب کپتان ثابت ہوگا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''یقیناً آدمی حلم کے ذریعے روزہ دار اور رات کے وقت عبادت کرنے والے کا درجہ پاسکتا ہے۔ حلیم دنیا میں بھی سردار اور آخرت میں بھی سردار ہے''۔

لوگوں کے ساتھ مساویانہ زندگی اختیار کرنا:

حاکم اپنے کام، عہدے، مال اور نسب کی وجہ سے دوسرے انسان پر فوقیت نہیں رکھتا۔ تمام انسان آپس میں برابر ہیں۔ فوقیت اور امتیاز صرف ایمان اور تقویٰ پر ہی ہے۔ امام شعبیؒ فرماتے ہیں:

''حضرت عمرؓ بازار میں گشت فرماتے رہتے۔ قرآن پاک کی تلاوت فرماتے اور جہاں کہیں نزاع کرنے والوں کو دیکھتے وہیں ان کے درمیان فیصلہ فرماتے''۔

حضرت ہمدانی کہتے ہیں کہ ''میں نے حضرت عثمان کو ان کی خلافت کے زمانے میں دیکھا کہ وہ ایک خچر پر سوار تھے اور ان کے پیچھے ان کا غلام نائل بھی سوار تھا''۔ حضرت علی کا یہ معمول تھا کہ آپ بازاروں میں اکیلے تشریف لے جاتے تھے حالانکہ آپ خلیفہ تھے۔

رعیت کے مسائل معلوم کرکے اُن کو حل کرنا:

حاکم وقت کے لیے لوگوں کی ضروریات پورا کرنا فرض کے درجے میں ہے اور اس سے غفلت اور کوتاہی اس پر قرض کی مانند ہے۔ سربراہِ مملکت کے لیے ضروری ہے کہ وہ مسلمانوں کی علمی اور عملی ضروریات معلوم کرے اور ان کو پورا کرنے کی کوشش کرے۔ عبداللہ مالقیؒ [متوفی ۷۸۴ھ] لکھتے ہیں:

''بادشاہ وقت کے لیے لازم ہے کہ وہ اپنی رعایا کے امور پر غور کرے، صالح لوگوں کی ضروریات معلوم کرکے ان کو پورا کرنے کی کوشش کرے اور بدمعاش اور سرکش لوگوں کی سرکشی معلوم کرکے اس کا خاتمہ کرے۔ بادشاہ وقت پر لازم ہے کہ وہ ایسے شریفوں سے ڈرے جو حاجت مند اور بھوکے ہوں اور ایسے سرکشوں سے جو حاجت مند نہ ہو۔ کیونکہ شریف حالتِ مجبوری میں اور سرکش شیر ہو کر حملہ کرتا ہے''۔

اہل لوگوں کے ساتھ مشورہ کرنا:

مسلمان حاکم کے اوصاف میں سے ایک صفت یہ بھی ہے کہ کسی بھی اہم کام کے اجرا سے پہلے اہل لوگوں کے ساتھ مشورہ کرے، کیونکہ یہ اہلِ شوریٰ کا حق ہے اور حاکم پر لازم ہے۔ علامہ ثعالبیؒ لکھتے ہیں:

''نیک بادشاہ کی خصوصیات میں سے ایک یہ ہے کہ وہ نیک لوگوں سے مشورہ لیتا ہے، کیونکہ یہ سیاست اور مملکت کے فرائض میں شامل ہے۔ بہتر یہ ہے کہ وہ مشورہ لینے کے لیے تمام تر توجہ سے کام لے اور تیز ذہن رکھنے والوں سے مدد حاصل کرے۔ بادشاہ اور حاکم کے لیے بھی ناگہانی آفات، مصائب اور عوارض ہوسکتے ہیں جن کا علاج عقل مند لوگ ہی کرسکتے ہیں''۔

مجاہد اور اس کے گھرانے کا خیال رکھنا:

مسلمان حاکم' مجاہدین اور ان کے گھرانوں کا خیال اچھے طریقے سے رکھے۔ حضرت عمرؓ کے دور خلافت میں لوگوں کو عطیات ان کی موجودگی میں تقسیم کیے جاتے تھے۔ ایک مرتبہ اچانک دیکھا کہ ایک آدمی کے چہرے پر زخم کا اثر ہے۔ آپؓ نے اُس سے اس زخم کے بارے میں پوچھا تو اس نے کہا کہ ایک غزوہ میں مجھے یہ زخم ہوا ہے۔ حضرت عمرؓ نے چار مرتبہ ہزار ہزار درہم دینے کا حکم دیا۔ چار ہزار درہم اس کو دیے گئے، وہ زخمی حیا کی وجہ سے باہر نکلا۔ حضرت عمر نے پوچھا تو لوگوں نے عرض کیا کہ وہ زیادہ دینے کی وجہ سے حیا سے چلا گیا۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا ''اللہ تعالیٰ کی قسم اگر یہ اسی جگہ ٹھہرا رہتا تو اس وقت تک اسے دیتا رہتا جب تک ایک درہم بھی باقی رہتا۔ اس کا چہرہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں زخمی ہوا ہے''۔

حضرت عمرؓ مجاہدین کے گھرانوں کا بہت خیال رکھتے۔ آپؓ کے سامنے بازار میں ایک عورت آئی اور کہنے لگی: اے امیر المومنین! میرا شوہر مر گیا ہے اور اُس نے چھوٹے چھوٹے بچے چھوڑ دیے ہیں۔ ہم زندگی کے گزر بسر کا کوئی ذریعہ نہیں رکھتے۔ اس لیے میں ڈرتی ہوں کہ کہیں ضائع نہ ہوجائیں، اور میں خفاف بن ایماء غفاری کی بیٹی ہوں جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حدیبیہ میں شریک تھے۔ حضرت عمر نے فرمایا: مرحباً بنسب قریب ''[قریبی تعلق والے کو خوش آمدید'']...... پھر گھر تشریف لائے اور گھر میں جو سب سے مضبوط اور قوی اونٹ تھا اس پر دو بوری غلہ اور درمیان میں مزید نفقہ، کپڑے ڈال دیے اور عورت کو اونٹ کی رسی تھما دی اور فرمایا: ''یہ لے جاؤ اور یہ غلہ ختم نہیں ہوگا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں مزید دے گا''۔

☆☆☆☆☆

24 جولائی: صوبہ اروزگان........ ضلع دہراود........ مجاہدین کے حملے میں چوکی کمانڈر مارا گیا...... جب کہ فوجی ٹینک دھماکہ خیز مواد سے تباہ

جناب عالی قدر امیر المومنین ملا محمد عمر رحمہ اللہ کے عادات و اخلاق!

شیخ عطیۃ اللہ شہید رحمہ اللہ

معروف متبحر و حلیم الطبع عالمِ دین، مجاہد فی سبیل اللہ، شیخ عطیۃ اللہ اللیبی شہید رحمۃ اللہ علیہ کسی تعارف کے محتاج نہیں ہیں۔ آپ نے جہادِ افغانستان کے دونوں مبارک ادوار اور الجزائر کے سابقہ جہاد میں بنفسِ نفیس شرکت فرمائی۔ اس کے علاوہ مجاہدین کے مابین سب سے اہم فریضہ یعنی فریضۂ تعلیمِ دین کی ذمہ داری بھی خوب نبھائی......آپ کے علم ہی کی بدولت پوری دنیا کے جہادی میدانوں میں موجود مجاہدین کے مابین فکری و نظری یکجہتی پیدا ہوئی۔ یوں مجاہدین کی صفوں میں اتحاد پیدا کرنے والے اوّلین داعیوں میں آپ کا شمار ہوتا ہے۔ شرق و غرب کے عوام اپنی علمی پیاس بجھانے کے لیے شیخ شہید رحمہ اللہ سے اکثر و بیشتر استفتا کیا کرتے تھے۔ جیسا کہ 'الحسبہ فورم' پر مفصل سوال و جواب کی مشہور نشست ہوئی جو 'لقاء مع الشیخ عطیۃ اللہ' کے نام سے ایک کتاب کی شکل میں موجود ہے جو معاصر جہاد کی منہج و فکر کا انتہائی مؤثر خلاصہ ہے......

امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد رحمہ اللہ کی شخصیت دورِ جدید میں امتِ مسلمہ کے واسطے ایک بہت بڑی نعمت ہے۔ کیونکہ امتِ مسلمہ کئی برسوں سے ایک ایسے امامِ وقت سے محروم تھی جو کفار کی جانب سے کیے گئے حملوں کا دفاع کر سکے، امت کو ظلم و جبر کی چکی میں پسنے سے بچا سکے، ہر حملہ آور دشمن سے امتِ مسلمہ کو نجات دلا سکے، ہمارے مقدسات کو یہود و نصاریٰ کے شکنجوں سے آزاد کروا سکے اور مظلوم عامۃ المسلمین کی دادرسی کر سکے......الحمدللہ آج پوری امتِ مسلمہ کا سر فخر سے بلند ہے، اس لیے کہ اس بطلِ عظیم نے اس کمی کو فقط پورا ہی نہیں کیا بلکہ اس کا حق ادا کرتے ہوئے عالمی صلیبی و صہیونی کفر اور اس کے عسکری گٹھ جوڑ 'نیٹو' کو شکست دی ہے......یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جناب عالی قدر امیر المومنین رحمہ اللہ کی مبارک ذات میں ایسے عادات و خصائل جمع فرما دیے جو ان کو پوری امتِ مسلمہ کی قیادت و سیادت کا اہل بنائے ہوئے ہیں......اور امت ہی کے اہلِ فضل و کمال علمائے کرام اور مجاہدین عظام ان کے امیر المومنین ہونے پر متفق ہوئے......انتہائی قابلِ فخر بات ہمارے لیے یہ ہے کہ یہ ایسی شخصیت ہیں، جن کی ولایت پر دوست و دشمن سب ہی مقر ہیں۔ انٹرنیٹ کے ایک فورم ''شبکۃ اُنا مسلم'' پر ۲۰۰۷ء میں ایک محترم بھائی نے امیر المومنین کے متعلق شیخ عطیۃ اللہ شہید رحمہ اللہ پر اعتراض کیا تھا......آپ نے ان کے اعتراض کا مفصل جواب دیتے ہوئے امیر المومنین کے متفرق مبارک اقوال و اعمال اور واقعات جمع فرما دیے ہیں......اسی لیے مضمون کا عنوان ''جناب عالی قدر امیر المومنین ملا محمد عمر رحمہ اللہ کے عادات و اخلاق'' رکھا ہے، گو کہ شیخ رحمہ اللہ نے خود سے یہ عنوان تجویز نہیں کیا۔ اور مزید یہ کہ تحریر ہذا کی افادیت کے دو چند ہونے کے پیشِ نظر کچھ چیدہ چیدہ عبارات حذف کی ہیں۔

[از: مترجم]

محترم بھائی کا اعتراض: [شیخ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس بھائی نے ہمارے متعلق کہا کہ] ہم لوگ امیر المومنین ملا محمد عمر کا تذکرہ صرف آنکھوں میں دھول جھونکنے کے لیے کرتے ہیں۔

عزیز بھائیو! اس بات میں کوئی صداقت نہیں۔ ان کلمات سے مجھے دکھ پہنچا اس لیے اس سلسلے میں مَیں کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔ میں نے اپنی کسی سابقہ تحریر (غالباً سوڈان اور افغانستان کے متعلق تحریر میں) یہ ذکر کیا تھا کہ میں کسی زندہ شخص کے بارے میں کچھ لکھنا پسند نہیں کرتا کیونکہ ہم نے اپنے اسلاف سے یہ سیکھا ہے کہ کوئی بھی زندہ آدمی کسی بھی فتنے کا شکار ہو سکتا ہے......اور اگر ان کے متعلق کچھ ذکر کرنا بھی ہو تو ڈرتے ہوئے نہایت احتیاط اور انصاف سے ہی ذکر کروں گا۔ (یاد رہے کہ) عموماً اُنہی فوت شدگان کے حالاتِ زندگی کے متعلق کچھ قلم بند کیا جاتا ہے، جن کے بارے میں ہمارا غالب گمان ہو کہ ان کا خاتمہ خیر اور بھلائی پر ہی ہوا......ہم وفا اور عزت و تکریم کی بنا پر ان کے محاسن کا تذکرہ کرتے ہیں، ان کو خراجِ تحسین پیش کرتے ہیں، ان کی تعریف میں اشعار کہتے ہیں اور عوام الناس میں ان کی تشہیر کرتے ہیں...... یہ طریقہ یقیناً نفع سے خالی نہیں کیونکہ ان کے کارناموں کی وجہ سے لوگ ان کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھتے ہیں، ان کی تعریف میں رطب اللسان رہتے ہیں، ان کی یہ سوانح و سیرت خیر اور بھلائی کے کاموں میں باعث اقتدا بن جاتی ہے اور آنے والی نسل کے لیے راہ عمل ہوتی ہے اور دعوت الی اللہ میں ممد و معاون ہوتی ہے۔

امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد [رحمہ اللہ] کی شخصیت کے بارے میں چند مخصوص واقعات جو میرے علم میں ہیں، ان کو بغیر کسی خاص ترتیب کے سادہ الفاظ میں پیش کر دیتا ہوں۔

۱۔ جب امریکہ نے افغانستان خاص طور پر قندھار اور کابل دونوں شہروں پر حملہ کیا تو امیر المومنین [رحمہ اللہ] نے اپنے محافظین کو جمع کیا اور ان کو اپنے ساتھ رہنے یا واپس لوٹ جانے کا اختیار دیا اور فرمایا میں آپ لوگوں کو مجبور نہیں کرنا چاہتا، جو میرے ساتھ رہنا چاہتا ہے، وہ رہے اور جو اپنے اہل و عیال کے پاس واپس جانا چاہتا ہے، وہ چلا

25 جولائی: صوبہ ہلمند......ضلع کجہ کی......مجاہدین نے پولیس اسٹیشن انچارج اور سفاک و ظالم کمانڈر گل شیر کو سنائپر گن سے مار ڈالا۔

جائے اسے مکمل اختیار ہے۔

۲۔ گیارہ ستمبر کے واقعہ کے بعد بعض طالبان رہنماؤں نے شیخ اسامہ بن لادن شہید رحمہ اللہ کی سرگرمیوں کے متعلق کچھ تحفظات کا اظہار کیا تو امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد [رحمہ اللہ] نے حکم نامہ جاری کیا، جس کا لب لباب یہ تھا کہ ''اس سلسلے میں کسی کو کچھ کہنے کی اجازت نہیں ہے اور طالبان کو صبر کا دامن تھامنے، ثابت قدمی دکھانے اور قضا و تقدیر پر راضی ہونے پر ابھارا جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا حکم بھی ہے''۔

۳۔ ایک مرتبہ امیر المومنین [رحمہ اللہ] اپنے عمر رسیدہ چچا کی زیارت کو تشریف لے گئے اور ان سے پوچھا ''اے چچا جان! آپ کی کیا خواہش ہے؟ یا آپ مجھ سے کیا طلب کرتے ہیں؟''...... یا اس سے ملتے جلتے الفاظ کہے۔ چچا نے جواب میں کہا کہ ''مجھے ایک عدد موٹے حروف والے مصحف کی ضرورت ہے، جس کی تلاوت کرنا میرے لیے آسان ہو''۔ یہ امیر المومنین کے چچا ہیں، جو ان سے خواہش کر رہے ہیں کہ ان کو موٹے حروف والا قرآن کریم مہیا کیا جائے تا کہ بینائی کی کمزوری کے سبب تلاوت میں پیش آنے والی مشکل دور ہو سکے......

۴۔ مجھے کئی بھائیوں نے بتایا کہ وہ جب پہلی بار امیر المومنین [رحمہ اللہ] سے ملے تو ان کو پہچان ہی نہ پائے اور دیگر طالبان کی مجلس میں ہی ان کو سلام کیا اور ہمیں یہ گمان تک نہ ہوا کہ وہ امیر المومنین ملا محمد عمر [رحمہ اللہ] ہیں! سبحان اللہ یہی وہ قوم ہے جس کی جبلت میں اللہ تعالیٰ نے تواضع، جمیع اخلاق اور فضائل جمع کر دیے ہیں۔ جب کہ اس دور کے اندر عوام الناس میں بیک وقت یہ فضائل بہت کم ہوتے ہیں......

۵۔ ملا بدین یہ واقعہ بیان کرتے ہیں کہ امارتِ اسلامیہ کے سقوط کے وقت جب طالبان قندھار سے نکل رہے تھے تو میں امیر المومنین ملا محمد عمر [رحمہ اللہ] کے پاس آیا، اُنھوں نے مجھے غم کی کیفیت میں دیکھا تو پوچھا: ''غمگین کیوں ہو؟''...... میں نے جواب دیا کہ ''امارت اسلامیہ کا سقوط ہو گیا اور اب قندھار کا بھی! اور آہستہ آہستہ سب کچھ چھن رہا ہے''...... وہ فرماتے ہیں کہ امیر المومنین [رحمہ اللہ] نے ارشاد فرمایا: ''ہم کچھ نہیں ہیں (یعنی ہماری کوئی حیثیت نہیں ہے) اور قندھار بلکہ پورا افغانستان پہلے بھی ہمارا کب تھا...... اور اب ہم اپنی سابقہ حالت پر ہی لوٹ رہے ہیں تو اس میں پریشانی کی کیا بات ہے؟ ہمیں کسی بھی چیز کا نقصان نہیں ہوا ہے''...... اللہ اکبر! پاک ہے وہ ذات جس نے اپنی مخلوق میں سے جس کو چاہا ایسے انتہا درجے کے زہد و یقین سے نواز دیا!!!

۶۔ شیخ ابو منذر ساعدی اور امیر المومنین [رحمہ اللہ] سے ملاقات کرنے والے دیگر حضرات نے مجھے بتلایا کہ انھوں نے قندھار میں ان کی زیارت کی تھی...... جب وہ لوگ ان کی رہائشی نشست گاہ میں داخل ہوئے تو امیر المومنین [رحمہ اللہ] زمین پر بیٹھے ہوئے تھے اور انھوں نے معروف افغانی چادر بچھائی ہوئی تھی...... ان کا کہنا ہے کہ وہ قطعاً کسی سلطنت کے امیر نہیں لگ رہے تھے...... ان کے بچے قریب ہی میلے کچیلے کپڑوں میں کھیل کود رہے تھے اور وہ سڑکوں پر گھومنے والے عام بچوں سے ممتاز نہ تھے...... سبحان اللہ! اللہ پاک نے اپنے جس بندے کو چاہا زہد اور تواضع سے نواز دیا۔

۷۔ پاک و ہند کے علمائے کرام کی ایک بڑی جماعت نے قندھار میں کچھ امور میں مشورہ طلب کرنے لیے امیر المومنین [رحمہ اللہ] سے ملاقات کی تھی۔ بتلانے والے نے مجھے بتایا: ''علمائے کرام کافی دیر بیٹھے رہے لیکن آپ کی ہیبت اور جلال کی وجہ سے بات نہ کر پائے، پھر ان سب نے ملا شبیر پاکستانی کو اپنا ترجمان مقرر کیا تو وہ بھی بات نہ کر سکے اور گرفتہ سے ہو گئے''...... ان کے بقول تقریباً ۴۵ منٹ تک یہ علمائے کرام تشریف فرما رہے اور کسی کو بھی گفتگو کی ہمت نہ ہوئی اور اس کے بعد کے حال کا مجھے علم نہیں کہ انہوں نے کوئی بات کی یا ایسے ہی کچھ کہے بغیر اُٹھ آئے۔

آپ کو امیر المومنین [رحمہ اللہ] کی رعب اور شوکت کا اندازہ ہو گیا، جو اللہ پاک نے ان کو عطا کر رکھی تھی، اللہ پاک ان کی حفاظت و مدد فرمائیں...... اس کی وجہ کوئی افرادی و حفاظتی قوت یا کسی بادشاہ اور صاحب اقتدار کا دبدبہ یا کوئی اور پروٹوکول نہیں ہے۔ یہ سب اللہ کے حضور تواضع اختیار کرنے اور زہد و یقین کی برکت ہے۔ **نحسبه كذلك والله حسيبه !**

۸۔ عرب مجاہدین سے آپ کی محبت، ان کی تعظیم، ان پر شفقت اور ان کا اعزاز و اکرام اس کی تو کوئی حد اور انتہا ہی نہیں تھی! شیخ اسامہ بن لادن (شہید رحمہ اللہ) کو کفار کے حوالے نہ کرنے کا فیصلہ اور اس کی وجہ سے امارتِ اسلامیہ کا سقوط برداشت کر لینا اس کی ایک واضح مثال ہے...... جب کہ اس سلسلے کے واقعات جو ہمارے علم میں نہیں اس سے کہیں بڑھ کر ہیں...... اس کے علاوہ درگزر کرنا، معاف کر دینا، لوگوں کے ساتھ نرمی اور رحمت کا معاملہ کرنا بھی آپ کے خصائل میں نمایاں خوبیاں ہیں......

جو لوگ اس امارتِ اسلامیہ کے مبارک زمانے میں زندگی گزار رہے تھے، وہ ابو المبتسم نامی ایک جاسوس کا واقعہ بیان کرتے ہیں کہ عرب امارات کا رہائشی ایک شامی شخص امریکی خفیہ ایجنسیوں کا ایجنٹ تھا...... اسے ایک مجاہد کے بھیس میں افغانستان بھیجا گیا...... چنانچہ عرب مجاہدین نے اس کا سراغ لگا کر پکڑ لیا اور اس کا مقدمہ امارتِ اسلامیہ کی عدالت میں پیش ہوا، ٹھوس ثبوتوں کے ساتھ اس کا یہ جرم ثابت ہو گیا اور اپنے جرم کا اعتراف اس نے خود بھی کیا...... پھر اس کی ماں امارات سے یہاں آ کر مسلسل روتی رہی اور طالبان سے معافی مانگتی رہی تا کہ وہ اس کے بیٹے کو معاف کر دیں...... ان دنوں ایک مدرسے کی زیارت کرنے کے لیے میں ایک شیخ کے ساتھ قندھار ہی میں تھا...... میں نے اس خاتون (یعنی ابو المبتسم کی والدہ) کو دیکھا، جیسے ہی ہم مدرسہ میں داخل ہوئے تو یہ بے چاری روتی ہوئی ہمارے ساتھ چمٹ گئی، مدرسہ میں آنے والے ہر آدمی سے ایسے ہی

25 جولائی: صوبہ ہلمند .... ضلع کجہ کی .... فوجی یونٹ کے ٹاوروں میں تعینات 4 فوجیوں کو مجاہدین نے سنائپر گن سے نشانہ لے کر مار ڈالا

چمٹ جاتی تھی اور معافی کی بھیک مانگتی۔ جب کہ طالبان کے قائدین حیا اور شفقت کی وجہ سے اس کے سامنے اپنے سروں کو جھکا لیتے اور اسے ایک ہی جواب دیتے کہ "یہ معاملہ امیرالمومنین کی عدالت میں پہنچ چکا ہے، اللہ جل شانہ چاہیں تو اس میں خیر ہی ہوگی"...... اس وقت میں نے اپنے ساتھی سے کہا کہ مجھے یقین ہے کہ امیرالمومنین اس معاملے میں درگزر ہی فرمائیں گے، عفو و درگزر اُن کی سرشت میں ہے تو یہ ممکن ہی نہیں کہ وہ اس جرم کی وجہ سے کسی عرب شخص کو قتل کریں...... چنانچہ ایک یا دو دن کے بعد امیرالمومنین کی طرف سے اس کے بارے میں معافی کا فیصلہ صادر ہوگیا...... اتنے واقعات ان شاء اللہ کافی ہوں گے...... اس انتہائی معزز و محترم شخص کے یہ چند ہی واقعات ہیں...... ہم اللہ پاک ہی سے سوال کرتے ہیں کہ ان کو نیکیوں کے میزان میں ڈال دیں۔

امیرالمومنین ملا محمد عمر [رحمہ اللہ] کے کردار کی پختگی اور شریعت کے احکامات پر سختی سے جماؤ بہت ہی معروف و مشہور ہے...... مثلاً بامیان میں بتوں کو گرانا، علمائے کرام اور پاکستان کے ساتھ آپ کا رویہ، شیخ اسامہ بن لادن رحمہ اللہ (کو امریکہ کے حوالہ نہ کرنے کا) معاملہ، پوست کی کاشت پر پابندی عائد کرنا اور اس کے علاوہ آپ کے بے شمار کارنامے ہیں۔ یہ وہ واقعات ہیں جن کو نوجوانوں کے سامنے مدون شکل میں پیش کیا جانا چاہیے...... جیسا کہ تاریخ ساز افراد سے متعلق واقعات و حقائق اور اُن کے کارناموں کو مرتب کیا جاتا ہے......

اگرچہ ہمارے سامنے شیخ اسامہ بن لادن رحمہ اللہ کو کفار کے حوالے نہ کرنے کا کارنامہ ہی زیادہ رہتا ہے جب کہ حقیقت یہ ہے کہ امیرالمومنین ملا محمد عمر [رحمہ اللہ] کے اس طرح کے اور بہت سے کلام اور کارنامے ہیں...... جن کے نتائج آج ہم دیکھ رہے ہیں...... جیسا کہ ان کا قول ہے کہ "میں دو وعدوں کے بیچ میں ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے مدد کا وعدہ کیا ہے جب کہ بش نے شکست اور ہلاکت کا اور میں اللہ تعالیٰ کے وعدے پر مضبوطی سے قائم ہوں...... اب ہم دیکھیں گے کہ کونسا وعدہ سچا ثابت ہوتا ہے"...... اور اس طرح کے بہت سے کلمات ہیں جو (وقتاً فوقتاً) ثابت بھی ہوئے ہیں...... مثلاً آپ نے فرمایا کہ "امریکہ ایک بڑا ملک ہے لیکن عقل کا چھوٹا اور مغرور ہے"۔

میں نے امیرالمومنین ملا محمد عمر [رحمہ اللہ] کو ابھی تک اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھا لیکن میں اللہ تعالیٰ کو، آپ سب کو اور تمام مخلوق کو گواہ بناتا ہوں کہ مجھے ان سے بہت ہی زیادہ محبت ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں حق پر ثابت رکھے ہمارا اور ان کا خاتمہ ایمان پر ہو، آمین!

اے اللہ! ان کی ایسی مدد فرما جیسی تو نے اپنے دین کی مدد فرمائی...... اے اللہ! اے کریم ذات! بہت احسان کرنے والے! اے بہت ہی عطا کرنے والے! اے بڑے مہربان، نہایت رحم والے! تیرے اس بندے نے تجھ سے عہد وفا کیا اور تیری بات کی تصدیق کی، تیرے وعدے پر یقین کیا، اپنے معاملات میں صرف اور صرف تجھ پر بھروسہ کیا...... اے اللہ! اس کو ناکام ہونے سے بچا...... اے سخیوں کے سخی! اگر تو نے اس کی مدد نہ کی تو تیری بہت سی مخلوق فتنہ میں پڑ جائے گی...... اس کائنات کے اسرار و رموز ایک آزمائش ہیں جس کے ذریعے سے آپ جسے چاہتے ہیں گمراہی میں مبتلا کر دیتے ہیں اور جسے چاہتے ہیں ہدایت بخش دیتے ہیں۔ ہمارے حامی و ناصر آپ ہیں۔ پس ہمیں معاف کر دیجیے اور ہم پر رحم فرمایے آپ سب سے بڑھ کر معاف فرمانے والے ہیں۔

یہ سب کچھ دراصل اللہ تعالیٰ ہی کا کمال ہے ورنہ انسان میں تو جس قدر کمالات اور خوبیاں ہوتی ہیں اتنے ہی نقائص و عیوب بھی ہوتے ہیں...... ہم صرف کمالات کا تذکرہ کرتے ہیں اور عیبوں کو نظر انداز کر دیتے ہیں...... اللہ کی قسم! میرے نزدیک امیرالمومنین ملا محمد عمر [رحمہ اللہ] تاریخ کی ایک عظیم اور متاخر زمانے کی نادر شخصیت ہیں، جن کے مثل کم ہی شخصیات ہیں...... اس عطا پر اللہ جل شانہ کا شکر ہے جس کے سوا کوئی معبود اور رب نہیں ہے......

امیرالمومنین [رحمہ اللہ] اور ان کے عرب و عجم کے تمام ساتھی اپنے عہد پر اور راہ حق پر گامزن ہیں۔ تا قیام قیامت ان کا کوئی مخالف اور رسوا کرنے والا ان کو زیر نہیں کر سکے گا...... اللہ تعالیٰ اپنی مدد اور نصرت سے ان کو تقویت بخشے اور ان کی مشکلات آسان کرے اور ان سے خاص رحمت والا معاملہ فرمائے، وہی کارساز اور تعریفوں والا ہے، آمین۔

والحمدللہ رب العالمین

☆☆☆☆☆

جناب ملا عبدالکبیر صاحب جو امارت کے دور میں صوبائی گورنر کے علاوہ دیگر مختلف عہدوں پر فائز رہے ہیں اور اب بھی مرکزی شوریٰ کے اہم رکن ہیں، وہ فرماتے ہیں کہ حضرت امیرالمومنین رحمہ اللہ کی شخصیت عجیب شخصیت تھی۔ آپ اپنے دست مبارک سے کوئی حکم نامہ تحریر فرما کر اسے جاری کر دیتے اور بعد میں کوئی عام سا طالب آپ سے کہتا کہ یہ حکم تو ایسے نہیں بلکہ ایسے ہونا چاہیے، تو آپؒ اپنے جاری کردہ حکم کو منسوخ فرما دیتے، دوسری طرف اگر آپ یہ محسوس کرتے کہ کوئی شخص دباؤ ڈال کر یا رعب جما کر آپ سے کوئی کام کروانا چاہتا ہے تو پھر پوری دنیا بھی اکٹھی ہو کر آپ سے ایک نقطے کا ردوبدل نہیں کروا سکتی تھی۔ آپ بہت خاموش طبع تھے، لیکن اگر کوئی شخص آپؒ کے گھٹنوں سے گھٹنے ملا کر کسی موضوع پر آپ سے بات چیت اور بحث کرتا تو ایک ایک بات کا کافی شافی اور مدلل جواب ارشاد فرماتے۔

26 جولائی: صوبہ زابل...............ضلع شاہ جوئی...............سفاک اور ظالم کمانڈر عزت اللہ ولد عبدالرحمٰن کو بدفی کارروائی میں ہلاک کر دیا گیا۔

امامِ عزیمت کی سیرت کے چند نقوش

خلاصہ وترجمہ: عمر عبدالسلام

مضمونِ ہٰذا الشیخ حسین بن محمود کے عربی مضمون الرجل العملاق کا اردو خلاصہ ہے...... یہ عربی مضمون امیر المومنین کی حیات میں آج سے دس سال قبل لکھا گیا تھا، جب کہ اس کا خلاصہ و ترجمہ ہمارے سینوں کی ٹھنڈک حضرت امیر المومنین کے انتقال کے سانحے کے بعد کیا گیا ہے...... یقیناً اس خلاصے میں ہم اس مضمون کا حق ادا نہیں کر سکے، کیونکہ اس مضمون کا ہر ہر لفظ اس بات کا تقاضا کر رہا تھا کہ اس کو مکمل طور پر اردو قالب میں ڈھالا جائے اور بہترین انداز میں اس کی ترجمانی کی جائے......[ادارہ]

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم

الحمدللّٰہ وحدہ والصلوۃ والسلام علی من لانبی بعدہ ، امابعد

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''کوئی شخص اپنے دین میں کسی کی اس طرح تقلید نہ کرے کہ اگر وہ ایمان لائے تو یہ بھی ایمان لائے، اور اگر وہ کفر کرے تو یہ بھی کفر کرے پس اگر اقتدا ناگزیر [لازمی] ہو، تو تقلید کرو [گزشتہ نیک] مردہ لوگوں کی کیونکہ [موجود] زندہ لوگ فتنہ سے مامون نہیں ہوتے۔ [مجمع الزوائد، رواہ الطبرانی فی الکبیر ورجالہ الصحیح]

زندوں کے متعلق تعریفی کلمات لکھنا انتہائی دشوار اور پُر خطر کام ہے کیونکہ زندہ لوگ فتنوں کا شکار ہو سکتے ہیں......لیکن دنیا میں کچھ ایسی شخصیات موجود ہیں کہ جب ان کی حقیقت پر مبنی زندگی کا مطالعہ اور ظاہر و باطن کا مشاہدہ کیا جائے تو وہ اس کی اہلیت رکھتے ہیں کہ ان کے متعلق لکھا جائے......ہم یہاں ایسے آدمی کی سیرت کا تذکرہ کریں گے جو ہمارے زمانہ کی معزز و مکرم شخصیات میں سے ایک ہے......اگر کوئی شاعر ملا عمرؒ کو دیکھ لیتا تو وہ بزبانِ حال کہتا :

فما کان عمر هلكه هلك واحد

ولكن بنيان قوم تهدما

عمر تو اکیلے ہی دنیا سے رخصت ہو گئے

لیکن امت کی عمارت کی بنیاد منہدم ہو گئی!

اس عظیم شخصیت کا تعارف کروانا اس لیے بھی ضروری ہے تا کہ عوام الناس امت مسلمہ کے ان حقیقی رجال سے واقفیت حاصل کر سکیں اور ان کے اوصافِ حمیدہ کے تذکرہ سے اپنے دلوں کو ایمان کی دولت سے لبریز کر سکیں......ملا محمد عمر مجاہدؒ کی وفات کی خبر چھپانے کے دوران میں طالبان کی طرف سے ان کی سوانح عمری شائع کی گئی تو مجھے یہ گمان ہونے لگا کہ وہ اب ہمارے درمیان موجود نہیں ہیں کیونکہ وہ اپنی ذات کا تعارف بالکل نہیں چاہتے تھے اور اس بات کے بہت زیادہ حریص تھے کہ ان کی ذات کا تعارف نہ کروایا جائے...... میں نے اس گمان کا اظہار نہ کرنے کا فیصلہ کیا تا کہ خراسان کے بھائیوں کو دیکھ لوں کہ وہ اس معاملہ میں مسلمانوں کی مصلحت کو خوب جانتے ہیں......آج ہم ایک ایسی شخصیت کی سیرت جاننے لگے ہیں جو اسلامی تاریخ کے عظیم سپوت، موجودہ پستی کے زمانہ میں امت کو عزت دِلانے والے اور مجاہد و مرابط فی سبیل اللہ ہیں......

شخصی تعارف:

آپ کا مکمل نام امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد حنفی قندھاری ہے......صوبۂ قندھار کی ولایت اورزگان میں ۱۹۶۲ء کو پیدا ہوئے، یوں ان کی عمر ۵۳ سال ہوئی......علم شرعی کی تعلیم کا آغاز پاکستان کے مدارس دینیہ سے کیا......سوویت یونین کے خلاف جہاد و قتال فرض عین ہو جانے کے بعد عملی میدان میں کود جانے کی وجہ سے تعلیمی سفر کو موخر کر دیا......[کیونکہ شریعت کا حکم یہی ہے کہ علم دین سیکھنا فرض کفایہ ہے اور جہاد و قتال کی عبادت فرض عین ہے......امام ابوبکر بصاص حنفی رحمہ اللہ کا احکام القرآن میں تفصیلی فتویٰ موجود ہے کہ جہاد فرض عین ہونے کی صورت میں تعلیم کو موخر کر کے جہاد کی عبادت کو اختیار کرنا اولین شرعی فریضہ ہے]......پھر فتح کابل کے بعد انہوں نے قندھار کے ایک چھوٹے سے گاؤں سنگ حصار میں اپنی تعلیم مکمل کرنے کا ارداہ کیا تو فاسق و فاجر اور چوروں و لٹیروں نے افغانستان کے بیش تر علاقوں سمیت قندھار کے قرب و جوار میں فساد برپا کر دیا، قتل و غارت اور ڈاکہ زنی عام شاہراہوں پر ہونے لگی، عورتوں کی عزتوں کو سرعام پامال کیا جاتا اور عوام الناس کو قتل کر کے عام گزرگاہوں پر پھینک دیا جاتا......کسی کی ہمت نہ ہوتی کہ ان کو اٹھا کر دفنا ہی دیا جائے......ملا عمرؒ اس فساد کے خلاف مزاحمت اور منکرات کی روک تھام کی فکر کرنے لگے......انہوں نے اس فکر کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کی غرض سے موسم گرما ۱۹۹۴ء میں علوم شریعہ کے طلبہ اور علمائے کرام کی ایک چھوٹی سی جماعت کے ساتھ مل کر ان مفسدین کا قلعہ قمع کرنا شروع کیا......کچھ ہی عرصہ میں خدا کی مظفر فوج نے مفسدین کے ناپاک وجود سے قندھار کو صاف کر دیا......اہل علاقہ نے کابل کے حاکم ''ربانی'' کے مقرر کردہ گورنر کو معزول کر کے ملا عمرؒ کو اپنا امیر بنا لیا......آپ نے شرعی احکامات کی عملی تنفیذ کا اعلان کر دیا......

26 جولائی: صوبہ ہرات......ضلع ادرسکن......بارودی سرنگ دھماکہ......فوجی رینجر گاڑی تباہ......6 اہلکار ہلاک

امریکہ کی امارت اسلامیہ پر جارحیت سے پہلے یہ تحریک کے ابتدائی مراحل تھے...... ان مراحل میں امارت کے خلاف کئی طرح کے بے بنیاد پروپیگنڈے کیے گئے، جیسے خدانخواستہ یہ تحریک آئی ایس آئی کے ہاتھوں کا کھلونا اور غیر ملکی ریاست کے ایجنٹ ہیں......امارت اسلامیہ پرنجانے کتنی ہی جھوٹی تہمتیں لگائی جانے لگیں حتیٰ کہ اسلام کے دعوے دار قلم کاروں نے بھی دجل وفریب سے کام لیا......

طالبان کی تحریک جب ۱۵۰۰ طلبہ اور علمائے کرام کی کثیر تعداد کے ساتھ کابل میں داخل ہوئی تو ملاعمرؒ کو شرعی امیر کے طور پر چن لیا گیا اور وہ امیر المومنین کے لقب سے موسوم ہوئے......طالبان کے ہاں ان کو امام شرعی کے تمام حقوق سے نوازا گیا جب یہ لوگ کابل میں داخل ہوئے تو انہوں نے ''ربانی'' کے سامنے کچھ اہم مطالبات رکھے:

۱...... شرعی احکامات کی عملی تنفیذ کی جائے

۲...... فساد ولوٹ کھسوٹ اور سینما وموسیقی کو مکمل طور پر بند کیا جائے

۳...... حکومتی امور سے عورتوں کو بے دخل کیا جائے

۴...... کمیونسٹوں اور ان کے دم چھلوں کو حکومت سے نکال پھینکا جائے......

ربانی نے مذاکرات کے لیے وفد کا مطالبہ رکھا...... طالبان نے اپنا وفد بھیجا......اسلحہ کی حوالگی، جنگ کو ختم کرنے اور مذاکرات شروع کرنے پر باہم معاہدہ ہوگیا لیکن اس سب کے باوجود ربانی کی وزارت دفاع نے ان مبارک ہستیوں سے غداری کرتے ہوئے طالبان کی اچھی خاصی تعداد کو شہید کر دیا[کچھ لوگوں نے بتلایا کہ یہ ۱۵۰ کے قریب طلبہ تھے]......اس کے بعد طالبان نے کابل پر حملہ کرنے میں بالکل دیر نہ کی اور ۲۶ ستمبر ۱۹۹۶ء کو بہت بڑا حملہ کیا......رفتہ رفتہ پورے افغانستان کو فتح کرتے چلے گئے، چار سال سے کم عرصہ میں افغانستان کے ۹۵ فی صد حصہ پر طالبان کی مبارک تحریک قابض ہوگئی......طالبان نے امن وامان اور عدل وانصاف کو افغانستان کے چپہ چپہ پر عام کیا، شریعت کے قوانین کے مطابق فیصلے صادر کیے، عوام الناس نے شرعی فیصلوں کے سائے تلے سکھ کا سانس لیا اور امت مسلمہ کے لیے خلافت راشدہ کی یادوں کو تازہ کر دیا۔

امیر المومنین عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ !امیر المومنین ملامحمد عمر مجاہد رحمہ اللہ!

سب سے پہلے امیر المومنین کا لقب حضرت عمر بن خطابؓ کو ملا اور یہ لقب خلافت عثمانیہ تک مسلمانوں کے خلفا کے لیے استعمال ہوتا رہا......اللہ تعالیٰ کی مشیت سے یہ لقب اپنے مفہوم شرعی کے لحاظ سے ملامحمد عمر مجاہدؒ کی طرف لوٹا دیا گیا......حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی شخصیت اور ملامحمد عمر مجاہد رحمہ اللہ کی شخصیت میں بہت مماثلت ہے؛ آپؒ خلیفہ ثانی حضرت عمر بن خطابؓ کی طرح دراز قد اور کشادہ کندھوں والے تھے، حضرت عمرؓ کی طرح حق کے معاملہ میں سخت اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی بالکل پرواہ نہیں کرتے تھے......آپؒ کی طرح سیاستِ شرعیہ کی گہری سمجھ بوجھ اور مستقبل پر گہری نظر رکھنے والے تھے، جیسا کہ ان کے فیصلوں سے بالکل واضح ہے......عمر اولؓ نے بیعت عقبہ کے درخت کو کٹوا دیا تا کہ عوام اس کو معبود نہ بنالیں اسی طرح آج کے ملاعمرؒ نے گوتم بدھ کے مذہب کے پیروکاروں کے بتوں کو تباہ کروایا تا کہ عوام اللہ تعالیٰ کے علاوہ اس کو الٰہ نہ بنائیں......دنیا عمر اولؓ کے سامنے جب اپنی بانہیں پھیلا کر آئی تو انہوں نے اس کو پس پشت ڈالا اور اس سے کنارہ کشی اختیار کی اسی طرح جب دنیا ملاعمرؒ کے سامنے آئی انہوں نے اس کو تین طلاقیں دے دیں......حضرت عمر بن خطابؓ نے دنیا میں ایسا امن وامان قائم کیا کہ بلاخوف وخطر درخت کے نیچے سوجایا کرتے تھے اسی طرح ملامحمد عمرؒ امن و امان کے نتیجہ میں قندھار کی سڑکوں میں پیدل اور گاڑی میں سوار ہو کر بغیر کسی سیکورٹی کے بلاخوف وخطر نکلا کرتے تھے جب کہ کفار ومنافقین کے حکمران بغیر سیکورٹی کے اک لمحہ بھی نہیں چل سکتے......حضرت عمرؓ نے [ہجرت کے موقع پر] کفار کے بیچ و بیچ بھرپور اعلان کیا کہ جو یہ چاہتا ہے کہ اس کی ماں اس سے محروم ہوجائے، اپنی بیوی کو کو چھوڑ جائے اور اس کی اولاد یتیم ہوجائے تو مجھ سے [مقابلہ کے لیے] اس وادی کے پیچھے مل لے، ملاعمرؒ نے بھی کفار ومنافقین کے سامنے سینہ تان کر اور آنکھوں میں آنکھوں ڈال کر کہا کہ اگر امریکی بم باری جاری رہی تو میں اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ ہمارا دشمن امریکہ اک رات بھی سلامتی کی نیند نہیں سو پائے گا......اللہ تعالیٰ نے حضرت عمرؓ کے ذریعے دین اسلام کو عزت بخشی اور ملاعمرؒ کے ذریعے کھوئی عزت کو واپس لوٹا دیا......حضرت عمرؓ نے اپنے وقت کی دو سپر پاوروں فارس وروم کے خلاف جہاد کیا اور ملاعمرؒ نے موجودہ زمانہ کی دو سپر پاوروں سوویت یونین وامریکہ کے خلاف علمِ جہاد بلند کیا......

امارت اسلامیہ افغانستان 'کفار عالَم کی آنکھوں کا کانٹا !

امارتِ اسلامیہ افغانستان کے قیام سے کفریہ ریاستوں اور ان کے سرغنہ امریکہ کے لیے غیر یقینی صورت حال پیدا ہوگئی......امارت اسلامیہ ان کی آنکھوں کا کانٹا بن گئی کہ یہ ایسا اسلامی ملک بنتے جارہا ہے جو مسلمانوں بالخصوص مجاہدین کا مضبوط ٹھکانہ اور اسلام دشمنوں کے خلاف اعداد یعنی جہاد کی تیاری کی تربیت گاہ ہوگی...... امریکہ کا جنون مزید بڑھتا گیا کہ امارت اسلامیہ ان کے حکم کے تابع نہیں اور نہ ہی ان کی ہاں میں ہاں ملاتی ہے......انہوں نے امارت کو گرانے کی ٹھان لی اور حیلے بہانے تلاش کرنا شروع کیے تا کہ حملے کا جواز پیدا کیا جاسکے...... امریکی اس معاملہ میں کسی قسم کی تاخیر نہیں کرنا چاہتے تھے......چنانچہ طالبان کے خلاف شیطانی افکار ونظریات کے تحت پراپیگنڈہ کا منصوبہ تشکیل دیا گیا کہ طالبان دہشت گرد، انسانی حقوق کا احترام نہیں کرتے، افغان عورتوں کے حقوق کو پامال اور متشدد افکار کے حامل ہیں، افغانستان میں مغربی جمہوریت کو فروغ دیا جائے نیز افغانستان اسد الاسلام شیخ اسامہ بن لادنؒ اور ان کے مہاجر مجاہد

26 جولائی: صوبہ غور..................ضلع شہرک..................ریموٹ کنٹرول بم دھماکہ..................6 فوجی اور 3 پولیس اہلکار ہلاک

بھائیوں کی پناہ گاہ ہے......امریکی ریاست نے عرب حکومتوں کو حکم دیا کہ وہ اپنے ٹی وی چینلز پر امارت اسلامیہ اور اس کے ذمہ داران کی غلط تصویر کشی اور ان کے خلاف ہر ممکنہ جھوٹ و نفرت پھیلائیں......عربی سکالرز ٹیلی وژن کی سکرین پر نمودار ہو کر شیطان کی سکھلائی جھوٹی باتیں پھیلانے لگے......ملا عمرؒ نے ان کے من گھڑت جھوٹ کی بالکل پرواہ نہیں کی...... پھر یہی سکالرز فوجی ایجنٹوں کے ساتھ مل کر امریکی و یہودی منصوبہ بندی کے تحت اسد الاسلام شیخ اسامہ بن لادنؒ اور ان کے انصار کی بھی غلط تصویر کشی کرنے لگے......

بالآخر امریکہ نے امیر المومنین کے سامنے مطالبہ رکھ دیا کہ شیخ اسامہ بن لادنؒ کو امریکی ریاست کے حوالہ کیا جائے تا کہ وہ اپنی عدالت میں نیویارک میں ورلڈ ٹریڈ سنٹر پر کیے گئے حملوں کا فیصلہ کر سکیں......امریکی منصوبہ بالکل واضح تھا کہ انہوں نے امارت اسلامیہ کے سامنے یہ پیشکش رکھی کہ ان کی زمین میں پٹرول کی پائپ لائنیں بچھا دی جائیں گی اور یہ مطالبہ بھی رکھا کہ تمام جہادی معسکرات کو بند کیا جائے، وہ معسکرات جہاں دین کے متوالے جن کے جسم خراسان میں اور دل فلسطین کی فضا میں معلق ہیں تربیت لے کر نکلا کرتے تھے......امیر المومنین نے ان کے کسی مطالبہ کو بھی تسلیم نہیں کیا کیونکہ آپؒ بھانپ گئے تھے کہ امریکی ان کے مسلمان بھائیوں کے ساتھ کیا کرنے والے ہیں......

امریکہ نے اعلان کر دیا کہ اگر امارت اسلامیہ نے اسامہ بن لادنؒ کو ہمارے حوالے نہیں کیا تو ہم افغانستان پر عسکری مداخلت کریں گے......عظیم قائد، متبحر سیاسی رہنما اور متصلب فی الدین ذہین و فطین رجال کے ساتھ ڈٹ گئے جو معاملہ کی حقیقت اور مبغوض یہود و نصاریٰ کی مخفی سازشوں سے خوب واقف تھے......عوام الناس میں مسلمانوں کی معزز ترین شخصیت کو صلیبیوں کے حوالہ کرنے کے متعلق بحث و مباحثہ زور پکڑتا چلا گیا تا کہ وہ اپنی کفریہ عدالتوں میں ان کا فیصلہ کر سکیں......اس صورت حال پر مناقشہ کے واسطے پورے افغانستان سے ہزار سے زائد علما کو جمع کیا گیا......ان کی مجلس میں طے پایا کہ شیخ اسامہ بن لادنؒ کے پاس دو اختیار ہیں، چاہے تو افغانستان میں مکرم آدمی کی حیثیت سے رہیں یا افغانستان سے ایک معزز شخص کی حیثیت سے نکل جائیں، پھر اس جمعیت نے یہ فتویٰ بھی دیا کہ اگر امریکہ افغانستان پر جارحیت کرے گا تو اس کے خلاف جہاد فرض عین ہو جائے گا لیکن امیر المومنین کو شیخ اسامہؒ کی شان کے مخالف پہلی تصریح نے بالکل تعجب میں نہیں ڈالا اور مجمع میں کھڑے ہو کر برملا اعلان کیا کہ **''ہم اسامہ کو حوالہ کریں یا نہ کریں یہ کفار ہم سے ضرور جنگ کریں گے''**......شیخ اسامہؒ کے واسطے اعلان کیا جس کی بنا پر دنیا کو ان کے تاریخی موقف سے آگاہی حاصل ہوئی اور جوان کی ایمانی قوت و عزیمت، روح کی پاکیزگی اور حق پر ثابت قدمی کی ترجمانی کرتا ہے......

آپؒ نے کہا کہ ''اگر افغانستان کے اندر میرے خون کا آخری قطرہ بھی ہوگا تو میں اسامہ بن لادنؒ کو اور مجاہدین عرب کو کبھی بھی کفر کے حوالہ نہیں کروں گا''......یہی الفاظ مولوی یونس خالصؒ نے بھی کہے تھے......ان دونوں ابطال کے ہاں اصل معاملہ شیخ اسامہؒ کا نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے دین کا معاملہ تھا......اسی کو اسلامی دعوت، اسلام کی ہیبت اور اسلام کی کرامت و عزت کہتے ہیں! یہاں کسی خاص شخص کی سپردگی کا معاملہ نہیں بلکہ کفریہ طاقتوں کے آگے جھک جانے اور اسلام سے تنزلی اختیار کرنے کا معاملہ تھا، یہ موقف عین انبیائے کرام علیہم السلام اور اولوالعزم شخصیات کا ہے اور ان لوگوں کی سمجھ سے بالاتر ہے، جن میں ایمانی حس، روحانی طاقت اور ربانی توثیق کی شدید کمی ہو......امیر المومنین نے کہا کہ:

> ''اگر ہم اسامہ بن لادن کو حوالہ کریں گے تو یہی مسلمان جو آج ان کی حوالگی کا کہہ رہے ہیں، کل کو ہمیں لعن طعن کرتے ہوئے بولیں گے کہ تم لوگوں نے اسلام کے لیے قربانیاں کیوں دی تھیں؟ تم نے تو مسلمانوں کو ذلت و رسوائی کا لباس پہنا دیا''......

آپؒ نے بالکل سچ فرمایا، اگر آپؒ یہ کام کر دیتے تو لوگ زمانہ بھر طعن و تشنیع اور ان کو ذلت و رسوائی والے القابات سے یاد کرتے......افغانستان و عراق پر امریکی جارحیت کے کچھ سال گزرنے کے بعد امت کو بھی معلوم ہو گیا کہ واقعی شیخ اسامہ اور افغانستان کا معاملہ نہیں بلکہ یہ تو حق و باطل کے مابین خیر و شر کا معرکہ ہے...... یہ تاریخی و ازلی معرکہ روز اول سے چلا آ رہا ہے اور مخلص مومنین اور ابطالِ امت ہی اس کی حقیقت کا بخوبی ادراک رکھتے ہیں، جو قرآنی نور کے ذریعے باطل سیاست، میڈیا کے جھوٹ اور شیطانی جال کو پرکھتے ہیں......

اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں کے ساتھ کرم کا معاملہ دیکھئے کہ اس ذاتِ عالی نے اس تاریخی زمانے میں افغانستان کے معاملات کی باگ ڈور ایسے نادر قائد کے ہاتھ میں دے دی جو معاملے کی وسعت سے معرفت رکھتا تھا......اس لیے وہ شخص ایمان کے موقف پر کھڑا ہو گیا اور اپنی دینی بنیادوں پر پہاڑوں کی سی استقامت کے ساتھ ڈٹ گیا اور ہر حال میں تمام تعریف اللہ ہی کے لیے ہے......

دوسری طرف عالمِ عرب کے حکمران ہیں جو صلیبیوں کے ہر ایک حکم کے بعد اگلے حکم کے سامنے ڈھیر ہوتے چلے جا رہے ہیں......انہوں نے ان حکام کو اس بات پر تیار کیا کہ لوگوں سے ان کا دین چھین لیں اور ان کی اسلامی شناخت کو مسخ کریں......اس کے بعد جب ماحول سازگار ہو جائے گا اور میدان خالی ہو جائے گا، دین کا وجود اس علاقے سے ختم ہو جائے گا تو وہ کفار ان ممالک پر قبضہ کر لیں گے اور مزاحمت کا سامنا نہ ہونے، بڑی تعداد میں ایجنٹوں اور ملک کو بیچنے والوں اور منافقین و مرتدین کے غلاموں کے وجود کے باعث یہ قبضہ، ایک تر نوالہ ہوگا!

امیر المومنین رحمہ اللہ کی بصیرت، برحق تھی......وہ ان صلیبیوں کو بھی جانتے تھے اور اوران صلیبیوں کی سازشوں سے بھی آگاہ تھے، اسی لیے انہوں نے اس جال میں

27 جولائی: صوبہ قندوز......ضلع خان آباد......مجاہدین کے حملے میں مقامی جنگ جو کمانڈر اکرم ہلاک......جب کہ 2 جنگ جو زخمی

پھنسنے سے انکار کر دیا...... امامِ عزیمتؒ کی خاص ذہانت نے بین الاقوامی منصوبوں اور صلیبی وصہیونی سازشوں کو نہایت آسانی اور سادگی سے بے نقاب کر دیا، حالانکہ صلیبی و صہیونی میڈیا نے لوگوں سے حق کو چھپائے رکھنے کی آخری حد تک کوششیں کیں...... ملا عمر رحمہ اللہ نے اس وقت فرمایا:

''بہت سے سے لوگوں کا خیال ہے کہ جنگ سے بچا جا سکتا تھا...... حالانکہ جنگ کا شعلہ ایسے لوگوں نے بھڑکایا تھا جنہوں نے جارج بش کی اس کی الیکشن مہم کے دوران مالی معاونت کی تھی!''

اور یہ بات تاریخی حقائق میں سے ایک ہے اور یہ تب کھل کر واضح ہوگئی جب امریکہ نے عراق پر حملہ کیا...... ایسے میں سب نے دیکھ لیا کہ کیسے پٹرولیم کمپنیاں، اسلحہ ساز کمپنیاں، اور تعمیراتی کمپنیاں اس صلیبی جنگ سے مستفید و مستفیض ہوئیں...... ان کمپنیوں میں سے زیادہ تر کمپنیاں ری پبلکن پارٹی کے اراکین کی ملکیت ہیں جو امریکہ پر حکومت کرتی ہے [اس زمانے میں کرتی تھی] اور ان کمپنیوں کے مالکان میں سے سرِ فہرست یا شیئر ہولڈروں میں بش فیملی، ڈک چینی، کونڈالیزا رائس، اور اس قسم کے لوگ ہیں جو امریکہ کی حکمران جماعتوں سے تعلق رکھتے ہیں...... معاملہ عراقی حکومت، بین الاقوامی دہشت گردی، جہادی ٹھکانوں اور نہ ہی خطرناک ہتھیاروں کا ہے، بلکہ مسئلہ صلیبی تعصب، اقتصادی فوائد، یہودی خوابوں اور ایک مذہبی جنگ کا ہے...... مگر صرف یہ کہ کم عقل لوگ حضرت امیر المومنین کے ان الفاظ کو سمجھ جاتے جب انہوں نے فرمایا:

''ایسا نہیں ہے کہ اس معاملہ کا تعلق اسامہ بن لادن کے ساتھ ہے، بلکہ اس مسئلے کا تعلق اسلام سے ہے، کیونکہ اگر ہم انہیں بغیر کسی ثبوت کے حوالے کر دیتے ہیں تو اس کا مطلب ہے کہ ہم شریعتِ اسلامی، حتیٰ کہ افغانی روایات کے ساتھ بھی جڑے ہوئے نہیں ہیں''......

اگر وہ اپنی غلطیوں اور اپنے تجزیوں سے نہ سیکھتے جو انہوں نے شرعی حقائق کی روشنی میں کیے تو وہ ہر ایک کے بعد دوسرے گڑھے میں بغیر نظر اور بصیرت کے گرتے ہی چلے جاتے...... ذہین و چالاک سیاست دانوں کے نزدیک وہ تمام شرعی حل جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی حیاتِ مبارکہ میں اپنائے یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلفائے راشدین نے آپ علیہ الصلاۃ والسلام کے دنیا سے پردہ فرما جانے کے بعد اپنائے وہ قدیم طرز کے ہیں، سیاست کے پرانے طور طریقے ہیں جو اس زمانے میں قابلِ عمل نہیں رہے...... کاش کہ امت مسلمہ اور اس کے رہ نما علما، اس مردِ قلندر، اس مردِ خدا مست کے الفاظ سنتے اور سمجھتے کہ امیر المومنین حضرت ملا عمرؒ ان سے کیا کہہ رہے تھے......

بلا شبہ ایسے کسی شخص کے بارے میں بات کرنا جذبات کے ابھارنے کا باعث ہے...... اللہ کی قسم ہم نے اس عالی قدر چٹان کی طرح استقامت رکھنے والے شخص کا حق ان چند سطروں میں بیان کر کے ادا نہیں کیا! یہ سطریں چند پاکیزہ خیالات، جذبات و احساسات کے سمندر کے چند قطروں سے بڑھ کر نہیں، ایک ایسے شخص کے بارے میں جس نے غیرت و وقار اور عزتِ اسلام کو ایک بار پھر اس زمین پر بحال کیا:

اور آپ کے بارے میں جتنی تعریف کی جاتی ہے

اس میں خطا کا عنصر اور حقِ بیان میں کمی غالب ہے

حضرتِ امیر المومنین کے لیے یہی اعزاز اور رتبہ کم نہیں ہے کہ وہ ایک ایسی سپاہ کے سالار ہیں جس کے سپاہی اسد الاسلام اسامہ بن لادن، مولانا الحاج جلال الدین حقانی اور مولوی یونس خالص اور اس طرح کئی اور اسلام کے شیر اور جہاد کی بڑی بڑی شخصیات ہیں جب کہ یہ زمانہ قحط الرجال کا زمانہ ہے......

اگر تاریخ ملا عمر رحمہ اللہ کے بارے میں کچھ بھی محفوظ نہ کرے اور بس ان کا ایک وصف بیان کر دے کہ وہ کفر کے سردار امریکہ کے سامنے ڈٹ گئے، اپنے عارضی تختِ حکومت کو بچانے کی خاطر مجاہدین کو کفار کے حوالے کرنے سے انکار کر دیا تو ان کے لاتعداد اوصافِ حمیدہ کو بیان کیے بغیر ہی جو ہم ان کے عالی قدر اور باعزت مؤقفوں کے ذریعے جانتے ہیں، یہی بات تاریخ میں ان کی عظمت کو بیان کرنے کے لیے کافی ہے!!

ہمارے برادرِ مہربان ملاّ شاکر اللہ غزنوی نے ایک مضمون تحریر کیا جس کا عنوان تھا: ''ملا محمد عمر مجاہد...... جس طرح میں نے انہیں جانا اور ان کے بارے میں سنا'' اس تحریر میں وہ کہتے ہیں:

''بلا شبہ ان رہ نماؤں کے نام جنہوں نے تاریخ کو بدل ڈالا، اسلام کے افق پر چمک دمک رہے ہیں...... ان میں سے ہر شخص ایک امت تھا...... ان میں ہر فرد ہزار افراد کے برابر نہیں تھا بلکہ واللہ ہر ہر شخص ایک امت تھا...... ان لوگوں نے اسلامی فوجوں کی قیادت ایسے انداز میں کی جو تصور میں بھی نہیں لائی جا سکتی...... وہ ایسے ان جنگوں سے گزرے کہ مشکل اور آسانی دونوں کو پار کر گئے اور صحراؤں اور سمندروں کے سینوں کو چاک کر دیا......

دشت تو دشت ہیں، دریا بھی نہ چھوڑے ہم نے

بحرِ ظلمات میں دوڑا دیے گھوڑے ہم نے

بلا شبہ ان حضرات کی ارواح وہ پاکیزہ روحیں تھیں جنہوں نے ان افراد کو بعد میں آنے والے لوگوں کے لیے مثال بنا دیا...... جب ان لوگوں نے اسلام کی حقانیت کو اپنا لیا تو ان کی شخصیات سختی اور رحم دلی، طاقت اور متانت کے درمیان اعتدال کی شناخت ہوگئیں...... ہم میں سے کوئی ایک شخص بھی ایسا نہیں جو ان ہستیوں کو نہ جانتا ہو...... یہ ابو بکر صدیق ہیں، عمر ابن الخطاب ہیں، خالد بن ولید ہیں، ابو عبیدہ بن جراح ہیں، سعد ابن ابی وقاص ہیں،

27 جولائی: صوبہ بدخشاں............... ضلع بہارک............... معروف جنگجو کمانڈر آغا محمد نے حقائق کا ادراک کرتے ہوئے دس مسلح اہلکاروں سمیت مجاہدین سے آملے

عتبہ بن نافع ہیں، عمر بن عبدالعزیز ہیں، طارق بن زیاد ہیں، قتیبہ بن مسلم ہیں، مَسلَمہ بن عبدالملک ہیں راتوں کے راہب، دن میں شہسوار، رضی اللہ تعالیٰ عنہم و رحمہم اللہ تعالیٰ اجمعین...... اللہ کے سامنے رو رو کر، سچے اور استغفار طلب کرتے آنسوؤں کی وجہ سے ان کے گالوں پر داغ بن گئے تھے......ان کی جائے نمازیں اللہ کی اطاعت اور اللہ کے سامنے جھکے رہنے سے پُر رہتیں اور میدانِ جنگ طاقت و جرات، بہادری و جاں فشانی کی مثال بنے رہتے...... سچ ہے کہ ان کے موقف اور ان کی سیرتیں، آدمی کے دل میں گھر کر جاتی ہیں......کیا تاریخ کا یہ پہیہ رک گیا ہے اور کیا ان لوگوں کی سیرتوں کے صفحات کتابوں میں پلٹے جا چکے ہیں اور ان جرات کی کتابوں میں ہم بس وہ سابقہ سطریں ہی دیکھتے ہیں؟ نہیں، اور میں ایک بار پھر کہتا ہوں کہ ہرگز نہیں! اسلام آج تک ایسے رجالِ کار کو ہمارے سامنے لا رہا ہے، اسلام ہمارے سامنے ایسے ہیرو اور سورما آج بھی پیش کرتا ہے، ایسے قائدین کی کہانیاں ہمارے لیے دہراتا ہے، تاکہ ہم اسے زندہ اور اپنی آنکھوں کے سامنے جیتا جاگتا دیکھیں......

تو اے میرے بھائیو آیئے میں آپ کو ایک ایسے شخص کے بارے میں بتاتا ہوں......ایک ایسا شخص جو انہی پرانے لوگوں کی صفوں میں طلوع ہوا، انہی کی جگہ پر آیا، انہی کے اعمال کی مانند دیکھا گیا، اس نے اپنے آپ کو ان کے معاملات و چال چلن کے مطابق ڈھال لیا جیسا کہ وہ ان ہی میں سے ہو؛ بلکہ، وہ انہی میں سے ہے!

امیر المومنین، ملا محمد عمر مجاہد! وہ لوگوں کے لیے تپتی دھوپ میں زندگی کی امید بن کر، بارانِ رحمت بن کر آیا جب مایوسی ہر طرف پھیل چکی تھی......وہ شخص کیا کچھ نہ لایا اپنے ساتھ......عزت و کرامت اور بزرگی تمہارے چاروں طرف پھیل گئی اور وہ تمہارے لیے اسلام کی عزت اور مسلمانوں کی عزت کا سامان لایا......ایمان، یقین، عزم، درجہ کمال، کیا کچھ نہ لایا وہ! ایمان داری، صفائی، طہارت، کیا کچھ بھی کم تھا؟ وہ شخص کیا ہی وقار، کیا ہی محبت، کیا ہی وفا، کیا ہی سکون اور زندگی اور زندہ لوگوں کے لیے کیا ہی احترام نہ لے کر آیا؟

ان باتوں میں کچھ بھی مبالغہ نہیں! بلا شبہ جو شخص اس سے واقف تھا، اس کی سوچ و فکر سے آگاہ تھا اور اس کے عزم و یقین کو جانتا تھا وہ ان باتوں کے سوا کچھ اور نہ کہے گا، شاید زیادہ بیان کرے مگر کم بیان میں نہیں آئے گا!

بڑی اقوام میں سے ایک نے اسے مکمل اقتصادی پشتی بانی کی پیشکش کی تاکہ پورے افغانستان کی نئے سرے سے تعمیر نو کر دی جائے، ایک اور نے یہ پیشکش کی کہ وہ کوشش کر کے اس کی قوم کو دنیا میں ایک ایسا شرف کا مقام دلائیں گے کہ ساری دنیا جان جائے...... ایک اور نے اسے [کفر کے] مخالفین کی مدد کرنے سے رکنے کو کہا اور اسی کو آخری آپشن کے طور پر پیش کیا کہ وہ جہادی گروپوں کی اعانت سے رک جائے......

تو آپ کا کیا خیال ہے؟ امیر المومنین نے ان پیش کشوں کا جواب کیسے دیا ہو گا؟ ایسی ایسی پیش کشیں! مگر ہمارے قائد، ہمارے رہ نما کا ان پیش کشوں پر طرزِ التفات لوگوں سے مختلف دوسری طرح کا تھا......آپ کا انداز اس بر مبنی تصنع اور مصنوعی دنیا سے متضاد تھا، اور ایسے معیارات اس تہذیب یافتہ اور جدید و ماڈرن دنیا میں ناپید ہو چکے ہیں......اس نے کہا کہ: ''اے میرے مجاہد بھائیو! اگر تم ایک ایک غم اٹھائے پھرتے ہو تو میں تمام مسلمانوں کے غموں کو اٹھائے ہوئے ہوں!'' جب وہ امریکی و یہودی مفادات کے خلاف کام کرنے لگا تو کچھ بھائیوں نے اس سے کہا: ''یہودی و امریکی [ہمارے دشمن ہیں] وہ ہمیں ماریں گے اور بہت شدید نقصان پہنچائیں گے''......تو اس نے جواب دیا کہ: ''افغانستان کے لوگ اس بات کو قبول کرتے ہیں کہ وہ سب شہید ہو جائیں اور مسجدِ اقصیٰ کی خاطر اپنی جانوں کی قربانی دے دیں''......نہایت ہی سادہ الفاظ میں اس نے اپنے اور ان دھوکہ بازوں کے درمیان فرق بیان کر دیا جنہوں نے فلسطین کو بیچا اور شہدا کے خون کا سودا کیا۔

اب یہاں، میں اس کے درمیان اور دیگر مسلمان ممالک کے حاکموں کے درمیان موازنہ نہیں کروں گا کیونکہ شاعر کہتا ہے کہ:

؎ کیا تم نہیں جانتے کہ تلوار کی حیثیت ختم ہو جاتی ہے
اگر یہ کہا جائے کہ تلوار کی دھار، چھڑی سے زیادہ تیز ہوتی ہے؟''

یہ ملّا شاکر اللہ غزنوی [حفظہ اللہ] کے امیر المومنین کے بارے میں جذبات کا ایک عکس تھا......

اللہ تعالیٰ اس ماں پر رحم فرمائے جس نے عصرِ حاضر کے عمر کو جنا، اللہ اس باپ پر رحم فرمائے جس نے اس کا نام عمر رکھا اور اللہ تعالیٰ رحم فرمائے ان لوگوں پر جنہوں نے اس شخص کو اپنے اوپر امیر بنایا اور اللہ تعالیٰ رحم فرمائے اس عظیم شخص پر جس نے امت کو اس کا کھویا ہوا وقار، عزت اور شرف بخشا، آمین......

احترام اور تحیتِ سلام برائے بت شکن، صلیبیوں کو تباہ کرنے والے اور امریکیوں کو نابود کرنے والے امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہدؒ پر......اللہ ان پر رحم فرمائے اور ان کی قبر کو بقعۂ نور بنا دے، ان کے ساتھ صدّیقین و شہدا کا سا معاملہ فرمائے، آمین......

و آخر دعوانا ان الحمدللّٰہ ربّ العالمین

امیر المومنینؒ کی شخصیت میں کفار کے لیے ہیبت اور رعب تھا!

شیخ آدم یحییٰ غدنؒ

شمارہ ریسرجنس شیخ عزام امریکی رحمہ اللہ کے خصوصی انٹرویو سے خصوصی نمبر کی مناسبت سے امیر المومنین رحمہ اللہ اور امارتِ اسلامی کے متعلق سوال و جواب۔

سوال: ہم نے سنا ہے کہ آپ نے امارتِ اسلامی کے ساتھ براہِ راست کام کیا ہے۔اس کی کیا تفصیلات ہیں اور آپ کا یہ تجربہ کیسا رہا؟

جواب: قندھار پہنچنے کے چند ماہ بعد شیخ ابوحفص الموریطانی نے میرے ساتھ رابطہ کیا جو اس وقت مدرسہ علوم شرعیہ کے مہتمم اور تنظیم القاعدہ کے مرکزی قائدین میں سے تھے۔انہوں نے مجھ سے کہا کہ کچھ بھائی انگریزی میں ایک رسالہ شروع کرنا چاہ رہے ہیں اور انہیں کسی ایسے معاون کی ضرورت ہے جو انگریزی اچھی جانتا ہو،آپ اس میں تعاون کر سکتے ہیں؟اس وقت انہوں نے تعارف نہیں کروایا کہ وہ کون لوگ ہیں بعد میں ملنے پر پتہ چلا کہ وہ امیر المومنین کے ذاتی دفتر سے منسلک افراد ہیں اور عربی اور انگریزی میں امارت کا سرکاری رسالہ شروع کرنا چاہتے ہیں جس کا نام''اسلامی امارت'' تجویز کیا گیا ہے۔طے ہوا کہ انگریزی رسالہ شروع سے آخر تک عربی رسالے کا ترجمہ ہوا کرے گا،وہ مجھے ترجمے دیا کریں گے اور میں ان کی پروف ریڈنگ اور اصلاح کر دیا کروں گا۔لیکن جب انہوں نے تراجم دیے تو میں نے ان سے کہا کہ اس سے بہتر میں خود کر سکتا ہوں چنانچہ ایک عربی،انگلش ڈکشنری کی مدد سے میں نے خود ترجمے کرنے شروع کیے۔اس مفید تجربے سے مجھے اپنی عربی کی استعداد بڑھانے میں بہت مدد ملی۔آہستہ آہستہ میں نے خود بھی کچھ موضوعات پر مضامین لکھنے شروع کیے یا جن عربی مضامین کا بروقت ترجمہ نہیں ہوتا تھا ان کے متبادل مضمون ڈال دیتا تھا۔ساتھ ساتھ رسالے میں ذرا تنوع پیدا کرنے کے لیے میں نے مقامی اخبارات'کابل ٹائمز'وغیرہ سے بھی کچھ چیزیں شامل کرنا شروع کیں،کرتے کرتے میں نے شمارے میں کچھ ڈیزائننگ اور ایڈیٹنگ کا کام بھی شروع کر دیا۔اللہ کے فضل سے ہم نے بارہ ماہ میں رسالے کے سات،آٹھ شمارے شائع کر دیے۔شمارے کے ساتھ کام کا تجربہ بہت مثبت رہا جہاں مجھے اپنی عربی زبان کی استعداد بڑھانے کا موقع ملا وہاں دیگر بھی کئی مفید دروازے کھلے اور مجھے امارتِ اسلامی کو اندر سے دیکھنے کا موقع ملا۔امارت کی سرکاری پالیسیاں اور ابلاغ و اعلام کی سرگرمیاں پتہ چلیں اور امارت کے بہت سے مرکزی قائدین کے ساتھ تعارف بھی حاصل ہوا۔

سوال: اس دوران کبھی آپ کو امیر المومنین رحمہ اللہ سے ملاقات کا موقع بھی ملا؟اگر ملا تو اس ملاقات نے آپ پر کیا تاثر چھوڑا؟

جواب: اگرچہ براہِ راست ملاقات تو نہیں ہو سکی لیکن ایک موقع پر انہیں بالکل قریب سے دیکھنے کا موقع ضرور ملا۔ایک دفعہ جمعہ کا دن تھا میں حسب معمول رسالے کے دفتر میں بیٹھا تھا کہ ہمارے ایڈیٹر ان چیف آئے اور کہنے لگے کہ آئیں ذرا گورنر گیسٹ ہاوس تک چلتے ہیں جو ہمارے دفتر سے دو تین منٹ کے پیدل فاصلے پر تھا۔یہ گیسٹ ہاوس ایک ٹرک بم حملے سے پہلے امیر المومنین رحمہ اللہ کی رہائش گاہ تھا۔اس بم دھماکے میں ان کے خاندان کے کافی افراد اور ان کے محافظ شہید ہوئے تھے۔اس وقت بھی عمارت پر دھماکے کے نشانات نمایاں تھے درختوں اور دیگر چیزوں پر بڑے بڑے پارچے لگے ہوئے تھے۔بہرحال اب یہ عمارت اس وقت کے گورنر قندھار ملاحسن رحمانی حفظہ اللہ کا مہمان خانہ تھا،اس عمارت کے احاطے میں ایک چھوٹی سی مسجد بھی تھی۔جب ہم وہاں پہنچے تو نمازِ جمعہ کا وقت بالکل قریب تھا۔وہاں معمول سے ذرا زیادہ افراد جمع تھے اور کسی کے منتظر دکھائی دیتے تھے۔چند منٹ بعد سات ایک جیسی کالی ٹویوٹا گاڑیوں کا قافلہ سڑک پر دھول اڑاتا انتہائی تیز رفتار سے عمارت میں داخلہ ہوا،تیز رفتاری کے باوجود سب گاڑیاں ایک دوسرے سے بہت قریب اور بالکل جڑی ہوئیں تھیں جس سے منظر بڑا ڈرامائی سا بن گیا۔مجھے معلوم نہیں تھا کہ یہ کس کا قافلہ ہے البتہ کچھ ہفتے پہلے انہی میں سے ایک گاڑی میں نے قندھار کی مرکزی سڑک پر بہت تیزی سے جاتی ہوئی دیکھی تھی کسی نے بتایا تھا کہ یہ امیر المومنین خود چلا رہے ہیں اور جلدی میں ہیں کہ ان کی عصر کی نماز نہ نکل جائے۔

جب گاڑیوں کے دروازے کھلے اور سب لوگ نیچے اترے تو میرے ایڈیٹر جو امیر المومنین کے قریبی ساتھیوں میں سے تھے انہوں نے ایک طویل قامت اور فربہ جسامت فرد کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا یہ امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد ہیں۔انہوں نے سبز شلوار قمیص کے اوپر براون ویس کوٹ اور کالی پگڑی باندھ رکھی تھی۔مجھے یقین ہے کہ اس وقت اگر وہ نہ بتاتے تو میں ان کے لباس یا لوگوں کے درمیان ان کے گھلنے ملنے کی وجہ سے بالکل بھی نہ پہچان پاتا۔وہ اتر کر فوراً مسجد کی طرف چلے گئے جہاں مختلف صوبوں کے عہدے داروں کی ایک بڑی تعداد ان کے ہاتھ پر بیعت کرنے کے لیے ان کی منتظر تھی۔اس کے بعد عجیب جذباتی منظر دیکھنے کو ملا۔لوگ روتے ہوئے ان کے بڑھائے ہوئے ہاتھ کو چوم رہے تھے۔

تو اس دن میں نے امیر المومنین کو دیکھا اور اس نے میرے اوپر ایک گہرا اثر چھوڑا،اگرچہ میں ان سے ملا نہیں۔تاہم ان کے ایک چھوٹے بھائی اور ان کے تایا شیخ الحدیث مولوی محمد انور سے ضرور ملاقات ہوئی جو اپنی سفید داڑھی،نفیس سفید لباس اور مڑی ہوئی نوک والی کڑھائی والی روایتی جوتی کے لیے مشہور تھے۔

28 جولائی:صوبہ زابل وقندھار ....مجاہدین کے حملے ....3 چوکیاں فتح ....لڑائی کے نتیجہ میں 20 اہل کار ہلاک

سوال: قندھار میں اپنے قیام کے دوران آپ نے امیر المومنین کے بارے میں کوئی واقعہ یا تذکرہ سنا ہو جو ہمارے قارئین کی دلچسپی کا باعث ہو؟

جواب: جی۔ جیسے میں نے پہلے ذکر کیا کہ وہ جنوبی افغانستان کے اکثر پختونوں کی طرح لمبے اور مضبوط جسم کے مالک تھے۔ میرے ایڈیٹر نے بتایا کہ اس سے پہلے ان کی صحت اس سے بھی بہتر تھی لیکن ذمہ داریوں اور قیادت کے غم اور بوجھ نے ان کو کمزور کر دیا تھا۔ انہوں نے بتایا امیر المومنین بہت چست اور چاک و چوبند تھے یہاں تک کہ اپنی کِک [پاؤں کی جست] سے دروازے کے اوپری سرے کو چھو لیتے تھے۔

ایک دلچسپ قصہ جو میں نے قندھار میں قیام کے دوران سنا وہ اقوام متحدہ کے افغانستان کے لیے خصوصی نمائندے فرانسس وینڈرل کی امیر المومنین سے ملاقات کی روداد ہے۔ آپ ذہن میں رکھیں کہ امیر المومنین کفار کے ساتھ بہت زیادہ نہیں ملتے تھے اس لیے وینڈرل ان چند مغربی لوگوں میں سے تھا جنہیں امیر المومنین سے بالمشافہ ملاقات کا موقع ملا۔ حقیقت یہ کہ امیر المومنین رحمہ اللہ کے بہت کم انٹرویو دینے یا تصویریں بنوانے کی وجہ سے مغربی کفار میں ان کی شخصیت کی ہیبت، تجسس اور رعب بہت زیادہ بڑھ گیا تھا۔ جو لوگ اس ملاقات میں موجود تھے انہوں نے بتایا کہ جب وینڈرل اندر داخل ہوا تو امیر المومنین وائرلیس پر کسی سے بات کر رہے تھے، بجائے یہ کہ وہ دیگر مہمانوں کی طرح فوراً اٹھ کر اس کا استقبال کرتے انہوں نے اسے پندرہ منٹ تک کھڑے کھڑے انتظار کرایا۔ حاضرین مجلس کہتے ہیں کہ وہ سارا وقت امیر المومنین کو یوں گھبرا کر ٹکٹکی باندھ کر دیکھتا رہا جیسے اگر اس نے نظریں ہٹائیں تو وہ غائب ہو جائیں گے یا جیسے وہ ان کے خدوخال کی ایک ایک تفصیل کو یاد کر رہا ہو۔ میرے خیال میں امیر المومنین، دشمنوں کو زبردست پریشان اور ہراساں کر دیتے تھے۔ دشمن یہ ہی سمجھتے تھے کہ وہ کسی اور زمانے اور دنیا کے فرد ہیں۔

ایک اور قصہ اس وقت کا ہے جب پاکستان کے فوجی حکمران پرویز مشرف نے امیر المومنین کو ان کے ذاتی استعمال کے لیے ایک ملین ڈالر مالیت کی بلٹ پروف مرسیڈیز بینز لیموزین کار تحفۃً بھیجی۔ امیر المومنین رحمہ اللہ نے نہ صرف خود وہ گاڑی استعمال نہیں کی بلکہ امارت کے دیگر ذمہ داران کو بھی اسے استعمال کرنے سے منع کر دیا اور فرمایا: ''اس طرح کی پرآسائش گاڑیاں ہمیں زیب نہیں دیتیں''۔ شاید آپ کا علم میں ہو یا نہیں کہ سرکاری تحائف وصول کرنے کے حوالے سے امارت کی پالیسی بہت سخت ہے۔

امیر المومنین کے متعلق ایک اور واقعے پر میں آپ سے بات کرنا چاہوں گا جو قارئین کے لیے مفید ہوگا، یہ کوئی ایسا واقعہ نہیں ہے جو پہلے بیان نہیں ہوا بلکہ میرا مقصد اس پر بحث کرنا ہے کہ امیر المومنین نے ایک فیصلہ کیا اور وقتی طور پر کچھ لوگوں نے اس کی مخالفت کی لیکن آخر میں اس کے بہت مفید نتائج سامنے آئے جو امیر المومنین کی فراست کی عمدہ مثال ہے۔ میری مراد امیر المومنین کے برطانوی صحافی ایوان ریڈلی کو رہا کرنے کے فیصلے کے متعلق ہے، جو ۲۰۰۱ء میں افغانستان پر صلیبی یلغار کے بعد افغانستان میں داخل ہوئی اور گرفتار ہو گئی۔ اس فیصلے پر مایوسی اور مخالفت کا اظہار کیا گیا کم از کم ایک بھائی کو میں جانتا ہوں جو اس فیصلے کے مخالف تھے۔ ان کا خیال تھا کہ ریڈلی کو اس وقت تک گرفتار رکھنا چاہیے تھا جب تک اس کے بدلے برطانوی حکومت کے پاس قید مسلمان قیدیوں کو نہ چھڑوا لیا جاتا۔ یقیناً مجھے بھی دشمن کے قیدیوں کے بدلے اپنے قیدی چھڑوانے کی پالیسی سے کوئی اختلاف نہیں ہے لیکن ہر اصول کے کچھ استثناء ہوتے ہیں اور امیر المومنین رحمہ اللہ نے اپنی بصیرت سے یہ جان لیا کہ یہ معاملہ انہی استثنائی مسئلوں میں سے ہے۔ پھر بعد کے قصے سے ہم سب واقف ہیں۔ وہ ایوان ریڈلی رہائی کے بعد مسلمان ہو گئی اور یورپ میں امارتِ اسلامی اور اسلامی دنیا کی غیر رسمی سفیر اور اسلام کے صحیح تشخص کی ترجمان بن گئی۔ اس کے ساتھ ساتھ اس نے مغرب کے تاریک عقوبت خانوں میں قید مسلمان قیدیوں کے حقوق کا دفاع کرنا شروع کر دیا۔ میرے خیال میں اس قصے سے دو اسباق حاصل ہوتے ہیں؛ ایک یہ کہ اللہ سبحانہ تعالیٰ نے امیر کے اجتہاد میں برکت رکھی ہے جب تک وہ شرعی اصولوں کے مطابق ہو اگرچہ کچھ لوگ اس کی مخالفت ہی کریں۔ دوسرا یہ کہ ہمیشہ مسئلہ کا شدید ترین حل ہی ضروری نہیں ہوتا بلکہ بعض اوقات نرمی اور عفو و درگزر کا پہلو بھی ہماری حکمتِ عملی اور فیصلہ سازی میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔

سوال: مگر بعض اوقات طالبان پر یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ وہ بہت سخت اور شدید ہیں، بالخصوص عورتوں اور لڑکیوں کے بارے میں کہ انہوں نے ان کو بنیادی انسانی اور اسلامی حقوق سے بھی محروم رکھا ہوا ہے۔ آپ کے خیال میں یہ الزام درست ہے؟

جواب: میرے خیال میں یہ بھی ان غلط بیانیوں میں سے ایک ہے جنہیں ایوان ریڈلی نے اپنے مضامین اور لیکچرز میں بہت اچھے طریقے سے واضح کیا ہے۔ ہوسکتا ہے 'امر بالمعروف ونہی عن المنکر' کے شعبے سے منسلک لوگوں سے شدت کے حوالے سے کچھ غلطیاں بھی ہوئی ہوں لیکن زیادہ تر الزام اور تہمتیں تعصب اور دشمنی کا شاخسانہ ہیں۔ عورتوں پر تشدد یا ان کے ساتھ امتیازی سلوک کے بارے میں امارتِ اسلامی پر لگائے جانے والی تہمتیں اور الزام دراصل صلیبی مغرب اور اس کے آلہ کاروں کی اسلام اور مسلمانوں سے بالعموم اور حجاب، حیا و پاکیزگی، مرد و زن کے اختلاط کی ممانعت اور فحاشی و عریانی پر پابندی جیسی اسلامی اقدار سے بالخصوص مخاصمت اور بغض کی وجہ سے دانستہ سازش اور من گھڑت خرافات ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ طالبان کے عورتوں کے ساتھ حسن سلوک کو بالکل چھپا دیا گیا ہے، مثال کے طور پر عورتوں کی تعلیم کا مسئلہ لے لیں، یہ درست ہے کہ امارت نے لڑکیوں کے سکول بند کیے تھے لیکن ایسا صرف انتظامی مسائل اور ملک میں موجود جنگی صورت حال کی وجہ سے کیا گیا تھا۔ امارت مخالف پروپیگنڈہ کی وجہ سے عالمی میڈیا نے نہ صرف اس توجیح کو نظر انداز کیا بلکہ مشکل حالات

28 جولائی: صوبہ قندہار .... ضلع بولدک .... مجاہدین کا پولیس گاڑی پر حملہ .... کمانڈر سمیت 4 اہلکار ہلاک

کے باوجود امارت کی بچیوں اور عورتوں کی تعلیم کے لیے کوششوں کو جان بوجھ کر نظر انداز کیا گیا بلکہ کئی دفعہ منفی انداز میں پیش کیا گیا ہے۔ مثال کے طور پر امارت کے دور میں قندھار کے میر وائس میڈیکل کمپلیکس میں عورتوں کے لیے ایک نرسنگ کالج قائم کیا گیا تھا۔ صحافیوں اور کیمرہ مینوں کو اس کے دورے کے لیے لے جایا گیا، کیا انہوں نے اس کے متعلق کچھ اپنے قارئین کو بتایا یا دکھایا؟؟۔ ہرگز نہیں، بلکہ اس کے برعکس ایک عربی میگزین 'المجلہ' نے جو اسلام اور مسلمانوں کی مخالفت کے لیے مشہور ہے (حیرت کی بات نہیں ہے کیوں کہ اس کو سعودی حکمران خاندان چھاپتا ہے) ایک باحجاب بچی کی تصویر چھاپی جو اپنے استاد سے کلاس پڑھ رہی تھی۔ اتفاقاً میں اس استاد کو خود جانتا ہوں۔ اس میگزین نے انتہائی بے شرمی اور ڈھٹائی سے اس تصویر کے نیچے یہ لکھا کہ یہ افغانستان کے سکولوں کی بچیاں تھیں جنہیں طالبان شدت پسندوں نے زبردستی برقعہ پہننے پر مجبور کیا ہے!

سوال: یعنی آپ یہ کہنا چاہتے ہیں کہ میڈیا نے جان بوجھ کر عورتوں کے معاملے میں امارت کے موقف کو چھپایا بلکہ مجروح کر کے پیش کیا ہے؟

جواب: جی ہاں میڈیا نے نہ صرف عورتوں کی تعلیم و روزگار کے متعلق امارت کی اصلاحات کو چھپایا بلکہ معاشرے سے عورتوں کا استحصال کرنے والی قدیم جاہلانہ روایات کے خاتمے کے متعلق بھی امارت کی مخلصانہ کوششوں سے دانستہ آنکھیں بند کر کے رکھیں۔ امارتِ اسلامی کے اقتدار کے دور میں امیر المومنین رحمہ اللہ کے امر سے کئی ایسی غیر اسلامی قبائلی رسومات پر پابندی لگائی گئی جن کے ذریعے عورتوں پر ظلم کیا جاتا تھا۔ مثال کے طور پر امارت نے 'بعد سوا، ونی یا بدلِ صلح' کی رسم پر پابندی لگائی جس کے مطابق قبائلی جرگے کے فیصلے کی وجہ سے نوجوان لڑکیوں یا عورتوں کی شادی کسی قتل کے بدلے یا دشمنی ختم کرنے کے لیے دشمنوں میں کر دی جاتی۔ یہ سسرال اس عورتوں کو طرح طرح کی اذیتیں دیتے اور وہ ایک غلام کی سی زندگی گزارتی۔ امارت نے بہت پہلے ۱۹۹۹ء میں اس پر اور اس جیسی کئی ظالمانہ روایتوں پر پابندی لگا دی تھی۔ جب کے اس کے موازے میں افغان پینل کوڈ جو ۱۹۷۶ء میں پاس ہوا اور اب امریکی حملے کے بعد اس پر پھر نظرِ ثانی ہوئی اس میں صرف اس صورت میں اس بدلِ صلح پر پابندی ہے اگر عورت کی عمر ۱۸ سال ہو یا وہ بیوہ ہو۔ لیکن مسئلہ یہ ہے کہ اس معاملے میں دنیا طالبان کے موقف سے بالکل بے خبر ہے اور جو لوگ جانتے ہیں وہ اس کی پذیرآئی نہیں کرنا چاہتے۔ حقائق سے اس قدر لاعلمی اکثر اوقات طالبان کے بارے میں کسی دوسری دنیا کا تاثر قائم کر دیتی ہے۔ مثال کے طور پر پچھلے سال جب ایک رپورٹ میں طالبان کے نمائندے کے حوالے سے یہ بات شائع ہوئی کہ امارتِ اسلامی دوبارہ اقتدار میں آنے پر بدلِ صلح جیسی ظالمانہ رسموں پر پابندی لگا دے گی تو افغانستان کے بعض نام نہاد دانش وروں نے اس پر یہ تبصرہ کیا کہ طالبان نے اپنی پالیسی میں مکمل ''یوٹرن'' لے لیا ہے۔ ایسے دانش وروں کی عقل پر ماتم ہی کیا جا سکتا ہے۔

بدلِ صلح کے موضوع پر بات کرتے ہوئے مجھے بی بی عائشہ کا قصہ یاد آ گیا۔ اس کے والدین نے ایک دشمنی کے قتل کے بدلے میں اس کی شادی مقتول کے خاندان میں کر دی اور پھر اس کے سسرال نے اس کا ناک اور کان کاٹ دیے۔ امریکہ کے مشہور جریدے 'ٹائم' نے یہ تصویر ۲۰۱۰ء میں اپنے ایک شمارے کے سرورق پر لگائی اور نیچے یہ سرخی لگائی ''اگر ہم نے افغانستان کو چھوڑ دیا تو وہاں کیا ہوگا''...... پھر اس کے تحت ایک مضمون لکھا جس کا عنوان تھا ''طالبان کی واپسی اور افغان عورت کا انجام''......جس کے اندر یہ ہرزہ سرائی کی گئی کہ طالبان اس طرح کے سفاک کام کرتے ہیں اور یہ کہ طالبان کی واپسی افغان عورتوں کے لیے تباہ کن ہوگی۔ تاہم بی بی سی کے جرنلسٹ احمد عمید خپل واک سمیت بہت سے آزاد ذرائع نے طالبان کے کسی فرد کی اس واقعے میں شمولیت کی تردید کی۔ اتفاقیہ یا ''حادثاتی'' طور پر یہ جرنلسٹ ٹائم میگزین کی اس رپورٹ کا پردہ چاک کرنے کے چند ماہ بعد پراسرار طور پر ایک امریکی سپاہی کے ہاتھوں قتل ہو گیا (دلچسپ امر یہ ہے کہ ابتدائی طور پر جب تک کچھ ماہ گزرنے کے بعد حقیقت واضح نہ ہو گئی اس کے قتل کا الزام بھی طالبان پر لگایا گیا)۔

اسی طرح آپ نے پکتیا صوبے میں خطابہ کے حملے کا قصہ سنا ہوگا۔ جہاں صلیبی سپیشل فورسز نے ایک گھر پر رات کو حملہ کیا اور تین خواتین کو جن میں سے دو حاملہ تھیں بربریت کے ساتھ قتل کر دیا۔ اپنے اس سفاکانہ ظلم کو چھپانے کے لیے پہلے لاشوں میں سے امریکی گولیاں نکالیں اور بعد میں پریس کانفرنس اور بیانات میں یہ الزام لگا دیا کہ طالبان نے غیرت کے نام پر یہ قتل کیے ہیں۔ ہمیشہ کی طرح مقامی اور بین الاقوامی میڈیا نے بغیر کسی تصدیق اور تحقیق کے اس صریح جھوٹ کا خوب واویلا کیا اور طالبان کو بدنام کرنے میں کوئی کسر نہ چھوڑی۔ ہم کبھی اس بات کی حقیقت نہ جان سکتے اللہ پاک کی قدرت سے اتفاق یہ ہوا کہ جس وقت امریکی اور افغانی فوج کے عہدے داروں کا وفد اس گھر والوں سے معذرت کے لیے گیا اسی وقت ایک برطانوی جرنلسٹ اپنے کیمرہ مین کے ساتھ وقوعہ کی رپورٹ کے لیے پہنچ گیا اور یہ راز کھل گیا (اور یہ صلیبی بھی معذرت کرنے پر اس لیے مجبور ہوئے کہ جس بندے کے گھر پر انہوں نے یہ حملہ کیا تھا وہ افغان پولیس کا ایک بڑا عہدے دار تھا جسے خود امریکیوں نے ٹریننگ دی تھی۔)۔

میں یہاں یہ ثابت نہیں کرنا چاہ رہا کہ مجاہدین بالکل کامل ہیں اور ان میں کوئی خامی نہیں ہے یا ان سے غلطیاں نہیں ہوتیں، یقیناً ہم میں کمیاں کوتاہیاں موجود ہیں، میں جس نقطے پر زور دینا چاہ رہا ہوں اس کے دو پہلو ہیں، ایک یہ کہ عمومی طور پر مجاہدین کے معاملے میں اور بالخصوص امارتِ اسلامی کے متعلق ذرائع ابلاغ بے حد دروغ گوئی اور ہٹ دھرمی کا مظاہرہ کرتا ہے۔ دوسرا یہ کہ کتنے لاکھ لوگوں نے ٹائم کے سرورق کو دیکھا ہوگا اور اس سے متصل مضمون میں طالبان پر لگائے گئے بے بنیاد الزامات کو پڑھا ہوگا اسی طرح کئی لاکھ لوگوں تک

28 جولائی: صوبہ میدان وردگ .... ضلع سید آباد .... ریموٹ کنٹرول بم دھماکہ .... 9 اہل کار ہلاک .... 3 زخمی .... 2 فوجی گاڑیاں بھی تباہ

خطابہ حملے کی من گھڑت رپورٹ پہنچی ہوگی،لیکن اس کے مقابلے میں کتنے لوگوں تک ان معاملوں میں طالبان کا موقف پہنچا ہوگا یا کتنے لوگوں نے وہ فلمیں یا رپورٹیں دیکھی ہوں گی جن میں ٹائم اور صلیبیوں کے دجل کو واضح کیا گیا ہے۔میرے خیال میں صرف چند ہزار......

جب کہ یہ واقعات مغربی میڈیا اور نیٹو کی ہزاروں جھوٹی رپورٹوں اور پریس ریلیزوں میں سے صرف دو مثالیں ہیں۔اس لیے بطورِ مسلمان اور مجاہد ہماری یہ ذمہ داری ہے کہ اپنے تمام وسائل بروئے کار لاتے ہوئے اعلام کے میدان میں دشمن کا بھرپور مقابلہ کریں تاکہ بڑے سے بڑے پیمانے پر ہمارے عقائد ونظریات اور اہداف و مقاصد کی حقیقت دنیا تک پہنچ سکے اور دنیا کو دشمن کی فوجوں اور نام نہاد صحافتی اقدار کے دعوے دار بین الاقوامی میڈیا کے اداروں کے پھیلائے ہوئے جھوٹ اور پروپیگنڈے کا علم ہو سکے۔

سوال: آپ کے خیال میں امیر المومنین کی قیادت میں افغان مجاہدین، بالخصوص طالبان کی کون سی خاصیت سب سے منفرد ہے؟اسی طرح کیا چیز امارت کو باقی مسلم دنیا کی جہادی تحریکات سے منفرد بناتی ہے؟ اور یہ کہ باقی محاذوں کے مجاہدین افغان جہاد کے تجربے سے کیسے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔؟

جواب: افغان جہاد کا تجربہ ایک منفرد تجربہ ہے جسے جوں کا توں کسی اور محاذ پر منطبق نہیں کیا جاسکتا۔کیوں کہ ہوسکتا ہے جو چیزیں افغانستان یا افغان قوم کے موافق ہوں کسی دوسرے ملک یا عوام کے لیے اس طرح موافق نہ ہوں۔لیکن اس کے ساتھ ساتھ میں یہ کہنا چاہوں گا کہ افغان جہاد کے تجربے میں بہت سے ایسے اسباق ہیں جن سے دیگر مجاہدین استفادہ کر سکتے ہیں بلکہ انہیں ضرور کرنا چاہیے۔مثال کے طور پر:

افغانستان کا جہاد کسی ایک خاص گروہ یا طبقے کی بجائے پوری مجاہد افغان قوم کی کاوش ہے۔ہاں یہ ضرور ہے کہ برطانیہ کے خلاف جہاد کے دور سے مختلف مجموعات یا امرا ضرور رہے ہیں جنھوں نے عوام کی قیادت کی اور ان کی توانائیوں کو صحیح رخ دیا لیکن مجموعی طور پر ساری قوم اس جہاد میں شریک رہی۔اس کے برعکس دیگر محاذوں پر عام طور پر جہاد کا سارا بوجھ کسی ایک گروہ یا طبقے کے کاندھوں پر ہی رہا ہے اور وسیع عوامی حمایت کم ہی دیکھنے میں آئی ہے۔موجودہ دور میں کسی حد تک شام کے جہاد کو اس حوالے سے افغان جہاد کی مانند قرار دیا جاسکتا ہے۔اسی طرح افغان جہاد صرف افغان قوم کا نہیں بلکہ پوری امت کا جہاد ہے۔جب افغانوں نے کمیونسٹوں اور ان کے پشتی بان سوویت یونین کے خلاف جہاد کا آغاز کیا تو ساری دنیا کے مسلمان اپنے افغان بھائیوں کی نصرت کے لیے ان کے ساتھ آکر شریک ہوئے،لیکن اس سے اس حقیقت کا بھی انکار نہیں ہوتا کہ بہرحال قیادت ہمیشہ افغانون نے ہی کی اور جہاد کا زیادہ بوجھ اس قوم نے خود ہی اٹھایا۔

اس تناظر میں افغان جہاد کا ایک پہلو جسے باقی میادینِ جہاد میں بھی اپنانا چاہیے وہ غیر افغان مجاہدین ومہاجرین اور مقامی افغان مجاہدین کا باہمی تعلق ہے۔چاہے کمیونسٹ یا سوویت اتحاد کے خلاف جہاد ہو یا صلیبی حملے کے خلاف امارتِ اسلامی کا جہاد؛ دونوں ادوار میں یہ تعلق کسی تعصب و اختلاف یا قیادت کی دوڑ کی بجائے ہمیشہ باہمی تعاون،محبت اور احترام پر قائم رہا ہے جس میں فریقین نے اپنا اپنا مثبت کردار ادا کیا ہے۔غیر افغان جانتے ہیں کہ انہیں افغانوں پر بوجھ بننے یا ان سے قیادت چھیننے کی کوشش کی بجائے،بیرونی حملہ آوروں کے خلاف ان کی مدد ونصرت کرنی ہے اور ان کے لیے قربان ہونا ہے......اسی طرح افغان مجاہدین،بیرونی مجاہدین کو خوش آمدید کہتے ہیں،ان کی قربانیوں کی قدر کرتے ہیں اور ان کا دفاع کرنے اور ان کو پناہ دینے کے لیے اپنی جانوں تک کو قربان کر دینا اپنا فرض سمجھتے ہیں اور اس کی متعدد مثالیں موجود ہیں۔

اس نقطے کی مزید وضاحت اس طرح کی جاسکتی ہے کہ تحریکِ طالبان،ایک خالص افغانی تحریک ہے۔طالبان نے اہتمام سے غیر ملکی مجاہدین کو وزرا،گورنر،پولیس آفیسر یا وزارتِ امر بالمعروف نہی عن المنکر کا ممبر مقرر نہیں کیا بلکہ امارتِ اسلامی کے تحت غیر ملکی مجاہدین نے صلاح مشورہ،تعلیم ،تربیت،جہاد،اعلام ،تشہیر اور امدادی وتعمیراتی کاموں میں اپنا کردار ادا کیا۔اس کے برعکس بعض جہادی تحریکات نے وطنی سرحدوں کو توڑنے کے نام پر بعض غیر مقامی افراد کو مرکزی انتظامی شعبوں پر تعینات کیا جس کی وجہ سے تحریک کو مقامی انصار کے ساتھ ناگزیر اختلافات کا سامنا کرنا پڑا۔اگر تو کسی عہدے کے لیے مقامی لوگ آزادانہ کسی غیر مقامی کو چن لیں اور اسے ہی بہترین تصور کریں پھر تو مسئلہ نہیں،لیکن اگر تحریک مقامیوں کے اوپر خوانخواہ غیر مقامی کو ترجیح دے تو اس سے لازماً اختلافات پیدا ہونے کا اندیشہ ہے اور پھر یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے بھی خلاف ہے،جیسا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ حتی الوسع مقامی اور قبائلی سرداروں کو ہی ذمہ داریاں دیں۔

عمومی طور پر امارتِ اسلامی افغانستان 'سیاست الشریعۃ' کی روشنی میں اپنی متوازن اور ہمہ جہت حکمتِ عملی کی وجہ سے منفرد ہے۔اللہ سبحانہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد رحمہ اللہ کی قیادت میں امارتِ اسلامی نے ہمیشہ ایسی سیاسی حکمتِ عملی اپنائی ہے جس نے بڑے بڑے مبصروں اور تجزیہ کاروں کو شکست دے دی ہے۔میرے خیال میں دنیا بھر کے مجاہدین اپنے معاملات چلانے کے لیے اس حکمتِ عملی سے بہت کچھ سیکھ سکتے ہیں۔مثال کے طور پر امارت کی قیادت مجموعی طور پر علما اور دینی طلبہ پر مشتمل ہے جیسا کہ اسلامی نظام کا تقاضا ہے اور یوں خود بخود امارت بہت سی غلطیوں سے بچ جاتی ہے۔**علما حقیقی قائدین ہیں یعنی وہ آزادانہ فیصلے کرتے ہیں اور قیادت کی نگرانی اور اس کے فیصلوں پر اثر انداز ہوتے ہیں،نہ کہ ربڑ کی مہریں جو آنکھیں بند کر کے دوسروں کے ہر فیصلے کی توثیق کر دیں۔**

☆☆☆☆☆

28 جولائی:صوبہ زابل.............ضلع شینکئی.............دودھاکوں میں 5 کٹھ پتلی اہل کار ہلاک

امیر المومنین ملا محمد عمر نصرہ اللہ کی بیعت شرعی فریضہ ہے!!!

شیخ اسامہ بن لادن شہید رحمہ اللہ

بطلِ اسلام شیخ اسامہ بن لادن رحمہ اللہ احیاءِ خلافت کے عظیم داعی تھے۔ان کی زندگی کی تمام تر کوششوں کا محور خطہ ارضی پر خالص اسلامی ریاست کا قیام اور کفریہ طاقتوں خصوصاً امریکہ کی بربادی تھا۔افغان جہاد کے پہلے دور کے بعد جب افغانستان خانہ جنگی کا شکار ہوا تو شیخ سعودیہ چلے گئے تھے۔اس دوران سوڈان میں نفاذ شریعت کی راہ ہموار ہوئی تو آپ ایک نوزائیدہ اسلامی ریاست کے قیام و استحکام کے لیے سرزمین حجاز سے سوڈان ہجرت کر گئے۔مگر جب وہاں انہیں گوہرِ مقصود ہاتھ نہ آیا تو واپس افغانستان تشریف لے آئے۔یہاں اس وقت طالبان تحریک بالکل ابتدائی شکل میں تھی لیکن اللہ تعالیٰ کی مدد و نصرت سے جلد ہی انہوں نے افغانستان کے ایک بڑے علاقے کو فتح کر لیا اور اپنے زیرِ قبضہ علاقوں میں نفاذ شریعت کا عظیم الشان کارنامہ سرانجام دیا' مثالی امن و امان قائم کیا اور عامۃ الناس کو بے مثل عدل و انصاف مہیا کیا۔طالبان تحریک کے امیر ملا محمد عمر مجاہد کو جب ''امیر المومنین'' تسلیم کیا گیا تو ہزاروں علماء اور مجاہدین کے علاوہ عام لوگوں نے بھی آپ کی بیعت کی۔شیخ اسامہ بن لادن شہید رحمہ اللہ کے لیے یہ بات گویا اپنی برسوں کی آرزوؤں کی تکمیل کا سامان تھا۔انہوں نے نہ صرف حضرت امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد کے ہاتھ پر بیعت کی بلکہ خود کو اور اپنے رفقاء کو امارت اسلامیہ افغانستان کی ہمہ جہت خدمات پر متعین فرما دیا۔شیخ اسامہ بن لادن رحمہ اللہ جیسی عظیم شخصیت کا امیر المؤمنین کے ہاتھ پر بیعت کرنا اور خود کو ان کے سپرد کر دینا جہاں ایک طرف امیر المومنین کے عظیم الشان منصب کا اظہار ہے وہیں شیخ کی بے لوثی، بے نفسی اور اسلام کے لیے اپنی گردن جھکا دینے جیسے قابلِ صد آفرین جذبات کا بھی اظہار ہے۔زیر نظر مضمون دراصل امت مسلمہ خصوصاً علمائے کرام کے نام آپ کا پرخلوص پیغام ہے جو خدماتِ دارالعلوم دیوبند کانفرنس منعقدہ ۹، ۱۰، ۱۱ اپریل ۲۰۰۱ء (پشاور) کے شرکاء کے نام ارسال کیا گیا۔اس میں شیخ نے امت مسلمہ کو اس کی شرعی ذمہ داری کا احساس دلایا اور انہیں امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد کی امارت پر متحد و متفق ہو جانے کی دعوت دی۔یہ پیغام اور اس کے مندرجات آج بھی اسی طرح تر و تازہ ہیں جیسے آج سے ساڑھے چودہ سال قبل تھے۔اس پیغام کو پڑھیے اور اپنی شرعی ذمہ داریوں سے آگاہ ہو کر میدانِ عمل میں برسرِ پیکارِ اہلِ حق کا ساتھ دینے کا عزم کیجیے۔اللہ تعالیٰ ہمارا حامی و ناصر ہو۔[ادارہ]

تعریف ہے اس اللہ کے لیے جو فرماتے ہیں؛

''اے ایمان والو! ڈرو اللہ تعالیٰ سے جیسا کہ ڈرنے کا حق ہے اور تھامے رکھو اللہ تعالیٰ کی رسی کو اور آپس میں اختلاف نہ کرو''۔

درود ہو اللہ تعالیٰ کے اس رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر جنہوں نے فرمایا:

''کیا میں تمہیں اس عمل کے بارے میں نہ بتاؤں جو روزہ نماز اور زکوۃ سے بھی بہتر ہے؟ صحابہؓ نے فرمایا جی ہاں! بتائیے اے اللہ کے رسول۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، وہ عمل آپس میں مصالحت و مفاہمت ہے۔بے شک اختلاف دین کو مونڈنے والا (جڑ سے ختم کرنے والا) ہے، میں یہ نہیں کہتا کہ اختلاف بالوں کو مونڈتا ہے بلکہ اختلاف دین کو مونڈ دیتا ہے''۔

آپ آج یہاں مختلف ممالک، دور افتادہ علاقوں اور علیحدہ خطوں سے اس غرض سے اکٹھے ہوئے ہیں تاکہ آپ اس اسلام کی نمائندگی کریں جس میں قومیت، رنگ، سرحدات اور زبانوں کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔آپ اس غرض سے اکٹھے ہوئے ہیں تاکہ آپ حق اور اہل حق کی مدد کے بارے میں اسلام کے عظیم حکم کی بجا آوری کر سکیں۔

بے شک آپ کے اس اجتماع سے عالم کفر کو سخت صدمہ پہنچا ہے اور وہ اس قسم کے اجتماعات کو روکنے کے لیے ہزاروں تدبیریں سوچتا رہتا ہے۔

اے صاحب فضیلت حضرات! میں یہ سطور ایسے وقت میں آپ کو لکھ رہا ہوں کہ یہ سوچ کر میرا سر فخر سے بلند ہو رہا ہے کہ امت مسلمہ میں اب تک ایسی ہستیوں کی کمی نہیں ہے جو کہ ایک ایسے حالات میں جب ظلم و ستم اور فساد نے روئے زمین کو ڈھانپ رکھا ہے، فساد کو روکنے کی کوششوں میں لگے ہوئے ہیں۔

اے صاحب فضیلت بزرگو! امت کی طرف سے آپ کے کاندھوں پر رکھے گئے بارگراں کو آپ نہ بھولیں۔بے شک آپ انبیاء علیہم السلام کے وارث اور امت کے سالار ہیں اور یہ آپ ہی کے فتاویٰ ہیں جو لوگوں میں جہاد کی روح پھونک دیتے ہیں اور انہیں ہمیشہ باطل کے مقابلے کے لیے کمربستہ رکھتے ہیں۔حقیقت تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی آزمائش ہے جس نے آپ کو ایک ایسے وقت میں مبعوث فرمایا کہ بغاوت اپنے عروج کو پہنچ چکی ہے، مقدسات کو پاؤں تلے روند ڈالا گیا اور جرائم کو حلال گردانا گیا ہے۔بے شک اللہ تعالیٰ آپ سے پوچھیں گے کہ آپ لوگوں نے اپنے علم پر کہاں تک عمل کیا ہے؟

صاحبان فضیلت! میں یہ سطور ایسے وقت میں آپ کو لکھ رہا ہوں کہ امت کے چکنا چور جسم میں ذرہ برابر بھی ایسی جگہ نہیں ہے جو کہ زہریلے تیر اور نوک دار تلوار سے گھائل نہ کی جا چکی ہو۔میں آپ کے نام یہ سطور ایسے وقت میں لکھ رہا ہوں کہ جب اقوام متحدہ اور اس کے عالمی چارٹر کے تحت مسلمانوں کا قتل عام ایک جائز کام ہے۔حد تو یہ ہے کہ شیر خوار بچوں تک کو معاف نہیں کیا جاتا، اسلامی مقدسات کی کھلم کھلا توہین کی جا رہی ہے۔یہ ایسا نظام ہے کہ متعصب کفار کروڑوں مسلمانوں کو ختم کرنے اور ان کا محاصرہ کرنے کے

28 جولائی: صوبہ خوست............ضلع قلندر خیل............بارودی سرنگ دھماکہ............سابق سربراہ خوست شہر معلم زرولی محافظ سمیت ہلاک

در پے ہیں اور آج کل تو یہ حالت یہاں تک پہنچ گئی ہے کہ اقوام کفر مسلمانوں کے خلاف اپنی ظالمانہ سازشوں کا برملا اعتراف کرتے نظر آتی ہیں اور یہی اقوام متحدہ کی تنظیم ہے جو کہ ان سازشوں کی تکمیل کے لیے لونڈی کا کردار ادا کرتی رہتی ہے۔مغرب والوں کو اب بھی شرم نہیں آتی اور انسانی حقوق کے نعرے لگاتے نہیں تھکتے۔صحیح بخاری میں روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''ایک عورت کو جہنم میں اس لیے ڈالا گیا ہے کہ اس نے ایک بلی کو باندھ رکھا تھا نہ اسے کھانا کھلاتی اور نہ ہی حشرات الارض کھانے کے لیے چھوڑتی یہاں تک کہ وہ بلی مر گئی''۔

حدیث میں ایک بلی پر پابندی کے انجام اور سزا کی کیسی تشریح کی گئی ہے۔پس اے اللہ کے بندو! آپ ان لوگوں کے بارے میں کیا سوچتے ہیں جن کی پابندیوں کی وجہ سے مسلمان قومیں موت کی دہلیز تک پہنچ گئی ہیں۔

اے خدائے بزرگ و برتر! میں ایسے لوگوں کے اعمال سے بے زاری کا اعلان کرتا ہوں اور کفار کی ظالمانہ پابندیوں میں جکڑے ہوئے مظلوم مسلمانوں کی مدد نہ کرنے پر معافی چاہتا ہوں۔

اے عالم اسلام کے علما! یہ زخم چاہے کتنے ہی گہرے کیوں نہ ہوں اور بحران جتنا بھی شدید ہو ہمیں اللہ تعالیٰ پر توکل ہے اللہ بہت مہربان ہیں اور یہ زخم بھر جائیں گے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے دین کی نصرت کا وعدہ کیا ہے اور بشارت دی ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں ایک جماعت ایسی ہوگی جو حق کے لیے لڑے گی اور ہمیشہ غالب رہے گی اور مخالفت کرنے والوں کی مخالفت ، بدخواہوں کی بدخواہی اور ملامت کرنے والوں کا طعن و تشنیع ان کا کچھ بھی نہ بگاڑ سکے گا تا آنکہ اللہ تعالیٰ اپنا فیصلہ صادر فرما دیں یعنی قیامت کا اعلان فرما دیں اور یہ جماعت اپنے عزم پر ڈٹی رہے گی۔آپ خوب جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس امت پر رحم فرمایا اور ان کو امارت اسلامیہ کا تحفہ دیا جو کہ اللہ کی شریعت کے نفاذ اور توحید کے جھنڈے کی بلندی کے لیے کوشاں ہے۔یہ تحفہ امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد کی زیر قیادت امارت اسلامیہ افغانستان ہے۔پس آپ پر یہ واجب ہے کہ لوگوں کو امارت اسلامیہ کی طرف دعوت دیں اور سیلاب کی طرح امڈنے والے بین الاقوامی کفر کے مقابلے میں جان اور مال سے مدد کریں اور کفر کے خلاف اس کے شانہ بشانہ لڑیں۔امید ہے کہ آپ حضرات کفر کے مقابلے کے لیے اپنی کانفرنس کے ایجنڈے میں مندرجہ ذیل موضوعات کو بھی شامل فرمائیں گے:

۱۔جان سے: تمام ممکنہ وسائل کے ساتھ امارت اسلامیہ کی حمایت کے لیے لوگوں کو دعوت اور جہاد کے لیے نوجوانوں کو ترغیب، کیونکہ جہاد ہی اس دور کا سب سے بڑا اور اہم فریضہ ہے۔

۲۔مال سے: متمول اور دولت مند افراد کو ترغیب دی جائے کہ دامے درمے سخنے اور قدمے امارت اسلامیہ کے ساتھ امداد کریں۔اپنے اموال کی زکوٰۃ میں امارت اسلامیہ کو حصہ دار بنا دیں اور امارت اسلامیہ کی حدود میں نفع بخش کاروباری سرگرمیوں کے لیے آگے آئیں۔

۳۔زبان سے: امارت اسلامیہ کی اور اس کے شرعی امیر کی اطاعت کے بارے میں فتویٰ صادر کرنا۔اس مناسبت سے میں آپ سب اور دنیا والوں کو یہ تاکید کرتا ہوں کہ امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد کے ہاتھوں پر بیعت کرنا فرض ہے اور یقیناً میں نے بالفعل ان کے ہاتھوں پر بیعت کی ہے۔

اپنے اس عمل کی دلیل کے طور پر بہت سارے شرعی نصوص میں سے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی مندرجہ ذیل حدیث نقل کرتا ہوں جو فرماتے ہیں:

تلزم جماعة المسلمين و امامهم

''مسلمانوں کی جماعت اور اس کے امام کا ساتھ دو''۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دوسرا قول ہے:

من مات وليس فی عنقه بيعة مات موت الجاهلية(رواه مسلم)

''جو مر گیا اس حالت میں کہ اس کے گلے میں بیعت نہیں تھی تو گویا وہ جاہلیت کی موت مر گیا''۔

جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ یہ آپ کی ذمہ داری ہے کہ لوگوں کے اس جم غفیر کے سامنے جو کہ دین کی محبت اور آپ سے تعلق کی بنیاد پر یہاں جمع ہو گئے ہیں اور آپ کی ہدایات کے منتظر ہیں یہ برملا اعلان کریں کہ عزت اور کامیابی جہاد ہی میں ہے،قرون اولیٰ کے مسلمان اسی جہاد کی برکت سے عزت و شرف کے اعلیٰ و ارفع مقام تک پہنچے تھے اور آنے والی مسلمان نسلیں بھی اسی جہاد کی برکت سے معزز بن جائیں گی اور ان کی تکلیف اور غربت ختم ہو جائے گی۔مسلمانوں کو اس بات کا درس دے دیں کہ جہاد کا اصل مقصد اس وقت تک حاصل نہیں ہو سکتا جب تک ایک ایسی جماعت نہ ہو جس کا ایک امیر پر اتفاق ہو چکا ہو اور اس کی بات سنتے ہوں، جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ نے مجھے پانچ چیزوں کا حکم دیا ہے اور میں ان پانچ چیزوں کا حکم تمہیں دیتا ہوں: سننے اور اطاعت کا، جہاد کا، ہجرت کا اور اتفاق و اتحاد کا، کیونکہ جو شخص مسلمانوں کی جماعت سے ایک بالشت کے بقدر دور ہوتا ہے تو گویا اُس نے اسلام کا قلادہ اپنی گردن سے اتار دیا اِلاَّ یہ کہ وہ واپس لوٹ آئے اور جو جاہلیت والی آواز لگائے گا تو وہ جہنم کا ایندھن ہے''۔

اس لیے اے اللہ کے بندو! اللہ کی آواز لگایا کرو جس نے تمہارا نام مسلم اور

28 جولائی: صوبہ کنڑ .... ضلع مرہ ورہ .... 8 چوکیوں پر مجاہدین کا قبضہ .... 10 ہلاک .... بھاری مقدار میں اسلحہ اور گولہ بارود غنیمت

مومن رکھا ہے۔ایک اور حدیث میں ہے:

''تین چیزیں ایسی ہیں کہ کسی مسلمان کا دل اس سے جی نہیں چراتا: صرف اللہ کے لیے عمل کرنا، مسلمانوں کے حکمرانوں کی خیر خواہی اور اُن کی جماعت سے چمٹے رہنا......''

مندرجہ بالا احادیث نبویہ اس کا درس دیتی ہیں کہ اسلام اس وقت تک حاکم نہیں ہوسکتا جب تک مسلمان ایک جماعت نہ بن جائیں اور جماعت امیر کا انتخاب نہ کرے اور امیر ان میں اس وقت تک پیدا نہیں ہوسکتا جب اس کی اطاعت نہ کی جائے اور اس (امیر) کے تمام اوامر کی بجا آوری نہ کریں۔ مندرجہ بالا نصوص وحقائق کے پیش نظر امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد وہ شرعی حاکم اور امیر ہیں جنھوں نے آج کے زمانے میں شریعت محمدی علی صاحبھا السلام کا نفاذ کیا ہے۔ ان کے تمام فرامین بالخصوص بت شکنی، منشیات کی کاشت پر پابندی اور کفار کے حملے کے مقابلے میں ثابت قدمی اور عزم و استقامت کے بارے میں فرامین اسلامی تاریخ کے وہ موقف ہیں جو امیر المومنین کے صدق وحق پر دلالت کرتے ہیں۔

صاحب فضیلت بزرگو! اسلامی امت آپ کی طرف آس لگائے بیٹھی ہے۔ اب آپ کی ذمہ داری ہے کہ آپ بہ بانگ دہل حق کا اعلان کردیں اور اس راستے میں کسی بھی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ نہ کریں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

الَّذِيْنَ يُبَلِّغُونَ رِسَالَاتِ اللَّهِ وَيَخْشَوْنَهُ وَلَا يَخْشَوْنَ أَحَداً إِلَّا اللَّهَ وَكَفَى بِاللَّهِ حَسِيْباً (الاحزاب: ۳۹)

''(اور) جو اللہ کے پیغام (جوں کے توں) پہنچاتے اور اس سے ڈرتے اور اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے تھے اور اللہ ہی حساب کرنے کو کافی ہے''۔

دوسری جگہ ارشاد ہے:

وَإِذَ أَخَذَ اللّهُ مِيْثَاقَ الَّذِيْنَ أُوتُواْ الْكِتَابَ لَتُبَيِّنُنَّهُ لِلنَّاسِ وَلاَ تَكْتُمُونَهُ (آل عمران: ۱۸۷)

''اور جب اللہ نے ان لوگوں سے جن کو کتاب عنایت کی گئی تھی اقرار لیا کہ (اس میں جو کچھ لکھا ہے) اسے صاف صاف بیان کرتے رہنا۔ اور اس (کی کسی بات) کو نہ چھپانا''۔

آخر میں ہماری طرف سے سلام قبول فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو راہ حق میں مزید ثبات واستقامت نصیب فرمائیں۔ آمین

وَقُلِ اعْمَلُواْ فَسَيَرَى اللّهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُولُهُ (التوبة: ۱۰۵)

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خادم، اسامہ بن محمد بن لادن

☆☆☆☆☆

بقیہ: امام عادل کے اوصاف

اے امیر المومنین! موت کو یاد کیجیے، تاکہ موت کے بعد آنے والی پریشانیوں سے نجات حاصل ہوسکے۔

اے امیر المومنین! جس جگہ آپ آج ہیں اسے چھوڑ کر ایک دوسرے گھر میں منتقل ہونا ہے، وہ ایک گڑھا ہے جس میں ڈال کر آپ کے دوست احباب رخصت ہوجائیں گے، وہاں آپ کو ایک لمبا عرصہ گزارنا ہے۔ آپ کو اس دن کے لیے توشہ اکٹھا کرنا چاہیے جس دن ہر شخص اپنے ماں باپ، بیوی بچوں اور بھائی بہن سے الگ ہوجائے گا۔ اس وقت کا استحضار کیجیے جب مُردوں کو زندہ کرکے قبروں سے نکالا جائے گا، جو باتیں دلوں میں تھیں اب ظاہر کردی جائیں گی اور نامہ اعمال نہ کسی چھوٹے گناہ کو چھوڑے گا نہ کسی بڑے کو۔

اے امیر المومنین! امید کے خاتمے اور موت کی آمد سے پہلے رعایا کے ساتھ نرمی کیجیے، کسی کے ساتھ خلافِ شرع اور ظالمانہ سلوک ہرگز روا نہ رکھیں، قوی لوگوں کو ضعیفوں پر مسلط نہ کریں کیونکہ وہ کسی مسلمان کے حق میں نہ قرابت کا لحاظ رکھتے ہیں اور نہ عہد و پیمان کا، اگر آپ نے ایسا کیا تو اپنے گناہوں کے ساتھ دوسروں کا وبال بھی آپ پر ہوگا اور اپنے بوجھ کے ساتھ دوسروں کا بوجھ بھی اٹھانا ہوگا......جن چیزوں سے وہ راحت کی زندگی گزارتے ہیں اس سے آپ دھوکہ کا شکار ہرگز نہ ہوں؛ کیونکہ اس میں آپ کا نقصان ہے، اسی طرح ان لوگوں کے دھوکہ میں بھی ہرگز نہ آئیں جو دنیا میں مزے سے رہتے ہیں، اپنی آج کی طاقت کو ملاحظہ نہ کریں، بلکہ اپنی اس وقت کی طاقت کو مدنظر رکھیں جب آپ کو فرشتوں، انبیاء اور رسولوں کی موجودگی میں اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش کیا جائے گا اور اس حی وقیوم ذات کے سامنے چہرے جھکے ہوئے ہوں گے۔

اے امیر المومنین! اگرچہ میں نے آپ کو اس درجہ کی نصیحت نہیں کی جو ارباب علم و دانش کا خاصہ ہے لیکن میں نے آپ کے ساتھ خیر خواہی اور بھلائی کرنے میں بھی کوئی کسر نہیں چھوڑ دی، آپ میرے خط کو اس دوست کی کڑوی دوائی کی طرح سمجھیں جو صرف اس لیے بدذائقہ دوائی کھلاتا ہے تاکہ میرے چاہنے والے کو عافیت اور صحت نصیب ہوجائے۔

اے امیر المومنین! آپ پر سلامتی نازل ہو اور اللہ تعالیٰ کی رحمت وبرکت ہو''۔

(نفحۃ العرب: ص۹۸۔ ۱۰۲)

☆☆☆☆☆

28 جولائی: صوبہ قندوز.................ضلع خان آباد.................افغان فوج کے حملے کے جواب میں مجاہدین کی کارروائی.................11 اہلکار ہلاک.................15 زخمی

امارتِ اسلامی افغانستان کے نئے امیر، امیر المومنین ملا اختر محمد منصور حفظہ اللہ سے جماعت القاعدۃ الجہاد کی تجدیدِ بیعت سے متعلق شیخ ایمن الظواہری حفظہ اللہ کا بیان

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

بسم الله والحمد لله والصلاة والسلام علی رسول الله وآله وصحبه ومن والاه،

محترم ملا اختر محمد منصور حفظہ اللہ کے نام: اللہ سبحانہ تعالیٰ حق سے ان کی مدد کرے اور ان کو حق کا مددگار اور اپنے دین، کتاب اور مومن بندوں کی نصرت کا ذریعہ بنائے۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

ہم امید کرتے ہیں کہ آپ، آپ کے احباب، ساتھی اور انصار سب خیر و عافیت سے اور دنیاوی عزت اوراخروی فلاح کے حوالے سے اللہ سبحانہ تعالیٰ کی محبوب ترین حالت میں ہوں گے۔ اللہ سبحانہ تعالیٰ آپ کو اپنی محبت اور رضا کی راہ پر ثابت قدم رکھے اور دنیا و آخرت کے ہر شر اور تکلیف سے محفوظ فرمائے۔

اپنے محترم امیر، امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد رحمہ اللہ رحمۃ واسعہ کے ہم سے اور امتِ مسلمہ اور مجاہدین، مہاجرین و مرابطین سے بچھڑ جانے پر ہم بہت غمگین اور رنجیدہ ہیں۔ اللہ سبحانہ تعالیٰ ہمیں رسوائی اور پسپائی سے محفوظ فرما کر اپنی نعمت اور فضل سے فردوسِ اعلیٰ میں ان کا ساتھ نصیب فرمائے۔ ہم شاہد ہیں کہ وہ بطورِ مجاہد و مرابط، مجاہدین کے امیر و قائد اپنے رب سے ملاقات تک حق پر ڈٹے رہے...... ہم اس بات پر گواہ ہیں کہ انہوں نے جو کہا اس کو سچ کر کے دکھایا، اپنا وعدہ وفا کیا، اپنے دین وعقیدے پر ذرا بھی سمجھوتہ نہ کیا...... انہوں نے مسلمانوں کے لیے تاریخ اسلام میں صدق اور اللہ پاک کی ذات پر حسنِ توکل کی روشن مثال قائم کی اور آخرت کو دنیا پر ترجیح دی (واللہ حسیبہ)۔ عظیم امارتِ اسلامی کے عظیم امیر، وہ بطلِ جری جنہوں نے عالمی کفریہ طاقتوں کے سامنے گھٹنے نہیں ٹیکے بلکہ اللہ سبحانہ تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے اپنے پاک باز سپاہیوں کے ساتھ اس یلغار کے سامنے ڈٹ گئے ...... پھر اللہ سبحانہ تعالیٰ نے بھی اپنے بندے کی نصرت فرمائی اور انہیں سربلندی عطا کی...... وہ امیر جنہوں نے فرمایا تھا:

”شیخ اسامہ کا مسئلہ فقط ایک فرد کا مسئلہ نہیں ہے بلکہ اب یہ دین اسلام کی عزت کا مسئلہ بن چکا ہے“

چنانچہ اللہ پاک نے مہاجرین و مسلمین کے قلوب میں ان کی محبت بھر دی۔ وہ امیر جنہوں نے مشرکین کے بتوں کی پوجا کرنے کی بجائے حضرت ابراہیم علیہ السلام خلیل اللہ کی سنت زندہ کرتے ہوئے بتوں کو پاش پاش کر دیا اور پھر اپنی آخری سانس تک اس حق پر ڈٹے رہے۔ وہ بلاشبہ اپنی ذات میں ایک امت تھے! اللہ سبحانہ تعالیٰ ان پر اپنی ڈھیروں رحمتیں نازل فرمائے اور انہیں فردوس کے اعلیٰ درجات سے نوازے۔ ہم اللہ سبحانہ تعالیٰ کے فیصلوں پر راضی ہیں اور اس کی تقدیر کو تسلیم کرتے ہیں اور اپنے لیے اللہ سبحانہ تعالیٰ سے اس کی توفیق اور فضل کے خواست گار ہیں کہ ہمیں حق و ہدایت، اپنے دین اور اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور راہِ جہاد پر ثابت قدم رکھے اور اپنے صالح شہدا قائدین رحمہم اللہ؛ امیرِ محترم اسد الاسلام شیخ اسامہ بن لادن اور ان کے رفقا، شیخ ابو مصعب الزرقاوی، ابوحمزہ المہاجر، شیخ مصطفیٰ ابو یزید، شیخ ابواللیث، عطیۃ اللہ اور ابویحییٰ اللیبی اور دیگر تمام صادقین مشائخِ جہاد (نحسبھم کذالک واللہ حسیبھم) کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے مجاہدین کے اتحاد کی سعی کے لیے کوشاں رکھے۔

> حضرت مولانا امیر المومنین ملا اختر محمد منصور حفظہ اللہ، اللہ سبحانہ تعالیٰ نے آپ کو اور ہمارے امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد رحمہ اللہ کو یہ شرف اور اعزاز بخشا کہ خلافتِ عثمانیہ کے سقوط کے بعد آپ کے ہاتھوں پہلی اسلامی امارت قائم کروائی۔ اس وقت جب دنیا میں اس کے سوا کوئی شرعی امارت موجود نہیں تھی۔ یہ امارت جہاد کے ذریعے امر بالمعروف ونہی عن المنکر اور شریعت کے نفاذ کے لیے قائم ہوئی۔ دنیا بھر کے مجاہدین و مہاجرین اور ہمارے امام، مجددِ جہاد شیخ اسامہ بن لادن رحمہ اللہ نے اس امارت کے صدق واخلاص کو محسوس کرتے ہوئے اس کی بیعت کی اور سب مسلمانوں کو بھی امارت کی بیعت کی دعوت دی۔ شیخ رحمہ اللہ نے اس بیعت کے موقع پر اعلان کیا تھا کہ ان کی یہ بیعت، بیعتِ عظمیٰ ہے جس میں جماعت قاعدۃ الجہاد اور وہ سب لوگ شامل ہیں جنہوں نے شیخ اسامہ بن لادن رحمہ اللہ کی بیعت کر رکھی تھی۔

میں، شیخ اسامہ بن لادن اور ان کے رفقائے ابرار رحمہم اللہ کی امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد رحمہ اللہ سے کی ہوئی بیعت کی تجدید کرتے ہوئے بحیثیت امیر جماعت قاعدۃ الجہاد آپ کو اپنی بیعت پیش کرتا ہوں۔

پس ہم آپ سے کتابُ اللہ اور سنتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور سنتِ

28 جولائی: صوبہ ہلمند ...... ضلع نوزاد ...... مجاہدین کا ضلعی مرکز، فوجی بیس پی آر ٹی اور دفاعی چوکیوں پر حملہ ...... 14 اہل کار ہلاک ...... پانچ چوکیاں فتح

خلفائے راشدین پر بیعت کرتے ہیں۔

ہم آپ سے مسلمان سرزمینوں میں شریعت کی حاکمیت کے قیام کی بیعت کرتے ہیں، ایسی شرعی حاکمیت جو کسی کی محکوم و مطیع نہ ہو اور نہ ہی اس میں انسانوں کے بنائے ہوئے قوانین کی ملاوٹ ہو۔

ہم آپ سے ہر ایسی حاکمیت، نظام، عہد و پیمان یا معاہدے سے برأت کی بیعت کرتے ہیں جو خلافِ شریعت ہو۔ چاہے وہ مسلمان ممالک پر مسلط نظام کی صورت میں ہو یا ان کے علاوہ ایسی بین الاقوامی تنظیمیں اور ادارے جو خلافِ شریعت ہوں جیسے اقوامِ متحدہ وغیرہ۔

اور ہم آپ سے اس وعدہ کے ساتھ بیعت کرتے ہیں کہ غصب شدہ اسلامی سرزمینوں کی آزادی کے لیے اس وقت تک جہاد جاری رکھیں گے جب تک کاشغر سے لے کر اندلس تک، قوقاز سے صومالیہ اور وسطی افریقہ تک، کشمیر سے بیت المقدس تک اور فلپائن سے لے کر کابل اور ثمرقند و بخارا تک مسلم سرزمینوں کا چپہ چپہ کفر کے تسلط سے آزاد نہ ہو جائے۔

> میں، شیخ اسامہ بن لادن اور ان کے رفقائے ابرار رحمہم اللہ کی امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد رحمہ اللہ سے کی ہوئی بیعت کی تجدید کرتے ہوئے بحیثیت امیر جماعت قاعدۃ الجہاد آپ کو اپنی بیعت پیش کرتا ہوں۔
> پس ہم آپ سے کتابُ اللہ اور سنتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور سنتِ خلفائے راشدین پر بیعت کرتے ہیں۔

ہم آپ کے ہاتھ پر شریعت میں تحریف کرنے والے ان تمام خائن حکمرانوں کے خلاف جہاد کی بیعت کرتے ہیں جو اسلامی ممالک پر مسلط ہیں۔ جنہوں نے شریعت اسلامیہ کے احکامات کو معطل کر کے مسلمانوں پر کفار کے قوانین نافذ کیے ہوئے ہیں اور دن رات فساد پھیلانے میں مصروف ہیں۔ ان حکمرانوں نے مسلم معاشروں کو کفر کی ایجنٹ ایسی مرتد تنظیموں کے حوالے کر رکھا ہے جو شریعت کی تحقیر کرتی ہیں اور کفریہ عقائد و نظریات کی ترویج کرتی ہیں۔ یہی وہ خائن ہیں جنہوں نے مسلمانوں کی سرزمینیں اور خزانے اسلام کے دشمنوں کو بیچ دیے ہیں۔

ہم آپ سے دنیا بھر کے کمزور مسلمانوں کی نصرت کی بیعت کرتے ہیں اور اس بات کی بھی کہ حسب استطاعت امر بالمعروف ونہی عن المنکر کا فریضہ انجام دیتے رہیں گے۔ ہم آپ سے بیعت کرتے ہیں کہ اس وقت تک امارتِ اسلامیہ کا دفاع کرتے رہیں گے جب تک وہ کتابُ اللہ اور سنتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق ہماری قیادت کرتی رہے گی۔ ہم آپ سے ایسی اسلامی خلافت کے قیام کی بیعت کرتے ہیں جو امتِ مسلمہ کی رضا اور مشورے سے قائم ہو، جس کی بنیاد شوریٰ پر ہو، جو عدل اور امن و امان قائم کرے، ظلم کو مٹائے اور حقوق ادا کرے اور علمِ جہاد کو بلند کرے۔ ہم ان سب امور میں اور تنگی و آسانی، کراہت و رغبت ہر حال میں حسبِ استطاعت معروف میں آپ سے سمع و اطاعت کی بیعت کرتے ہیں اور اللہ سبحانہ تعالیٰ سے دعا گو ہیں کہ ہمیں احسن طریقے سے یہ بیعت نبھانے اور آپ کو اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

حضرت مولانا امیر المومنین ملا اختر محمد منصور حفظہ اللہ، اللہ سبحانہ تعالیٰ نے آپ کو اور ہمارے امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد رحمہ اللہ کو یہ شرف اور اعزاز بخشا کہ خلافتِ عثمانیہ کے سقوط کے بعد آپ کے ہاتھوں پہلی اسلامی امارت قائم کروائی۔ اس وقت جب دنیا میں اس کے سوا کوئی شرعی امارت موجود نہیں تھی۔ یہ امارت جہاد کے ذریعے امر بالمعروف ونہی عن المنکر اور شریعت کے نفاذ کے لیے قائم ہوئی۔ دنیا بھر کے مجاہدین و مہاجرین اور ہمارے امام، مجددِ جہاد شیخ اسامہ بن لادن رحمہ اللہ نے اس امارت کے صدق و اخلاص کو محسوس کرتے ہوئے اس کی بیعت کی اور سب مسلمانوں کو بھی امارت کی بیعت کی دعوت دی۔ شیخ رحمہ اللہ نے اس بیعت کے موقع پر اعلان کیا تھا کہ ان کی یہ بیعت، بیعتِ عظمیٰ ہے جس میں جماعت قاعدۃ الجہاد اور وہ سب لوگ شامل ہیں جنہوں نے شیخ اسامہ بن لادن رحمہ اللہ کی بیعت کر رکھی تھی۔

پھر اللہ سبحانہ تعالیٰ نے آپ کو مغربی کفر کی صلیبی یلغار کے سامنے ڈٹ جانے کا شرف بخشا اور آپ کو یہ اعزاز دیا کہ آپ نے اپنے مہاجرین بھائیوں کا دفاع کیا اور ان کی حفاظت کی خاطر اپنا ملک، سلطنت، جان و مال سب کچھ قربان کر دیا۔ اللہ سبحانہ تعالیٰ کی مدد و نصرت سے اپنے اسی منہج پر ڈٹے رہیے اور ہم آپ کو یقین دلاتے ہیں کہ ہم آپ کے جنود و انصار اور آپ کے کتیبوں میں سے ایک کتیبہ (مجموعہ) ہیں۔

اللہ تعالیٰ سچ فرمایا:

وَمَن يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَل لَّهُ مَخْرَجاً ○ وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ وَمَن يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُ

''اور جو کوئی اللہ سے ڈرے گا وہ اس کے لیے (رنج و محن سے) مخلصی (کی صورت) پیدا کر دے گا، اور اس کو ایسی جگہ سے رزق دے گا جہاں سے (وہم و) گمان بھی نہ ہو اور جو اللہ پر بھروسہ رکھے گا اللہ اس کو کفایت کرے گا''۔

آپ کا بھائی

ایمن الظواہری

امیر جماعت القاعدۃ الجہاد

ہفتہ، ۱۶ شوال ۱۴۳۶ ہجری

☆☆☆☆☆

28 جولائی: صوبہ ہلمند .... ضلع خانشین .... مجاہدین کا پولیس اہلکاروں پر حملہ .... 2 اہلکار ہلاک .... جبکہ 3 زخمی

امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد رحمہ اللہ کے جہاد کا روحانی رشتہ

دکتور عادل فاروقی

اسلام میں فکر و نظر کی سطح ہو یا عمل کی دنیا' کسی بھی فرد یا گروہ کے لیے اپنی اعتباری حقیقت کو قائم کرنے کے لیے استنادی حیثیت کو منوانا ایک لازمی شے ہے۔ محدثین کے ہاں جو یہ اصول قائم کیا گیا کہ ''اِسناد دین کا حصہ ہیں'' تو اب کسی بھی زمانے میں دین سے متعلق ہر کوشش کے دینی ہونے کے لیے ضروری ہے کہ اُس کی سند واسطہ در واسطہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچتی ہو۔ اگر درمیان میں یہ سند کہیں بھی منقطع ہوتی ہے تو وہ فکر و عمل کا سارا منہج غیر معتبر ٹھیرے گا۔

امیر المومنین' ملا محمد عمر مجاہد نور اللہ مرقدہ کا جہادی منہج جز سے لے کر کُل تک منہاجِ نبوت پر پورا اترتا ہے۔ آپ رحمہ اللہ کی جہادی بصیرت خیر القرون کی یادیں تازہ کر دیتی ہے۔ آپ رحمہ اللہ کے فیصلوں میں جہاد کی مصلحت کے تناظر میں کبھی کافر دشمن کے ساتھ بھی عفو و درگزر کا معاملہ کیا جاتا نظر آتا ہے اور کبھی مسلمانوں جیسا نام رکھنے والے اپنی قوم اور قبیلے سے تعلق رکھنے والے دشمن کے حمایتی اور مددگار کے بارے میں حضراتِ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین جیسی دینی غیرت وحمیت دکھائی دیتی ہے۔ ایک مجاہد جب دنیا کی ہر آسائش اور سہولت کو پاؤں کی ٹھوکر پر رکھتے ہوئے رب کی جنتوں میں اعلیٰ درجے کا مکین بننے کی خواہش لے کر میدان جہاد میں دشمن کے سامنے آموجود ہوتا ہے تو وہ روحانیت کی منزلیں دوڑتا ہوا طے کرتا چلا جاتا ہے۔ اس مقام پر آکر اس کا روحانی رشتہ مختلف واسطوں سے بدر واحزاب کے میدانوں سے جڑ جاتا ہے۔

اسلام کو جب حق سبحانہ وتعالیٰ نے تقویت دی اور یہ جزیرۂ عرب سے باہر پھیلنا شروع ہوا تو اُسی زمانے میں اس کے نور سے کفر و شرک کے گھپ اندھیروں میں لپٹے ہندوستان میں بھی اجالا شروع ہوا یہاں تک کہ ایک وقت آیا اور ہندوستان پر بھی توحید کی حاکمیت قائم ہوگئی۔ اس کے بعد حالات بدلے اور قوموں کی زندگی میں وقت گزرنے کے ساتھ در آنے والی کمزوریاں مسلمانوں میں بھی آتی چلی گئیں اور پستی کی طرف ڈھلکتی مسلم عوام کا کبھی کبھی کسی مضبوط چٹان پر ہاتھ پڑتا تو کچھ وقت کے لیے وہ سنبھل جاتی۔ اس سارے عہد میں امت کی فطری قیادت طبقۂ علما کو جب جب بھی موقع ملا انہوں نے اپنی ذمہ داریوں کو بقدر وسعت ادا کرنے کی بھرپور کوشش کی۔

عالمی جہاد اور اکابرین دیوبند کا فکری مزاج:

ایک وقت آیا کہ انگریزی استعمار یہاں قابض ہوا پھر اس استعمار اور یہاں کی باغی کفریہ طاقتوں مرہٹوں اور سکھوں کے خلاف جہادی میدان سجتے چلے گئے' کبھی شاملی کبھی بالا کوٹ اور کبھی کہیں اور اہل ایماں صورتِ خورشید اپنی زندگی سے عامۃ المسلمین کے جذبوں کو جلا بخشتے رہے۔ اِن کوششوں میں جب عوام کی اتنی بڑی تعداد نے ساتھ نہ دیا جتنی تعداد پر قوموں کے بارے میں پستی سے نکلنے کے تکوینی فیصلے ہوا کرتے ہیں تو حق تعالیٰ نے کہیں تو ان ہیرے جواہرات کو شہادتوں کی خلعتوں سے سرفراز کر کے اپنے پاس بلا لیا اور کمزوری کے عہد میں کچھ نے شریعت ہی کی تعلیمات کے مطابق حکمت عملی تبدیل کی اور اس بعد والی صورت کا عملی ظہور ''دار العلوم دیوبند'' کی صورت میں ہوا۔ اس دینی درس گاہ نے شرکیہ رسوم و رواج، عقیدے کے بگاڑ، جدیدیت، الحاد، مادیت اور سیاسی محاذ پر کثیر جہتی فکری اور عملی جنگ لڑی۔ اللہ کے نور سے دیکھنے والے ان قدسی نفوس نے ایک تدریجی حکمت عملی اپنائی اور پھر تحریک خلافت بھی انہی کے سوچے نقوش پر برپا ہوتی ہے اور تحریک ریشمی رومال بھی انہی عبقریوں کی محنت سے اٹھتی ہے۔

آج فکر دیوبند کے کچھ خود ساختہ بونے شارحین عصر حاضر کے جہاد کو علمائے دیوبند کی فکر و مزاج کے الٹ دکھانے میں مصروف ہیں مگر یہ نہیں جانتے کہ ان جیسے کئی پستی کے ہر عہد میں موجود رہے ہیں مگر وہ اپنا پیٹ بھرنے کے سوا کچھ نہیں کر سکے ہیں۔ پہلے خلافت اسلامیہ کی تقویت اور پھر اس کی بحالی کی کوشش میں جس طرح سے علمائے دیوبند مصروف رہے اس سارے کو دیکھتے ہوئے عصر حاضر کے عالمی جہاد کو دیوبند کی فکر و مزاج کے خلاف کہا جانا کج فہمی کے علاوہ اور کیا کہلا سکتا ہے؟! اُس زمانے میں منظر نامہ بالکل مختلف تھا اور اب کچھ اور ہے لہٰذا ایسے نتائج اخذ کرنا بدنیتی کے علاوہ کچھ نہیں ہے۔ علمائے دیوبند کا ہندوستان میں ہوتے ہوئے اتنی دور افغانستان میں [جہاں انگریزی استعمار پاؤں کی ٹھوکر پر رکھا گیا تھا] رابطے کرنا اور معاملات کو منظم کرنے کی کوششوں کو دیکھتے ہوئے بھی آج کے عالمی جہاد سے قطع تعلقی ثابت کرنا اُن پر طعن باندھنے کے مترادف ہے۔

اس زمانے میں افغانستان کے عسکری قائدین میں حضرت گنگوہی رحمہ اللہ کے بیعت یافتہ افراد کا پایا جانا کس بات کی علامت ہے کہ ان اکابرین کی نگاہ کس قدر وسیع تھی مگر یہ دیوار تک دیکھ سکنے والی عقل کو سب کچھ سمجھ لینے والے دیوبند سے منسوب نام نہاد ''مذہبی دانش ور'' اسے کیا سمجھیں۔ اسی طرح حضرت نانوتوی علیہ الرحمہ نے دیوبند کے قیام کے مقاصد جس طرح سے بیان فرمائے ہیں ان کو دیکھتے ہوئے کوئی بھی بالغ نظر مبصر یہ طے کر سکتا ہے کہ اِن اکابرین کی نظر مستقبل کو کیسے دیکھ رہی تھی۔

29 جولائی: صوبہ بغلان......ضلع برکہ......مجاہدین کا کوسہ گاؤں، حاجی خیر الدین، منگوخیل، توغی، غندکی، مومن خان، حاجی عظیم خان میں جنگجوؤں کے مراکز پر حملہ......ساتوں گاؤں سے دشمن کا صفایا

ملا عمرؒ جہادی نسبتوں کا سنگم:

خلافتِ عثمانیہ، استعمار کے مقابل جب کمزور ہونا شروع ہوئی تو غاصب حملہ آوروں کے خلاف گزشتہ ڈیڑھ صدی میں دنیا بھر کے مختلف خطوں میں علمائے حق کی زیر قیادت جہادی تحریکات اٹھیں اور انہوں نے اپنی ہمت اور طاقت کے مطابق جو ہو سکا امت کی بہتری کے لیے وہ سب کیا۔ قیادتوں کی شہادتوں کے بعد ان تحریکوں میں سے کچھ حالات کا جبر برداشت نہ کرسکیں اور اپنی حکمت عملی مکمل طور تبدیل کر گئیں کچھ نے دلوں کے اندر جذبوں کو زندہ رکھا اور نئے انداز میں محنت شروع کی، یہ ترکستان، ثمرقند و بخارا میں یہی کچھ ہوا خطہ افریقہ اور عالم عرب کے اللہ والے بھی اپنی ہمتوں کو کہیں پہاڑوں اور کہیں صحراؤں اور جنگلات میں سمیٹے اپنی سی کوشش میں مصروف رہے۔

تا آنکہ ملحد روس خطہ افغانستان پر حملہ آور ہوا تو یہاں کے غیور مسلمانوں نے جہاد کا آغاز کردیا۔ ادھر میدان جہاد سجتا گیا اور اُدھر زمین مختلف خطوں سے اپنے جواہرات یہاں لا کر ڈالتی گئی۔ جہاں جہاں کوئی اسلام کی حاکمیت کا خواب آنکھوں میں سجائے بیٹھا تھا وہ اس کی تعبیر دیکھنے افغانستان کی طرف چل نکلا۔ روس کو شکست تو ہوگئی لیکن پڑوسی ملک کی حکومت، فوج اور اس کے خفیہ اداروں کے مفادات کے تحت ان کی باتوں میں آکر اکثر مقامی جہادی کمانڈر ذاتی اقتدار کی خاطر آپس میں لڑ پڑے۔ یہ صورت حال دیکھ کر مہاجرین کی اکثریت اپنے علاقوں کو واپس چلی گئی ایسے ہی شیخ اسامہ رحمہ اللہ بھی یہاں سے ہجرت کر گئے۔

بالآخر رب کی رحمت جوش میں آئی اور ۱۹۹۶ء میں جب اللہ تعالیٰ نے طالبان کو یہاں تمکین بخشی تو انہوں نے دنیا بھر کے مظلومین کے لیے اپنے دروازے کھول دیے۔ اب ایک بار پھر خلافت علی منہاج النبوۃ کی کوششوں میں مصروف ابطال امت نے افغانستان کا رخ کیا اور اس بار یہاں پر ایک مرکزیت قائم تھی جس نے انہیں اپنوں کی طرح رکھا، انہیں ہر سہولت مہیا کی اور سوچنے، منصوبہ سازی کرنے اور اقدام اٹھانے کے تمام مراحل طے کرنے لیے سازگار فضا عطا کی۔

اطالوی استعمار کی نیندیں حرام کرنے والے صحرا کا شیر کہلانے والے عمر مختار رحمہ اللہ نے اپنے عملی جہاد اور شہادت سے لیبیا میں جو شمع روشن کی تھی وہ شیخ ابو اللیث اللیبیؒ وغیرھم کی صورت میں امارت اسلامیہ افغانستان کی میزبانی میں عالمی جہاد کی کاوشوں میں مصروف ہوگئے۔ حجاز مقدس اور اس کے جوار میں جو جہادی گروہ موجود رہے وہ شیخ اسامہ رحمہ اللہ کی قیادت میں امارت اسلامی افغانستان کے تحت آ گئے اور اس کرشماتی شخصیت کی مقناطیسی قوت نے تو پھر وہاں وہاں سے امت کے نوجوانوں کو امارت اسلامی کی بیعت پر مائل اور قائل کردیا جہاں پچھلے کچھ عرصے میں جہاد کی دعوت دی بھی نہیں پہنچی تھی۔ ارض مقدس، فلسطین سے تعلق رکھنے والے گزشتہ عہد کے مجدد جہاد ڈکتور عبداللہ عزام شہید نور اللہ مرقدہ کے شاگرد اور مسترشدین نے بھی ملا عمر صاحبؒ ہی کی بیعت کی جن میں ایک بڑا نام شیخ ابو خالد السوری فک اللہ اسرہ کا ہے۔ خطہ مصر سے شیخ حسن البنا شہیدؒ کے فہم کے جمود سے پاک حقیقی ورثا بھی بالآخر یہیں آئے اور پھر ان کا حسن اُن کی آنکھوں میں ایسا جچا کہ وہ انہی کے ہو کر رہ گئے۔ عراق سے تعلق رکھنے والے مجاہدین نے شیخ ابو مصعب الزرقاویؒ کے ذریعے سے طالبان کو اپنا بڑا مانا۔ چیچنیا کے کمانڈر خطابؒ کے پیروکاروں اور قوقاز اور ترکستان کے مجاہدین نے بھی ملا عمر صاحب ہی قیادت پر اعتماد کیا۔ الغرض دنیا بھر میں احیائے اسلام کے لیے خالص شرعی بنیادوں پر کام کرنے والی علیحدہ علیحدہ تحریکی اجتماعیتیں عصر حاضر کے سب سے بڑے عبقری اور مجدد، ملا عمر رحمہ اللہ کے دست حق پرست پر آکر شریعت کی بالادستی کی خاطر ایک بنیان مرصوص کی شکل اختیار کر گئیں۔

علمی حوالے سے دیکھیں تو جماعت القاعدۃ الجہاد کی شرعی کمیٹی کے ذمہ دار شیخ ابو یحییٰ اللیبی رحمہ اللہ نے لیبیا سے فقہ مالکی میں تخصص کرنے کے بعد کراچی سے اُن علمائے دیوبند کے سامنے زانوئے تلمذ طے کرتے ہوئے فقہ حنفی میں مہارت پیدا کی جن میں سے کئی افغان طالبان کے اساتذہ اور مرشدین کی حیثیت رکھتے ہیں......اسی شرعی کمیٹی کے دوسرے رکن شیخ سالم اللیبی رحمہ اللہ نے بھی موریطانیہ سے فقہ مالکی میں تخصص کیا اور بعد ازاں شمالی وزیرستان کے ایک جید عالم سے فقہ پر دسترس حاصل کی، استاد جی سالمؒ نے دوران سبق ایک بار بڑے فخر سے تذکرہ کیا کہ ''میری سند، دو واسطوں سے حضرت گنگوہیؒ تک پہنچتی ہے''۔ دنیا بھر کے سلفی مجاہدین کے نزدیک علمائے جہاد میں بہت معتبر مقام رکھنے والے اردنی عالم، شیخ ابو محمد المقدسی حفظہ اللہ بھی اپنے استادوں سے شیخ الحدیث، حضرت زکریا کاندھلوی رحمہ اللہ اور حضرت مولانا ادریس کاندھلوی رحمہ اللہ تک اور پھر اُن سے اوپر اپنی علمی سند رکھتے ہیں۔ اسی طرح امارت اسلامی افغانستان کے ذمہ داران اور عمّال ایک جم غفیر کی تعداد میں ایسے ہیں جن میں سے کوئی ایک واسطے سے اور کوئی دو واسطوں سے ہوتا ہوا تحریک ریشمی رومال اور اسیران مالٹا تک اور پھر وہاں سے ہوکر شاملی اور بالاکوٹ کے عبقریوں کی سنہری علمی اور عملی سند سے جڑ جاتا ہے۔

پس آج ہمارے لیے عالمی جہاد کے معاون اس فکر و مزاج کی تشریح طالبان سے براہ راست تعامل رکھنے والے مولانا سرفراز خان صفدرؒ، مولانا عبداللہ غازیؒ، مفتی رشید احمد لدھیانویؒ، مفتی نظام الدین شامزئیؒ، مولانا نور الہدیٰ صاحب مدظلہ العالی اور مفتی حمید اللہ جان صاحب مدظلہ العالی وغیرھم جیسے قد آور علم و عمل کے پہاڑوں کی معتبر ہے نہ کہ پستی کے عہد کی سیاسی حرکیات کو نام نہاد شرعی استدلال فراہم کرنے والے بونوں کی۔

اے امیر المومنینؒ! اس پورے عہد میں کرہ ارض پر اللہ والوں کی نگاہ میں آپ ہی معتبر ٹھیرے ہیں!!! آپ کی فکر و منہج اور عمل کی ثقاہت پر دنیا بھر سے علم و عمل کے شاہ سواروں نے گواہی دی ہے!!!

(بقیہ صفحہ ۳۳ پر)

29 جولائی: صوبہ بغلان.................ضلع دھنہ غوری.................مجاہدین کا ایک فوجی چوکی......2 اہلکار زخمی

مقدس قافلہ کا امین

مجدد العصر......امیر عالی قدر ملا محمد عمر مجاہدؒ

ملا فصیح اللہ مخلص بابا

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا وعدہ ہے کہ جو شخص اللہ کے لیے تواضع اختیار کرتا ہے، اللہ اسے رفعت عطا فرماتے ہیں۔ رفعت شان کی اعلیٰ وافضل صورت وارث الانبیاء علیہم السلام بننا ہے۔ ابن القیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''جو شخص خالص اللہ کی خاطر علم شرعی کا طالب بنے تا کہ اس کے اس کے ذریعے اسلام کو زندہ کرے تو وہ صدیقین میں سے ہے اور اس کا درجہ نبوت کے درجہ کے بعد ہے''۔ (مفتاح دار السعادۃ)

دیکھا جائے تو عالی قدر امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد رحمہ اللہ اس کی عملی تصویر تھے، تقویٰ، للّٰہیت، اخلاص، اتباع سنت کی بہترین صفات سے مالا مال وارث الانبیاء، ایک متواضع سچے طالب دین، جنہوں نے اللہ کی رضا کی خاطر علم دین حاصل کر کے احیائے اسلام کی تحریک شروع فرمائی اور پھر اپنی نسبت کی قدر دانی میں شعوری طور پر اپنے اور اپنے ساتھیوں کے لیے ہمیشہ اسی لقب ''طالبان'' کو پسند فرمایا۔ جیسا کہ فتح کابل کے بعد جب آپ سے پوچھا گیا کہ سرکاری نظام کیسے چلائیں گے؟ تو فرمایا:

''حکومتی عہدوں اور القاب کا مسئلہ تو ہمیں درپیش ہی نہیں، کیونکہ ہمیں طالب علم ہونے پر فخر ہے، یہی ہمارے لیے سب سے بڑا عہدہ ہے''۔

امام مالک رحمہ اللہ فرماتے تھے:

''علم تو اللہ کا نور ہے، وہ جس کے چاہتا ہے، سینہ میں یہ نور انڈیل دیتا ہے اور یہ منقبت اخلاص کے بغیر حاصل نہیں ہوتی''۔

بارگاہ الٰہی سے آپ کو اخلاص اور علم کا حظِ وافر عطا ہوا تو آپ رحمہ اللہ نے اس پر عمل کی ہر ممکنہ صورت میں اولیت وسبقت کا شرف برابر قائم رکھا۔ فضل علم السلف علی الخلف میں ابن رجب حنبلی رحمہ اللہ حقیقتِ علم بیان کرتے ہیں:

''علم کثرت روایت اور کثرت مقال کا نام نہیں ہے، بلکہ یہ تو وہ نور ہے جو قلب میں انڈیلا جاتا ہے، جس کے ذریعہ بندہ حق کی پہچان اور حق وباطل کے مابین تمیز کو پالیتا ہے''۔

گو کہ آپ نادر تحقیقات اور بلند پایہ تصنیفات کے حامل نہ تھے، لیکن کثرتِ روایت اور کثرتِ مقال سے تہی دامن، قلم کی روانی اور طلاقت لسانی سے بالکل بے گانہ ہو کر بھی نورِ علم، محکم ایمان، معرفتِ حق کے ساتھ پر سوز قلب اور لازوال عزم ویقین سے مالا مال تھے۔ جس کے سبب اللہ تعالیٰ نے آپ کو انقلاب عظیم کا سرچشمہ بنایا۔

؎ مثل کلیم ہو اگر معرکہ آزما کوئی
اب بھی درخت طور سے آتی ہے بانگ لاتخف

ایک ایسے وقت میں کہ جب ہر طرف طرح طرح کے فتنے جہنم کے شعلوں کی مانند بھڑک رہے تھے، جو شجر اسلام کو خاکستر کر دینا چاہتے تھے......وہ مبارک شجر جس کی آب یاری صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے اپنے مقدس لہو سے کی تھی...... ہر طرف اسلام سوز، ایمان سوز، انسانیت سوز فتنوں کے لاؤلشکر تھے جن کے ہاتھوں میں شہوات کے جھنڈے اور شبہات کے پھندے تھے، جو وحدہ لاشریک رب کی توحید کو بالکل مٹا کر نفس وشیطان کی پرستش (ہیومن ازم) کو دوام دلانا چاہتے تھے، جو عین کعبہ کے وسط میں الحاد ومادہ پرستی کو قیام دلانا چاہتے تھے۔ امپریل ازم، کیپٹلزم، کمیونزم، سیکولرازم، لبرل ازم، ڈیموکریسی ایسے ان گنت عفریت ہر سو تباہی مچائے ہوئے تھے۔ ابلیس لعین کی ذریت نت نئے روپ میں نبوت محمدی علی صاحبہا الصلوات والتسلیمات کو چیلنج کر رہی تھی، ہر سو بے کسی وبے بسی عام تھی۔ صرف معدودے چند حقیقت شناس بندگان حق تعالیٰ تھے جو زمانہ کی نبض پہ ہاتھ رکھے یہ محسوس کر رہے تھے کہ آفات وبلیات میں گھری امت مظلومہ کے قلب کی دن بہ دن کمزور پڑتی حرکت کو سہارا اسی صورت مل سکتا ہے کہ جب کوئی قلب بیدار' ملت کا معمار بنے، کوئی صاحب اسرار' اسوہ نبوی علی صاحبہا الصلوۃ والسلام کا آئینہ دار بنے جو نظری دھوکوں کے انکار اور مادیت کی حقارت کے اظہار کے لیے دنیا کی نگاہوں سے نگاہیں ملا کر وقت کے چیلنج کو قبول کرے، اور زمانہ پر اسلامی شریعت کی ہمہ جہت بالادستی کو ثابت کرے، جو یہ ثابت کرے کہ شریعت الٰہی تمام انسانی وضعی قوانین سے اعلیٰ وارفع ہے، زمانہ خواہ کتنی ہی ترقی کر لے، گردشِ دوراں کتنے ہی انقلابات کی تصویر بنا جائے، شریعت الٰہیہ انسانی زندگی کو پیش آمدہ تمام تر مشکلات کا حل رکھتی ہے، اس کے تمام سوالوں کا جواب پیش کرتی ہے، صرف وہی اس کی کامل ومکمل رہ نمائی کی صلاحیت رکھتی ہے۔

شریعت الٰہیہ تو اتنی مبارک اور عظیم نعمت ہے کہ پیش پا افتادہ اور کہنہ وفرسودہ نظام ہائے حیات کی شراب کہن کسی بھی نئے جام میں پیش کر دی جائے، جب تک اس میں شریعت الٰہیہ ایسی خالص مشک کی آمیزش نہ ہو، وہ وقتی نشہ بھی نہ طاری کر پائے گی، چہ جائیکہ اس کا سحر دائمی بن سکے۔ مستمر سکون ودائمی عزت پہنچانا تو شریعت الٰہیہ کا ہی خاصہ ہے۔

29 جولائی: صوبہ قندوز.................ضلع قلعہ ذال.................مجاہدین کا کٹھ پتلی دشمن پر حملہ.............6 اہلکار ہلاک...........جنگجو کمانڈر نبی گچی سمیت 9 اہلکار زخمی

یہ عمیق احساس، عالی فکر، دوراندیشی‘ان نباض علمائے ربانیین کی تھی جن کے قلوب غربت اسلام پرحزین تھے، جو سمجھتے تھے کہ یہ عظیم کام ایک مقدس قافلے کی امانت ہے، جو اس بیش قیمت امانت کا امین بنے گا وہ برحق طور پر مجدد العصر کہلائے گا۔

ایک ایسے کڑے وقت میں کہ جب رہبرانِ ملت کی بھی خاصی بڑی تعداد اغراض کی گرم بازاری کا ایندھن بن چکی تھی، آپ رحمہ اللہ ایسے فقیر بے نوا نے حق تعالیٰ کی جانب سے ودیعت قلب کی حرارت، نورِ ایمان اور پیغمبرانہ خودداری کی مقناطیسی اور برقی قوت سے وقت کے اس چیلنج، زمانہ کی اس للکار کو قبول کیا اور آپ کی ایک دہائی کی پیہم سعی، خودداری و فداکاری اور اندرونی سوز رنگ لایا۔ امارت اسلامیہ کے قیام کی صورت شوکت ِ اسلام بحال ہونے کی سبیل پیدا ہوئی۔ جو کہ ان شاء اللہ دوام واستمرار پائے گی۔

یہ کوئی وقتی کامیابی نہیں ہے، کیونکہ اس کے پیچھے مقدس قافلہ کی ایک صدی سے زائد کی محنت شاقہ، غم خواری و جاں نثاری، دردمندی و آہیں، بارگاہِ الٰہی میں پیش کی گئی عاجزانہ التجائیں اور پرخلوص قربانیاں ہیں۔

تاریخ عالم شاہد ہے کہ اسلام کے بالمقابل جتنے بھی فتنے اٹھ چکے یا اٹھ رہے ہیں، ان سب کے ناپاک عزائم کا خلاصہ بس اتنا ہے کہ اہل اسلام کو کسی نہ کسی طرح پاکیزہ عقائد سے محروم کردیا جائے، دوم ان کا شریعت الٰہیہ پر سے اعتماد ختم کردیا جائے، سوم ان کے اتحاد کو پارہ پارہ کردیا جائے۔

لہٰذا عثمانی خلافت اور مغلیہ اسلامی سلطنت کے سقوط کے بعد تو انگریز شرانگیز اور بھی زیادہ بے باکی کے ساتھ ان تینوں جہات سے بیک وقت حملہ آور ہوئے، علمائے اسلام کا فرض تھا کہ وہ اس سہ جہاتی حملہ کے سامنے سینہ سپر ہوں، اللہ تعالیٰ کا احسان عظیم ہے کہ انہوں نے اپنے فرض کو نبھانے میں کہیں بھی غفلت نہیں برتی۔ ان کا ایمان تھا کہ فرض تو ہوتا ہی اس لیے ہے کہ اسے بے چون وچراں خوش دلی سے ادا کیا جائے۔ اس لیے نہیں ہوتا کہ اسے پورا کرنے کے لیے قدم اٹھانے سے بیشتر ذاتی رنج و راحت کا موازنہ کرلیا جائے۔

آج ہم پر اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے امارت اسلامیہ افغانستان کی صورت میں جو عظیم تحفہ عطا فرمایا ہے۔ اس انعام کے پس منظر میں قربانی ہے، سعی مسلسل ہے، تڑپتے سینے ہیں، راتوں کی تنہائیوں میں سسکیاں اور آہیں ہیں، ان علمائے ربانیین کی جنہوں نے بنفس نفیس شوکت اسلام کی خاطر لازوال علمی، فکری، عملی قربانیاں دی ہیں۔ ایک روشن تاریخ ہے وارثانِ نبوت کی۔ صرف اسی ایک خطۂ برصغیر میں موجود اس مقدس قافلہ کی عالم گیر تصنیفی، دعوتی، فکری، علمی خدمات بتانے کے لیے دفتروں کے دفتر درکار ہیں۔

نظام اسلام کو بحال اور شوکت اسلام کو قائم رکھنے کے لیے ذکی الحس، غیور اور دوراندیش علمائے ہند نے جو پرخلوص قربانی پیش کی اور علمی وفکری طور پر حفاظت اسلام میں ان علما کی بے چین ارواح اور مضطرب قلوب نے جس ذکاوت حس، دور بینی اور حمیت دینی کا مظاہرہ کیا، اس کی مثال کہیں نہیں ملتی۔ اور اس کے ثمرات دیگر خطوں کے اہل اسلام کی قربانیوں اور علمی وفکری کارناموں کی نسبت کہیں زیادہ حاصل ہوئے۔

وہ مسلسل شوکت اسلام قائم کرنے کے لیے مرغ بسمل کی مانند تڑپتے رہے۔ انہوں نے انگریز شرانگیز سے عداوت وبغض اور آتشِ نمرود میں کود جانے میں اسوہ ابراہیمی علیہ السلام کو کبھی سرِ مو فراموش نہیں کیا۔ انگریز شرانگیز نے چن چن کر علما کا قتل عام کیا، مدارس تاراج کیے، صرف دہلی میں ایک ہزار سے زائد مدارس برباد کیے، تینتیس ہزار علما شہید کیے۔ ایک انگریز مورخ ٹامسن کا بیان ہے:

> دلی کے چاندنی چوک سے پشاور تک درختوں پر علما کی گردنیں، جسم لٹکے ہوئے ملتے تھے‘‘۔

ٹامسن‘ علما کے کوہ کن عزم اور انگریز کے انسانیت سوز ظلم کی داستان لکھتے بتاتا ہے کہ:

> ’’میں دلی کے ایک خیمہ میں بیٹھا تھا، مجھے گوشت کے جلنے کی بو آئی، میں نے خیمے کے پیچھے جاکر دیکھا تو کیا دیکھتا ہوں کہ آگ کے انگاروں پر تیس چالیس علما کو ننگا کرکے ڈالا جارہا ہے، پھر دوسرے چالیس لائے گئے، انہیں ننگا کیا گیا۔ ایک انگریز نے کہا کہ اگر تم انقلاب ۱۸۵۷ء میں شرکت سے انکار کردو تو تمہیں چھوڑ دیا جائے گا۔ ٹامسن قسم کھا کر کہتا ہے کہ سارے علما جل کر مرتے گئے مگر کسی ایک نے بھی انگریز کے سامنے گردن نہ جھکائی‘‘۔

اسی مورخ کا بیان ہے کہ:

> ’’روزانہ اسی (۸۰) علما پھانسی پر لٹکائے جاتے تھے‘‘۔

انگریز شرانگیز کا ظلم وستم، جیلیں، پھانسیاں، جائیدادوں کو لوٹنا، جلانا، ضبط کرنا سب کچھ جاری رہا مگر علما کے جذبۂ ایمان اور پائے استقامت میں ذرا بھی لغزش نہ آئی۔ چنانچہ جب انگریز شرانگیز نے علمائے ربانیین کی باطل شکن جراتوں، کوہ کن عزائم کا مشاہدہ کرلیا اور اس نے بھانپ لیا کہ آزادی کی مختلف تحریکوں کی بنا پر انگریزی اقتدار ڈانواڈول رہتا ہے اور اس کی حفاظت میں توپ وتفنگ ناکام ثابت ہورہی ہیں، اسے پورا یقین ہوگیا کہ مدرسہ ومکتب اس کی راہ میں سنگ گراں ثابت ہوئے ہیں تو اس نے نیا نظام تعلیم پیش کیا، جس کی آڑ میں انگریزی اقتدار کے رکھوالے اور ترجمان تیار کرنے شروع کیے۔ اکبر الہ آبادی مرحوم نے ایک چھوٹے سے شعر میں بڑے بلیغ انداز میں اس سازش کو بیان کیا ہے، فرماتے ہیں:

29 جولائی: صوبہ زابل.................. ضلع ارغنداب.................. کٹھ پتلی فوجوں کو مجاہدین نشانہ بنایا.................. 4 اہل کار ہلاک

؎ توپ کھسکی، پروفیسر آئے
جب بسولہ ہٹا تو رَندَہ ہے

انگریز شر انگیز مسلمانوں کی وحدت کو تو پارہ پارہ کر چکا تھا، اب وہ میٹھے زہر کے ذریعہ مسلم امت کو اس کے شان دار ماضی، اس کی عالی شان تہذیب سے کاٹنے کے لیے اس نظام تعلیم کی بساط بچھا رہا تھا، وہ اس کے ذریعے نئی نسل کے دل ودماغ سے پاکیزہ شریعت الٰہیہ پر اعتماد ختم کرنا چاہتا تھا، تاکہ روح ہی نہ ہوگی تو......

؎ تعلیم کے تیزاب میں ڈال اس کی خودی کو
ہو جائے ملائم تو جدھر چاہے ادھر پھیر

اس سازش کے دوررس اثرات بھانپنے سے علمائے اسلام بالکل غافل نہ ہوئے، جیسے انگریز نے اپنے اقتدار کے رکھوالے اور ترجمان پیدا کرنے کے لیے لارڈ میکالے کے تجویز کردہ نظام تعلیم کی آڑ لی، اور سکول و کالجز کو اپنا مورچہ بنایا۔ ایسے ہی علمائے ربانیین نے بھی اس کے مقابل اسلامی تہذیب، اسلامی معاشرت، علوم دینیہ اور مسلمانانِ برصغیر کے ایمان کی حفاظت، احیائے سنت ورد بدعت، شریعت پر عامۃ المسلمین کے اعتماد اور شوکت اسلام کی بحالی کی خاطر غیر محسوس طریقے سے ایک شان دار تحریک کی بنیاد ڈالی، جس کا احساس شاید اس زمانے کے بڑے بڑے اصحاب نظر کو بھی نہ ہوا ہو۔ لیکن اس کے ثمرات آج ہم پا رہے ہیں۔

کبار علما و مشائخ ہند نے امام نانوتوی رحمہ اللہ کی قیادت میں ۱۵ محرم الحرام ۱۲۸۳ھ بمطابق ۳ مئی ۱۸۶۶ء کو قصبہ دیوبند میں ایک مدرسہ کی بنیاد رکھ کر تحریک شروع کی تھی۔ جس روز یہ تحریک شروع ہوئی تھی، عین اسی روز اسلامی تقویم کے ٹھیک ایک سو بتیس سال بعد ۱۵ محرم الحرام ۱۴۱۵ھ بمطابق ۲۵ جون ۱۹۹۴ء کو ان کی امنگوں کی تکمیل اور خوابوں کی تعبیر ظاہر ہونا شروع ہوئی۔ جب عالی قدر امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد رحمہ اللہ نے تحریک اسلامی طالبان کی بنیاد رکھی۔ اور مقدس قافلہ کی مساعی کا تسلسل ٹوٹنے نہ دیا۔ یہ قافلہ ایک ایسی پاکیزہ جماعت پر مشتمل ہے جسے کبھی منزل پر قیام اور لکیر کا فقیر بننا گوارا نہ ہوا، جن کے ہاتھ کبھی زمانہ کی نبض سے جدا نہیں ہوئے، ان کی نگاہوں نے زندگی کے بدلتے ہوئے تیوروں کے بھانپنے میں کبھی خفت نہیں اٹھائی۔

اس جماعت کا سب سے بڑا کارنامہ یہ ہے کہ اس نے ہر دور کے شعور و عقل اور تقاضوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے علمی، فکری، اور عملی طور پر برابر یہ ثابت کیے رکھا کہ شریعت اسلامیہ ہر دور میں ایک زندہ، قابلِ عمل نمونہ ہے، اس کا انسانی زندگی سے ایک گہرا تعلق ہے، کیونکہ وہ حیات انسانی کے لیے پاکیزہ روح کی حیثیت رکھتی ہے۔ اس جماعت نے یہ ثابت کیے رکھا کہ شریعت الٰہیہ ہی وہ مرکز نور ہے جس کے ہر ہر ذرے سے فلاح انسانیت کی کرنیں پھوٹتی ہیں۔ ان کرنوں کا دوام مرکز نور ''اسلامی عمارت'' کی حفاظت سے وابستہ ہے۔ اور ''اسلامی عمارت'' کی حفاظت ''اسلامی امارت'' کے قیام وانصرام کے بنا محال ہے۔

> ایک ایسے کڑے وقت میں کہ جب رہبرانِ ملت کی بھی خاصی بڑی تعداد اغراض کی گرم بازاری کا ایندھن بن چکی تھی، آپ رحمہ اللہ ایسے فقیر بے نوا نے حق تعالیٰ کی جانب سے ودیعت قلب کی حرارت، نورِ ایمان اور پیغمبرانہ خودداری کی مقناطیسی اور برقی قوت سے وقت کے اس چیلنج، زمانہ کی اس للکار کو قبول کیا اور آپ کی ایک دہائی کی پیہم سعی، خودداری وفداکاری اور اندرونی سوز رنگ لایا۔ امارت اسلامیہ کے قیام کی صورت شوکتِ اسلام بحال ہونے کی سبیل پیدا ہوئی۔ جو کہ ان شاء اللہ دوام واستمرار پائے گی۔

؎ نگہ بلند سخن دلنواز، جاں پرسوز
یہی ہے رختِ سفر میر کارواں کے لیے

سوا صدی قبل شروع کی گئی تحریک کے موسس اول اور روح رواں امام ہمام مولانا قاسم نانوتوی اور مولانا رشید احمد گنگوہی وغیرہ علمائے کرام رحمہم اللہ تھے۔ اس تحریک کے تحت انہوں نے مقاصد بالا کی خاطر خدمات تو بہت سی سرانجام دیں لیکن ان میں سب سے اہم خدمات مندرجہ ذیل ہیں:

[مندرجہ ذیل سب تفصیلات حکیم الاسلام قاری محمد طیب صاحب رحمہ اللہ کے ایک طویل انٹرویو سے بعینہٖ لی گئی ہیں، جو آپ رحمہ اللہ کے سفر پاکستان کے دوران بمقام دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک مولانا سمیع الحق صاحب نے ۲۰ رجب ۱۳۸۸ھ کو لیا تھا، یاد رہے کہ اس سفر کے دوران حکومت پاکستان کی طرف سے آپ کے خطابات پر پابندی عائد تھی۔ اور یہ انٹرویو دارالعلوم دیوبند کے قیام کے ایک سو پانچ سال بعد کیا گیا]

(۱) معاشرتی رسم ورواج کی اصلاح اور سنت کا عام کرنا۔ [طوالت کے اندیشہ سے تفصیل موقوف کرتے ہیں ورنہ اس سلسلے کی تفصیل بہت ایمان افروز داستان ہے، چیدہ چیدہ حکیم الاسلام رحمہ اللہ نے ذکر بھی فرمائی ہے]۔

(۲) مدارس دینیہ کا قیام۔ اس سلسلہ میں سب سے اول تو دارالعلوم دیوبند قائم فرمایا، پھر اس کے بعد جہاں بھی سفر ہوا تو مدارس قائم کرتے گئے۔ (ان مدارس کی کچھ تفصیل حکیم الاسلام رحمہ اللہ کے انٹرویو میں ہے)۔

بقول قاری طیب صاحب رحمہ اللہ اس سے مقصود یہ تھا کہ

''علوم نبوت عام ہوتے رہیں اور قوم علم کے راستے تیار ہوتی رہے تاکہ ایمان سنبھل جائیں، اور جب دین وایمان کی رمق ہوگی تو آئندہ شوکت و

29 جولائی: صوبہ زابل.........صدر مقام قلات.........مجاہدین کا سپلائی کانوائے پر حملہ کیا.........7 گاڑیاں تباہ.........5 سیکورٹی اہلکار بھی ہلاک

قوتِ اسلام کا حصول آسان ہوگا''۔

اسی لیے دارالعلوم کے فرزند اول حضرت شیخ الہند رحمہ اللہ کے سامنے جب یہ کہا جاتا تھا کہ یہ ایک مدرسہ ہے تو بقول مولانا سید ابوالحسن علی ندوی رحمہ اللہ :

''وہ تڑپ اٹھتے تھے، کیونکہ ان کے نزدیک یہ اسلام کا ایک قلعہ، اس کے داعیوں اور مجاہدوں کی تربیت کی ایک چھاؤنی، اور سلطنت مغلیہ کے گل ہونے والے چراغ کا بدل بلکہ نعم البدل تھا''۔

اور یقیناً امام نانوتوی رحمہ اللہ خود بھی یہ ہی چاہتے تھے جیسا کہ آپؒ کے بیان کے اس اقتباس سے واضح ہے۔ فرمایا:

''میری خواہش ہے کہ دارالعلوم دیوبند کا ہر تعلیم یافتہ انگریز کے محل میں شگاف کردے اور اس مدرسہ کا ہر فیض یافتہ سامراج کے لیے زہر قاتل بنے۔ انگریز کے خلاف بغاوت کے جرم میں خواہ دارالعلوم کی اینٹ سے اینٹ بج جائے مگر جنگ ہر حالت میں جاری رہے گی ان شاءاللہ تعالیٰ''۔

(۳) خلافت اسلامیہ کی طرف لوگوں کو مائل کرنا اور اس کے قیام کی کوششیں کرنا۔

اس سلسلہ میں مندرجہ ذیل اہم اہم کام سرانجام دیے۔

اول: عثمانی خلافت کو مستقل سہارا دینے کی کوشش کی۔ جب تک سلطان عبدالحمید رحمہ اللہ حیات تھے، ان کی حمایت میں امام نانوتوی رحمہ اللہ نے قصیدے لکھے، شیخ المشائخ مولانا یعقوب نانوتوی، مولانا ذوالفقار علی رحمہ اللہ سمیت سب علمائے دیوبند سلطان رحمہ اللہ کی حمایت میں رطب اللسان رہے، جب بھی ترکوں سے کسی کی جنگ ہوئی تو یہ حضرات ترکوں کی حمایت میں کھڑے ہوگئے۔ چندہ جمع کرکے مدد کرتے تھے، رائے عامہ ہموار کرتے تھے۔ ہمہ وقت خلافت کی تائید میں منہمک رہتے تھے۔ گو وہ نام کی رہ گئی تھی، مگر یہ حضرات چاہتے تھے کہ وہ نام ہی قائم رہے تاکہ ممالک اسلامیہ میں ایک مرکزیت اور ربط قائم رہے۔

دوم: جب دیوبند میں مدرسہ قائم فرمایا تو اس میں محکمۂ قضاء قائم کیا اور مولانا یعقوب نانوتوی رحمہ اللہ کو قاضی بنایا۔

ہزاروں برس سے معلق مقدمات طے کیے اور عامۃ المسلمین کا وقت اور مالیہ دونوں بچایا۔ اس محکمہ سے مقصود لوگوں کا شریعت پر اعتماد اور مضبوط تعلق قائم کرنا تھا۔ انگریز شرانگیز اس سے بہت خائف رہا۔ بالآخر اس نے بڑے حضرات علمائے دیوبند کے وصال کے بعد دارالعلوم سے یہ محکمہ ختم کرکے ہی چھوڑا۔ لیکن جب تک وہ حضرات حیات رہے انہوں نے نہایت تدبر اور جرأت سے یہ محکمہ قائم رکھا۔

ایک بار رمضان میں انگریز حکومت کی طرف سے سخت گیر تھانے دار آیا۔ اس نے آکر یہ سلسلہ رُکوانا چاہا تو اول تو امام نانوتوی رحمہ اللہ نے حکمت وتدبر سے اسے ٹالنا چاہا کہ اس سے حکومت کو تو کوئی نقصان نہیں، بلکہ عوام کی فلاح میں اس کا تعاون ہی تو ہے۔ لیکن وہ مُصر رہا کہ آپ لوگ گورنمنٹ سے ٹکر لے رہے ہیں، میں رپورٹ کروں گا۔ تو اس پہ آپ رحمہ اللہ نے نہایت جلال میں فرمایا کہ کان سے پکڑ کر نکال دو اس شیطان کو۔ طالب علموں نے دھکے دے کر نکالا۔ وہ بھڑک رہا تھا، حضرت نے فرمایا کہ نکال دو اس شیطان کو، جا! ہم تیری رپورٹ کردیں گے۔ عید کا دن آیا تو عین خوشی کے دن اپنی رشوتوں کی وجہ سے زیرعتاب آیا اور پاؤں میں رسی ڈال کر نہایت ذلت سے علاقہ بدر ہوا۔ جدھر سے گذرتا، کہتا تھا کہ افسوس! میں نے رپورٹ نہیں کی، مگر مولوی جی نے میری رپورٹ کردی۔

سوم: امام نانوتوی رحمہ اللہ لوگوں کو بہت زیادہ حج کے لیے مائل کرتے تھے، فرماتے کہ اول تو عبادت ہے اور وہ بھی اجتماعی۔ وہاں جاکر مکہ والوں سے بھی سابقہ پڑے گا۔ وہاں اسلامی حکومت کی سی رنگ و بو دیکھیں گے تو قلوب پر اثر پڑے گا اور شوکتِ اسلام کے جذبات لے کر آئیں گے۔

چہارم: نظام اسلام کی بازیافت کے لیے یہ حضرات کئی بار کوشش کرچکے تھے کہ ترکوں اور افغانوں کے اشتراک سے ہندوستان میں یلغار ہو۔

پنجم: آئندہ خلافت کے قیام کے حوالے سے افغانستان ان کی امیدوں کا مرکز رہا۔ وہاں اپنے روابط مسلسل استوار رکھے۔ برطانیہ کو یہ شکایت رہتی تھی کہ یہ جماعت شورش کررہی ہے اور افغانستان سے مل کر برطانوی حکومت کا تختہ الٹنا چاہتی ہے۔

امیر نادر خان کے انتقال اور ظاہر شاہ کے تخت نشین ہونے کے موقعہ پر سابقہ امیر کی تعزیت اور نئے امیر کی تہنیت کے لیے باقاعدہ سفیر بنا کر حکیم الاسلام قاری طیب صاحب رحمہ اللہ کو بھیجا۔ وہیں حضرت قاری طیب صاحب رحمہ اللہ پر یہ بھی منکشف ہوا کہ نادر خان کے چچا اور تایا دونوں حضرت گنگوہی رحمہ اللہ سے باقاعدہ بیعت تھے، انگریز کی طرف سے نظربندی کے ایام میں بھی یہ دونوں بہانے سے اپنے شیخ رحمہ اللہ کی خدمت میں حاضر ہوتے، جہاں آپ انہیں مستقبل میں عدل اور خدمت اسلام کی تلقین فرماتے تھے۔ یہ محض چند شخصیات کے ساتھ راہ ورسم کا قیام نہ تھا بلکہ یہ زرخیز خطہ اور یہاں کے اہل اسلام

> شریعت الٰہیہ اور اسوہ محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت کو مسلسل بحال رکھنے میں قومیتوں، علاقوں، خطوں، وطنوں، سرحدوں کے جالوں میں پھنسے بغیر اپنا سب کچھ تج دینا، مبارک محنت میں تسلسل برقرار رکھنا، یہی مقدس قافلہ کی وہ امانت ہے، جس کو سینہ سے لگا کر ملا محمد عمر مجاہد رحمہ اللہ ایسے خرقہ پوش امام مسجد کے مبارک منصب سے بڑھتے بڑھتے امیر عالی قدر، مجدد العصر امام المسلمین کی عالی مسند پر مسند نشیں ہوئے۔

30 جولائی: صوبہ کابل.........ضلع سروبی.........افغان فوجی قافلے پر مجاہدین کا شدید حملہ.........3 سپلائی اور 2 فوجی رینجر گاڑیاں تباہ

بالعموم مستقبل کے حوالے سے ان کی امیدوں کا مرکز تھے۔علمائے ربانیین میں مردم شناسی کے اس جوہر کو سمجھنا اور اس کی قدر کرنا بہت ضروری ہے۔

آپ دیکھیں گے کہ خطۂ افغان بہت عرصہ سے علمائے ہند کا مرکز امید رہا اور اب تک ہے۔امام شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ نے بھی شوکتِ اسلام بحال دیکھنے کے لیے یہیں کے رجالِ کار سے امید وابستہ کی اور غازی احمد شاہ ابدالی رحمہ اللہ کو ہند پر حملہ آور ہونے کی ترغیب اور دعوت دی۔ان کے جانشینوں میں امام نانوتوی اور امام گنگوہی رحمہما اللہ کی کاوشیں ابھی آپ کے سامنے آ گئیں،ان کے روحانی فرزندوں میں اولیں حضرت شیخ الہند رحمہ اللہ نے بھی اس تسلسل کو باقی رکھا۔جہادِ آزادی کی خاطر جب مولانا سندھی رحمہ اللہ کو کابل بھیجا اور خود حجاز مقدس تشریف لے گئے تو آپ کے ساتھ امام نانوتوی رحمہ اللہ کے نواسے مولانا منصور انصاری رحمہ اللہ بھی تھے،جو غالب نامہ (مشہور تحریر) ساتھ لائے،اور تحریک افشا ہونے پر مولانا سندھی رحمہ اللہ کے پاس تشریف لے گئے،یہ مولانا انصاری افغانستان کے وزیر مختار رہے تھے۔

اسی طرح حضرت شیخ الہند رحمہ اللہ نے امام گنگوہی رحمہ اللہ کے شاگرد اور مدرسہ فتح پوری کے استاد مولانا سیف الرحمٰن رحمہ اللہ کو مدرسہ سے اٹھا کر حکماً یاغستان بھیجا، جہاں انہوں نے حاجی صاحب ترنگزئی رحمہ اللہ سے مل کر تحریکِ جہاد کو پروان چڑھایا۔ حاجی صاحب ترنگزئی رحمہ اللہ زہد وسلوک میں بیک واسطہ غازی اسلام حضرت اخوند عبدالغفور صاحب رحمہ اللہ کے خلیفہ تھے۔یاغستان میں حاجی صاحب رحمہ اللہ کے ساتھ مولانا سیف الرحمٰن،مولانا فضل ربی،مولانا محمد اکبر،مولانا فضل محمود رحمہم اللہ حضرات شریک تھے۔

اس سب تفصیل کا مقصد یہ ہے کہ ہم سمجھ سکیں کہ آج ہم پر اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے امارت اسلامیہ افغانستان کی صورت میں جو عظیم تحفہ عطا فرمایا ہے۔اس انعام کے پس منظر میں قربانی ہے،سعی مسلسل ہے،تڑپتے سینے ہیں،راتوں کی تنہائیوں میں سسکیاں اور آہیں ہیں،ان علمائے ربانیین کی جنہوں نے بنفس نفیس شوکت اسلام کی خاطر لازوال علمی، فکری،عملی قربانیاں دی ہیں۔ایک روشن تاریخ ہے وارثانِ نبوت کی۔صرف اسی ایک خطۂ برصغیر میں موجود اس مقدس قافلہ کی عالم گیر تصنیفی،دعوتی،فکری،علمی خدمات بتانے کے لیے دفتروں کے دفتر درکار ہیں۔

یہ تو بس ایک جھلک ہے ان کے عملی کارناموں کی جو انہوں نے شوکتِ اسلام بحال دیکھنے کے لیے پیش کیے،ان کی دوراندیشی اور تفقہ کی کہ انہوں نے کیسے ملکوں، وطنوں،سرحدوں کی جکڑ بندیوں سے ماورا ہو کر کُل عالم اور پوری امت کی نفع رسانی کے جذبہ سے اپنے علاقوں اور وطن سے دور بھی ایک خطہ میں امیدیں وابستہ کیں،تو وہاں محنت کی،قربانی دی،اہل علم کا اثر ورسوخ اور عامۃ المسلمین میں ایمانی فضا قائم رکھنے کے لیے غیر محسوس اور دوررس مساعی پیش فرما گئے۔اس کا ادراک اچھے بھلے لوگوں کو نہ ہو سکا۔ شاید بہت کم لوگوں کو معلوم ہوگا کہ افغان عامۃ المسلمین میں قرآن اور تعلیماتِ قرآن کے ساتھ غیر معمولی وارفتگی برقرار رکھنے کے لیے افغان علمائے کرام نے جس تفسیر کابلی کی صورت درسِ قرآن کو عام کیے رکھا۔یہ تفسیر کابلی بھی مدرسہ نانوتویؒ کے ایک ہونہار فرزند عظیم مفسر،محدث اور فقیہ کی تفسیر کا ہی ترجمہ ہے۔

شریعت الٰہیہ اور اسوہ محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت کو مسلسل بحال رکھنے میں قومیتوں،علاقوں،خطوں،وطنوں،سرحدوں کے جالوں میں پھنسے بغیر اپنا سب کچھ تج دینا،مبارک محنت میں تسلسل برقرار رکھنا،یہی مقدس قافلہ کی وہ امانت ہے جس کو سینہ سے لگا کر ملا محمد عمر مجاہد رحمہ اللہ ایسے خرقہ پوش امام مسجد کے مبارک منصب سے بڑھتے بڑھتے امیر عالی قدر،مجدد العصر امام المسلمین کی عالی مسند پر مسند نشیں ہوئے۔

نہ پوچھ ان خرقہ پوشوں کی،بصیرت ہو تو دیکھ ان کو

ید بیضا لیے بیٹھے ہیں اپنی آستینوں میں

☆☆☆☆☆

بقیہ: امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد رحمہ اللہ کے جہاد کا روحانی رشتہ

عالم عرب سے ھانی السباعی حفظہ اللہ جیسے اہل علم کا امت کے نوجوانوں سے یہ کہنا کہ ’’تم سر اٹھا کر جیو کہ ملا عمر کے عہد میں زندہ ہو‘‘ ایک فرد کی ذاتی گواہی نہیں ہے بلکہ ایک حقیقت واقعی کا اظہار ہے!!! آپ نے دنیا بھر میں جہاد کے روحانی سلسلوں اور اس کی متواتر سند کو اپنی زیر قیادت ایسی تقویت بخشی ہے کہ اب کسی ملامت کرنے والے کی ملامت اس سنہری سند پر طعن باندھنے کے قابل نہیں رہی ہے!!! اب تا قیامت کسی ظالم کا ظلم اس سند کو وقتی طور پر معطل یا منقطع کر سکنے کی صلاحیت سے محروم ہی رہے گا،ان شاءاللہ!!!

آپؒ کی عزیمت نے اکیلے وہ فوائد امت کو عطا کیے ہیں کہ اسلام کے نام لیوا بڑے بڑے جتھے کئی کئی دہائیوں میں نہیں کر سکے ہیں!!! آپؒ ظلمتوں کی اس تاریک رات میں ستارۂ سحر بن کر آئے اور پھر روشن صبح کی نوید سنا کر اس انداز میں غروب ہوئے ہیں کہ اللہ والوں کے دلوں میں آنے والے ہر عہد میں پوری آب وتاب کے ساتھ اس طرح سے طلوع ہوتے رہیں گے جسے کبھی زوال نہیں ہوگا!!!

☆☆☆☆☆

’’علما فرماتے ہیں کہ بہت زیادہ میل جول،بکثرت ہنسنا،اور دنیا سے بہت زیادہ رغبت رکھنا دل کو اندھا کر دیتا ہے اور اس پر پردہ ڈال دیتا ہے۔دل کو پاکیزہ کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ رب تعالیٰ کے ساتھ تنہائی میں کچھ وقت گزارا جائے‘‘۔

شیخ انوار العولقی رحمہ اللہ

30 جولائی: صوبہ قندوز..............ضلع خان آباد..........مجاہدین کا افغان فوجی پر حملہ..............5 فوجی اور 4 جنگجو ہلاک..............18 زخمی..............2 بکتر بند ٹینک بھی تباہ

اسلامی نظام کے قیام کا حقیقی اور اصل منہج اور امیر المومنین حضرت ملا محمد عمر مجاہد رحمہ اللہ کا تجدیدی کارنامہ

حمزہ عبدالرحمٰن

آسمان نے سرزمین افغانستان پر یہ حیرت انگیز منظر بھی دیکھا کہ ایک غریب اور بے سروسامان نوجوان چند مسلح ساتھیوں کو لے کر فاسد وظالم نظام کے خلاف اٹھ کھڑا ہوا اور رفتہ رفتہ قصبوں اور شہروں کو فتح کرتا ہوا دارالحکومت کابل کے دروازے پر جا پہنچا اور بالآخر اسے بھی اپنے قبضے میں لاکر اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ شریعت اسلامیہ کے مکمل نفاذ کا اعلان کر دیا۔ تب دنیائے کفر اور اس کے کارندے حیران و پریشان ہو گئے کیوں کہ اسلامی نظام کے خلاف کئی دہائیوں سے جاری ان کی پروپیگنڈہ مہم ناکام ہو گئی تھی اور ان کی ساری محنت پر پانی پھر گیا تھا۔

ایک ڈیڑھ صدی قبل جب مغرب کی کفریہ طاقتوں نے امت مسلمہ پر یلغار شروع کی تو مسلمانوں نے اس کے دفاع میں جہاد شروع کیا لیکن چونکہ کفریہ طاقتیں تازہ دم تھیں اور مسلمان انحطاط و اضمحلال کا شکار تھے اس لیے مسلمان مجاہدین کو شکست ہوئی اور جارح اقوام غالب آ گئیں۔ جب کفریہ طاقتوں نے اسلامی سرزمینوں پر اپنے پنجے مضبوطی سے گاڑ لیے اور امت کو کئی ممالک میں تقسیم کر دیا تو محکوم مسلمانوں کے عقائد و نظریات کو بگاڑنے اور انہیں دین وشریعت سے بے گانہ بلکہ برگشتہ کرنے کے لیے ان پر لادین سیاسی، معاشی اور تعلیمی نظام مسلط کر دیا، جس کے نتیجے میں اسلامی ممالک میں ایسی نسلیں تیار ہوئیں جو اسلامی عقائد ونظریات اور احکام وتعلیمات کو (نعوذ باللہ) فرسودہ اور ناقابل عمل اور ہر عقیدے، نظریے، سوچ اور فکر وعمل کے لیے مغرب کو نمونہ اور قابلِ تقلید سمجھتی تھیں۔

غالب مغربی طاقتوں نے محکوم مسلمان نسلوں کے دل و دماغ سے روحِ جہاد نکالنے کی بھرپور کوشش کی تاکہ کوئی مسلمان ان کی ظالم و جابر حکومت کے خلاف علَم جہاد بلند نہ کرے۔ چنانچہ مغربی نظام کے تحت تعلیم وتربیت پانے والے مسلم نوجوان غلامی کو ہی آزادی سمجھتے اور محکومی کو ہی خوش بختی خیال کرتے تھے۔ لہٰذا ایسے لوگ جارح اقوام کے خلاف کیا کھڑے ہوتے بلکہ انہوں نے آزادی کے لیے جہاد کرنے والوں کا ساتھ دینے کی بجائے حاکم اقوام کے ساتھ تعاون کرتے ہوئے اپنے ہی مسلمان بھائیوں کے خون سے ہاتھ رنگے۔

دوسری طرف وہ طبقہ جس نے آزاد ماحول میں تعلیم وتربیت پائی تھی اور حملہ آور اقوام کے خلاف کھڑے ہونے اور جہاد کرنے کا جذبہ رکھتا تھا اس کے اذہان میں بھی رفتہ رفتہ یہ بات راسخ کرنے کی کوشش کی گئی کہ (نعوذ باللہ) مسلح جدوجہد اور جہاد کا زمانہ نہیں رہا اس لیے ہتھیار اٹھانے کی بجائے، جلسے، جلوسوں، ہڑتالوں، کانفرنسوں اور قراردادوں کے ذریعے حکمرانوں تک اپنے مطالبات پہنچائے جائیں اور مذاکرات کی میز پر اپنی رائے اور موقف کو بھرپور انداز میں پیش کر کے اپنی بات منوائی جائے۔ اس سوچ کا نتیجہ یہ نکلا کہ باطل اور فاسد نظام کے خاتمے اور شرعی نظام کے قیام کے لیے قرآنی ونبوی راستے یعنی جہاد وقتال کو ترک کر کے احتجاجی وہڑتالی سیاست کو اپنا لیا گیا۔ نتیجتاً حملہ آور غاصب اقوام کو لمبے عرصے تک مسلمانوں پر حکمرانی کرنے، لوٹ مار، ظلم وستم ڈھانے اور ان کی دنیا وآخرت برباد کرنے کا موقع مل گیا۔

پھر اگلے مرحلے میں جب ان حملہ آوروں نے ظاہری آزادی کے نام پر اپنے تربیت یافتہ نام نہاد مسلمان خائن حکمرانوں کو مسلمان ممالک پر مسلط کیا تو انہوں نے بھی اپنے آقاؤں کے دیے ہوئے سرمایہ دارانہ اور جمہوری نظام کو پروان چڑھایا اور انتخابی سیاست کو اس قدر فروغ دیا کہ اسلامی نظامِ حیات کے قیام کے لیے جدوجہد کرنے والوں نے بھی کفریہ جمہوریت کے انتخابی راستے کو اپنا لیا۔ اس سے اسلامی نظام تو کیا قائم ہوتا، بلکہ لگاتار اسی انتخابی سیاست کا حصہ رہنے کی وجہ سے یہ سوچ مزید پختہ ہوتی گئی کہ موجودہ دور میں مسلح جدوجہد اور جہاد وقتال کی ضرورت نہیں (نعوذ باللہ) بلکہ احیائے شریعت کا واحد اور پرامن راستہ جمہوری انتخابی سیاست ہے۔

> حقیقت یہ ہے کہ جہاد وقتال کے ذریعے شریعت کا نفاذ امیر المومنین حضرت ملا محمد عمر مجاہد رحمہ اللہ کا عظیم تجدیدی کارنامہ ہے۔ قرآنِ کریم، سیرتِ طیبہ اور اسوہ حسنہ صلی اللہ علیہ وسلم نفاذِ شریعت کا جو منہج اور طریقہ کار پیش کرتے ہیں وہ جہاد وقتال ہی ہے۔ جب یہ ربانی احکامات اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت قیامت تک کے لیے ہے تو اس کا بتایا ہوا نفاذِ شریعت اور احیائے خلافت کا منہج یعنی جہاد وقتال بھی تاقیامت ہر زمانے کے لیے ہے۔

انتخابی سیاست نے نظامِ شریعت کے قیام کی جدوجہد کو جو نقصانات پہنچائے ہیں اس کی تفصیل کا یہ موقع نہیں البتہ اس کا حاصل یہ ہے کہ انتخابی سیاست نے اسلامی نظام کے نفاذ کا راستہ ہموار کرنے کی بجائے اسے مسدود کر دیا ہے اور نئی نسل کے اذہان سے یہ بات مٹانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی کہ نفاذِ شریعت کا اصل منہج اور طریقہ کار جہاد و قتال ہے۔

افغانستان پر روس کے حملے کے بعد امتِ مسلمہ میں جہاد وقتال کی روح دوبارہ

30 جولائی: صوبہ قندوز.........ضلع قلعہ ذال مقامی جنگجوؤں اور پولیس اہلکاروں کی دو چوکیوں پر حملہ.....دونوں چوکیوں پر مجاہدین کا قبضہ.....ایک رینجر گاڑی اور دیگر فوجی ساز وسامان غنیمت

زندہ ہوئی اور ساری دنیا کے مسلمان مجاہدین نے روس کے خلاف ایک کامیاب جنگ لڑ کر وقت کی سپر پاور کا غرور خاک میں ملایا اور امت کے اعتماد کی بحالی کا سنگ بنیاد رکھا۔لیکن اتنی بڑی فتح عالمِ کفر کو ہضم نہ ہوئی اور اس کے ثمرات کو ضائع کرنے کے لیے سازشوں کا جال بچھایا گیا۔کفار نے خطے میں موجود اپنے آلہ کار حکمرانوں کو استعمال کرتے ہوئے جہادی قائدین کو بھی جمہوریت کے جال میں پھنسانے کی کوشش کی تا کہ شریعت کے نفاذ کا راستہ روکا جا سکے۔لیکن افغانستان کے غیر مستحکم حالات کی وجہ سے یہ جمہوری عمل ملک میں انتشار کا ذریعہ بن گیا۔اقتدار و اختیار کے حصول کے لیے رسہ کشی شروع ہوگئی اور ملک انتشار و افتراق، بدنظمی، بدامنی اور لوٹ مار کا گڑھ بن گیا۔قبائلی جنگی سرداروں نے اپنے اپنے علاقوں میں خود مختار حکومتیں بنا کر عوام پر ظالمانہ ٹیکس لگائے اور لوٹ مار کا بازار گرم کر دیا۔

ان دگرگوں حالات میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے قندھار کے ایک نوجوان طالبِ علمِ دین اور مجاہد فی سبیل اللہ کے دل میں اس ظلم وستم کو ختم کرنے اور اسلام کے عدل وانصاف کے نظام کے قیام کا داعیہ پیدا فرمایا۔یہ نوجوان بلا مبالغہ بالکل خالی ہاتھوں کے ساتھ محض اللہ پر توکل کر کے نکلا اور علما و طلبا کو اس عظیم کام کی دعوت دی، چند مسلح طلبہ (طالبان) کو ساتھ ملا کر آگے بڑھا، جس قصبے یا شہر کو فتح کرتا وہاں اللہ کی شریعت کو نافذ کرتا جاتا، جس پر اللہ تعالیٰ کی نصرت شاملِ حال ہوئی۔

دیکھتے ہی دیکھتے چند طلبہ کے ایک گروہ نے تحریکِ طالبان کی شکل اختیار کر لی، چھوٹا سا لشکر ایک ایسی عظیم فوج میں تبدیل ہوگیا جس میں پوری مسلم دنیا کے جاں باز مجاہدین شامل تھے۔جب یہ اسلامی فوج بڑے بڑے شہروں پر شریعت کے جھنڈے گاڑتی کابل میں داخل ہوئی تو کفریہ طاقتوں کے اوسان خطا ہوگئے۔امریکہ اور اس کی باج گزار ریاستوں کے کٹھ پتلی حکمران پریشان ہو گئے۔منافقین کے رونگٹے کھڑے ہوگئے، سائنس وٹیکنالوجی کو خدا کا درجہ دینے والے ملحدین حواس باختہ ہوگئے اور سب باطل قوتیں اس اسلامی انقلاب کی راہ روکنے کے لیے سر جوڑ کر بیٹھ گئیں۔لیکن اللہ تبارک وتعالیٰ کی رضا کے طالب اور اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ شریعت کے نفاذ کا سچا جذبہ رکھنے والے فدائیانِ اسلام نے کابل پر بھی اسلامی امارت کا جھنڈا لہرا کر پوری دنیا کے کفار و مشرکین کو یہ پیغام دیا کہ چودہ سو سال پہلے نازل ہونے والی شریعت اسلامیہ آج بھی قابل عمل ہے اور پوری دنیا میں امن وسلامتی اور ساری انسانیت کی دنیوی واخروی فلاح کا ضامن صرف اور صرف اسلامی نظام ہے۔

طالبان عالی شان نے جہاد وقتال کے ذریعے افغانستان میں اسلامی نظام اور شریعتِ اسلامیہ کے نفاذ کا کارنامہ انجام دے کر پوری مسلم دنیا کی دینی جماعتوں پر یہ بات واضح کر دی کہ نفاذِ شریعت کا اصل منہج جہاد وقتال ہے نہ کہ جمہوری سیاست، ووٹ، جلوس، ہڑتالیں، قراردادیں وغیرہ۔

حقیقت یہ ہے کہ جہاد وقتال کے ذریعے شریعت کا نفاذ امیر المومنین حضرت ملا محمد عمر مجاہد رحمہ اللہ کا عظیم تجدیدی کارنامہ ہے۔قرآنِ کریم، سیرتِ طیبہ اور اسوہ حسنہ صلی اللہ علیہ وسلم نفاذِ شریعت کا جو منہج اور طریقہ کار پیش کرتے ہیں وہ جہاد وقتال ہی ہے۔جب یہ ربانی احکامات اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت قیامت تک کے لیے ہے تو اس کا بتایا ہوا نفاذِ شریعت اور احیائے خلافت کا منہج یعنی جہاد وقتال بھی تا قیامت ہر زمانے کے لیے ہے۔

لیکن افسوس اغیار کی غلامی اور باطل جمہوری سیاست نے مسلمانوں کے اذہان سے اس حقیقت کو مٹا دیا ہے۔امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد رحمہ اللہ نے جہاد وقتال کے ذریعے 'امارتِ اسلامی افغانستان' کی شکل میں ایک عملی شرعی حکومت قائم کر کے پوری مسلم دنیا کی دینی جماعتوں پر یہ حقیقت واضح کر دی ہے کہ اس دور میں بھی نفاذِ شریعت کا صحیح اور عملی منہج وہی ہے جو قرآن وسنت نے پیش کیا ہے اور آج امت کو اسی کی طرف لوٹنے کی ضرورت ہے۔

اس لیے شریعتِ اسلامیہ کے نفاذ کی جدوجہد کرنے والی جماعتوں کے قائدین اور کارکنان پر فرض ہے کہ وہ جمہوری سیاست کے فریب سے نکلیں اور قرآنی و نبوی منہج یعنی جہاد وقتال کے راستے کو اپنائیں۔اسی راستے سے قافلہ آگے بڑھے گا اور اسلامی نظام کے قیام کی منزل قریب ہوگی کیونکہ اللہ تعالیٰ کی مدد ونصرت اسی طریقے کو اختیار کرنے سے شاملِ حال ہوتی ہے۔

امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد رحمہ کے تجدیدی کارنامے اور امارتِ اسلامی افغانستان کے قیام سے یہی سبق حاصل ہوتا ہے جو دینی جماعتوں کے قائدین وکارکنان کے لیے لمحہ فکریہ ہے۔

☆☆☆☆☆

ایک قید ضروری ہے!

''اس دنیا سے جاؤ گے، تو ایک عجیب واقعہ ہوگا۔یا تو تم ایک قید خانے سے چھوٹو گے اور اپنے سامنے کھلی فضا پاؤ گے۔یا پھر تم ابھی آزاد پھرتے ہو اور یہاں سے نکلتے ہیں ایک قید خانے میں چلے جاؤ گے۔ایک قید ضروری ہے خواہ یہاں کاٹ لو یا وہاں! یہاں عمل اور بندگی کی قید ہے اور چند دنوں کی ہے۔وہاں بے بسی اور جہنم کی قید ہے، البتہ وہاں کے دن بہت لمبے ہیں! چاہو تو یہاں کاٹ جاؤ اور چاہو تو وہاں جہاں کٹے گی نہیں!''

(امام ابن القیمؒ)

30 جولائی: صوبہ فاریاب............ضلع چھلگری......امارت اسلامیہ کے مجاہدین کا افغان فوجی قافلے پر حملہ............کمانڈر عبیداللہ سمیت 3 ہلاک............جب کہ 2 زخمی

ہماری اِسلامی اِمارت: خلافت کی نوید، امید اور تمہید!

معین الدین شامی

ہماری آنکھوں کی ٹھنڈک اور دِلوں کے چین، ہمارے امیر المومنین، بت شکن، عمرِ ثالث، حضرت ملا محمد عمر مجاہد، ہم سے یوں بچھڑے کہ پتہ بھی نہ چلا۔ جب معلوم ہوا تو بتانے والوں نے بتایا کہ ہمارے امیر المومنین کی یہی خواہش تھی۔ وہ چاہتے تھے کہ ان کی وفات کی خبر صیغۂ راز میں رکھی جائے۔ آپ کی اس چاہت کا سبب یہ تھا کہ کہیں آپ کے انتقال کا جان کر، آپ کی محبوب امت اور اس امت کے دفاع میں سیسہ پلائی دیوار کی مانند صف آرا مجاہدین کی صف' کمزور نہ پڑ جائے، امتِ مسلمہ تفرقہ کا شکار نہ ہو جائے۔ بلاشبہ امیر کی شہادت یا وفات کی خبر اکثر دِل نہیں سہہ پاتے، جس کے نتائج عموماً افراط و تفریط پر مبنی رویے ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے امیر المومنین سے راضی ہو جائے، ان پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے جو اس دنیا سے جاتے جاتے بھی امتِ مسلمہ اور اس کے محافظ مجاہدین کو اللہ کی رسی مضبوطی سے تھامے رکھنے، تفرقے سے بچنے اور حق کے ساتھ مل کر حقیقی دشمن کو پہچاننے اور اس سے برسرِ پیکار رہنے کا سبق اور الٰہی حکم پر عمل پیرا رہنے کی تلقین کر گئے۔ بلاشبہ یہ امیر المومنین رحمہ اللہ ہی کی تدبیر و تربیت اور قابل قیادت کو تیار کرنے کی خوبی تھی کہ آپ کے انتقال کے بعد تقریباً اڑھائی سال تک آپؒ کے نائبین آپ کا قائم کردہ نظام چلاتے رہے اور کسی کو امیر المومنین کی کمی محسوس تک نہ ہونے دی۔ بلکہ غور کیا جائے تو اس ڈھائی سالہ عرصے میں اِمارت نے کئی بڑے بڑے فیصلے کیے اور کئی ایسے تدبر و تفکر پر مبنی اقدام اٹھائے جن کو دیکھتے ہوئے پتا چلتا ہے کہ اِمارتِ اسلامیہ پہلے سے کئی گنا توانا اور طاقتور ہے۔ اللہ تعالیٰ امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد پر رحم فرمائے اور ہمارے نئے امیر الحاج ملا اختر محمد منصور کی حفاظت فرمائے اور ان کا حامی و ناصر ہو جائے، آمین۔

اللہ تعالیٰ کی اس امت پر فضل و احسان کی شکل ہمارے امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد تھے۔ ایسا فضل و احسان، جس نے خلافتِ عثمانیہ کے سقوط کے بعد سے تقریباً ایک صدی سے ناپید شریعتِ اسلامی کو اللہ کی زمین پر نافذ کیا۔ یہ نفاذِ اسلام ایک ایسی اسلامی اِمارت کی صورت ہوا جس کی خوبیوں کا احاطہ کرنا اور پھر کما حقہ بیان کرنا شاید ناممکن ہو۔ بقولِ استاذ اسامہ محمود حفظہ اللہ: ''یہ اِمارتِ اسلامیہ اہلِ اسلام کے لیے خلافتِ اسلامیہ کی نوید، امید اور تمہید ثابت ہوئی''۔

قندھار کے ایک چھوٹے سے مدرسے سے شروع ہونے والی اہلِ مسجد و مدرسہ کی، اہلِ اسلام کی تحریک جب افغانستان کے شرق و غرب میں پھیلی اور اس ملک کے علمائے کرام اور مشائخ عظام نے اس کے بانی امیر ملا محمد عمر مجاہد کو، امیر المومنین کا خطاب دیا تو ان تحریکِ اسلامی طالبان اور اِمارتِ اسلامیہ افغانستان کے امیر اور دیگر مسئولین نے ان مسجد و مدرسے والے علمائے کرام کو نظر انداز نہ کیا۔ جب ملا محمد عمر مجاہد کی بطورِ امیر المومنین اہلِ حل وعقد میں سے ۱۵۰۰ علمائے کرام نے بیعت کی جن میں شیخ اسامہ بن لادن، شیخ حمود بن عقلاء الشعیبی، شیخ عبداللہ ذاکری اور کئی نامور علما شامل ہیں، تو انہوں نے اپنا مقام بھی یاد رکھا اور امت کے حقیقی قائدین حضراتِ علمائے کرام کا بھی..... کہ یہ تحریک، یہ اِمارت، یہ امیر المومنین خود بھی مسجد و مدرسے والے تھے۔ ان مساجد و مدارس سے تعلق رکھنے والے جو صدیوں سے دین کے قلعے ہیں، عمارتِ اسلام کے محافظ ہیں۔ انہی مدارس و مساجد نے افغانستان و برصغیر میں، ماضی میں سیّد احمد شہید، شاہ اسمٰعیل شہید اور مولانا عبدالحی رحمہم اللہ جیسی شخصیات پیدا کیں اور آج ملا محمد عمر مجاہدؒ، امیر المومنین ملا اختر محمد منصور، مولانا جلال الدین حقانی، مفتی نظام الدین شامزئیؒ، مولانا عاصم عمر اور عالمِ ربّانی استاذ احمد فاروقؒ جیسی شخصیات پیدا کر رہے ہیں۔ ان مساجد و مدارس کے کردار سے بخوبی آگاہی اور علمائے کرام کی قدر و منزلت جاننے کے باعث اِمارتِ اسلامیہ کے قائدین نے اپنے آپ کو علما و مشائخ کا خادم اور مطیع بنایا۔ شیخ آدم یحییٰ غدن المعروف بہ عزام الامریکی رحمۃ اللہ علیہ اِمارتِ اسلامیہ میں علمائے کرام کے مقام و مرتبے کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

> ''اِمارتِ اسلامیہ میں علمائے کرام کسی کی زیرِ قیادت نہیں چلتے بلکہ وہ خود قیادت ہیں؛ یہ بات اس لیے کہی جاسکتی ہے کہ وہ کئی فیصلے خود کرتے ہیں، کئی فیصلوں پر نظرِ ثانی کرتے ہیں، اور سیاسی قیادت کے کئی فیصلوں پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ یہاں (اِمارتِ اسلامیہ میں) علما محض دوسروں کی پالیسیوں، فیصلوں اور فرامین کو جائز قرار دینے والی مہرِ تثبیت (ربڑ سٹیمپ) نہیں!''

اِمارتِ اسلامیہ میں توحید کی ایسی حاکمیت تھی کہ سارے عالَم اور اس عالَم کی سپر پاوروں کے شدید دباؤ، دھمکیوں اور لالچوں کے باوجود اللہ کی رِٹ کو چیلنج کرتے گوتم بدھ کے بتوں کو بامیان میں تباہ کیا کہ:

وَقُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا [بنی اسرائیل: ۸۱]

''اور کہو کہ: حق آن پہنچا، اور باطل مٹ گیا، اور یقیناً باطل ایسی ہی چیز ہے جو مٹنے والی ہے''۔

امیر المومنین کی زیرِ قیادت اِمارتِ اسلامی افغانستان نے جب شریعتِ مطہرہ کا نفاذ کیا تو معروف کا حکم دیا اور منکرات سے روکا۔ بڑے بڑے فرائض پر زور دیا، لوگوں

کو بنیادی عبادات سے آگاہی دی، کبائر میں شرک سے اجتناب، بدعات سے دوری، صحیح عقیدے کی طرف رہنمائی جیسے احکام سے آغاز کیا۔ ظالم کا ہاتھ پکڑ کر اور مظلوم کی مدد کر کے ظالم و مظلوم دونوں کی مدد کی۔ حدود کے نفاذ میں بے جا سختی سے بھی پرہیز کیا اور بے جا عجلت سے بھی رُکے رہے۔ جماعت قاعدۃ الجہاد کے مرکزی نائب امیر اور قاعدۃ الجہاد جزیرۃ العرب کے شہید امیر، فضیلۃ الشیخ، قائدِ عبقری شیخ ابوبصیر ناصر الوحیشی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''جہاں تک جنگ کے زمانے میں، حدود کے نفاذ کا معاملہ ہے تو اس میں حدود کے نفاذ کو (بعض اوقات) موخر بھی کیا جاتا ہے اور ملتوی بھی تاکہ جن لوگوں پر حدود جاری کی جا رہی ہیں انہیں شیطان ورغلائے نہ، اور کہیں ورغلا کر دشمن کی صف میں کھڑا نہ کر دے''۔

امارتِ اسلامیہ نے قبائلی مشران اور بزرگوں کو ان کا مقام دیا۔ جو اختیارات آج کی مغربی جہالت (جسے مغربی تہذیب کہا جاتا ہے) بزرگوں اور عالی قدر لوگوں سے چھین رہی ہے ان اختیارات کو ان کے مستحقین کی طرف لوٹایا۔

امارتِ اسلامیہ نے جہاد کو علمائے کرام کی ہدایات کے مطابق جاری رکھا۔ امتِ مسلمہ کے مفادات اور ان کی حفاظت ان کی ہر ہر کارروائی میں پیشِ نظر رہی۔ انہوں نے اپنے اہلِ سیف کو کفار پر مسلط کیا اور مسلمانوں کی حفاظت پر مامور۔

؎ ہو حلقۂ یاراں تو بریشم کی طرح نرم
رزمِ حق و باطل ہو تو فولاد ہے مومن

امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد رحمہ اللہ اور امارتِ اسلامیہ افغانستان اس آیتِ قرآنی کی عملی شکل بن کر اس زمانے میں ظاہر ہوئے:

مُّحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ تَرَاهُمْ رُكَّعاً سُجَّداً يَبْتَغُونَ فَضْلاً مِّنَ اللَّهِ وَرِضْوَاناً سِيمَاهُمْ فِي وُجُوهِهِم مِّنْ أَثَرِ السُّجُودِ [الفتح: ۲۹]

''محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں، اور جو لوگ اُن کے ساتھ ہیں، وہ کافروں کے مقابلے میں سخت ہیں، (اور) آپس میں ایک دوسرے کے لیے رحم دل ہیں۔ تم اُنہیں دیکھو گے کہ کبھی رُکوع میں ہیں، کبھی سجدے میں، (غرض) اللہ کے فضل اور خوشنودی کی تلاش میں لگے ہوئے ہیں۔ اُن کی علامتیں سجدے کے اثر سے اُن کے چہروں پر نمایاں ہیں''۔

اسی وصف کو طالبانِ عالی شان میں دیکھ کر جامعہ دار العلوم حقانیہ کے شیخ الحدیث مولانا شیر علی شاہ صاحب پاکستانی علمائے کرام کی امیر المومنین سے ملاقات کا احوال سناتے ہوئے فرماتے ہیں کہ: ''امیر المومنین کی ایمانی غیرت کو دیکھ کر علمائے کرام رونے لگے اور فرمانے لگے کہ یہ صحابۂ کرام (رضی اللہ عنہم کے زمانے) کے لوگ ہیں (جو) اس زمانے میں آئے ہیں''۔

ہمارے دلوں کے چین اور آنکھوں کی ٹھنڈک امیر المومنین رحمۃ اللہ علیہ کے فیصلوں اور اجتہادات میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی طرف سے عجیب برکت تھی۔ جن لوگوں نے امارتِ اسلامیہ پر امریکی جارحیت سے پہلے کا امن و سکون والا زمانہ دیکھا ہے وہ بہت سی برکتوں اور رحمتوں سے پُر واقعات کا تذکرہ کرتے ہیں۔ امیر المومنین اور امارتِ اسلامیہ کے تمام فیصلوں میں ہمیشہ شریعتِ مطہرہ اور دین کی مصلحت غالب رہی۔ اہلِ اسلام کو اِکراہ اور تکفیر کے ذریعے بے جا دائرۂ اسلام سے نہیں نکالا بلکہ لوگوں سے محبت کی اور انہیں دائرۂ اسلام میں داخل کیا۔ جہاں سختی کی ضرورت تھی وہاں امارت سے بڑھ کر سخت بھی کوئی نہ تھا۔ ایسا بھی نہیں کہ اِمارت مطلقاً، ایسے لوگوں کی بھی تکفیر نہیں کرتی جو کفر میں مبتلا ہو چکے ہوں، بلکہ افغانستان کے جہاد میں کئی ایک ایسی مثالیں موجود ہیں جن میں کفر میں داخل لوگوں کی نہ صرف تکفیر کی گئی بلکہ ان کو صحیح موقع اور حکمت سے ٹھکانے بھی لگایا گیا۔

امیر المومنین کا ایک عجیب اجتہادی فیصلہ یوان رِڈلے (Yvonne Ridley) کو رہا کرنے کا تھا۔ ان خاتون کو رہا کرنا، ان کے دائرۂ اسلام میں دخول کا سبب بن گیا۔ مریم رِڈلے کی صورت امارتِ اسلامیہ کو ایک غیر رسمی ترجمان مل گیا۔ ایک ایسی غیر رسمی ترجمان خاتون جنہوں نے نہ صرف طالبان کے حقیقی چہرے کو دنیا کے سامنے واضح کیا بلکہ آگے بڑھ کر کفر اور پروپیگنڈے کے واسطے قائم کردہ مغربی اعلامی (یا میڈیا) اداروں کا رد بھی کیا جس سے یہ بھی واضح ہو گیا کہ مغربی ادارے ان کی زبان سے کیا اگلوانا چاہتے تھے اور یہ ادارے اسلام دشمنی میں کس حد کو پہنچے ہوئے ہیں؟ دین کی یہ خدمت اور مریم رِڈلے کا اسلام لانا بلاشبہ امارتِ اسلامیہ اور امیر المومنین علیہ الرحمۃ کے کارناموں میں شمار ہوتا ہے۔

اس کے بالعکس آج بغدادی و داعشی عناصر، جنہیں علمائے حق اور اہلِ حل و عقد نے گمراہ قرار دیا ہے، ساجدہ رشاوی جیسی مسلمان مجاہدہ خاتون کو رہا کروانے کا ڈھونگ رچاتے ہیں، دس سال سے آہنی پنجروں میں سسکتی اس بہن کے بدلے ایک اردنی پائلٹ کو قیدیوں کے تبادلے کے لیے پیش کرتے ہیں اور وعدہ خلافی کرتے ہوئے پائلٹ کو غیر شرعی طریقے سے جلا دیتے ہیں، جس کا نتیجہ بہن ساجدہ رشاوی کی مظلومانہ شہادت کی صورت ظاہر ہوتا ہے۔ اس کے مقابلے میں اِمارتِ اسلامیہ کی قیادت، امریکی فوجی برگ ڈال کو پانچ سال قید میں رکھ کر اس کے بدلے اپنے چوٹی کے پانچ مسئولین کو رہا کرواتے ہیں۔

اِمارتِ اسلامیہ کے لشکروں میں سے ایک لشکر، جماعت قاعدۃ الجہاد کے بھائی ایک امریکی یہودی کارندے، ڈاکٹر وارن وائن سٹائن (Dr. Warren Weinstein) کو گرفتار کرتے ہیں اور کچھ ہی عرصہ مجاہدین عالی قدر کی قید میں گزارنے کے بعد، ان مجاہدین کا حسنِ اسلام اور حسنِ اخلاق دیکھ کر اور شیخ انور العولقی رحمہ اللہ کے

30 جولائی: صوبہ فاریاب.................. ضلع المار.................. مجاہدین کا حکومتی جنگ جوؤں پر حملہ.................. 5 جنگجو ہلاک.................. جب کہ 12 زخمی

دروس سن کر، وارن وان سٹائن، اسحاق بن جاتے ہیں۔ صرف اتنا نہیں بلکہ چاچا اسحاق، اپنی ہی قوم کے لوگوں یعنی امریکیوں کے ہاتھوں ایک ڈرون حملے میں قتل کر دیے جاتے ہیں اور شہدا کی فہرست میں شامل ہو جاتے ہیں۔ بلاشبہ اہلِ اسلام کا اخلاق اور ان کا کردار ایسا ہی ہے جب کہ آج فلوجہ و موصل پر قابض لوگوں نے باگرام، ابوغریب اور گوانتانامو کی جیلیں چلانے والوں کا رویہ اپنا لیا ہے! اللہ انہیں ہدایت عطا فرمائے۔

امارتِ اسلامیہ کے بیانات، ان کے موقف اور ان کے فیصلوں میں امت کا درد جھلکتا اور امت سے محبت چھلکتی ہے۔ کبھی یہی تڑپ ہندوؤں کے زیرِ تسلط اہلِ کشمیر کے لیے نظر آتی ہے، کبھی برما میں امن کے مذہب سے تعلق رکھنے والے بدھوں کے ہاتھوں شہید ہوتے مسلمانوں کے لیے تو کبھی شام میں نُصیری ظلم کا شکار اہلِ سنت کے لیے۔ فلسطین کے بارے میں تو ہمارے امیر المومنین نے یہاں تک کہہ دیا کہ:

''افغانستان کے لوگ اس بات کو قبول کرتے ہیں کہ وہ مسجدِ اقصیٰ کی خاطر اپنی جانیں قربان کر دیں، مسجدِ اقصیٰ کی خاطر شہید ہو جائیں''۔

بلاشبہ ہم نے اکابرینِ جہاد اور بالخصوص امارتِ اسلامیہ کے منہج و طریقے سے یہی سیکھا ہے کہ ہم مجاہدین اس امت کے محافظ ہیں، ان کا دفاع ہمارے جہاد کے اہم مقاصد میں سے ہے اور ہم ایک ایسی امت کے تحفظ میں کھڑے ہوئے ہیں جو بالعموم تقریباً سو سال سے غلامی کی زندگی بسر کر رہی ہے اور دنیا کے بعض خطوں میں دو سو سال اور بعض میں تین سو سال سے بھی۔ ہم پر فرض ہے کہ اس قومِ مسلم، اس امتِ مسلمہ سے معاملہ کرتے ہوئے ان باتوں کو ذہن میں رکھیں۔ پس اس لیے ہم قاہرہ کے تحریر اسکوئر میں کھڑی دینی حمیت سے معمور مظاہرہ کرتی مسلم عوام کے بھی ساتھ ہیں اور رابعہ العدویہ مسجد میں دین کی خاطر کٹتے لوگوں کے بھی حامی۔ ہم قیامِ شریعت سے ایسی نادان بے پردہ بہنوں کو بھی حجاب اوڑھانا چاہتے ہیں جو اپنے دین اور اپنی دنیا دونوں کے فائدے سے انجان ہیں۔ ہم ان نوجوانوں کو بھی اس دین اور ملت کا سرمایہ سمجھتے ہیں جنہیں صحیح دھارے اور تربیت میں لانے کی ضرورت ہے جو مغربی بے راہ روی کے طوفان اور لعب ولہو میں گرفتار ہو کر کبھی میوزیکل کنسرٹوں (Musical Concerts) میں جاتے ہیں اور کبھی کھیل کے میدانوں میں تماشائیوں کی صورت نظر آتے ہیں۔

اِمارتِ اسلامیہ پچھلے انیس سال سے عامۃ المسلمین سے انہی بنیادوں پر تعامل کرتی رہی ہے اور دیگر جماعتوں اور تنظیموں کو بھی ایسے ہی تعامل پر تحریض دِلاتی رہی ہے جو پچھلے چودہ سو سال سے سلف وخلف کا طریقہ رہا ہے۔ وہ کبیرہ گناہوں کے مرتکب مسلمانوں سے ویسا ہی تعامل کرتے ہیں جس پر علمائے اہلِ سنت والجماعت کا چودہ صدیوں سے اجماع چلا آ رہا ہے۔ وہ خوارج اور معتزلہ کی طرح ان اکبرالکبائر کے مرتکب عاصیوں کی تکفیر کر کے، ان کے قتل کرنے کو بہترین عبادت نہیں سمجھتے بلکہ ان عاصیوں کی اصلاح اور انہیں راہِ جہنم سے ہٹا کر راہِ جنت پر ڈالنے کو بڑی عبادتوں میں سے گردانتے ہیں۔ افسوس کی بات تو یہ ہے کہ آج امت میں سے بعض گمراہ جماعتیں اور تنظیمیں مسلمانوں کی تکفیر اس لیے کر رہی ہیں کہ وہ ان کی جماعت یا تنظیم میں نہیں اور کسی اور جماعت یا تنظیم کے امرا کی جہاد اور دیگر عبادات پر بیعت کیے ہوئے ہیں۔ یعنی ان کی تکفیر کا مدار بقولِ شیخ ابوفراس سوری (حفظہ اللہ) اطاعت پر ہے۔ پچھلے زمانے کے گمراہ فرقے مسلمانوں کی تکفیر معصیت کے باعث کرتے تھے جب کہ آج کے گمراہ فرقے اللہ کی اطاعت، اس کی عبادت کی غرض سے اقدام کرنے والوں کی تکفیر کرتے ہیں اور ان کی گردنوں پر چھری پھیرنے جیسے قبیح جرم اور معصیت کو اطاعتِ الٰہی کہتے ہیں! **فسبحان من خلق!**

امارتِ اسلامیہ اپنے مامورین کو چاہے وہ افغانستان میں ہوں یا الجزائر، مالی، صومالیہ، شام وعراق یا یمن و پاکستان میں، چاہے ان کی تنظیم کا نام القاعدہ ہو یا تحریکِ طالبان یا انصار الشریعہ...... وہ سب کو یہی تلقین کرتے ہیں کہ اپنے مشائخ و امرا کی اطاعت کریں، فرمانِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق اپنے امرا کی خیر خواہی کریں، ان کی اصلاح کی نوبت آئے تو شریعتِ مطہرہ کے بتائے طریقے پر کریں کہ یہ اہلِ جنت کے اعمال ہیں۔ اپنے مشائخ و امرا کی تذلیل نہ کریں، ان سے فحش کلامی نہ کریں، ان کی معصیت کے مرتکب ہو کر غیر شرعی کارروائیاں اور افعال نہ کریں کہ یہ اہلِ جہنم کے اعمال ہیں۔

امارتِ اسلامیہ کے کردار اور ان کی حیثیت کو سمجھنے کے لیے مجددِ جہاد، محسنِ امت شیخ ابوعبداللہ اسامہ بن لادن رحمہ اللہ کا اِمارتِ اسلامیہ کی امامتِ عظمیٰ یعنی بغرضِ خلافت بیعت کرنا اور امیر المجاہدین، حکیم الامت حضرتِ شیخ ابومحمد ایمن الظواہری حفظہ اللہ کا اپنے لاکھوں مامور مجاہد بیٹوں کے ساتھ اِمارتِ اسلامیہ کی بیعت کرنا کافی ہے۔ الفاظ کا دامن تنگ ہے، وقت قلیل ہے اور میری صلاحیت محدود، ورنہ اِمارتِ اسلامیہ کا ظرف وسیع ہے، اس کے پاس علاجِ تنگیٔ داماں بھی ہے، کردار وعمل کی طویل تاریخ بھی اور دینِ اسلام کی خدمت کی لامحدود مثالیں بھی۔

اے اللہ! اِمارتِ اسلامیہ کو مستحکم فرما، ان کے امیر کو صحیح فیصلے کرنے والا بنا، اپنی تائید کا معاملہ ہمارے امیر المومنین حضرت ملا اختر محمد منصور نصرہ اللہ کے ساتھ بھی ویسے ہی فرما جیسے ہمارے گمان کے مطابق تُو نے ہمارے امیر المومنین حضرت ملا محمد عمر مجاہد رحمہ اللہ کے ساتھ فرمایا تھا اور ہمیں ان کا مطیع وفرماں بردار بنا دے کہ وہ ہمارے امیر ہیں، ان کی اطاعت تیرے حبیب محمدِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت ہے اور اُن کی اطاعت تیری اطاعت ہے، آمین ثم آمین یا ربّ العالمین۔

و صلی اللّٰہ تعالیٰ علی خیر خلقه محمد و علی آله و أصحبه و من تبعهم باحسان إلی یوم الدین، و آخر دعوانا أن الحمد للّٰہ ربّ العالمین۔

☆☆☆☆☆

08 اگست: صوبہ قندوز............ ضلع خان آباد.................. جنگ جوؤں کے اہم اجلاس کے دوران میں فدائی حملہ............ 7 کمانڈروں سمیت 31 اہل کار ہلاک اور 26 زخمی

وہ پوری دنیا میں منفرد تھا تو اُس کا غم بھی منفرد ہے

مولوی محمد حود نورستانی

تیرے جانے کا غم ایسا ہے کہ اس پر اگر تخیل کی پرواز دم توڑ گئی ہے تو کوئی اچنبے کی بات نہیں...... کہ چشم فلک نے نوحے کی آواز سن کر فاروقی دُرّے کو اٹھتے اور پھر خالدؓ کی موت کا سن کر گرتے پہلے بھی دیکھا ہے...... آج ہمارے لیے ہمارا خالدؓ ہی رخصت ہوا ہے...... اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار ہی سے ہم محروم ہوئے ہیں...... یہ نوحے...... تعزیتیں...... خراج ہائے تحسین...... یہ سب دراصل وہ تسلیاں ہیں جو ہم اپنے آپ کو دیتے ہیں!!! نہ یہ کہ تجھ ایسے ابطال کے رخصت ہوجانے پر غم واندوہ کے پہاڑ جو ہم پر ٹوٹ پڑتے ہیں اور شفقتوں بھرا سائبان جو ہم سے چھن جاتا ہے' اُس کا کوئی حق ادا کر رہے ہوتے ہیں!!!

وہ سیدنا فاروقِ اعظمؓ کی درویشانہ سپہ سالاری کا پَرتو تھا...... اس کے علاوہ کوئی تشبیہ، کوئی استعارہ اس کی شان بیان نہیں کرسکتا...... وہ اپنی ذات میں مکمل منہج تھا...... ایک پورا عہد تھا جو اپنی وفات کے ساتھ ختم ہوگیا...... اس نے اپنے عمل سے بتا دیا کہ تاریخ میں عزم و ہمت کے جتنے کردار ملتے ہیں وہ کوئی آسمانوں سے نہیں اترتے تھے، وہ ایسے ہی گوشت پوست کے انسان ہوتے تھے...... بس فرق یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے ہیں اور پھر رب ان کے ساتھ ان کے رب کے بارے میں گمان کے مطابق معاملہ فرماتا ہے......

حق تو یہ ہے کہ جو دل پر گزر رہی ہے الفاظ اس کا مفہوم ادا کرنے سے قاصر ہیں!!! کوئی نقشِ خیال ہوتو اسے لفظوں کی مالا میں پرونے کی کوشش کروں...... آنسوؤں کو تو کوئی قادرالکلامی کی معراج کو پہنچنے والا بھی صحیح سے کبھی قرطاس کی نظر نہیں کرسکا......

تیرہ سال! جی ہاں پورے تیرہ سال!!! پوری دنیائے کفر اور اُن کے حواریوں کی دھمکیوں اور لالچ کے مقابلے میں صرف ایک اللہ کی رضا وخوشنودی کو سامنے رکھ کر سوچنا اور اُسی کے مطابق ہر ہر قدم اٹھانا' یہ صرف ملا عمرؒ ہی کا خاصہ تھا!!!

آپ کو ایک ہاتھ پر سورج اور دوسرے پر چاند رکھ دیے جانے کی پیش کش ہوئی مگر سچے مدنی آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے امتی نے اپنے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت تازہ کر دی!!! کہ نہیں!!! جو کر سکتے ہو کر گزرو!!! نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت پر حرف نہیں آنے دوں گا!!!

اور پھر پوری دنیا نے اپنے سر کی آنکھوں سے دیکھا کہ وہ بوریا نشین آخری دَم تک صرف ایک اللہ کی تائید ونصرت سے' خلا میں بیٹھ کر زمین سے چیونٹی تک ڈھونڈ لینے کا دعویٰ کرنے والی ٹیکنالوجی کو ناک رگڑواتا رہا......

ایک پاکستانی مجاہد نے عرب مجاہد عالم، شیخ عیسیٰ فک اللہ اسرہ سے پوچھا کہ آپ عرب حضرات میں اتنے بڑے بڑے عالم بھی موجود ہیں تو پھر بھی آپ نے ملا عمر' جو علمی اعتبار سے بہت معروف نہیں ہیں' کی بیعت کیسے کرلی؟ تو انھوں نے فرمایا؛

> ''سلف صالحین کی دینی غیرت وحمیت کے جو تذکرے اور جو شان ہم نے کتابوں میں پڑھی تھی وہ آج پوری دنیا کے اندر ہم نے عملاً صرف امیر المومنین ملا محمد عمر حفظہ اللہ ہی میں دیکھی ہے چناں چہ کوئی وجہ نہیں تھی کہ ہم ان کی بیعت نہ کرتے۔''

رب کریم نے قوی ایمان ،حمیت، ایفائے عہد، جرات، پامردی، سادگی، مہمان نوازی' حکمت ودانائی' رازداری سمیت کتنے عناصر سے ملا عمر کا خمیر اٹھایا ہوگا...... کوئی ایک مقام تو ایسا ہوتا جہاں نفس غلبہ پاتا اور رب کی محبت میں مجنوں بن جانے والے سے کوئی ایک فیصلہ خلاف شریعت کروالیتا...... کوئی نہیں! واللہ! کوئی مقام، کوئی لمحہ ایسا نہیں!

معاصر جہاد اور شخصیات کی اہمیت:

شخصیات یقیناً اہم ہوتی ہیں اور اس اہمیت سے انکار کم عقلی ہی کی نشان دہی کرتا ہے مگر شخصیات کا ایسی اہمیت اختیار کر جانا کہ وہ نہ رہیں تو جدوجہد ختم ہوجائے گی کسی فکر کے اصولی سطح پر کمزور ہونے کی علامت ہوا کرتی ہے۔ الحمد للہ! طالبان کی نفاذ شریعت کے لیے جاری جدوجہد شریعت کے اعلیٰ فہم اور عامۃ المسلمین کے مصالح کی رعایت کے ایسے حسین امتزاج کا مجموعہ ہے کہ اس کے لیے اب شخصیات بہت زیادہ اہم نہیں ہیں۔ اب تو طالبان کے پاس ملا عمر صاحبؒ جیسی کرشماتی شخصیت اگر نہ بھی ہو تو ایک ایسا فرد بھی اس ساری جدوجہد کو سنبھال سکتا ہے جس میں مناسب درجے کی انتظامی صلاحیتیں (Managerial Abilities) ہی ہوں۔ لہٰذا امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہدؒ کے اس دنیا سے رخصت ہوجانے کے بعد اگر کوئی یہ سمجھتا ہے کہ امارت اسلامی افغانستان کی جدوجہد کمزور ہوجائے گی تو اُس کی ایسی سوچ کو حماقت ہی سے تعبیر کیا جاسکتا ہے۔

عسکریت کا مایہ نازامام:

یہ ایک حقیقت ہے کہ عسکریت بغیر تنظیم کے نہیں چلتی' اس کی بنیادی ترین ضروریات میں سے ایک تنظیم سازی ہی ہے۔ (بقیہ صفحہ ۴۳ پر)

08 اگست: صوبہ بغلان......ضلع پل خمری......مجاہدین کا حملہ......10 اہل کار ہلاک اور 3 زخمی......ایک رینجر گاڑی بھی تباہ

امیر المومنین، ملا محمد عمر مجاہد رحمہ اللہ کی سیاست

حسیب احمد جامعی

ہم جدید سیکولر جمہوری سیاست کے تشکیل کردہ سماج میں رہ کر دین اور اخلاق و اقدار سے عاری مروجہ اس جمہوری سیاست کے اتنے عادی ہو گئے ہیں کہ اب اس سے مجرد ہو کر سوچنا بھی ہمارے لیے ممکن نہیں رہا ہے۔ اب ہم جب بھی کسی بات کو اس کے سیاسی تناظر میں دیکھنے کی کوشش کرتے ہیں تو ہمیں شریعت کی بجائے اس سیکولر جمہوری سیاست (بھلے کتنا ہی اسلامی کا سابقہ لگا لیں) کے اصول اور اس کی حرکیات زیادہ عزیز ہوتی ہیں اور ان اصولوں پر پورا اترتا فیصلہ ہی ہمیں سیاسی محسوس ہوتا ہے خواہ وہ کتنا ہی غیر شرعی کیوں نہ ہو اور حق سبحانہ وتعالیٰ کو راضی کرنے والا کوئی فیصلہ اس سیکولر فریم کے اندر ہمیں ایک غیر دانش مندانہ اور سیاسی فہم وفراست سے عاری دکھائی دیتا ہے۔ ملا عمر صاحبؒ کی سیاست کے ناقدین کا بھی اصل مسئلہ یہی ہے کہ وہ سیکولر اور لبرل سیاست سے ہٹ کر سوچنے اور سمجھنے کے ہی قابل نہیں ہیں لہٰذا انھیں آپؒ کے فیصلے اور سیاسی بصیرت ناقص محسوس ہوتی ہے۔ پاکستانی "اہل دانش" حلقوں کے اکثر ناقدین کی تنقیدات کا خلاصہ نکالا جائے تو یہی نتیجہ نکلتا ہے کہ ملا عمر کی سیاست شریعت کی پاس داری پر کیوں کھڑی تھی؟! یہ جمہوری سیاست چونکہ مفادات کے کھیل سے شروع ہو کر مفادات کے کھیل پر ہی ختم ہوتی ہے لہٰذا یہاں شریعت کی پاس داری جیسا رویہ ایک غیر عقلی رویہ کہلاتا ہے!!!

ملا عمرؒ کی سیاسی بصیرت کو سمجھنا ان کور ذہنوں اور مادیت پرستوں کے لیے انتہائی مشکل بلکہ ناممکن ہے جب کہ قدیم اور منصوص سیاست شرعیہ کا جدید دور میں احیا حضرت امیر المومنین رحمہ اللہ کو اسلامی میدان سیاست کا مجدد بناتا ہے جس کے پاس موجودہ حالات ہی نہیں بلکہ مستقبل میں دیکھنے والی آنکھ موجود تھی۔ اپنے پیچھے لوگوں کو ایسی حالت میں چھوڑ کر جانا کہ ان کے اندر سیاسی تفریق موجود ہو کبھی بھی ایک بڑے سیاسی دماغ کی پہچان نہیں ہو سکتا ہے۔ تاریخ انسانی اس بات کی گواہ ہے کہ جس کسی کو بھی سیاسی بصیرت حاصل رہی ہے اس نے ایسے فیصلے کیے ہیں کہ اس کے بعد ہمیشہ استحکام قائم رہے عظیم سیاسی دماغ ہمیشہ آنے والے دور کو دیکھ کر فیصلے کرتے ہیں۔ قرآن کریم اسی سیاسی بصیرت کی جانب ایک واقعے سے رہنمائی کرتا ہے؛

فَلَمَّا قَضَيْنَا عَلَيْهِ الْمَوْتَ مَا دَلَّهُمْ عَلَى مَوْتِهِ إِلَّا دَابَّةُ الْأَرْضِ تَأْكُلُ مِنسَأَتَهُ فَلَمَّا خَرَّ تَبَيَّنَتِ الْجِنُّ أَن لَّوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ الْغَيْبَ مَا لَبِثُوا فِي الْعَذَابِ الْمُهِينِ (السبا۔ ۱۴)

"پھر جب ہم نے اس کی موت کا حکم جاری کیا، انہیں (جنوں کو) اس کی موت کا پتہ نہ دیا، مگر گھن کی طرح کیڑے (دیمک) نے، وہ اس کا عصا کھاتا تھا، پھر جب وہ گر پڑا تو جنوں پر حقیقت کھلی، اگر وہ غیب جانتے ہوتے تو وہ نہ رہتے ذلت کے عذاب میں۔"

حضرت سلیمان علیہ السلام نے بیت المقدس کی تعمیر پر جنات کو مقرر کیا ہوا تھا یہ جنات طبعی طور پر سرکش تھے اور صرف حضرت سلیمان علیہ السلام کی نگرانی میں کام کرتے تھے، اور اندیشہ تھا کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کی وفات کے بعد وہ کام کرنا چھوڑ دیں گے، اس لیے جب ان کی وفات کا وقت قریب آیا تو انہوں نے یہ تدبیر اختیار کی کہ جنات کی نگاہوں کے سامنے ایک عصا کے سہارے اپنی عبادت گاہ میں کھڑے ہو گئے، جو شفاف شیشے کی بنی ہوئی تھی، تاکہ جنات انہیں دیکھتے رہیں، اسی حالت میں ان کی وفات ہو گئی، لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کے جسم کو عصا کے سہارے کھڑا رکھا، اور جنات یہ سمجھتے رہے کہ وہ زندہ ہیں، یہاں تک کہ انہوں نے تعمیر کا کام مکمل کر لیا...... پھر اللہ تعالیٰ نے اس عصا پر دیمک مسلط فرما دی جس نے عصا کو کھانا شروع کیا، عصا کمزور پڑ گیا، اور حضرت سلیمان علیہ السلام کا جسم گر پڑا، اس وقت جنات کو احساس ہوا کہ وہ اپنے آپ کو جو عالم الغیب سمجھتے تھے وہ کتنی غلط بات تھی اگر انہیں غیب کا پتہ ہوتا تو وہ اتنے دن تک غلط فہمی میں مبتلا رہ کر تعمیر کے کام کی تکلیف نہ اٹھاتے۔ (توضیح القرآن)

اس عظیم جہادی قائد کی وفات کا چھپایا جانا بھی ایسا محسوس ہوتا ہے کہ لازمی طور پر ان کی وصیت کا حصہ ہو گا اور یہ حکمت عملی ان کی زبردست سیاسی بصیرت کو واضح کرتی ہے۔ اس حکمت عملی کا ایک بنیادی اور واضح فائدہ یہ ہوا کہ بغیر کسی انتشار کے ان کی جماعت کو سنبھلنے کا موقع ملا اور شوریٰ کو بنا کسی مخالفت اپنے فیصلے کرنے کی مہلت دستیاب ہوئی۔

ملا عمر کی سیاست کی معراج:

جب اللہ تعالیٰ نے طالبان مجاہدین کو افغانستان میں تمکین عطا کی تو انہوں نے سیاست شرعیہ کے عین مطابق دنیا بھر کے مظلومین اور ستائے ہوؤں کے لیے اپنے دروازے کھول دیے اور ایک پوری عالمی تحریک جہاد کو کسی بھی پریشانی کے بغیر یہاں قندھار و غزنی کی آزاد فضاؤں میں آزادی کے ساتھ تفکیر، تدبیر اور تعمیل کے مراحل سے گزرنے کا موقع فراہم کیا۔ شیخ اسامہؒ نے اپنی عالمی تحریک جہاد "جماعت القاعدۃ الجہاد" کے عملی پہلو کے تمام نقوش اس مرد جری کی شرعی سیاست کے عملی ظہور کے بعد کھینچے تھے۔

دانش فروش کوڑھ مغز، امریکی مطالبے پر شیخ اسامہ کو امریکہ کے حوالے نہ

08 اگست: صوبہ لغمان............ ضلع قرغئی............ مجاہدین کا حملہ............ 13 اہل کار ہلاک اور 3 زخمی

کرنے کو ملا عمرؒ کا انتہائی بے ہودہ فیصلہ قرار دیتے ہیں جب کہ حقیقت یہ ہے کہ یہ فیصلہ ملا عمر کی سیاست کی معراج تھا۔ جب دنیائے کفر ہی نہیں بلکہ مسلمان ملک بھی امریکہ کی صف میں کھڑے ہو گئے تو ملا عمرؒ نے نبوی سیاست کا عملی اظہار کیا اور شیخ اسامہؒ کو امریکہ کے حوالے کرنے سے انکار کر دیا!!! تب یقیناً ملا عمر نے تصور کی آنکھ سے عہد خلافت راشدہ کا مزاج اور رویہ اپنے سامنے دیکھا ہوگا!!! اِس درویش نے یہ سب دیکھ کر پھر وہی جذبہ اپنے دل میں جاگزیں ہوتا محسوس کیا ہوگا کہ مجھے اس جدید جاہلی تہذیب کے ''مہذب'' بھیڑیے اگر پھاڑ کھائیں تو میں تب بھی اسامہ کو اِن کے حوالے نہیں کروں گا!!!

ملا عمرؒ جہاد افغانستان اول کے مجاہدین کے اُس طبقے سے تعلق رکھتے تھے جنھوں نے خط اول (LineFront) پر دشمن کا سامنا کیا تھا۔ اگلے محاذوں پر قربانیاں دینے والے مجاہدین کی قربانیوں کو جب انہوں نے چند جہادی قائدین کی آپس کی ''دلچسپیوں اور ترجیحات'' کی وجہ سے ضائع ہوتے'اِن جہادی زعما کو ذاتی اقتدار کی خاطر مظالم ڈھاتے اور شریعت کو پامال کرتے دیکھا تو انہوں نے تحریک طالبان کی بنیاد رکھی۔

دنیا کی تاریخ کے جنگی تجربات سے ایک ہی سبق ملتا ہے اور اسلامی تاریخ بھی اس پر شاہد ہے کہ صرف وہی مسلح مزاحمت کامیاب ہوتی ہے جس کا ایک متفقہ سیاسی نظم قائم ہو اور اُس کی فوجی تنظیم نظری اور عملی ہر دو سطح پر اس کے ماتحت ہو۔ اس کا سب سے بہتر طریقہ یہ تھا کہ افغان مجاہدین کی ایک متفقہ جلاوطن حکومت بنتی اور اُسی کی سربراہی میں جہاد میں حصہ لیا جاتا اور دوسرے ممالک مثلاً پاکستان، امریکہ وغیرہ سے وہی جلاوطن حکومت معاہدے کرتی لیکن پاکستان نے اپنے قومی مفادات کو سامنے رکھتے ہوئے اس کے برعکس طریقہ اختیار کیا اور یہ کوشش کی کہ زیادہ سے زیادہ مجاہد تنظیمیں بنیں۔ چنانچہ کچھ تنظیمیں تو براہ راست بنائی گئیں مثلاً حکمت یار نے ربانی سے الگ ہو کر ۱۹۷۹ء میں حزب اسلامی قائم کر لی۔ پھر سیاف نے ۱۹۸۰ء میں 'اتحادِ اسلامی' قائم کی۔ مجددی نے 'جبہہ نجات ملی' قائم کی۔ مولوی محمد نبی محمدی 'حرکت انقلاب اسلامی' کے سربراہ تھا اور پیر گیلانی نے 'محاذ ملی افغانستان' قائم کی۔ اس کے علاوہ اسی عمل سے شہ پا کر اہلِ تشیع کی بھی کئی تنظیمیں بن گئیں۔ پاکستان نے اس عمل کی خوب خوب حوصلہ افزائی کی۔ اس سے جنرل ضیاء کی حکومت کا اصل مقصد یہ تھا کہ تمام افغان تنظیمیں ایک خاص حد سے زیادہ طاقت ور نہ ہونے پائیں اور اس طرح حکومت پاکستان کے قابو میں رہیں۔ [ٹھیک یہی معاملہ ان طاغوتی قوتوں نے جہاد کشمیر کے ساتھ کیا ہے اور ایک مضبوط اور خود مختار کشمیری جہادی تحریک کو کبھی بھی کھڑا نہیں ہونے دیا ہے] فوجی حکومت کا خیال یہ تھا کہ اس طریقے سے اپنے مفادات کو مدنظر رکھتے ہوئے افغانستان کے بارے میں اصل فیصلے کا اختیار اس کے پاس رہے گا اور امریکی امداد میں وہ اپنا حصہ زیادہ سے زیادہ رکھ سکے گی۔ اس وقت کے پاکستانی جرنیلوں کا یہ خیال تھا کہ آئندہ کے افغانستان کو پاکستان کی ایک طفیلی ریاست، بلکہ درحقیقت پاکستان کا پانچواں صوبہ بن کر رہنا ہے۔ اس کو وہ تزویراتی گہرائی (StrategicDepth) کے نام سے پکارتے تھے۔ یہ بہت خود غرضانہ، غلط اور بے اصولی پر مبنی مقصد تھا اور ایک بالغ نظر غیر جانب دار مبصر کے لیے یہ اندازہ کرنا قطعاً مشکل نہیں ہے کہ مستقبل کے تمام مسائل نے اسی فیصلے سے جنم لیا۔

ظاہر ہے کہ جب مختلف مسلح تنظیموں کے پاس وسائل، ڈالر اور اسلحہ موجود ہو تو علاقے پر قبضے کے لیے وہ آپس میں بھی لڑیں گی۔ چنانچہ یہ تمام تنظیمیں آپس میں بھی لڑتی رہیں اور روسیوں کے خلاف بھی لڑتی رہیں۔ چونکہ مجاہدین کی کوئی جلاوطن حکومت موجود نہیں تھی اس لیے اقوام متحدہ کے تحت جنیوا مذاکرات میں ان کی نمائندگی نہیں تھی اور پاکستان کا نمائندہ موجود تھا، گویا پاکستان نے تمام پتے اپنے پاس رکھنے کا فیصلہ کیا ہوا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ ۱۹۸۸ء میں جنیوا معاہدے پر دستخط افغانستان کے ڈاکٹر نجیب اللہ کے نمائندے اور حکومت پاکستان کے ہوئے۔ اگر اس کے بجائے یہی معاہدہ ڈاکٹر نجیب اللہ اور مجاہدین کی جلاوطن حکومت کے درمیان ہوتا تو پرامن انتقال اقتدار عمل میں آتا۔ ہاں یہ بات ضرور ہے کہ وہ پاکستان کا پانچواں صوبہ بننے کے بجائے ایک آزاد افغانستان ہوتا۔

فروری ۱۹۸۹ء میں روسی افواج افغانستان سے نکل گئیں اور اس کے بعد تین برس تک ڈاکٹر نجیب اور مجاہدین کے درمیان لڑائی جاری رہی۔ مارچ ۱۹۹۲ء میں کابل کے دفاع پر مامور جنرل رشید دوستم کی بغاوت کی وجہ سے احمد شاہ مسعود کو کابل پر قبضے کا موقعہ ملا۔ اب ایک اور خوں ریز دور کا آغاز ہوا جن میں تمام مجاہدین تنظیمیں آپس میں لڑتی رہیں۔ اگلے ۴ برس پورا افغانستان لاقانونیت، ظلم، بے انصافی اور طوائف الملوکی کی تصویر بنا رہا اور پھر بالآخر اسی انتشار کے دوران میں طالبان نے جنم لیا۔ **اس ساری صورت حال کا بغور جائزہ لیا جائے تو افغانستان کے حالات کی خرابی میں روسی افواج کی مداخلت کے بعد سب سے زیادہ کردار جنرل ضیاء کی غلط پالیسی کا تھا جسے بعد میں جنرل حمید گل جیسے لوگوں نے جاری رکھا۔ پاکستان کی مذہبی جماعتوں نے بھی یہاں وہی کردار ادا کیا جو فوج اور آئی ایس آئی ادا کر رہی تھی اور یہ اس پاکستانی پالیسی کی پشت پر کھڑی رہیں نیز تمام افغان مجاہد تنظیمیں بھی اس کی ذمہ دار ہیں کہ ان میں سے کسی بھی تنظیم کی قیادت نے افغانستان کے اتحاد اور اسلام کے ارفع واعلیٰ اصولوں کی خاطر اپنی انا کی قربانی نہیں دی۔** طالبان تحریک اصلاً اس انتشار کے خلاف عوام کے سب سے بڑے فعال طبقے اور مسلم معاشرے کی فطری قیادت یعنی علمائے حق اور دینی مدارس کے نوجوان طلبہ کا احتجاج اور بغاوت تھی۔

طالبان کا دور حکومت ۱۹۹۵ء سے ۲۰۰۱ء تک تقریباً ٦ سال کے عرصے پر محیط ہے اس دوران میں ان کا زیادہ تر وقت اپنے حریف ایرانی حمایت یافتہ شمالی اتحاد سے جنگ میں گزرا۔ افغانستان کو اگر کوئی چیز طالبان نے دی تھی تو وہ انصاف کی بروقت فراہمی اور امن وامان کی مثالی صورتحال تھی۔ ان کے زیر کنٹرول علاقوں میں شاہراہوں کو محفوظ بنا دیا گیا تھا۔ پوست کی کاشت پر پابندی عائد کر دی گئی تھی۔

(بقیہ صفحہ ۴۷ پر)

09 اگست: صوبہ پکتیا.................وزی زدران اور شواک اضلاع میں فوجی کارروان اور کے ضلعی مرکز پر حملے.................5 اہلکار ہلاک.................جب کہ 2 زخمی

''جاہل'' کہیں کے!!!

ثاقب سعید

مفاد پرستی کی ''سائنس'' کی ابجد سے بھی ناواقف اُس مولوی کو جاہل نہ کہیں تو اور کہیں بھی کیا؟! اُس کے کام ہی ایسے تھے کہ وہ کسی ایسے ہی لقب اور لیبل کا حق دار ٹھہرتا!!! یہ چار دن کی زندگی ٹھاٹھ باٹھ سے جینا ایویں ای تو ممکن نہیں ہو جاتی!!! اس کے لیے تو بڑا جوکھم اٹھانا پڑتا ہے!!! ضمیر اور خودی کو جلا ڈالنے والے آگ کے کئی دریا پار کرنا پڑتے ہیں!!! تب کہیں جا کر کنارے پر لگنے کا امکان پیدا ہوتا ہے!!! مگر وہ مولوی بے چارہ خدا پرستی، اتباعِ سنت، اخوتِ مسلم اور ضمیر کا علَم تھامے کھڑا رہا...... اور پھر ہوا کیا؟! وہی جو اِس سارے میں ایسے سر پھروں کے ساتھ ازل سے ہوتا آیا ہے...... کہ اس دنیا میں بہر حال حق تعالیٰ ایسوں کو ایک بار آزمائش کے شکنجے میں کس ڈالتے ہیں اور پھر انہیں ثابت کرنا ہوتا ہے اور اُس رب کی توفیق سے وہ یہ ثابت بھی کر گزرتے ہیں کہ ہاں اپنی زبان و قلم سے جو ہم نے کہا، اُس کے اور ہمارے عمل کے بیچ لمحے بھر کا بھی وقفہ نہیں ہے......

اُس مولوی کی حکومت گئی...... گھر بار چھوڑنا پڑا...... عزیز رشتہ داروں سے سالوں بعد بھی ملنا ممکن نہ رہا...... کوئی نوکری اور بنک بیلنس تو اِس جاہل مولوی کا تھا ہی نہیں...... ایجنٹ ہونے کے لاتعداد طعنے سنتا رہا...... لیکن اُس کی ہمت کا خمیر جانے کہاں سے اٹھا تھا؟! آخر کبھی تو کمزور پڑ جاتا...... ایک جملہ تو کسی جلسے جلوس میں...... کسی ٹاک شو میں آ کر اپنی صفائی میں کہہ جاتا......

نہیں اُس نے ایسا کچھ نہیں کیا...... وہ شاید دِکھنے کی حد تک ہی ہم جیسا گوشت پوست کا دِکھتا تھا اور اصل میں کچھ اور تھا...... وہ کر بھی کیسے سکتا تھا...... جب رب کی توحید اور نبی کی سنت جسم کے پورے پورے میں رچ بس جائے تو پھر دنیا والوں کی عقل کے پیمانے پر پورا اترتے اقدامات ایسے انسان سے اٹھائے ہی نہیں جاتے...... اُس کی غور و فکر کی صلاحیتوں میں کامل درجے کی روحانیت پیدا ہو جاتی ہے...... پھر اُس کی ذات سے منسوب کرامات ایک ایک کر کے نہیں دیکھنا پڑتیں بلکہ اُس کا پورا کا پورا عہد ہی کرامت ہوتا ہے!!! ایک ایسا موجود ہو تو اس کے تو دائیں بائیں والوں سے بھی کرامات ظاہر ہوتی ہیں!!!

آیئے ذرا بہت ہی مختصر سا جائزہ جدید ترین ترقی یافتہ دنیا کی حکومتوں کے مقابل اِس جاہل مولوی کے طرزِ حکمرانی کا لیتے ہیں؛

☆ اُس کے عہد میں ایک عورت قندھار سے کابل تک بلا خوف و خطر سفر کرتی تھی......!!!

☆ جس نے پورے افغانستان کو ''ڈی ویپنائز'' ہتھیاروں سے پاک کیا......!!!

☆ جس نے ۹۵ فی صد پوست پیدا کرنے والے ملک کو ایک ''نوٹیفکیشن'' سے ''پوست فری'' کر دیا......!!!

☆ جس کا وزیر داخلہ اپنے دفتر کا دروازہ خود کھولتا اور راتوں کو کابل و قندھار کی گلیوں میں گشت کرتا تھا......!!!

جی ہاں!

اس سب کے باوجود وہ ''جاہل'' تھا

کیونکہ

اسے ''جرمن شیفرڈ کتے'' گود میں بٹھا کر پریس کانفرنس کرنا نہیں آتا تھا......!!!

دوستوں کو ڈالروں کے عوض ''فروخت'' کرنا نہ سیکھ سکا......!

وہ اپنی ''ماں بیٹیاں'' امریکی صدور کے ساتھ نچوانا ''بے غیرتی'' سمجھتا تھا......!!!

ہاں!

وہ ''جاہل'' تھا!

اسے ''سفیر'' فروخت کرنا نہیں آتا تھا......!!!

وہ اللہ کے علاوہ کسی سے ''ڈرتا ورتا'' نہیں تھا......!!!

جی ہاں وہ گنوار تھا!

''چودہ سو سال'' پرانی باتیں کرتے تھا......!!!

وہ

''متعفن مغربیت'' کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ تھا......!!!

وہ

مغرب کی روایت کے مقابل انسانوں کو جانوروں سے زیادہ ''حقوق'' دیتا تھا......!!!

جی ہاں!

یہ اس کا جرم تھا......

وہ ''پتھر کے زمانے'' کی باتیں کرتے تھا......!!!

اسی لیے تو اسے ''پتھر کے زمانے'' میں بھیجنے کی باتیں کرنے والے اس سے ''مذاکرات'' کی ''بھیک'' مانگتے پھرتے تھے......!!!

اور......

اُس جاہل کے جاہل مریدوں کو دیکھو وہ جاتے جاتے اُن میں بھی جہالت کوٹ کوٹ کر بھر گیا ہے......

09 اگست: صوبہ قندوز............دشت آرچی اور امام صاحب اضلاع...............فوجی اور پولیس اہل کاروں کے ساتھ جھڑپیں............... 11 اہل کار ہلاک اور 14 زخمی

اب اِن ''جاہلوں'' کو دیکھو......

اِنہوں نے چاند سورج کو ہاتھ پر رکھ دیے جانے کے امکان پر بھی توحید کے تقاضے سے ذرا سا بھی پیچھے ہٹ جانے سے انکار کا سبق کیا سیکھا ہے!

یہ تو اِس دنیا کی عالمی سیاست کے سکہ بند اصول ''لو دو کی پالیسی'' کے سرے سے قائل ہی نہیں ہو رہے ہیں......انہیں کون سمجھائے کہ دنیا بہت آگے چلی گئی ہے یہاں تو سیاسی مفادات کی خاطر عقیدے کے تقاضوں تک پر سمجھوتے کر لیے جاتے ہیں......اور تم ابھی چودہ سو سال پہلے سکھائے گئے سبق ''تمہارے لیے تمہارا دین اور ہمارے لیے ہمارا دین'' کو ہی سینے سے لگائے بیٹھے ہو!!!

کہتے ہیں

مذاکرات کریں گے!!!

ہاں لیکن

''ابھی نہیں''......!!!

اگر جہاد کا کوئی فائدہ' کوئی مصلحت دِکھی تو ضرور کریں گے

مگر تب بھی!

کریں گے اپنی مرضی سے! اپنے اصولوں پر اور اپنی شرائط کے مطابق!

کہ شرائط ہمیشہ فاتح طے کرتا ہے

بھلا تاریخ نے کبھی مفتوح اور مغلوب کے بھی اپنی شرائط منوا سکنے کی کوئی گواہی دی ہے؟!

اب ان جاہلوں کو کون سمجھائے؟!

بھلا کوئی ایسا بھی کرتا ہے؟!

اور پھر

وقت کی ''سپر پاور'' کے ساتھ......؟؟؟

جاہل کہیں کے!!! ایک سے بڑھ کر ایک جاہل!!!

☆☆☆☆☆

بقیہ: وہ پوری دنیا میں منفرد تھا تو اُس کا غم بھی منفرد ہے

ملا عمرؒ نے روپوشی کی زندگی گزار کر جس طرح سے تیرہ سال جہاد کی قیادت کی ہے پوری انسانی تحریک اس کی مثال پیش کرنے سے عاجز ہے۔ آپؒ صرف دو لوگوں کے ذریعے اپنی جماعت سے رابطہ کرتے تھے لیکن اس سب کے باوجود آپ کا تسلط اور اختیار بے مثال ہے۔ آپ نے کبھی اپنی آپریشنل قیادت کے اجلاسوں میں شرکت نہیں کی مگر پھر بھی کبھی کسی نے آپ کے کسی حکم سے روگردانی نہ کی۔

کفر والوں کی اصل ناکامی:

امیر المومنین کی دو سال قبل وفات کی کفری اداروں کی تشہیر اصلاً اُن کے اپنے لیے پریشان کن ہونی چاہیے کہ آخر وہ کون سے عبقری ہیں جو تحریک جہاد کو ملا عمر کے بغیر بھی اُنہی کے منہج سے مکمل کامیابی کے ساتھ لے کر چل رہے ہیں اور امت کے جہادی بیٹوں کے لیے حوصلہ افزا کہ جہاد کو الحمد للہ ملا عمر جیسی قیادت ابھی بھی میسر ہے اور کفر والوں کو کچھ حاصل نہیں ہوا......اسی طرح کسی نے کہا تھا کہ ملا عمر نے اتنے سالوں میں معلوم نہیں کتنوں کو ملا عمر بنا دیا ہو لہٰذا کفار کو اب ملا عمر کی رخصتی سے کچھ حاصل نہیں ہوگا۔

ملا عمرؒ کا امتیازی وصف:

آپؒ ویسے تو اس عہد کا لاثانی کردار تھے اور آپ کی قائدانہ صلاحیتوں کے اتنے امتیازی پہلو ہیں جو ہمیں کسی دوسرے کی شخصیت میں نہیں ملتے۔ ان سب پر ہم ایسوں نے مفصل کلام کرنا ہو تو بھی کسی ایک کتاب میں ممکن نہیں پھر بھی ایک انتہائی منفرد وصف کی طرف قارئین کو متوجہ کرتے ہیں۔ عصر حاضر میں امت کے علمی حلقوں کے اکثر گوشوں میں زمانے کے چلن کے موافق دعوت دینے کے اسلوب کو اپنانے کا کہا بھی جا رہا ہے اور عملاً یہ کیا بھی جا رہا ہے۔ لیکن! ملا عمر معلوم نہیں کس عزم والے تھے کہ وہ کسی ایسے حیلے کے قائل نہ ہوئے۔ یہاں کی مذہبی قیادتیں مغربی طرز دعوت کی گرویدہ ہیں لیکن یہ درویش اس سے کوسوں دور مگر نتیجہ خیزیت (Productivity) میں کامل!!!

تنہائیوں میں بیٹھ کر آپ کا غور و فکر سیمینارز اور کانفرنسوں یا جلسے جلوسوں میں نہیں بلکہ کہیں کفر والوں کے سروں پر پھٹتا اور کہیں ان کے پیروں تلے سے زمین کھینچ کر' اللہ کا عذاب بن کر اپنی موجودگی کا احساس دلاتا تھا۔ آپ کی تنہائیوں کی خاموشیاں ارضِ افغاناں کے طول و عرض میں کسی شیر کی دھاڑ کی طرح سنی جاتی تھیں......

اے امیر محترم! آپ نے ایک دو یا چالیس پچاس فوجوں کو شکست نہیں دی بلکہ جدید دنیا کے جدید ترین طرز جنگ کو شکست دی ہے!!! آپ نے ترقی یافتہ آرٹ آف وار کو شکست دی ہے!!! اللہ آپ سے راضی ہو اور آپ کے بعد والوں کو آپ کا درست پیروکار بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

وہ شخص اب یاں نہیں ملے گا

نہ رو، اس کو کہ جلوہ فرما

وہ کہکشاں تا بہ کہکشاں ہے

فرازِ جنت کے سبزہ زاروں میں

رونقِ بزم قدسیاں ہے

ہوا مقرب وہ انبیا کا

وہ آج مخدومِ نوریاں ہے

وہ شخص اب یاں نہیں ملے گا!!!

☆☆☆☆☆

10 اگست: صوبہ غزنی......................صدر مقام غزنی شہر اور ضلع آب بند....................بم حملے اور جھڑپوں میں 6 اہل کار ہلاک

امارت اسلامیہ افغانستان......مہاجر کے لیے جائے پناہ، انصار کی بستی!

خباب اسماعیل

سوویت روس کے خلاف جہاد کا اختتام ہوا تو سقوطِ خلافت کے بعد عالمی کفر کے جبر کے سہتی امت کو کئی دہائیوں بعد فتح وسربلندی کے مناظر دیکھنے کو ملے تھے اور امت کے درد میں تڑپنے والوں میں خاص کیفیت سے سرشاری عام تھی کہ مجاہدینِ امت نے اللہ تعالیٰ کے بھروسے پر ایسی طاقت کو زیر کیا ہے جس کے سامنے بڑے سے بڑا ''مہان'' بھی پَر مارنے کی جرأت اپنے اندر نہیں پاتا تھا......اس جہاد کے ثمرات کو سمیٹنے اور قربانیوں کو بارآور بنانے کے لیے ضروری تھا کہ دنیا بھر میں دین کی بالادستی کا آغاز افغان سرزمین سے کیا جائے اور یہاں شریعت اسلامیہ کا مکمل نفاذ کر کے اللہ کے دین کی برکات سے دنیائے عالم کو بہرہ ور کروایا جائے لیکن شیطان لعین نے اس منزل پر پہنچنے سے پہلے ہی قافلے میں نقب لگائی اور وہ جو کمیونسٹ روس کے خلاف یک جان ہو کر صف بستہ تھے، اب آپس میں دست وگریباں ہوتے چلے گئے اور ثمراتِ جہاد؛ امت مسلمہ کی دسترس سے دور ہوتے چلے گئے......ایسے میں دنیا بھر سے آئے ہوئے وہ مخلص مجاہدین ومہاجرین جنہوں نے اپنے گھربار، کاروبار ودیار سب کچھ اللہ کے دین کے لیے چھوڑا، سخت بے کلی اور پریشانی کے عالم میں تھے اور جہادی جماعتوں کی باہمی لڑائیوں سے بُری طرح بددل ہو کر اپنے اپنے علاقوں اور خطوں میں چلے گئے......ظاہر ہے کہ جن آنکھوں نے میادینِ جہاد میں اللہ پاک کی نصرتیں نازل ہوتے دیکھی ہوں اور جن دلوں کو گھمسان کے خونیں معرکوں نے ہر طرح کے خوف سے آزاد کر دیا ہو؛ وہ تو جہاں بھی ہوں اور جہاں بھی جائیں؛ شریعت کی پاس داری اور اس کے احکام کی تنفیذ کی جدوجہد کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنائیں گے اور شیاطین وطواغیت کے قائم کردہ نظاموں کو اُلٹ دینے کی ہر تدبیر کریں گے......ان مجاہدین نے بھی اپنے سرزمینوں پر واپس جا کر وہاں بسنے والے مسلمانوں کو کفر کی غلامی میں گندھے حکمرانوں سے جان خلاصی کروانے اور اسلامی نظام کو قائم کرنے کے لیے جہاد فی سبیل اللہ کے میدان سجانے کی دعوت کا آغاز کیا......اہل اسلام کی گردنوں پر سوار خائن ومرتد حکمرانوں کے لیے یہ دعوت کسی پیغام موت سے کم نہ تھی......

لہٰذا ان بندگانِ خدا کو کلمۂ حق کہنے کی پاداش میں اپنے اپنے گھروں کو ایک بار پھر چھوڑنا پڑا......ان تمام مجاہدین کی قیادت مکتب عبداللہ عزام شہیدؒ کے راہ رو شیخ اسامہ بن لادنؒ کر رہے تھے......آپ کو بھی آل سعود نے سرزمین حرمین میں چند سال بھی قیام کرنے نہ دیا اور آپ اپنے تمام ساتھیوں کو لے کر سوڈان ہجرت کر گئے......سوڈان میں ان دنوں عمر بشیر کی سرکردگی میں اسلام پسندوں کی حکومت تھی......اس حکومت نے پہلے پہل ان مجاہدین کی خوب آؤ بھگت کی، لیکن کچھ ہی عرصے بعد امریکی دباؤ کو یہ اسلام پسند برداشت نہ کر سکے اور اُنہوں نے شیخ اسامہ سے معذرت کرتے ہوئے سوڈان چھوڑ دینے کا کہہ دیا......ایسے میں شیخ رحمہ اللہ نے اشارۂ غیبی سے رہ نمائی لیتے ہوئے اپنے ساتھیوں سمیت دوبارہ سرزمین افغانستان کا قصد کیا جہاں مولوی یونس خالص رحمہ اللہ آپ کے اولین انصار قرار پائے اور جلال آباد آپ کا مستقر ٹھہرا......

یہی وہ ایام ہیں جب امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد رحمہ اللہ کی قیادت میں مجاہدین طالبان؛ افغانستان کے مسلمانوں کو ظالم جنگ جو سرداروں اور اقتدار کے حریص کمانڈروں کے شکنجے سے نجات دلانے کے لیے معرکہ آرائیوں میں مصروف تھے......مولوی یونس خالص رحمہ اللہ؛ طالبان کے اتحادی تھے اور جلال آباد میں اُن کا خاصا اثر ورسوخ بھی تھا......اس کے باوجود امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد رحمہ اللہ کی خواہش تھی کہ شیخ اسامہ رحمہ اللہ اور آپ کے مہاجر ساتھی امارت کی میزبانی قبول کریں......شیخ اسامہ رحمہ اللہ نے حضرت امیر المومنین رحمہ اللہ کی خواہش کا احترام کرتے ہوئے طالبان کے ہاتھوں کو مضبوط کیا......آپ نے امیر المومنین کے ہاتھ پر بیعت کی، خود کو اُن کے سپاہی کے طور پر پیش کیا اور القاعدہ الجہاد کو امیر المومنین کے لشکروں میں سے ایک لشکر کے طور پر گردانا، جس کے جواب میں امیر المومنین رحمہ اللہ نے قافلۂ عالمی جہاد کے قائد کی بیعت قبول کر کے ان مہاجرین کی مکمل سرپرستی اور ہر طرح کے تعاون کی یقین دہانی کروائی......

ان دنوں دنیا بھر میں کہیں کوئی ایسا گوشہ اور قریہ نہیں تھا جہاں عرب وعجم کے یہ بے خانماں مہاجرین اپنے لیے کوئی جائے پناہ پاتے......ایسے میں امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد رحمہ اللہ کی حکم پر امارت اسلامیہ افغانستان نے ان کی مہمان داری اور نصرت کا بیڑہ اٹھایا، نا صرف اُنہیں افغانستان میں سکونت اختیار کرنے کا موقع فراہم کیا بلکہ اُنہیں دنیا بھر میں جہادی تحریک کے احیا کے کٹھن کام کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لیے ہر ممکن وسائل اور تعاون پیش کر دیا......ان مجاہدین نے امارت اسلامیہ کے تحت رہتے ہوئے افغانستان میں اپنے عسکری مراکز قائم کیے، اپنے ذرائع سے دنیا بھر میں پھیلے ہوئے مجاہدین کو امارت اسلامیہ افغانستان کی طرف ہجرت کرنے کی ترغیب دی، امارت اسلامیہ کو اس دور میں اہل ایمان کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کی گئی نعمت غیر مترقبہ گردانتے ہوئے اس نعمت کی قدر کرنے اور اس کا شکر ادا کرنے کی طرف دعوت دی گئی......اور اس زریں موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے امارت اسلامیہ کے تحت اپنی جہادی صفوں کو مضبوط کرنے کی منصوبہ بندی کی گئی......

10 اگست: صوبہ کابل............ضلع سروبی............مجاہدین کا سپلائی کانوائے پر حملہ............ 3 اہل کار ہلاک اور دو زخمی

نوجوانانِ اسلام کو ہجرت و جہاد کی ترغیب دینے سے پہلے اور دنیا کی آسائشوں کو خیر باد کہنے کی دعوت دینے سے پہلے شیخ اسامہ رحمہ اللہ نے بالفعل دنیا کی رنگینیوں سے کنارہ کشی اختیار کی......مال و دولتِ دنیا اور آرام و آسائش کی زندگی کو خیر باد کہہ کر پہاڑوں اور غاروں کی طرف رخ کیا......اپنے مال کو اللہ کی راہ میں جس طرح آپ نے کھپایا، اُس کی مثال اس دور میں شاذ ہی ملتی ہے...... یوں امارت کے زیرِ انتظام علاقوں میں جہادی تربیت اور عسکری تدریب کے مراکز قائم ہوئے اور دنیا بھر سے مجاہدین ان مراکز سے جہادی تربیت لینے اور امارت اسلامیہ کے جھنڈے تلے جہاد کرنے کے لیے کشاں کشاں چلے آئے......

یہ صورت حال کفر کے لیے کیونکر قابل قبول ہوسکتی تھی......لہٰذا امریکہ اور اُس کے عالمی کفری اتحادیوں نے اقوام متحدہ' جسے بجا طور پر 'اقوام ملحدہ' کہا جاسکتا ہے' کے ذریعے امارت پر معاشی پابندیاں لگوائیں اور شیخ اسامہ سمیت تمام مہاجرین کو دیس نکالا دینے پر دباؤ ڈالتے رہے...... یہ کافر، امیر المومنین رحمہ اللہ کو بھی عمر بشیر پر قیاس کیے بیٹھے تھے اور امارت اسلامیہ افغانستان کو بھی سوڈان کے ''اسلام پسندوں'' جیسی حکومت کی سمجھ رہے تھے جو ان کی چند دھمکیوں کے بعد گھٹنے ٹیک دے گی! لیکن قربان جائیں حضرت امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد نصرہ اللہ کی ایمانی کیفیت کے، آپ نے ایک لحظہ بھی کفر سے مرعوبیت کو اپنے قریب تک نہ پھٹکنے دیا اور باطل قوتوں کے سامنے سرنڈر کرنے سے قطعی انکار کردیا...... شیخ اسامہؒ کی حفاظت کی اور اُن کی حفاظت کی خاطر حکومت اور منصب تک کی قربانی دے دی۔ اُن کے ایمان کی پختگی اور مضبوطی کا اندازہ اُن کے ان الفاظ سے لگائیے:

''تمام حکومتیں ہمارے مقابلے پر آئیں تو بھی دنیا کی کوئی طاقت ہمیں اسامہ کو حوالے کرنے پر مجبور نہیں کرسکتی۔ شیخ اسامہ ہمارے مہمان ہیں انہیں ہم کسی دباؤ یا لالچ پر کسی کے بھی حوالے نہیں کرسکتے، کوئی بھی غیرت مند مسلمان کسی مسلمان کو کسی کافر کے حوالے نہیں کرسکتا۔ ہم اسامہ کی حفاظت آخر دم تک کریں گے اور ضرورت پڑی تو ان کی حفاظت اپنے خون سے کریں گے''۔

اس انٹرویو کے چند دن بعد امریکہ' افغانستان پر چڑھ دوڑا لیکن اُن کے موقف میں کوئی فرق نہیں آیا۔ امریکی حملے کے بعد بی بی سی نے دوبارہ انٹرویو کیا تو انہوں نے کہا:

''پورا افغانستان بھی اُلٹ جائے اور ہم تباہ و برباد بھی ہوجائیں تو بھی شیخ اسامہ کو کسی کے حوالے نہیں کریں گے۔ میری غیرت برداشت نہیں کرتی کہ کسی مسلمان کو کافر کے حوالے کروں۔ ہماری قوم اسلامی غیرت سے سرشار ہے اور ہم ہر قسم کے خطرات کو برداشت کرنے کے لیے تیار ہیں۔ امریکہ جو کرنا چاہتا ہے کرلے، ہم بھی جو کرسکتے ہیں کریں گے''۔

ایک مرتبہ بہت منتوں کے بعد آپ رحمہ اللہ' سعودی وزیر خارجہ ترکی الفیصل کو ملاقات کے لیے کچھ وقت دینے پر آمادہ ہوئے، دورانِ ملاقات ترکی الفیصل نے شیخ اسامہ رحمہ اللہ کی حوالگی کا مطالبہ کیا تو امیر المومنین رحمہ اللہ نے اُس سے انتہائی دُرشت اور سخت لہجے میں دوٹوک الفاظ کہے:

''جب تک ہمارے اندر خون کا ایک قطرہ بھی باقی ہے ہم شیخ اسامہ کی حفاظت کریں گے، خواہ افغانستان کے سب گھر تباہ ہوجائیں، پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جائیں اور لوہا پگھل جائے ہم پھر بھی اسامہ کو حوالے نہیں کریں گے''۔

آپ رحمہ اللہ اپنے اسی موقف پر قائم رہے، حتیٰ کہ معرکہ گیارہ ستمبر کے بعد جب امریکی غرور کا سر کچلا گیا تو امریکہ باؤلا ہوکر افغانستان کی اینٹ سے اینٹ بجانے نکل پڑا، آپ رحمہ اللہ نے دین کے احکامات کی پاس داری کرتے ہوئے اور مہاجرین کی نصرت کا حق ادا کرکے اپنی سلطنت، سُلطہ، اقتدار، تسلط اور ساری مملکت کو ہاتھ سے گنوانا منظور کرلیا لیکن کسی مسلمان کو کفار کے ہاتھوں میں دینے کی ذلت برداشت نہ کی...... جب کہ آپ رحمہ اللہ کے پڑوس ہی میں ایمان وغیرت سے بالکلیہ ہی عاری ایسے حکمران بھی موجود تھے جو شیر خوار بچوں تک کو ۵، ۵ ہزار ڈالر کے عوض امریکہ کو بیچتے رہے......

ستمبر ۲۰۰۱ء کے اواخر میں امریکی پٹھو پرویز مشرف نے اُس وقت کے آئی ایس آئی چیف جنرل محمود کو امیر المومنین کے پاس وفد کی شکل میں بھیجا...... جنرل محمود نے آپؒ کے سامنے امریکی طاقت اور اُس کی غضب ناکی کا نقشہ کھینچا اور شیخ اسامہ رحمہ اللہ کو امریکہ کے حوالے کرنے کا مشورہ دیا......حضرت امیر المومنینؒ نے جنرل محمود کو سادہ سے الفاظ میں جو پیغام دیا وہ اُن کی بے مثل ایمانی غیرت کا بیّن ثبوت ہے، آپؒ نے فرمایا:

''شیخ اسامہ کا مسئلہ فقط ایک فرد کا مسئلہ نہیں ہے بلکہ اب یہ دینِ اسلام کی عزت کا مسئلہ بن چکا ہے......امریکہ کی طاقت سے ہمیں ڈراتے ہو تو یاد رکھو کہ تم نے کبھی کوئی جنگ جیتی نہیں اور ہم نے کبھی کوئی جنگ ہاری نہیں!''

جنرل محمود نامرادیاں سمیٹ کر واپس آیا تو امریکہ نے افغانستان کو تاخت و تاراج کرنے کی مہم کا آغاز کردیا......اس موقع پر امریکی کے سرکاری نیوز چینل 'وائس آف امریکہ' اور برطانوی ٹی وی 'بی بی سی' کو امیر المومنین رحمہ اللہ نے پشتو میں انٹرویو دیے، ذرا وہ انٹرویو بھی ملاحظہ کیجیے!

۲۱ ستمبر ۲۰۰۱ء، وائس آف امیریکہ VOA کی ریڈیو پشتو سروس کا نمائندہ بذریعہ سٹیلا ئیٹ فون امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد نصرہ اللہ سے پوچھتا ہے۔

VOA: آپ اسامہ بن لادن کو نکال کیوں نہیں دیتے؟

امیر المومنین: ''اسامہ بن لادن کا مسئلہ نہیں ہے، مسئلہ 'اسلام' ہے۔ اسلام کی شان و شوکت کا سوال ہے اور افغانوں کی روایت کا''۔

VOA: آپ کو پتہ ہے کہ امریکہ نے دہشت گردی کے خلاف جنگ کا اعلان کردیا ہے؟

امیر المومنین: ''میرے سامنے دو وعدے ہیں۔ ایک اللہ کا جو فرماتا ہے میری زمین بڑی

11 اگست: صوبہ زابل.................صدر مقام قلات شہر، اٹغر اور شہر صفا اضلاع.................مجاہدین کے حملوں میں 7 اہل کار ہلاک.................جب کہ ایک ٹینک اور فوجی گاڑی تباہ

وسیع ہے۔ جو میرے راستے میں ہجرت کرے گا اسے پناہ ملے گی۔ دوسرا دعویٰ بش کا جس کا کہنا ہے کہ تم زمین پر کہیں بھی چھپ جاؤ میں تمہیں ڈھونڈ نکالوں گا۔ ہمیں دیکھنا یہ ہے کہ دعویٰ کس کا سچا ہے''۔

VOA: تو آپ اسامہ بن لادن کو حوالے نہیں کریں گے؟

امیر المومنین: ''ہم ایسا نہیں کر سکتے۔ ایسا کرنے کا مطلب ہوگا ایمان کا خاتمہ۔ ہم مسلمان نہ رہیں گے۔ اگر ہم حملے سے خوف زدہ ہوتے تو ان کو اسی وقت حوالے کر چکے ہوتے جب ہمیں پہلی بار حملے کی دھمکی دی گئی تھی۔ امریکہ اگر چاہے تو ہم پر دوبارہ حملہ کر سکتا ہے اور اس بار ہمارا کوئی دوست بھی نہیں ہے''۔

VOA: اگر آپ لوگ اپنی پوری قوت سے بھی لڑیں تو کیا ایسا کر سکتے ہیں؟ امریکہ کیا آپ کو مارے گا نہیں؟ اور آپ کے لوگ کیا نقصان نہ اٹھائیں گے؟

امیر المومنین: ''مجھے پورا یقین ہے ایسا نہ ہو سکے گا۔ اس کو یاد رکھنا، ہم اللہ پر بھروسے کے علاوہ اور کچھ نہیں کر سکتے اور جو بھی اس پر یقین رکھے گا اللہ اس کی مدد فرمائے گا اور اسے کامیاب کرے گا''۔

اسی طرح امارت اسلامیہ افغانستان کے دور میں جہادِ شیشان بھی اپنے عروج پر تھا، امیر خطاب رحمہ اللہ کی قیادت میں مجاہدین' بالکل بے سروسامانی کی حالت میں دنیا کے مشکل ترین محاذ پر توپ وتفنگ اور ہر طرح کے اسلحے سے لیس روسی افواج کا مقابلہ کر رہے تھے...... کابل پر امارت اسلامیہ کی صورت میں طالبان مجاہدین کی شرعی حکومت قائم تھی، ان حالات میں مجاہدینِ شیشان کا ایک وفد امیر المومنین سے ملاقات کے لیے حاضر ہوا اور جہاد شیشان کے لیے عملی تعاون کی درخواست کی...... یہ وقت تھا جب امارت اسلامیہ کی نئی نئی حکومت بمشکل اپنے پاؤں پر کھڑی ہو رہی تھی، اندرونِ ملک دشمن کی چالوں اور عالمی پابندیوں کے باوجود شریعت اسلامیہ پر سمجھوتے کرنے کی بجائے امارت کے دور میں امیر المومنین سے لے کر عام مجاہد تک فقر وفاقہ کی زندگی گزار رہے تھے...... بیت المال کی حالت بھی مخدوش تھی، ایسے میں امارت اسلامیہ کے قلیل ترین وسائل پر نظر ڈالی جائے تو ظاہری اسباب اور مادیت پر نظر رکھنے والا ذہن فوراً یہی جواب دے گا کہ ''ایسے موقع پر حکمت ومصلحت کے ساتھ معذرت کی جانی چاہیے اور اپنے مجبوریاں سامنے رکھ کر اُن کے ہاتھ میں زبانی دلاسوں اور تسلیوں کی پوٹلی رکھ دی جائے''...... لیکن امیر المومنین رحمہ اللہ اپنے مسلمان بھائیوں کو بے یارومددگار اور کفار کے لیے تر نوالہ بنا چھوڑنا گوارا نہ کیا...... آپ نے اپنے شیشانی مسلمان بھائیوں کے سامنے امارت اسلامیہ افغانستان کے بیت المال کا بڑا حصہ رکھ دیا اور اُنہیں اختیار دے دیا کہ جتنا چاہیں اس میں سے اپنے تصرف میں لے لیں۔

شیخ اسامہ، شیخ ابواللیث اللیبی، شیخ مصطفیٰ ابوالیزید، شیخ ابویحییٰ اللیبی، شیخ عطیۃ اللہ اللیبی، شیخ ابومصعب الزرقاوی، شیخ ابوخباب المصری، شیخ خالد حبیب، شیخ فہد الکینی، شیخ سعید الشہری، شیخ ناصر الوحیشی، شیخ ابوحمزہ المہاجر، شیخ نصر الآنسی، شیخ ابومحمد داغستانی، شیخ حارث النظاری، شیخ عزام الامریکی، شیخ ابراہیم الربیش، شیخ طاہر یلدرشیف، شیخ ابوجہاد المصری، شیخ سالم اللیبی، شیخ ابومحمد ترکستانی، شیخ محمد زھاوی، شیخ حسن الترکی، شیخ ابومصطفیٰ العراقی، شیخ ابوعبیدہ المقدسی، شیخ منصور الشامی، شیخ مختار ابی زبیر [رحمھم اللہ]...... شیخ ابو زبیدہ، خالد شیخ محمد، شیخ ابومصعب السوری، شیخ ابوفرج اللیبی، شیخ عمر پاتک، شیخ عیسیٰ، شیخ سیف العدل، شیخ ابوحفص الموریطانی، شیخ عبدالہادی العراقی [فک اللہ اسرھم]...... شیخ ایمن الظواہری، شیخ ابوہمام السوری، شیخ ابومصعب عبدالودود، شیخ ابوعبیدہ احمد عمر، شیخ قاسم الریمی، شیخ فاروق السوری، شیخ ابو حارث العراقی، شیخ ابوفراس السوری، شیخ مختار بالمختار [حفظھم اللہ]...... طویل فہرست ہے، جس میں سے چند چیدہ ناموں کا ذکر کیا گیا ہے، یہ عالمی جہاد کی قیادت ہے! اِنہوں نے دنیا بھر میں صلیب وصیہون اور کفر وشرک کے خلاف محاذوں کو گرم کیا ہے...... فلسطین، صومالیہ، شام، لیبیا، مصر، عراق، الجزائر اور وسط ایشیائی ریاستوں میں جہادی تحریک کو برپا کیا......

ان میں سے بہت سے اپنے رب سے کیا گیا وعدہ نبھا چکے ہیں، کثیر تعداد ایسوں کی ہے جو قید وبند کی صعوبتیں برداشت کر رہے ہیں اور ایسے بھی ہیں جو اس وقت بھی عالمی جہاد کی صفوں میں قیادت وسیادت کی ذمہ داریاں نبھا رہے ہیں...... ان میں سے کون ایسا ہے جو امارت اسلامیہ افغانستان کا احسان منداور ممنون نا ہو؟ کون ایسا ہے جس کے دل میں حقِ نصرت ادا کرنے پر امارت اسلامیہ کے لیے تشکر واحسان کے جذبات موجزن نہ ہوں؟ کون ایسا ہے جو امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد رحمہ اللہ کے ہاتھ پر کی گئی بیعت سے سرِ مومنحرف ہوا ہو؟ کون ایسا ہے جس نے اپنے اپنے خطوں میں جہاد کی آبیاری کی تحریک کو حضرت امیر المومنین رحمہ اللہ کی قیادت کی طرف منسوب نہ کیا ہو؟

آج کچھ شر پسند اور فتنہ پرداز عناصر گز گز بھر لمبی زبانیں نکال کر حضرت امیر المومنین رحمہ اللہ اور امارت اسلامیہ افغانستان پر الزام تراشیاں کرتے ہیں کہ ''ان کا جہاد وطنیت کا اسیر ہے اور افغانستان سے باہر کسی قسم کے جہاد کے قائل نہیں''...... غلو کی وادیوں میں بھٹکنے والے ان عناصر نے نہ کبھی جنگ کی ہوگی اور نہ ہی کبھی میادین جنگ کے مناظر ہی دیکھے ہوں گے...... پھر اِنہیں کوئی کیسے سمجھائے کہ جنگ میں اپنائی جانے والی حکمت عملیوں اور پالیسیوں کا ڈھنڈورا نہیں پیٹا جاتا اور نہ ہی اپنے کارناموں کو ''اشتہار بازی اور نمائش ونمود'' کی نذر کر کے محض جذبات کی تسکین کا سامان فراہم کیا جاتا ہے...... آج مسموم اذہان کے مالک بد دماغ عناصر اُن پر انگلیاں اٹھاتے ہیں جنھوں نے اپنی پوری امارت اور حکومت صرف ایک مسلمان [وہ بھی ملکی نہیں بلکہ غیر ملکی اور اس سے بھی بڑھ کر عالمی جہاد کے داعی اور قائد] کے تحفظ پر قربان کر دی...... یہ سفہا اور جُہلا اُنہیں وطنیت کا طعنہ دیتے ہیں اور اُن بابرکت نفوس پر زبانِ طعن دراز کرتے ہیں جنھوں نے اُس وقت

11 اگست: صوبہ ہلمند...... واشیر، ناوہ اور کجہ کی اضلاع...... مجاہدین کے حملے...... 7 اہل کار ہلاک...... جب کہ ایک فوجی گاڑی بھی تباہ

عرب وعجم کے مہاجرین کے لیے اپنے گھروں، شہروں اور قریوں کے دروازے کھولے جب اِن مہاجرین کا دنیا بھر میں کوئی بھی پرسان حال نہیں تھا...... یہ سینوں میں بغض اُس پاکیزہ فطرت اور وفا شعار قیادت سے رکھتے ہیں جس نے امارت اسلامیہ افغانستان کے ۶ سالہ دور میں عالمی جہادی تحریک کی ہر طرح سے نصرت و مدد کی، اور یہ اپنی زہر آلود زبانوں سے اُن پر وار کرتے ہیں جن کے نئے امیر المومنین نے بھی اپنے عظیم پیش رو کے نقش قدم ہی کو اپنانے کا عملی ثبوت دیا...... جی ہاں! ان بے وقوفوں کے نزدیک جو ''وطنیت کے اسیر'' ہیں اُنہوں نے ہی ملا اختر محمد منصور نصرہ اللہ کو نیا امیر المومنین مقرر کیا ہے اور حضرت ملا اختر محمد منصور نصرہ اللہ نے مجاہدین، مہاجرین، علمائے کرام، جہادی کمان دانوں اور تمام شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے افراد کی بیعت کو قبول کیا ہے اور اس 'قبولیت بیعت' کے موقع پر بھی اُنہوں نے تمام افراد کی بیعت عمومی طور پر قبول کرنے کا اعلان کیا جب کہ عالمی تحریک جہاد[جماعت القاعدۃ الجہاد] کے امیر شیخ ایمن الظواہری حفظہ اللہ کی بیعت کی خصوصی طور پر قبول فرمایا اور اُن کا نام لے کر اُن کی اور اُن کے ساتھیوں کی بیعت قبول کی...... یہ ہے امارت اسلامیہ افغانستان! جس نے امیر المومنین حضرت ملا محمد عمر مجاہد رحمہ اللہ کی قیادت میں عالمی جہاد کی پشتی بانی کی اور انصارِ دین کا کردار ادا کیا......اور یہی ہے امارت اسلامیہ افغانستان! جس نے امیر المومنین ملا اختر محمد منصور نصرہ اللہ کی قیادت میں مہاجرین عرب وعجم کی بیعت قبول کر کے اُن کی نصرت کا وعدہ از سرِ نو کیا ہے!!!

☆☆☆☆☆

بقیہ: امیر المومنین' ملا محمد عمر مجاہد رحمہ اللہ کی سیاست

تمام غیر قانونی ٹیکس اور چنگیاں ختم کر دی گئی تھیں جن کے باعث آمد ورفت میں اضافہ دیکھنے میں آیا تھا۔ایک تباہ شدہ ملک جہاں ایک سپر پاور ملک سے ۱۱سال پر محیط جنگ لڑی گئی ہو وہاں صرف ۶ سال کے عرصہ کے اندر اندر اتنے بڑے کام کر دیے جائیں اسی کو انقلاب کہتے ہیں۔یہی بات امریکہ اور اس کی اقوام متحدہ کو نہیں بھاتی تھی کہ اتنی غریب مملکت جن کے پاس نہ انجینئرز، نہ یونی ورسٹیاں ہوں اور نہ ہی دیگر ترقی یافتہ اقوام کی طرح کی پالیسیاں ہوں' انتہائی قلیل عرصہ میں اتنی بڑی کامیابیاں حاصل کر لینا معجزے سے کم نہ تھا۔انسان کو انسان کے ساتھ ہمدردی سکھانا، ایک عورت کو وہ مقام دینا کہ جہاں سے گزر رہی ہو تو مرد نظریں جھکا لے، ایسا نظام متعارف کروانا کہ عورت چار دیواری سے باہر بھی محفوظ ہو اور اس کے برعکس ترقی یافتہ ممالک میں عورت کی عصمت گھر سے باہر تو کجا گھریلو چار دیواری میں بھی محفوظ نہیں ہے۔

آج دنیا کا آزاد بلکہ مخالف میڈیا بھی مجبور دکھائی دیتا ہے کہ اس طلسماتی شخصیت پر گفتگو کرے۔۱۹۸۹ء میں روسی افواج کی واپسی سے ۱۹۹۴ء تک ملا محمد عمرؒ کی زندگی اپنے گاؤں تک محدود رہتی ہے لیکن ۱۹۹۴ء میں ہونے والا ایک واقعہ ملا محمد عمرؒ کو افغانستان کی سیاست میں جھونک دیتا ہے۔ان کو یہ خبر ملتی ہے کہ کچھ شرپسند عناصر نے گاؤں کی لڑکیوں کو اغوا کر لیا ہے۔ان کی اجتماعی عصمت دری کی خبر سن کر ملا محمد عمرؒ اپنے چند طالب علموں کو جمع کرتے ہیں اور ان لڑکیوں کی جان بچاتے ہیں اور بعد میں یہی ساتھی ابتدائی طالبان کہلاتے ہیں۔دوسرا واقعہ جس نے شاید ملا محمد عمرؒ کو طالبان کی سربراہی کے لیے مجبور کر دیا وہ یہ ہے کہ دو سابق جنگ جوؤں نے قندھار کے مرکز میں ایک خوب صورت لڑکے کے لیے ٹینکوں سے جنگ لڑی۔لاقانونیت کے اس ماحول کی وجہ سے ملا محمد عمر نے طالبان کو منظم کرنا شروع کیا۔ملا محمد عمرؒ کی قیادت میں طالبان نے ۱۹۹۶ء میں صرف اللہ کی نصرت سے کابل پر قبضہ کر لیا اور افغانستان کو اسلامی امارات قرار دے کر ملا محمد عمر کو امیر المومنین بنایا گیا۔اس کے بعد جلد ہی طالبان نے افغانستان کے نوے فی صد حصے پر قبضہ کر لیا۔افغانستان پر گزشتہ بائیس برسوں میں سے پانچ برس طالبان کا قبضہ رہا تقریباً سات برس لاقانونیت کی نظر تھے اور دس برس روسی افواج قابض تھیں۔آج بھی ملا عمرؒ کا صرف ایک شخصیت کے لیے پوری قوم کو جنگ میں جھونک دینا لوگوں کی تنقید کا موجب بنا ہوا ہے لیکن اصولوں کی بنیاد پر جینے والوں کے لیے یہ کچھ بھی عجیب نہیں۔ملا عمرؒ نے جس فکر کا احیا کیا ہے اس کا ختم ہونا انتہائی مشکل ہے آج داعش جیسی فسادی تنظیموں کے سامنے آنے سے ملا عمر کی سیاسی بصیرت اور واضح ہو جاتی ہے۔

امت کی حالت زار کو دیکھتے ہوئے عالمی سیاست کے تناظر میں آپ نے ایک ایک جز کو بہت باریک بینی سے پرکھا اور اسی کے مطابق فیصلے کیے۔عالمی جہادی تحریک کے مختلف مجموعات کے اپنے اپنے خطوں کے تجربات کا آپ نے مطالعہ کیا اور پھر اپنے خطے کے حالات کو دیکھتے ہوئے کسی بھی جذباتی اقدام سے گریز کیا حالاں کہ دجالی میڈیا کے اس دور میں اس طرح کی سمجھ بوجھ اب ناپید ہو چلی ہے۔اب تو یہاں تحریکوں کے ایجنڈوں اور منصوبوں کی نوک پلک میڈیائی تجزیے اور سروے سنوارتے ہیں اور ان کی ترجیحات اب میڈیا طے کرتا ہے۔آپ کے لیے کون سا مشکل تھا کہ دنیا بھر سے جماعۃ القاعدۃ کی شاخوں کی بیعت کے ساتھ ساتھ جہاد شرعی میں مصروف بعض دوسری جماعتوں کی بیعتوں کو دیکھتے ہوئے ایسے ہر علاقے کو اپنی ''ولایت'' قرار دے کر ایک خلافت کا اعلان کر دیتے' اور اس خلافت کا وجود صرف میڈیا کی دنیا میں ہوتا۔

آپؒ نے شیخ اسامہؒ کے قیام خلافت کے منہج کو عملی تطبیق دی کہ جب تک مجاہدین اپنے دشمن کو اس حد تک کمزور نہیں کر لیتے کہ وہ کسی مسلم ملک پر حملہ کرنے کی صلاحیت کھو دے تب تک قیام خلافت کے قبل از وقت اعلان سے گریز کیا جائے۔آج داعش نے دنیا بھر میں اپنی ولایتوں کا اعلان کر کے خلیفۃ المسلمین کے سلطہ اور اختیار کو ایک لطیفہ بنا کر رکھ دیا ہے۔سیاسی طور پر ایسے کچے اور ناقص فہم کبھی بھی مثبت نتائج نہیں دے سکتے۔

☆☆☆☆☆

11 اگست: صوبہ بغلان..................بغلان شہر اور پل خمری اضلاع..................مجاہدین کے ساتھ جھڑپوں میں 25 اہل کار ہلاک..................9 زخمی

عالمی جہاد کے امیر......ملا محمد عمر مجاہد رحمہ اللہ

حذیفہ خالد

امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد رحمہ اللہ کی شخصیت اور ان کی زندگی کے متعلق سچ اور جھوٹ اتنا کچھ لکھا گیا ہے کہ کبھی کبھار یوں محسوس ہوتا ہے کہ ان تحریروں میں ایک بڑا حصہ ان قلم فروشوں کا ہے جن کی تحریریں ملا محمد عمر مجاہد رحمہ اللہ کی شخصیت اور نظریات پر نہیں بلکہ ان لکھاریوں کے اپنے مفادات کے تحفظ اور انہی لائنوں کے گرد گھومتی نظر آتی ہیں جن بھول بھلیوں میں ان کے مغربی آقا مسلم اقوام کو الجھائے رکھنا چاہتے ہیں......ان مادہ پرستوں کو مجاہدین کی فتح میں بھی کہیں نہ کہیں سے اغیار کی بالادستی اور ''خفیہ ہاتھوں'' کی کارفرمائی چھلکتی ضرور نظر آتی ہے......چاہے روس کے خلاف جہاد ہو یا اس کے بعد امارت اسلامی کے قیام سے لے کر، امریکی حملے کے بعد شروع ہونے والا جہاد......حقیقت یہ ہے کہ ان طویل جنگوں نے مغرب اور ان کے آلہ کاروں کو سرحدوں سے پار جس طرح فکری اور نظریاتی شکست دی اس کے اثرات سے نہ تو وہ خود اپنے آپ کو بچا سکتے ہیں نہ ہی آئندہ آنے والی اپنی نسلوں کو......دوسری طرف اگر عسکری میدانوں میں بھی دیکھا جائے تو ملا محمد عمر مجاہد رحمہ اللہ کی رہ نمائی میں جہاد افغانستان نے نہ صرف عالمی محاذوں کو متحرک کیا بلکہ ان محاذوں میں رہ نمائی اور فکری اصلاح کے ساتھ ساتھ مختلف محاذوں کے لیے افرادی قوت حتیٰ کہ تجربہ کار قیادت بھی فراہم کی......الحمدللہ آپ نے اپنے جانے کے بعد ایسے رفقا چھوڑے ہیں جو ان شاء اللہ اس سلسلے کو جاری رکھنے کی بھرپور صلاحیت رکھتے ہیں۔

علمائے کرام کی افغان جہاد میں کثیر تعداد میں شرکت اور رہ نمائی، یہ وہ بنیادی جزو ہے جو اسے دوسری تحریکات سے ممتاز کرتا ہے اور فتنوں، اختلافات سے اس کی حفاظت کرتا ہے......اسی اہمیت کے سبب شیخ عبداللہ عزام رحمہ اللہ ایک جگہ تحریر فرماتے ہیں:

> ''دیارِ عرب میں بسنے والے مسلمانوں میں سے جس کے لیے بھی فلسطین جا کر جہاد کرنا ممکن ہے اسے پہلے فلسطین ہی جانا چاہیے اور جو وہاں نہ جا سکتا ہو اسے افغانستان کا رخ کرنا چاہیے...... جہاں تک باقی مسلمانوں کا تعلق ہے تو میری رائے میں انہیں افغانستان ہی سے جہاد کا آغاز کرنا چاہیے......میں انہیں فلسطین سے پہلے افغانستان آنے کی دعوت اس لیے نہیں دے رہا کہ افغانستان فلسطین سے زیادہ اہم ہے بلکہ حقیقت تو یہ ہے کہ اسلام کا اولین قضیہ، معرکہ فلسطین ہی ہے......فلسطین انبیائے علیہم الصلوٰۃ والسلام کی سرزمین ہے عالم اسلام کا دل ہے لیکن بعض وجوہات کی بنیاد پر ان حالات میں افغانستان ہی سے جہاد کا آغاز کرنا بہتر ہوگا......
>
> ۱۔ افغانستان میں جاری معرکہ اتنی شدت اختیار کر گیا ہے کہ گزشتہ صدیوں کی اسلامی تاریخ میں اس کی مثال نہیں ملتی۔
>
> ۲۔ اس جہاد کا ہدف اللہ تعالیٰ کے کلمے کی سربلندی کے سوا کچھ نہیں......
>
> ۳۔ افغانستان میں معرکے کی قیادت بنیادی طور پر ان اسلامیوں نے سنبھال رکھی ہے جو افغانستان کی اسلامی تحریکات کے فرزند ہیں اور علما و حفاظ قرآن ہیں......
>
> ۴۔ جہاد افغانستان طاغوتوں کے تابع نہیں......
>
> ۵۔ یوں محسوس ہوتا ہے گویا رب العزت نے یہ پہاڑ اور ان میں بسنے والے لوگ خاص طور پر جہاد ہی کے لیے تیار فرمائے ہیں''۔

شیخ عبداللہ عزام رحمہ اللہ نے جن مندرجہ بالا اسباب کی بنیاد پر افغانستان سے جہاد کے آغاز کو ترجیح دی تھی......وقت نے ثابت کیا کہ یہ جہاد اسلام کے دفاع اور غلبے کی مہم کی اساس بن گیا......یہ دنیا بھر میں جاری کفر و اسلام کے مابین جنگوں میں ویسے ہی فکری و نظریاتی رہ نمائی مہیا کرتا ہے جیسا کہ آج سے دو دہائیاں قبل کر رہا تھا......

روسی افواج کے انخلا کے بعد جب مغربی ممالک کی سازشوں کے، پاکستانی فوج کے ذاتی مفادات کے باعث خالص اسلامی حکومت کا قیام عمل میں نہ آ سکا اور ملک گروہوں کے مابین بدترین خانہ جنگی کا شکار ہوا......لوٹ مار، قتل عام، خوں ریزی، آبروریزی، غرض عوام سے جینے کا حق تک چھین لیا گیا تھا ایسے حالات میں ملا محمد عمر مجاہد رحمہ اللہ کی قیادت میں طالبان نامی تحریک کی ابتدا اور پھر پے در پے فتوحات میں عالمی محاذوں سے جڑی تحریکوں کے لیے فتح حاصل کرنے کا اہم راز پوشیدہ ہے......امارت اور خلافت کے زبانی نعرے کسی طور پر بھی کسی بھی تحریک کی کامیابی کے ضامن نہیں......طالبان نے اپنی تحریک کی ابتدا مختلف جنگ جو سرداروں کی آپسی مخاصمت کے درمیان پسنے والی عوام کی جان و مال اور عزت و آبرو کے تحفظ کی غرض سے کیا جس کو عوام میں بھرپور پذیرائی ملی......طالبان جہاں جاتے عوام کی حمایت انہیں حاصل ہوتی......جس علاقے کا کنٹرول طالبان حاصل کر لیتے وہاں شریعت کے احکام نافذ کرتے......

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''میری امت کی ایک جماعت بیت المقدس کے دروازوں اور اس کے

اردگرد لڑتی رہے گی اور ایک جماعت انطا کیہ اور اس کے اردگرد لڑتی رہے گی اور ایک جماعت دمشق اور اس کے اردگرد لڑتی رہے گی یہ لوگ حق والے ہوں گے اور اپنے مخالفین اور معاونین کی پرواہ نہیں کریں گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ طالقان سے اپنا خزانہ نکالیں گے اور اس کے ذریعے سے دین کو زندہ کریں گے جب کہ اس سے پہلے دین کو مٹایا گیا ہوگا۔ (فضائل جہاد ۷ ۴۵، بحوالہ ابن عساکر)

اس حدیث میں طالبان کے لیے بڑی بشارت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنا خزانہ ظاہر فرمایا۔ طالقان قندھار کا ایک علاقہ ہے جہاں سے تحریک طالبان کی ابتدا ہوئی۔

ایک اہم نکتہ:

اس تحریک جہاد نے دنیا بھر میں جاری تحریکات جہاد کے لیے بنیادی نرسری کا کام کیا اور قیادت، افرادی قوت، وسائل سے لے کر جہادی منصوبہ بندیوں تک میں عالمی تحریکات جہاد کی رہ نمائی کی اور ہر خطے میں ابھرنے والی جہادی قوت کی پشتی بانی اور نصرت میں اہم ترین کردار ادا کیا۔ اس پر کچھ بات کرنے سے پہلے یہاں ایک نکتہ کی وضاحت ضروری ہے کہ ملا محمد عمر مجاہد رحمہ اللہ کا دنیا بھر کے مظلوم مسلمانوں سمیت مہاجر مجاہدین کو اپنے ملک میں پناہ دینا اور ان کی نصرت کرنا یہ تو آپ کی بنیادی پالیسی تھی جس پر آپ نے کبھی کوئی سمجھوتہ نہ کیا لیکن اس پالیسی کو حکمت و بصیرت کے ساتھ اس انداز میں عمل میں لایا گیا کہ اس کے لیے پوری دنیا میں ڈھنڈورا پیٹنا مقصود نہ تھا کہ مغربی دنیا کو باور کرادیا جاتا کہ بس اب تمام دنیا کو تہس نہس کر ڈالا جائے گا...... ہاں جس موقع پر دوٹوک موقف کی ضرورت تھی وہاں دوٹوک موقف اختیار کیا گیا جیسا کہ شیخ اسامہ رحمہ اللہ کی حوالگی کے معاملے میں کیا گیا...... امارت اسلامیہ افغانستان بالکل یہی حکمت عملی آج بھی اپنائے ہوئے ہے کہ مغربی افواج کے انخلا سے پہلے اس بات کا ڈھنڈورا نہ پیٹا جائے کہ انخلا کے بعد افغانستان سے لشکر پوری دنیا کو فتح کرنے کی غرض سے نکل پڑیں گے...... اسی سیاسی حکمت و بصیرت کی عکاس ہے جس پر اکثر کم فہم تنقید کرتے نظر آتے ہیں اور الزام عائد کرتے ہیں کہ افغانستان کا جہاد صرف افغانستان کی آزادی یعنی غیر ملکی فوجیوں کے انخلا تک محدود ہے...... اس الزام میں اگر ذرا بھی حقیقت ہوتی تو ایسا کیونکر ہوا کہ صرف شیخ اسامہ رحمہ اللہ کے لیے حکومت گنوا دی گئی؟؟؟ اور بعد میں بھی کسی کے پاس کوئی گواہی نہیں کہ ان تیرہ برسوں میں اُس مرد جری نے کبھی اپنے اس فیصلے پر افسوس کا اظہار کیا ہو!!!

ملا محمد عمر مجاہد رحمہ اللہ نے جس طرح سے شیخ اسامہ رحمہ اللہ اور ان کے رفقا کی نصرت کی اس کے متعلق یہ کہنا بھی غلط نہ ہوگا کہ یہ انتخاب بھی اللہ تعالیٰ کی جانب سے تھا کہ کس کو شیخ صاحب رحمہ اللہ کا ایسے وقت مددگار بنایا جائے جب امریکی حکومت ان پر زمین تنگ کرنے کے منصوبے بنا رہی تھی...... ۱۹۹۵ء میں جب عالمی برادری بالخصوص امریکہ کی جانب سے سوڈانی صدر پر دباؤ بڑھا تو صدر جنرل عمر بشیر نے شیخ اسامہ رحمہ اللہ کی مزید میزبانی سے انکار کر دیا اور شیخ اسامہ اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوئے...... رات کو خواب میں دیکھا کہ اُن کے ایک طرف سیدنا موسیٰ علیہ السلام اور دوسری طرف سیدنا عیسیٰ علیہ السلام ہیں اور ان دونوں جلیل القدر نبیوں کے درمیان مشورہ ہو رہا ہے کہ آپ کو کس ملک کا رخ کرنا چاہیے؟ دونوں نبیوں نے فرمایا کہ ''اسامہ تم افغانستان جاؤ''...... اس طرح شیخ اسامہ رحمہ اللہ ۱۹۹۶ء کے موسم گرما میں اپنے اہل خانہ اور دیگر جہادی احباب کے ساتھ افغانستان پہنچ گئے...... یہ وہ وقت تھا جب کابل میں ربانی حکومت امریکیوں کے ساتھ معاہدہ کر چکی تھی کہ شیخ اسامہ رحمہ اللہ کو امریکہ کے حوالے کیا جائے...... اس معاہدے کے افشا ہونے پر کمانڈر محمود شہید اور استاذ نور شہید رحمہما اللہ، جو جلال آباد ائیر پورٹ پر قابض تھے، نے اعلان کیا کہ وہ امریکی جہازوں کو اترنے نہیں دیں گے...... ربانی حکومت اور ان کے درمیان لڑائی جاری تھی کہ اللہ تعالیٰ نے طالبان مجاہدین کو جلال آباد کے محاذ تک پہنچا دیا جن کی قیادت ملا بورجان رحمہ اللہ کر رہے تھے، اس طرح ربانی حکومت، جلال آباد کے بعد صوبہ لغمان اور صوبہ کنڑ میں بھی شکست سے دوچار ہوئی...... شیخ اسامہ رحمہ اللہ کو امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد رحمہ اللہ نے قندھار بلوالیا...... اکتوبر ۱۹۹۹ء میں اقوام متحدہ نے قرارداد پاس کی کہ اگر افغانستان نے ایک ماہ کے اندر اندر شیخ اسامہ رحمہ اللہ کو امریکہ کے حوالے نہ کیا تو اقتصادی پابندیاں عائد کر دی جائیں گی...... اس وقت بی بی سی نے امیر المومنین سے انٹرویو میں جب شیخ اسامہ رحمہ اللہ کی حوالگی کا پوچھا اور کہا کہ طالبان اتنی کامیابیوں کے باوجود ایک شخص کی وجہ سے پورے ملک کو خطرے میں ڈال رہے ہیں تو کیا یہ نامناسب نہ ہوگا تو امیر المومنین کا جواب کچھ یوں تھا:

> ''یہ ایسی بات نہیں جو دائرہ اسلام سے باہر ہو اور ہم اس پر مُصر ہوں یا ہم ذاتیات کی بنیاد پر کر رہے ہوں...... ایسا ہم ذاتی خواہش کی وجہ سے نہیں کہہ رہے ہیں بلکہ یہ قانون اسلامی ہے...... اسلام اس کی اجازت نہیں دیتا کہ ہم اس بات کو مان لیں...... نہ ہی دین اس بات کی اجازت دیتا ہے کہ ہم کسی مسلمان کو کفار کے سپرد کریں''۔

جنگ کے ساتھ ساتھ جس سیاسی فہم و بصیرت اور حکمت کو استعمال کرنے کی پالیسی کی بنیاد امیر المومنین رحمہ اللہ نے ڈالی، اس پر تنقید کرلے والے کم فہم حضرات سے میرا ایک سوال یہ بھی ہے کہ جس طرح شیخ اسامہ رحمہ اللہ کی افغانستان میں نصرت کی گئی جس کے باعث قاعدۃ الجہاد اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے گیارہ ستمبر کے مبارک حملوں کے ذریعے امریکہ کی فرعونیت اور خدائی کے دعوے کو مٹی میں ملانے کے قابل ہوئی، کیا امیر المومنین رحمۃ اللہ علیہ کی نصرت کے بغیر شیخ اسامہ رحمہ اللہ کے لیے ممکن تھا کہ وہ یکسوئی کے ساتھ اس مبارک مشن پر کام کر سکیں؟

12 اگست: صوبہ ہلمند...... موسیٰ قلعہ اور گریشک اضلاع...... مجاہدین کے فوجی کاروان اور چوکی پر حملے...... 12 اہل کار ہلاک...... ایک گاڑی تباہ

جنگ کے مختلف شعبوں اور معاملات میں جو اصول افغان جہاد میں وضع ہوئے ان کے دوررس نتائج سے ہم میں سے ہر ایک اب واقف ہو چکا ہے...... برطانوی صحافی ایوان ریڈلی جب طالبان کے ہاتھوں قید ہوجاتی ہے اور پھر رہائی کے وقت پوری دنیا منتظر ہوتی ہے کہ اب طالبان کے مظالم کو بیان کرنے کا اہم موقع ہاتھ آئے گا لیکن پھر عجیب منظر سامنے آتا ہے کہ یہ برطانوی صحافی اسلام قبول کرتی ہے اور پوری دنیا میں طالبان کے حسن سلوک کی تعریف کرتی ہے......میرا ایک سادہ سا سوال ان حضرات سے ہے جو عراق میں عورتوں کے لونڈیاں بنائے جانے اور پے در پے بہیمانہ طریقے سے جلائے جانے کی حمایت کرتے ہیں......کیا یہ پالیسی مسلمانوں کو فائدہ دے رہی ہے؟!یا وہ پالیسی بہتر ہے جہاں ایک غیر مسلم مسلمانوں کی قید میں ان کے حسن سلوک سے متاثر ہو کر اسلام قبول کرتا ہے؟! کچھ عرصہ قبل القاعدہ برصغیر کی جانب سے بھی اعلان کیا گیا تھا کہ ان کی قید میں موجود امریکی اور اطالوی باشندہ نے اسلام قبول کر لیا تھا......

مناسب ہوگا اگر یہاں ہم ان تنظیموں اور اہم شخصیات کا ذکر کرتے چلیں جو مختلف محاذوں پر برسر پیکار ہونے سے قبل افغان جہاد کا حصہ رہے......

مارچ ۲۰۱۴ء تک شام کے محاذ پر سرگرم تنظیم ''جیش المہاجرون والانصار'' میں ڈھائی سو کے لگ بھگ چیچن مجاہدین شامل ہو چکے تھے ان میں بہت سے ایسے افراد بھی شامل ہیں جو روس کے خلاف جہاد میں افغانستان میں برسر پیکار رہے......

شامی جہاد کی صف اول کی تنظیموں میں شامل احرار الشام کے قائد شیخ ابو خالد السوری رحمہ اللہ جو کچھ عرصہ قبل داعش کے حملے میں شہید ہوئے آپ شیخ اسامہ رحمہ اللہ کے قریب ترین ساتھیوں میں شامل تھے اور ایک طویل عرصہ تک افغانستان میں امارت اسلامیہ افغانستان کے سائے تلے شرق وغرب کے مجاہدین کی تدریب وتربیت میں مشغول رہے۔......عراق میں امریکیوں پر قیامت بن کر ٹوٹنے والے شیخ ابو معصب الزرقاوی رحمہ اللہ نے بھی عملی جہاد کا آغاز افغانستان سے کیا......ملحد چین کے پنجۂ استبداد میں جکڑے ایغور مسلمانوں کے لیے بھی امارت اسلامیہ افغانستان کی شکل میں بہترین انصار مہیا ہوئے امیر المومنین رحمہ اللہ کی ہدایت اور احکامات پر مشرقی ترکستان کے ان مظلوم مسلمان بھائیوں کو پناہ بھی فراہم کی گئی اور ملحد چین کے خلاف جہادی تحریک کو مضبوط کرنے کے لیے ہر ممکن وسائل بھی مہیا کیے گئے۔ جب کہ اس کے بالکل برعکس اس خطے کی ''کلمہ گو'' حکومتیں اور افواج ہر کافر اور طاغوت کی حفاظت کا دم بھرتے ہوئے ایسے مجاہدین ومہاجرین کو اُن طواغیت کے حوالے کرنے کی پالیسی پر عمل پیرا ہیں......ان حالات میں اور پچھلی دو دہائیوں سے اگر ایغور مسلمانوں سمیت تمام مظلوم مہاجرین کو کوئی جائے پناہ مل سکی تو وہ افغانستان اور پاکستان کے قبائلی علاقے ہی ہیں!

جماعت القاعدۃ الجہاد فی جزیرۃ العرب کے رہنما شیخ نصر بن علی الآنسی رحمہ اللہ [جو یمن میں امریکی ڈرون حملے کے نتیجے میں شہادت کے رتبہ پر فائز ہوئے] امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد رحمہ اللہ اور امارت اسلامیہ افغانستان سے متعلق کیا ہی خوب صورت الفاظ میں دنیا بھر کے مہاجرین ومجاہدین کی ترجمانی کی ہے، آپ فرماتے ہیں:

''ہم افغانستان میں ملا عمر کے تابع تھے، ہم نے انہیں بیعت دی اور ان کے ساتھ مل کر لڑے حتیٰ کہ صلیبیوں نے افغانستان پر قبضہ جما لیا۔ ملا عمر نے اپنے مہاجر بھائیوں کے دفاع میں اپنی امارت اور سُلطہ کی قربانی دی۔ انہوں نے ان مہاجر بھائیوں کو کفار کے حوالے کر دینے سے انکار کر دیا۔ ہم ملا عمر کے ساتھ مل کر صلیبی حملے کے خلاف لڑے پھر ہمیں یہ خیال آیا کہ ہم کرۂ ارض میں مختلف جگہوں پر پھیل جائیں۔ تب ہم مختلف ملکوں میں پھیل گئے تاکہ صلیبیوں کے خلاف جہاد کو جاری رکھیں اور ہم آج بھی ملا عمر کے تابع ہو کر لڑ رہے ہیں اگرچہ وہ ہم سے بہت دور ہیں۔ ہم نے ان کو افغانستان کے اندر براہ راست بیعت دی، اور اس سے باہر ہم نے وعدہ کیا کہ ہم اپنے فرض کی ادائیگی کریں گے جس کے لیے ہم نے افغانستان کو چھوڑا۔ اگرچہ ہم ایک دوسرے سے بہت دور ہیں، ہم ابھی تک اس بیعت اور عہد پر قائم ہیں اور ہم کوئی ایسی وجہ نہیں دیکھتے ہیں کہ ہم اس بیعت اور عہد کو توڑ دیں۔ ہمارے ملا عمر سے تعلقات نئے نہیں ہیں، یہ ۱۷ سال پرانے ہیں۔ یہ ایک بہت ہی مضبوط تعلق ہے جو ایثار و قربانی کے اوپر قائم ہوا ہے۔ ملا عمر کے اسلام کے دفاع کے لیے کیے گئے اقدامات کو جھٹلایا نہیں جا سکتا، جس میں انہوں نے مہاجر مجاہدین کو قبول کیا، ان کا دفاع کیا اور ان کی اعانت کی۔ ملا عمر بہت راحت بخش تھے، انہوں نے مہاجرین کو آزادی دی، انہیں تیاری اور تربیت کرنے کی افغانستان میں اجازت دی، اور انہیں بالکل بھی بیعت کے لیے مجبور نہیں کیا۔ مثلاً شیخ زرقاویؒ کو افغانستان کے صوبہ ہرات میں تربیتی کیمپ کھولنے کی آزادی تھی اگرچہ انہیں بیعت کے لیے بھی مجبور نہیں کیا جاتا تھا۔ ملا عمر نے شیخ زرقاویؒ کو یہ آزادی بھی دے رکھی تھی کہ وہ اپنے افراد کو الفاروق کیمپ (جو القاعدہ کا تھا) میں تربیت دے سکتے تھے اور انہیں بیعت کے لیے بھی مجبور نہیں کیا گیا''۔

☆☆☆☆☆

محض ''حالاتِ حاضرہ والے مسلمان'' نا بن جائیے......کہ تمام دن ٹیلی ویژن، انٹرنیٹ پر خبریں دیکھتے گزار دیں اور شیطان آپ کو علم کے حصول سے، عمل سے اور دعا ومناجات سے غافل کر دے۔

13 اگست: صوبہ روزگان..................ضلع دہراود..................مجاہدین کے حملوں میں پانچ اہل کاروں ہلاک..................2 ٹینک بھی تباہ

تحریک طالبان تاریخ کے آئینے میں

طارق حسن

تاریخ کے اوراق میں محفوظ لفظ ہوں یا یادوں میں سانس لیتی کہانیاں، یہ سب آنے والی نسلوں کی امانت ہوتے ہیں۔ پڑھنے والے کا فرض ہے کہ وہ جہاں تک ہو سکے ان کہانیوں سے ملنے والا اخلاقی سبق اپنے اندر جذب کرے، انسان میں جتنی صلاحیت ہے اُس کو آگے پھیلائے۔ انسان کی عمر گنتی کے ماہ وسال پر محیط ہے۔ اس محدود وقت میں لامحدود تجربات حاصل کرنا ممکن نہیں ہوتا۔ سوائے اس کے کہ گزرے ہوئے لوگوں کے علم اور تجرباتِ زندگی کی روشنی میں قدم آگے بڑھایا جائے۔

روسی جارحیت کے خلاف جہاد میں مختلف نظریات کی تنظیموں نے حصہ لیا تھا۔ جن میں حزبِ اسلامی جیسی اسلامی نظریات کی حامل جماعت سے لے کر مختلف لسانی اور قوم پرست جماعتیں بھی شامل تھیں۔ ان سب تنظیموں کا مشترک نظریہ، جو ان میں باہمی اتحاد کا باعث بنا وہ روسی طاقت شکست دینا اور غاصب روس کو سرزمین افغانستان سے نکال باہر کرنا تھا۔

سویت یونین اللہ ربِ عزت کے حکم اور مخلص مجاہد قائدین کی قربانیوں اور استقامت سے شکست سے دوچار ہوا۔ لیکن جہاد مخالف سازشوں بالخصوص ناپاک پاکستانی ادارے آئی ایس آئی کی شرانگیزی کے باعث ''جلال آباد آپریشن'' [جس کی کمان جنرل حمید گل نے کی] کے دوران میں ہزاروں مجاہدین اور ۵۰ کے قریب قائدین جہاد کو شہید کر دیا گیا۔ انہی سازشوں سے تنگ آ کر مخلص مجاہدین کی بڑی تعداد ہتھیار چھوڑ کر روز مرہ زندگی گزارنا شروع ہوگئی۔ کیوں کہ ان کا گمان تھا کہ اقتدار کے حصول کی خاطر لڑی جانے والی اس جنگ میں ان کی شمولیت شریعت کی نظر میں جائز نہیں۔

سویت یونین کی شکست کے بعد افغانستان میں منافقین اور ضمیر فروش لوگوں کے ذریعے اسلامی حکومت قائم کرنے کی مخالفت کے باعث بااختیار مرکزی حکومت قائم نہیں ہو سکی تھی ملک چھوٹے چھوٹے دھڑوں میں تقسیم ہوگیا اور خانہ جنگی شروع ہوگئی۔ کئی سالوں تک یہ جنگ جاری رہی جس کے دوران ہر طرف چوروں، ڈاکوؤں، مسلح گروہوں اور جنگ جو سرداروں (وارلارڈز) کا راج تھا۔ وحشی جانوروں سے بدتر وارلارڈز لوگوں کو لوٹتے، قتل و غارت گری کرتے۔ سڑکوں پر جگہ جگہ ان لوگوں نے چیک پوسٹس بنا رکھیں تھیں، جہاں گاڑیوں سے بھتہ وصول کیا جاتا تھا۔ اس ظلم وستم کا بازار گرم کرنے والوں میں ایک بڑی تعداد قوم پرستی کے نام پر لڑنے والے سابقہ جنگ جوؤں کی تھی، جن کی آمدنی کا واحد ذریعہ روس کے خلاف جاری جنگ میں ملنے والی غیر ملکی امداد تھی۔ جو جنگ کے خاتمے کے ساتھ ہی اختتام پزیر ہوگئی تھی۔ مجرموں کے ٹولوں کی کثرتِ تعداد کا اندازہ اس حقیقت سے لگایا جا سکتا ہے کہ قندھار شہر اور پاکستانی بارڈر کے درمیان محض ٦۵ کلومیٹر طویل سڑک پر بھتہ وصولی کی ۵۰ سے زیادہ چیک پوسٹس لگائی گئیں تھیں۔ یوں اشیائے خورد ونوش کی نقل وحمل کے دوران میں اس کی اصل قیمت سے زیادہ بھتہ ادا کرنا پڑتا تھا۔ جس کے باعث اشیائے خورد ونوش مہنگی اور نایاب تھیں۔

قندھار شہر کے مضافات میں ''صالح'' نامی ایک بدمعاش کا راج تھا۔ جس کے نزدیک انسانی جان کی کوئی اہمیت نہیں تھی قتل کرنا اس کا روز کا معمول تھا۔ اور یہ جب چاہتا جس خاتون کو چاہا کرتا اسے اغوا کر کے لے جاتا، اس کے سیاہ کارناموں اور وحشت ودرندگی کا لامتناہی واقعات میں سے ایک مشہور واقعہ یہ بھی تھا کہ اس نے ہرات سے قندھار جانے والے والی دو نوعمر لڑکیوں کو اپنی ایک چیک پوسٹ پر اغوا کیا۔ ان معصوم بچیوں کو اجتماعی آبروریزی اور تشدد کے بعد ان کو قتل کر کے ان کی لاشیں چیک پوسٹ کے پیچھے ایک گڑھا گھود کر اس میں دبا دیں۔

قندھار شہر کی صورت حال بھی مختلف نہ تھی، یہاں دو لوکل کمانڈروں 'استاد عبدالحلیم' اور 'ملانقیب' کے درمیان حصول اقتدار کی رسہ کشی جاری تھی۔ جس کے باعث ہر گلی محلے میں لاشیں تھیں اور گھروں کی تباہی سے بننے والا ملبے کا ڈھیر ہر طرف دکھائی دیتا، جب کہ فضا میں بارود کی بو رچ بس گئی تھی۔ ان دو افراد کی ایک لڑائی چھ دن جاری رہے رہی، چھٹے دن جمعے کے بعد عام عوام جمع ہوئے اور انہوں نے لڑائی رکوانے کے لیے مارچ کرنا شروع کر دیا، ان کا مارچ جب کابل دروازہ چوک تک پہنچا تو 'بارو' نامی ایک بدمعاش نے عوام پر ٹینکوں سے گولے برسانہ شروع کر دیے، جس کے نتیجے میں بیسیوں افراد جاں بحق ہو گئے...... یہ تو چند مثالیں ہیں جب کہ ایسے ان گنت سیاہ واقعات افغانستان کے نصیب میں لکھ دیے گئے تھے، قندھار کے لوگوں نے روس کے قبضے کے دوران بھی برا وقت دیکھا تھا، لیکن حصول اقتدار کی لڑی جانے والی خانہ جنگی کا یہ دور سب سے بدترین دور تھا۔ اس عرصہ کو اب بھی افغان عوام ''توپکیان'' کے نام سے یاد کرتی ہے۔ جس کا مطلب ''بندوق برداروں کا راج'' ہے۔ پورے افغانستان کی حالت بھی اس سے مختلف نہیں تھی۔

تحریک طالبان کا افغانستان کی سرزمین پر پہلی مرتبہ ظہور جون ۱۹۹۴ء میں اُس وقت ہوا جب قندھار شہر کے قریب واقع 'سنگ حصار' کے علاقے میں 'ملا محمد عمر' نامی ایک مدرسے کے طالب علم کی دعوت پر لبیک کہتے ہوئے تقریباً ۵۳ طالب علم افغانستان

13 اگست: صوبہ بدخشاں...........ضلع تگاب کے مرکز اور چوکیوں پر مجاہدین کے حملے...............تین چوکیاں فتح

میں جاری اس بدامنی اور بدانتظامی کے خاتمے کے لیے اٹھ کھڑے ہوئے۔ دنیا آج اس نوجوان کو امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد رحمہ اللہ کے نام سے یاد کرتی ہے۔ ہ طالب علم روس کے خلاف جہاد کے دوارن میں بھی میدان جنگ سے ہی وابستہ رہے، انہوں نے اپنی جوانی اس کافر ملک کے خلاف قتال کرتے گزاری تھی جو ان کے دین کا دشمن تھا اور شریعت کے درپے تھا۔ انہیں یہ بھی اچھی طرح سے معلوم تھا کہ اس مبارک جہاد میں کم وبیش پندرہ لاکھ مسلمانوں نے اسلام کی سربلندی کے لیے اپنی جان دی تھی.....لیکن کیا وہ مقصد حاصل ہوگیا تھا؟ کیا وہ اسلامی معاشرہ اور اسلامی حکومت وجود میں آ گئی ہے جس کے حصول کے لیے انہوں نے اپنے رفقا اور ساتھیوں کے ہمراہ اتنی بڑی قربانیاں پیش کیں تھیں۔

ان سارے سوالوں کا بہت واضح اور آسان جواب ان طالب علموں کے سامنے 'نہیں' کی صورت میں تھا۔

جنگ تو اب بھی جاری تھی!

یہ سب طلبا جو قندھار کے ہی مختلف مدارس میں تعلیم حاصل کر رہے تھے، ملا عمر رحمہ اللہ نے ان کی توجہ افغانستان کی دن بدن بگڑتی صورت حال کی جانب مبذول کروائی اور سمجھایا کہ تعلیم حاصل کرنے سے زیادہ ضروری جو کچھ پڑھا گیا ہے' اس پر عمل کرنا ہے۔ کچھ مشکلات کے بعد یہ ۵۳ کے قریب طالب علم ان کا ساتھ دینے پر آمادہ ہو گئے۔ مشاورت کے بعد اس نوزائیدہ تحریک کے امیر کے چناؤ پر بات کی گئی۔ جس میں ملا عمر رحمہ اللہ کو ہی اس تحریک کا امیر نامزد کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ جب ملا عمر کو اس فیصلے سے آگاہ کیا گیا تو انہوں نے اپنے مزاج کے عین مطابق خاموشی سے کچھ دیر ان باتوں پر سنجیدگی سے جائزہ لینے کے بعد امارت قبول کرنے سے معذرت کی۔ کافی دیر بحث وتکرار اور اصرار کے بعد آخر کار ملا عمر رحمہ اللہ کو بات ماننی پڑی۔ بلآخر ملا عمر رحمہ اللہ کو اس تحریک کا امیر نامزد کیا گیا اور وہاں موجود ہر شخص نے ان کے ہاتھ پر بیعت کر لی۔

یہ تحریک اس قتل وغارت گری کے دور میں سب کی ضرورت تھی- اس تحریک کو عملاً کوئی نام نہیں دیا گیا۔ بس ملا عمر رحمہ اللہ اور ان کے ساتھی سادہ الفاظ میں پہلے بھی طالبان ہی کہلاتے تھے.....تحریک بننے کے ۲۴ گھنٹے بعد سنگ حصار کی مسجد میں ہونے والی اس مشاورت کی چھوٹی سی خبر بی بی سی کی پشتو سروس نے نشر کی۔ اس چھوٹی سی خبر پہ کسی نے توجہ نہیں دی۔ اس وقت کسی کے بھی خصوصاً ملا عمر رحمہ اللہ اور ان کے رفقا کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ ایک دن اللہ سبحانہ وتعالیٰ ان کو اتنی بڑی کامیابیوں اور ذمہ داریوں سے نوازے گا۔ اس چھوٹی سی مسجد میں قائم ہونے والی تحریک ایک دن اُمت مسلمہ کے دلوں کی دھڑکن اور عالم کفر کے لیے دہشت کی علامت بن جائے گی۔

ملا محمد عمر مجاہدؒ نے ۱۹۸۸ء میں روسی قبضے کے خلاف اپنے جہادی سفر کا آغاز اورزگان سے کیا۔ جلد ہی جنگی صلاحیتوں کے باعث مجاہدین کے ہر دل عزیز کمانڈر بن گئے۔ جنگی حکمت عملی کے تحت امرائے جہاد نے آپ کو قندھار کے مضافات میں منتقل ہونے کا حکم دیا۔ قندھار کے علاقے موضع پنجوائی میں آپ نے غاصب روسیوں کو ناقابلِ تلافی نقصان پہنچایا۔ قندھار میں جنگی معرکے کے دوران میں ملا عمر رحمہ اللہ کئی مرتبہ زخمی بھی ہوئے، انہی زخموں میں ایک زخم کی وجہ سے ملا عمر رحمہ اللہ کی ایک آنکھ شہید ہوئی۔ آپ کا پسندیدہ اسلحہ جس میں آپ کو خصوصی مہارت بھی حاصل تھی (اینٹی ٹینک) آر پی جی سیون تھا۔

تحریک طالبان نے بدامنی کے اس کٹھن دور میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی نصرت سے اپنی فتوحات کا آغاز قندھار سے کیا۔ سپین بولدک تک بغیر کسی خاطر خواہ مزاحمت کے فتوحات کے دروازے کھلتے رہے اور طالبان کی صفوں میں مسلسل اضافہ ہوتا چلا گیا۔ نامی گرامی جنگی کمانڈر اسلحے کے انباروں کے باوجود یکے بعد دیگرے شکست پر شکست کھاتے چلے گئے۔ انتظامی معاملات میں طالبان کا سب سے زیادہ تعاون عام عوام، تاجروں، اور ٹرانسپورٹ سے وابستہ افراد کی جانب سے کیا گیا۔ جلد ہی ۹۵ فی صد افغانستان میں طالبان کی مکمل شرعی امارت قائم ہوگئی۔ امیر المومنین ملا محمد عمر نے تحریک طالبان کے ابتدائی دور میں قندھار کے مضافات میں واقع ایک کچے گھر میں رہائش رکھی پھر جب سرکاری مصروفیات بڑھ گئیں، تو وہ قندھار شہر میں ایک بڑے مگر سادہ سے مکان میں منتقل ہو گئے، اس مکان کے دونوں جانب مندرجہ ذیل عبارت جلی حرف لکھی تھی:

للّٰہ الامر

[حکمرانی صرف اللہ کے لیے ہے]

طالبان کی کامیابی کا بنیادی سبب عادلانہ انصاف کی فراہمی تھا، طالبان ایسے وقت میں حاکم بنے جب طاقت والا ظالم تھا اور مظلوم کمزور تھا، طالبان نے آگے بڑھ کر ظالموں کا ہاتھ روکا اور مظلوموں کو انصاف فراہم دلایا، خلافت عثمانہ کے سقوط کے بعد پہلی مرتبہ اسلامی شرعی قوانین اور نظامِ عدل کو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی مدد سے انتہائی کم مدت میں' ایک ایسے ملک میں ظلم وزیادتی کا سدباب کیا جہاں طرح طرح کے جرائم کا سلسلہ خوف ناک حد تک پھیل چکا تھا۔ مسلمانانِ افغانستان نے بھی شرعی نظام کے تحت بننے والی عدالتوں کو تہہ دل سے بخوشی قبول کیا اور ان کے فیصلوں کو قبول کرتے ہوئے طالبان کے عدل وانصاف کا کھلے دل سے اعتراف کیا۔

طالبان نے اخلاقی فساد کا بھی بھرپور طریقے سے سدباب کیا۔ افغانستان میں جہاں خواتین سے زیادتی، ہم جنس پرستی اور دیگر سنگین نوعیت کے جرائم عام ہو چکے تھے طالبان نے ان جرائم کا مکمل خاتمہ کر کے دکھایا۔ عوام کی املاک، مال ومتاع کی بھرپور حفاظت کی گئی۔

کہا جاتا ہے کہ دنیا بھر میں استعمال ہونے والی منشیات کا ۸۵ فی صد

15 اگست: صوبہ فاریاب.............ضلع چھلگزی.............مجاہدین کے حملے.............ایک معروف ڈاکو سمیت 7 اہل کار ہلاک

افغانستان میں پیدا ہوتی ہے، اور یہ منشیات کی کاشت کاری افغانوں کا سب سے بڑا معاشی سہارا ہے۔ چونکہ شریعت اسلامیہ میں اس کی اجازت نہیں اس لیے امارتِ اسلامیہ نے پورے ملک میں اس کی کاشت کو ممنوع قرار دیتے ہوئے فرمان جاری کیا کہ؛

''چونکہ منشیات کا استعمال شرعی نقطہ نظر سے ایک ناجائز عمل ہے جس کی وجہ سے انسانی عقل وحواس کمزور ہو جاتے ہیں۔ بلکہ بسا اوقات زائل بھی ہو جاتے ہیں۔ لہٰذا وزارت امر بالعروف ونہی عن المنکر کے وزیر اور تمام ذمہ داروں کو یہ اختیار دیا جا رہا ہے کہ جہاں منشیات کا کاروبار اور اس کے کارخانے قائم ہیں، ان کا مکمل خاتمہ کردیں اور عوام سے اپیل ہے کہ اسلامی اور انسانی ہمدردی کے تحت ان کا بھرپور ساتھ دیں تاکہ کسی کو ان کی مزاحمت کا موقع نہ ملے''۔

اس فرمان کے اجرا کے بعد خود مغرب نے بھی اس بات کی گواہی دی کہ افغانستان میں منشیات کی کاشت کا ننانوے فی صد خاتمہ ہو گیا تھا۔

مغربی دنیا نے طالبان کو حقوقِ نسواں کی تلفی کے حوالے سے سخت مورد الزام ٹھہرایا جب کہ امارت نے انہیں افغان تاریخ میں سب سے زیادہ حقوق فراہم کیے تھے۔ امارت اسلامیہ نے حقوقِ نسواں سے متعلق پیغام جاری کیا کہ:

''جیسا کہ شریعت میں عورت کی عزت وعصمت کے مستقل حقوق ہیں، جن پر عمل پیرا ہونے سے عورت کی عصمت وعزت محفوظ رہتی ہے، مگر افغان معاشرے میں بے انصافی پر مبنی غیر شرعی رسم ورواج کے تحت عورت اپنے حقوق سے محروم اور مختلف مظالم کا شکار ہے، اس قسم کے مظالم کے سدباب کے لیے دفعات منظور کی جاتی ہیں۔(۱) ملک کا کوئی بھی شخص عورت کو بطور 'مالِ دیت، ہرجانہ، صلح وغیرہ میں ہرگز نہیں دے سکتا۔(۲) (الف) کسی بھی مسلمان کو اجازت نہیں کہ بیوہ عورت کو خاوند کے گھرانے ہی میں نکاح کرنے پر مجبور کرے۔(ب) شرعی اُصول کے مطابق بیوہ اپنی مرضی سے نکاح کرسکتی ہے۔(۳) امارتِ اسلامیہ کے ججوں اور ذمہ داروں کو اجازت ہے کہ درجہ بالا دفعات کی خلاف ورزی پر سخت سزائیں دیں۔

اقوام متحدہ کے مطابق امارت اسلامیہ کا موقف شروع دن سے ہی یہ تھا کہ:

''ہم اقوام متحدہ کے ساتھ بات چیت پر اس شرط کے ساتھ تیار ہو سکتے ہیں جب وہ اسلام کی حدود اور شریعت کے دائرے کے اندر ہو، کیونکہ اقوام متحدہ کا قانون اگر قرآن کے حکم سے متعارض ہو جائے تو کسی مسلمان کے شایانِ شان نہیں کہ وہ اس کو تسلیم کرے، کیونکہ مسلمانوں کی واحد راہ اسلام ہے۔ جو لوگ اقوام متحدہ سے بہرحال اتفاق کرنے پر مُصر ہیں، یہ صرف اور صرف ان کی جہالت کا کرشمہ ہے''۔

مظلوم مسلمانوں کی پشت پناہی بالخصوص شیخ اُسامہ رحمہ اللہ کو امریکہ حوالگی کے حوالے کے بارے میں امارت اسلامیہ کا دوٹوک موقف دنیا کے سامنے واضح رہا ہے، اگست ۱۹۹۸ء میں امریکی بزدلانہ بم باری کے بعد امیر المومنین ملا محمد عمر رحمہ اللہ نے امارتِ اسلامیہ کا موقف ایک مغربی ریڈیو کا انٹرویو دیتے ہوئے کچھ یوں بیان کیا کہ:

''تمام حکومتیں ہمارے مقابلے میں آئیں تو بھی دنیا کی کوئی طاقت ہمیں اُسامہ کو حوالے کرنے پر مجبور نہیں کرسکتی۔ اُسامہ ہمارا مہمان ہے، اسے ہم کسی دباؤ یا لالچ پر کسی کے حوالے نہیں کرسکتے، کوئی بھی غیرت مند مسلمان کسی مسلمان کو کسی کافر کے حوالے نہیں کرسکتا۔ ہم اُسامہ کی حفاظت آخر دم تک کریں گے اور ضرورت پڑھی تو حفاظت اپنے خون سے کریں گے''۔

اُمت کے خائن حکمرانوں کی طرف سے لالچ اور دھمکیاں ملنے کے باوجود سعودی شہزادے ترکی الفیصل سے کہا کہ:

''جب تک ہمارے اندر خون کا ایک قطرہ بھی موجود ہے، ہم اُسامہ کی حفاظت کریں گے، خواہ افغانستان کے تمام گھر تباہ ہو جائیں، پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جائیں اور لوہا پگھل جائے، ہم پھر بھی اُسامہ کو حوالے نہیں کریں گے''۔

۲۰۰۰ء میں امارت نے جب بامیان کے بتوں کو مسمار کرنے کا فیصلہ کیا تو دنیا بھر نے طالبان کو اس فیصلے سے باز رکھنے کی کوشش کی، جاپان کی جانب سے پورے افغانستان میں پختہ سڑکوں کا جال بچھانے کی پیش کش کی گئی، جب کہ ہندوستان کی جانب سے کثیر رقوم کی پیش کش ہوئی۔ مگر بیرونی دنیا کا دھونس اور لالچ انہیں اس منصوبے پر عمل پیرا ہونے سے نہ روک پایا۔ سلطان محمود غزنویؒ کے تاریخی الفاظ کو دہراتے ہوئے کہا گیا کہ''ہم تاریخ میں بت فروشوں کے بجائے بت شکنوں کے نام سے یاد رکھے جائیں گئے''......اپنے موقف پر ثابت قدمی دکھاتے ہوئے بتوں کو مقررہ وقت پر مسمار کروایا اور اس عمل کی انجام دہی پر شکرانے کے طور پر ۱۰۰ گائیوں کی قربانی بھی پیش کی۔

تاریخ بنانے یا بگاڑنے والے کبھی اپنی تاریخ نہیں پڑھ سکتے۔ تاریخ اَن مٹ سیاہی سے لکھی جانے والی وہ تحریر ہے جو بعد میں آنے والوں کو اگر امیر المومنین ملا محمد عمر رحمہ اللہ کی شجاعت، بہادری اور دین پر سب متاع قربان کردینے کی داستان سنائے گئی تو وہی ہی عالم اسلام پر مسلط خائن حکمرانوں کی غداری کے نوحے بھی دہرائے گئی۔ امیر المومنین ملا محمد عمر رحمہ اللہ انسانی عزم، حوصلے اور دین پر غیرت کی سدا روشن رہنے والی ایک مثال ہیں تو خائنین امت کی جانب سے طالبان عالی شان کے ساتھ کیا گیا دھوکہ اور غداری بھی تاریخ میں اُن کے لیے ہمیشہ کلنک کا ٹیکہ بن کر محفوظ ہو چکی ہے!

☆☆☆☆☆

15 اگست: بادغیس اور ہلمند.........کٹھ پتلی فوجوں اور کمانڈوز پر حملے.........21 اہل کار ہلاک.........جب کہ 8 زخمی.........اس کے علاوہ متعدد فوجی گاڑیاں بھی تباہ

عقل ہے محوِ تماشائے لبِ بام ابھی

صہیب احسن

کمیونسٹ ریچھ، کم و بیش ایک دہائی تک افغانی کہساروں کی خاک، اپنی سیاہ کے لہو کی بہتی ندیوں کے بل پر چاٹتا، آخر بے نیل مرام لوٹ گیا۔ ''بائی پولر'' سے ''یونی پولر ورلڈ'' کی اصطلاح ، اس شکست خوردہ قوم کی حالت زار کو ایک جملہ میں بیان کرتی تھی۔ بظاہر تو جارح اور مجروح کا کوئی مقابلہ ہی نہ تھا۔ ٹیکنالوجی تک رسائی، اور اس کے استعمال میں روس ٹوٹے بکھرے افغانوں سے دہائیاں آگے تھا۔ سپاہ کی ''جدید خطوط'' پر تربیت میں روسی کمانڈوز اور توڑے دار بندوقوں والے افغانوں میں بھلا کیا مقابلہ! انقلابِ فرانس اور صنعتی انقلاب کے بعد کے ادوار کی نسلیں، جو مذہب کی ''قید'' سے آزاد اور مادیت میں ''گوڈے گٹے'' ڈوبی ہوئی تھیں، کے لیے تو جارح کے خلاف یہ مزاحمت ہی حیران کن تھی، اس مزاحمت کے نتیجہ نے تو ان عقلیت کے فتنے میں مبتلا قوموں کی انگشت کو بدنداں احساس ہونے تک لہولہو کر ڈالا۔ شکست کا سبب کیا بنا، یہ ان دیکھی قوت کیا تھی جس نے عرب وعجم کے ہیروں کو جوڑ دیا، یہ کیا طاقت تھی کہ موت کے خوف سے ہی بیگانہ کیے دیتی تھی، بلکہ یہ متوالے تو خود اس کی طرف لپکتے تھے، یہ طاقت ایمان کی طاقت تھی!

اور پھر چند برس بعد انہی ایمانی فضاؤں میں تربیت پانے والا ایک طالبِ دین اٹھا، گم نام، قریباً تنہا اور کسی بڑی رسوخ رکھنے والی طاقت کی پشت پناہی سے محروم، لیکن ایمان کی متاعِ انمول سے مالا مال۔ جس نے اللہ کی زمین کو جبر و استبداد، ظلم اور کشت و خون سے پاک کرنے کا مصمم عزم کر لیا، اور اپنے قافلۂ حق میں جوق در جوق شامل ہوتے رفقا سے بھی، اللہ کی زمین پر اللہ کے نظام کے نفاذ سے قبل چین سے نہ بیٹھنے کا عہد لے لیا۔ ایمان کی طاقت سے ناآشنا ظاہر پرست اور جدید ''محققین'' اس پاکیزہ تحریک کے پیچھے کبھی کسی خفیہ ایجنسی کو تلاش کرتے رہے، اور کہیں اس تحریک کو عالمی استبداد کا مہرہ قرار دیتے رہے، لیکن

ظاہر کی آنکھ سے نا تماشہ کرے کوئی
ہو دیکھنا تو دیدۂ دل وا کرے کوئی!

یہ دل کی آنکھ کے مظاہر تھے، مسلم قوم کے لیے اس پستی کے دور میں، جب تمام عالم پر کفر و طواغیت کا غلبہ تھا، یہ تحریکِ اسلام کی نشاۃ ثانیہ کی امید بن کر ابھری...... ظالم جنگ جو سردار ایک کے بعد ایک زیر ہوتے چلے گئے...... انتشار و افراتفری اور نقصِ امن سے دوچار ملک، جہاں نہ جان محفوظ تھی نہ عزت، ایمان کی بنیاد پر اٹھی اس تحریک کے ہاتھوں دیکھتے ہی دیکھتے گہوارہ امن بنتا چلا گیا اور چند ہی سالوں میں دارالحکومت کابل سمیت ملک کے نوے فی صد سے زائد علاقے پر طالبان تحریک اپنا اثر و نفوذ جما کر رحمانی شریعت کا نفاذ کر چکی تھی...... دنیا بھر میں گھٹن اور خوف کی فضا میں جینے والے، طالبانِ شریعت کو سقوطِ خلافت کے بعد پہلی بار، ٹھنڈی و آزاد ہواؤں کے جھونکے سرزمینِ افغانستان سے آتے محسوس ہوئے......

آنے والے چند برسوں نے دنیا کو پھر خلافتِ راشدہ کے عہد کی یاد دلا دی۔ کسی کمپرومائز سے پاک کامل شریعت کا نفاذ، بے مثال امن و عدل، امیر المومنین سمیت دیگر عہدے دارانِ امارت کی سادہ طرزِ زندگی اور کسی بے اعتدالی پر بھی فوری احتساب، اور شرک کے بڑے مظاہر کا پیوندِ خاک کر ڈالنا، اس دور میں بہت سے مصلحت پسندوں کے لیے حیران کن تھا۔ آنے والے سالوں میں دنیا نے دیکھا کہ ایک طرف تو وہ ملا عمر مجاہد تھے، جنہوں نے بامیان کے بتوں کو پاش پاش کر ڈالا اور تمام دنیا کے دباؤ کو احکامِ الٰہی کے سامنے جوتے کی نوک پر رکھا، اور دوسری جانب ہمسایہ ملک کے حکمران و گیڈر صفت جرنیل اور فوج تھی، جنہوں نے عرب و عجم کے ہیروں کو محض پانچ پانچ ہزار ڈالروں میں اپنے کافر اتحادیوں کو بیچ ڈالا۔ اور مجاہدینِ اسلام اور ان کے چاہنے والوں پر تاریخ کا وہ بدترین تشدد کیا، کہ تاتار بھی دیکھتے تو شرما جاتے!

رب تعالیٰ کو لیکن اس مجاہدِ عظیم سے عصرِ حاضر کی سپاہِ کفر کے سالار کی رعونت کو بھی خاک کروانا مقصود تھا، اور دنیا پر صبحِ روشن کی طرح یہ عیاں کروانا مقصود تھا کہ ''یونی پولر'' بیت ابیض سے حکمرانی کرتی مشرک مخلوق نہیں، بلکہ رب تعالیٰ کے کلمے کو بلند کرتے وہ متوالے ہیں، جن سے کلمے پر ثابت قدم رہنے پر غلبے و نصرت کے وعدے حق تعالیٰ شانہ نے خود فرمائے ہیں۔

دنیا بھر میں اسلام اور اہلِ اسلام سے دشمنی میں پیش پیش اور مسجدِ اقصیٰ اور ارضِ قدس پر قابض، غاصب صیہونی ریاست کا پشت پناہ، امریکہ، سرزمینِ افغانستان پر شریعت کی بہاریں دیکھ کر پیچ و تاب کھا رہا تھا اور اس پر جارحیت کے لیے پر تول ہی رہا تھا، کہ چند شیر دل جاں بازوں نے اقدام کرتے ہوئے اس کو اس کی سرزمین پر ہی تاریخ کا بدترین معاشی نقصان پہنچایا اور اس کے اپنی فضا میں پرندوں کے بھی پر نہ مارنے کے دعوی کی قلعی کھولتے ہوئے اس کی رعونت کو خاک میں ملا دیا۔ امریکہ نے تقریباً ۱۰۰ ارب ڈالر کے اس دھچکے کے بعد بھی اس حملے سے سبق سیکھنے کے بجائے، اپنی اسی ''ٹانگ اڑانے والی'' پالیسی کو جاری رکھا، اور ملا عمر مجاہد رحمہ اللہ سے شیخ اسامہ رحمہ اللہ کی حوالگی کا مطالبہ کر دیا اور

15 اگست: صوبہ قندوز..........صدر مقام قندوز شہر اور ضلع خان آباد..........مجاہدین کے حملے..........26 اہل کار ہلاک جب کہ 11 زخمی..........3 اہل کار تائب ہو کر مجاہدین سے آ ملے

انکار کی صورت میں ''تہس نہس'' کر دینے کی دھمکی دی، لیکن آفرین ہے اس مردِ مومن پر ،امیرالمومنین ملا عمر رحمہ اللہ نے مومن بھائی کی حوالگی سے انکار کرتے ہوئے وہ تاریخی کلمات کہے کہ جو تا قیامت، تاریخ کے اوراق میں آبِ زر سے لکھے رہیں گے:

''میں دو وعدوں کے بیچ میں ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے مدد کا وعدہ کیا ہے جب کہ بش نے شکست اور ہلاکت کا اور میں اللہ تعالیٰ کے وعدے پر مضبوطی سے قائم ہوں......اب ہم دیکھیں گے کہ کونسا وعدہ سچا ثابت ہوتا ہے''۔

اور پھر قندھار کے ماتھے کا جھومر اورامتِ محمدیہ علی صاحبھا السلام کا شیر، کفر کے تاریخی گٹھ جوڑ کے مقابلہ میں ڈٹ گیا......مسلم ممالک پر قابض طواغیت ایک کے بعد ایک، اپنی تعیش پرستی پر ضرب پڑنے کے خوف سے تو کہیں ''پتھر کے دور'' میں پہنچ جانے کے ڈر سے، اپنا تمام وزن کفر کے پلڑے میں ڈالتے چلے گئے، اور کہیں دو قدم آگے پرویز جیسے بھی تھے، جنہوں نے شاہ سے زیادہ شاہ کے وفادار ہونے کا پورا ثبوت دیا۔عقیدۂ ولا اور براء کی عملی تصویر ملا عمر امت کی سعید روحوں کی دعائیں سمیٹتے، اپنی رب کے وعدوں پر یقین رکھتے، شہروں سے کوچ کر کے اس عالمی غنڈوں کے اکٹھ کو تحکم ربی پارہ پارہ کر دینے کا سامان کرنے، اس معلوم دنیا کے اس نامعلوم مقام کو ٹھکانہ بنانے چل پڑے کہ جہاں طبعی موت تک کوئی کافر ان کی گرد بھی نہ پا سکا، اور ٹیکنالوجی سے زمین کے چپے چپے کی معلومات رکھنے کا باطل دعوی کرنے والوں کی ناکامی کا اشتہار چہار دانگ عالم گونج اٹھا۔ نبی ملاحم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ امتی، اپنے آقا کے نقشِ قدم پر چلتا رہا......

آقا مدنی صلی اللہ علیہ وسلم کہ جن کا ذکر آسمانوں اور زمین پر ہے، جنگِ خندق میں صحابہ کے ساتھ مٹی کھود کھود کر خندق سے باہر پھینکتے ہیں، فاقہ بھی ہے اور اس پر محنت شاقہ بھی لیکن صبر و شکر نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے صحابہ کو اطمینان کی جنتوں کا مکین بنا دیا ہے، رزم آراء دشمن کثرت تعداد و اسباب کے زعم میں سیلاب کی طرح امڈ پڑتا ہے، لیکن منتہائے ایمان کو چھوتے اصحاب رضوان اللہ علیہم اجمعین کے حوصلوں اور ان کی بلند ایمانی کیفیات کے سامنے مٹی کا ڈھیر ہے۔عمرِ ثالث' ملا عمر رحمہ اللہ اور ان کی سپاہ نے بھی، قوتِ ایمانی اور خندق سی حُسنِ تدبیر سے زمین کے چہرے پر فساد برپا کرتی قوتوں کو منہ کے بل گرا دیا۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس غلام اور اس کی سپاہ نے بھی عسرت وعشرت ہر دو حال میں راضی برضائے الٰہی رہنے کی مثال قائم کر کے دکھا دی......اسباب کی قلت کے باوجود ڈیڑھ عشرہ صلیبی صیہونی گٹھ جوڑ کو افغانی خاک چٹائی، اور اس کو بھی اس کے برطانوی و روسی پیش رووں کی طرح ذلیل و رسوا کر کے شریعت کی اس مطہر سرزمین سے نکال باہر کیا۔ کفری اتحاد ٹیکنالوجی اور اپنی افواج کی تمام توانائیاں صرف کر کے بھی مجاہد ملا عمر رحمہ اللہ کا سراغ نا لگا سکا، اور اللہ کا وہ شیر اس مردہ دل لشکر کو اپنے رب کی نصرت سے شکست کے دھانے پہنچا کر، لقائے ربی کو کسی شام خاموشی سے سفرِ آخرت پر روانہ ہو گیا۔ شہرت و نمود سے زندگی میں دور رہنے والا موت کے بعد بھی کئی سالوں تک اس سے دور رہا، اور اللہ کے خاص فضل واحسان سے ایسا مضبوط لشکر چھوڑ گیا، جو امیر کی جدائی کے باوجود منتشر نہ ہوا بلکہ مضبوط ہی ہوتا چلا گیا۔

ملا عمر مجاہد رحمہ اللہ کی زندگی توکل سے عبارت تھی......ان کی محبتیں اور نفرتیں اللہ ہی کے لیے تھیں، ان کا جینا و مرنا نصرتِ دینِ مبین کی خاطر تھا، نہ مال کی جاہ نہ شہرت کی، مقصود تھا تو صرف ایک، اللہ رب العزت کے دین کی سرفرازی۔ اور اس کے لیے اپنا تن، من دھن یہاں تک کہ وطن بھی قربان کر دیا......ملا عمر مجاہد رحمہ اللہ نے امت کو پستی کے اس دور میں غیرتِ دینی اور امتِ محمدیہ کی آبرو کے لیے سب کچھ لٹا دینے کا وہ عظیم سبق دیا، جس نے غفلت میں پڑے ہوئے ہزاروں نوجوانانِ امت کی خودی کو بیدار کر دیا۔ اور آج افغانستان تا یمن حق و باطل کے معرکوں کے ایوان سجے ہوئے ہیں، اور امت پر چھائی تاریک رات کی کوکھ سے سحر کا اجالا نمودار ہونے کو ہے۔

ملا عمر مجاہد رحمہ اللہ نے اللہ کے دین پر چل کر عزت کی زندگی گزاری اور عزت کی موت ان کا مقدر بنی اور ان شاء اللہ ہمیشگی کی جنت ان کا ابدی ٹھکانہ ہوگی۔ نحسبہ کذالك واللّٰہ حسیبہ۔ ولا نزکی علی اللّٰہ احدا ......اللہ رب العزت اپنے اس نیک بندے کو بلندیوں والی جنتوں کا مکین بنائے اور اس کا حشر انبیاء، صدیقین، شہدا اور صالحین کے ساتھ فرمائے آمین۔ اللہ رب العزت جانشین ملا عمر رحمہ اللہ، امیر المومنین ملا اختر منصور حفظہ اللہ کی نصرت فرمائے، ان کے فیصلوں میں برکت فرمائے اور ہمیں ان کے لشکر کے سپاہی کے طور پر قبول فرمالے آمین۔

☆☆☆☆☆

''عالمِ اسلام میں علما کی مثال ایسی ہے جیسے جسم میں شریانیں، جو فعال رہیں تو جسم نشوونما پاتا ہے اور مضبوط رہتا ہے۔ جب شریانیں کمزور ہو جائیں اور اپنا کام چھوڑ دیں تو روح جسم کا ساتھ چھوڑنے لگتی ہے، افعال معطل ہو جاتے ہیں اور جسم مردہ ہو جاتا ہے۔ اگر عالمِ اسلام کے علمائے کرام فکر اور عمل میں متفق ہو جائیں تو دنیا کی کوئی طاقت اُن کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔

اس لیے کہ سیاسی، اجتماعی اور اقتصادی ترقی مسلمانوں کی جماعتوں کے اتحاد پر منحصر ہے اور ان جماعتوں کے قائد علمائے راسخین ہیں۔ میں ایک بار پھر تاکید کرتا ہوں کہ اے برادر علمائے کرام! آپ متحد رہیں اور اس تحریک میں ہمارے ساتھ جو تعاون ممکن ہو، کر گزریں''۔

(امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد رحمہ کا مسلمانانِ افغانستان سے پہلا خطاب)

16 اگست: صوبہ جوزجان..................ضلع قرقین..................مجاہدین کے حملے میں 3 جنگجو ہلاک..................جب کہ 2 زخمی

راروان اختر به موته اختر وک کوی؟

مولوی اسداللہ فراہی

موت کا ہر لمحہ تمام قابل قیاس اور نا قابل قیاس لمحات سے زیادہ شدید ہے۔ ہر دوسری مصیبت جس کے لیے آدمی پریشان ہوتا ہے اس کے مقابلے میں ہیچ ہے جو موت کی صورت میں مرنے والے اور اس کے متعلقین وعقیدت مندوں کے سامنے آتی ہے۔بعض اکابرین کی شہادت پر پلکوں کے تار میں جو آنسوؤں کی تسبیح پروئے تھے،اس وقت گمان یہ تھا کہ شاید پھر یہ نوبت نہ آئے۔

لیکن عالی قدر امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہدؒ کی رحلت پر حسرت نے اس خیال کو غلط ثابت کر دیا۔ بہر حال موت کامل بے اختیاری، کامل بے سروسامانی اور کامل لاچاری کے مرحلہ میں داخل ہونا ہے...... ہر آدمی امیدوں اور تمناؤں کی ایک دنیا اپنے ذہن میں لیے ہوئے ہے، وہ سمجھتا ہے کہ میں اپنی امیدوں کی دنیا کی طرف بڑھ رہا ہوں، میں اپنے خوابوں والے کل کی طرف چلا جارہا ہوں مگر بہت جلد اسے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اپنی تمناؤں والی دنیا کے بجائے خدا کی دنیا کی طرف بڑھ رہا تھا، وہ دنیا کی نہیں بلکہ آخرت کی منزل کی طرف چلا جارہا تھا۔

آدمی اپنے بچوں کے مستقبل کی خاطر سب کچھ لگا دیتا ہے مگر قبل اس کے کہ وہ اپنے بچوں کے مستقبل کو دیکھ کر خوش ہو وہ خود اپنے مستقبل کی طرف ہانک دیا جاتا ہے۔ آدمی اپنے آرام کے لیے ایک شاندار مکان کھڑا کرتا ہے مگر ابھی وہ وقت نہیں آتا کہ وہ اپنے خوابوں کے مکان میں سکھ وچین کے ساتھ رہے کہ موت اس کے اور اس کے مکان کے درمیان حائل ہو جاتی ہے۔

آدمی اپنے معاش کو بڑھا کر سمجھتا ہے کہ میں عزت وترقی کی بلندیوں پر اپنے آپ کو بٹھانے جارہا ہوں مگر بہت جلد معلوم ہوتا ہے کہ آنے والا دن اس کے لیے جس چیز کا انتظار کر رہا تھا وہ ایک سنسان قبر تھی نہ کہ عزت وترقی کی رونقیں۔

حاصل یہ کہ ہر آدمی کی زندگی کا ایک رخ ہوتا ہے جس پر وہ تمام عمر گامزن رہتا ہے۔امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد رحمہ اللہ کی زندگی کا بھی ایک رخ تھا لیکن وہ عام انسانوں کی زندگیوں سے الگ تھلگ اور نرالا رخ تھا۔ اُن کی زندگی کا رخ اللہ تعالیٰ کا طے کردہ رخ، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا پسندیدہ رخ، اسلام کا محبوب رخ، شریعت کا مطلوب رُخ، شجاعت پر مبنی رخ، اور سب سے بڑھ کر اللہ پر توکل کرنے کا رُخ تھا۔

اسی اعتماد علی اللہ نے انہیں امامت اور امارت کے اس خطاب امیر المومنین سے نوازا جو اسلام میں بہت کم امرا کو ملا ہے۔ آپؒ نے مادی اسباب سے ہٹ کر ہمیشہ اللہ پر نظر رکھی جس کی بدولت اللہ نے انسانوں کی نظریں آپؒ کی طرف پھیر دیں۔ آپؒ نظروں سے اوجھل ہو کر بھی ہر دل کو منظور نظر رہے۔ کیا عرب کیا عجم سب نے آپؒ کی امامت کو تسلیم کیا اور سب آپؒ کی امامت کے زیر نگیں رہیں۔ اقبال مرحوم نے کیا خوب کہا تھا:

ؔتو نے پوچھی ہے امامت کی حقیقت مجھ سے
حق تجھے میری طرح صاحب اسرار کرے!
ہے وہی تیرے زمانے کا امام برحق!
جو تجھے حاضر وموجود سے بے زار کرے!
موت کے آئینے میں تجھ کو دکھا کر رُخِ دوست!
زندگی تیرے لیے اور بھی دشوار کرے!
دے کے احساس زیاں تیرا لہو گرما دے
فقر کی سان چڑھا کر تجھے تلوار کرے!
فتنہ ملت بیضا ہے امامت اس کی!
جو مسلماں کو سلاطیں کا پرستار کرے

امیر المومنین کا دل آرزؤں اور امیدوں سے بھرا ہوا سمندر تھا لیکن وہ عام انسانوں کی تمناؤں کی طرح نہیں بلکہ وہ تمنائیں اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تمنائیں تھی۔ وہ بھی اپنے خوابوں والے کل کے دیکھنے کے لیے ترس رہے تھے لیکن ان کے خوابوں والا کل خواہشات کا نہیں بلکہ نفاذ شریعت محمدی کا کل تھا۔انہوں نے بھی بچوں کے مستقبل کی خاطر سب کچھ لگا دیا تھا لیکن اپنے بچوں کی خاطر نہیں بلکہ یتیموں اور اسیروں کے بچوں کی خاطر بلکہ حقیقت یہ ہے کہ انہوں نے دوسروں کے بچوں کے لیے اپنے بچے لگا دیے۔

ہائے! ان یتیم بچوں کے دل پر آج کیا گذر رہی ہوگی جن کے لیے ہر سال عید قربان کو امیر المومنین کی طرف سے قربانی کے جانور نذرانے کیے جاتے۔ گذشتہ عید کو امارت اسلامیہ نے ہمارے جاننے والے ایک اسیر کے اہل خانہ کو قربانی کا جانور بھیجا تھا، اس جانور کو گھر پہنچانے کے لیے میں اس اسیر کے بچے کے ساتھ گیا اور قربانی کا جانور ان کے گھر پہنچا دیا۔

[بقیہ صفحہ ۵۸ پر]

16 اگست: صوبہ ہرات...................ضلع اوبے..................مجاہدین کے حملے میں 3 جنگ جو ہلاک...................جب کہ 3 زخمی

امارت اسلامی افغانستان کے دفاع کی پکار............علمائے کرام اور اہل دین کے نام

استاد اسامہ محمود حفظہ اللہ

الحمدللّٰہ والصلوٰۃ والسلام علی رسول اللّٰہ، وبعد!

امریکہ اپنی جدید ترین ٹیکنالوجی، مہلک ترین اسلحہ اور چالیس سے زیادہ ممالک کا اتحاد لے کر چودہ سال پہلے افغانستان پر حملہ آور ہوا۔ مقصد امارت اسلامی کا خاتمہ، جہاد اور مجاہدین کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنا اور نظام کفر کا قیام و استحکام تھا۔ اس کفریہ اتحاد کے بالمقابل امیر المومنین نصرہ اللہ کی قیادت میں پاکستان سمیت عرب و عجم کے مجاہدین اور طالبان، نفاذِ شریعت اور اسلامی امارت کے قیام کا مقصد لے کر کھڑے ہوئے اور مجاہدین اور افغانی قوم نے قربانیوں کی ایک بے مثال تاریخ رقم کر دی۔

مجاہدین کی استقامت اور افغان قوم کی دین و جہاد سے محبت کے باعث اللہ تعالیٰ نے خصوصی نصرت فرمائی اور دنیا نے دیکھ لیا کہ امریکہ اپنے تمام تر وسائل کے باوجود شکست سے دوچار ہوا، اتحادی ساتھ چھوڑ گئے جب کہ خود امریکہ بھی آج نکل بھاگنے پر مجبور ہے۔ امریکہ میدان جنگ میں تو شکست کھا چکا ہے، مگر جو مقصد میدان میں حاصل نہیں ہو سکا وہ آج بھاگتے ہوئے پاکستانی فوج اور حکومت کی مدد سے اسے حاصل ہوتا ہوا نظر آرہا ہے۔ امریکہ کی عسکری اور سیاسی قیادت آج پاکستانی فوج کے تعاون کی تعریف کرتے ہوئے علانیہ کہہ رہی ہے کہ پاکستان پہلے سے کہیں زیادہ اور موثر تعاون کر رہا ہے۔ گزشتہ عرصے کے دوران میں درج ذیل چند واقعات سے یہ حقیقت روزِ روشن کی طرح واضح ہے:

☆ جون ۲۰۱۴ء سے شمالی وزیرستان میں جاری آپریشن اصل میں امریکی آپریشن ہے۔ یہ آپریشن امریکہ کے کہنے پر، امریکہ کے ڈالروں سے اور امریکہ کی سرپرستی و نگرانی میں شروع ہوا۔ آپریشن کا ہدف وہ مہاجرین اور انصار ہی ہیں جو امریکہ کے خلاف امارت اسلامی کے دفاع میں لڑ رہے ہیں۔

☆ پاکستان نے پچھلے عرصہ میں ڈرون حملوں میں امریکیوں کے ساتھ پہلے سے کہیں زیادہ تعاون کیا۔ جس میں امارت اسلامیہ افغانستان کے کئی ذمہ داران بھی شہید ہوئے۔

☆ امریکہ کے جانے سے پہلے پاکستانی خفیہ ایجنسیوں نے امارت کے رہ نماؤں کو شہید کرنے اور گرفتار کرنے کا سلسلہ تیز کیا۔ استاد یاسر، ملا عبید اللہ اخوند، ڈاکٹر نصیر الدین حقانی، مولانا عبداللہ ذاکری رحمہم اللہ سمیت امارت اسلامیہ کے درجنوں ذمہ داران کو شہید کرنا اس کی مثال ہے۔

☆ امریکہ کا حالیہ دنوں میں نکلنے کے اعلان کے ساتھ ہی نواز حکومت اور اشرف غنی حکومت کے درمیان غیر معمولی گرم جوشی نظر آنا شروع ہوئی، اور مجاہدین کے خلاف دونوں ملکوں کے مشترکہ آپریشنوں اور دیگر تعاون و اشتراک میں اضافہ ہوا۔

☆ امریکہ اور افغانی سربراہوں کا پاکستانی فوج کے ہیڈ کوارٹر کا دورہ اور دونوں اطراف کی سیاسی اور عسکری قیادت کے درمیان ملاقاتوں میں تیزی نیز خفیہ معلومات کے علی الاعلان تبادلے میں خاطر خواہ اضافہ ہوا۔

پاکستانی فوج کی طرف سے اس پورے تعاون کا مقصد مجاہدین کی قربانیوں کو ضائع کرنا، افغانستان میں اسلامی امارت کا راستہ روکنا اور نظام کفر کا استحکام و تقویت ہے۔ اب جب کہ قربانیوں کا ثمرہ قریب نظر آرہا ہے، اس پورے خطے میں شریعت کے نفاذ کا وہ خواب پورا ہونے والا ہے جو ہر مسلمان کی خواہش ہے، ایسے میں اگر ہم پاکستانی حکومت اور فوج کو یہ سب قربانیاں ضائع کرنے کا جرم کرتے دیکھیں اور خاموش تماشائی بنے بیٹھے رہیں تو یہ نہایت ہی افسوس ناک امر ہے جس پر اللہ تعالیٰ کی پکڑ کا قوی خدشہ ہے۔

اس صورت حال کو مدنظر رکھتے ہوئے پاکستان کے علما اور اہل دین طبقوں سے ہم درخواست کرتے ہیں کہ آج پہلے سے کہیں زیادہ امارت اسلامی افغانستان کے دفاع کی ضرورت ہے۔ ایک طرف عوام میں اس امارت کی اہمیت اور اس کی نصرت کی ضرورت کو اجاگر کرنے کا وقت ہے تو دوسری طرف قول اور عمل سے جہاد میں حصہ ڈالتے ہوئے پاکستانی فوج اور حکومت کو اس مکروہ سازش سے روکنا بھی وقت کا اہم فرض ہے۔ جہادِ پاکستان کا مقصد جہاں نظام کفر کو اس دھرتی سے دور پھینک کر شریعت کا قیام ہے تو وہاں ساتھ ہی ساتھ دوسرا بڑا ہدف امارت اسلامی افغانستان کا دفاع، استحکام اور تقویت رہا ہے۔ علمائے کرام اور داعیان دین حضرات کے سامنے ہماری گزارش ہے کہ:

☆ پاکستانی مسلمانوں کے دلوں میں شریعت کی محبت اور پاکستان کے باطل نظام کی خرابیاں واضح کرتے ہوئے اس سے نفرت دلائیے۔

☆ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ایک فرض ہے، اس فرض کو خود ادا کیجیے اور عوام کو اس فرض کی ادائیگی کے لیے منظم کیجیے۔

☆ نفاذ شریعت کے لیے عملی جہاد میں شریک ہونے کی اہمیت بتائیے۔

☆ امارت اسلامی کا نفاذِ شریعت کے لیے جہاد، افغانی قوم بلکہ پوری امت کے

16 اگست: صوبہ اروزگان.........صدر مقام ترینکوٹ شہر اور دہراود، چنارتو و چار چینہ اضلاع.........5 پولیس اہل کار مجاہدین سے آملے......جب کہ مجاہدین کے حملے میں 4 اہل کار ہلاک

لیے رحمت ثابت ہوا ہے لہٰذا اس جہاد کے ہمارے لیے ایک قابل تقلید مثال ہونے کو بیان کیجیے۔

امیر المومنین نصرہ اللہ اور امارت کے اس تعارف کو مسلمانانِ پاکستان میں عام کیجیے اور اس کے دفاع کے لیے ہر ممکن سعی کیجیے۔

ہم یہ حقیقت بھی بتانا چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے دین کو فتح یاب کرنا ہے، امارت اسلامی کی بحالی کے خواب آنکھوں میں سجائے بے شمار مسلمانوں نے قربانیاں دی ہیں، لاتعداد خواتین بیوائیں، بچے یتیم اور مسلمان دربدر ہوئے ہیں۔ یہ عظیم قربانیاں ان شاء اللہ کبھی رائیگاں نہیں جائے گی۔ جو لوگ امارت اسلامی کے قیام واستحکام کے لیے اپنی صلاحیتیں استعمال کر رہے ہیں، وہ خوش نصیب ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں کلمۃ اللہ کی سربلندی کے لیے چن لیا ہے۔ امارت اسلامیہ اللہ تعالیٰ کے اذن سے جلد یا بدیر قائم ہو کر رہے گی چاہے دین کے یہ دشمن مکر وفریب کے ہزار جال بچھائیں:

وَمَكَرُوا وَمَكَرَ اللّٰهُ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمَاكِرِينَ

امارت اسلامی کے قیام میں جو بھی روڑے اٹکا رہے ہیں، اللہ کے یہ دشمن اپنی اس مکروہ کوشش میں ان شاء اللہ کبھی کامیاب نہیں ہوں گے، انہوں نے اپنی چار دن کی زندگی اللہ تعالیٰ سے بغاوت میں گزارنے کی خاطر ظلم کا یہ رستہ چنا ہے مگر تاریخ سے یہ ثابت ہے کہ اسلام اور مجاہدین امت کے خلاف کے ان کی ہر سازش اور ہر کوشش انہی کے اوپر اللہ تعالیٰ نے پلٹائی ہے، انہیں یقین ہونا چاہیے کہ امارت اسلامی کے خلاف ان کا ہر مکر اور ہر فریب خود ان کی دنیا وآخرت کی تباہی پر منتج ہوگا، ان شاء اللہ۔ ایسے ہی بدنصیبوں کے بارے میں اللہ رب العزت کا فرمان ہے:

اسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطَانُ فَأَنسَاهُمْ ذِكْرَ اللَّهِ أُوْلَئِكَ حِزْبُ الشَّيْطَانِ أَلَا إِنَّ حِزْبَ الشَّيْطَانِ هُمُ الْخَاسِرُونَ O إِنَّ الَّذِينَ يُحَادُّونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ أُوْلَئِكَ فِي الأَذَلِّينَ O كَتَبَ اللَّهُ لَأَغْلِبَنَّ أَنَا وَرُسُلِي إِنَّ اللَّهَ قَوِيٌّ عَزِيزٌ (المجادلة : ۱۹۔ ۲۱)

''شیطان نے ان کو قابو میں کرلیا ہے، اور اللہ تعالیٰ کی یاد ان کو بھلا دی ہے۔ یہ (جماعت) شیطان کا لشکر ہے۔ اور سن رکھو کہ شیطان کا لشکر ہی نقصان اٹھانے والا ہے۔ جو لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی مخالفت کرتے ہیں وہ نہایت ذلیل ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ کا حکم ناطق ہے کہ میں اور میرے پیغمبر ضرور غالب رہیں گے۔ بے شک اللہ تعالیٰ زور آور (اور) زبردست ہے''۔

آخر میں ہم علمائے کرام، اہل دین حضرات وخواتین اور مجاہدین کو مخاطب کر کے اللہ تعالیٰ سے یہ دعا مانگتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کی ان کوششوں کو اپنی بارگاہ میں قبولیت دے، آپ کا ایک ایک عمل اور ایک ایک قول پاکستان میں نفاذ شریعت اور افغانستان میں امارت اسلامی کے قیام وتقویت کی سعی میں آپ کا حصہ شمار کرتے ہوئے اس پر اجر عظیم سے نوازے، آمین۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقه محمد وعلی آله وصحبه وسلم

☆☆☆☆☆

بقیہ: راروان اختر بہ موتہ اختر وک کوی؟

امیر المومنین رحمہ اللہ کے انتقال کی خبر جب اس بچے نے سنی تو وہ میرے پاس آیا اور اپنی زبان [پشتو] میں مجھ سے کہا: ملا صاحب رتیام سو؟ [امیر المومنین سچ میں انتقال کر گئے ہیں؟] میں نے کہا: ہو [جی ہاں!]۔ تو اس نے درد بھرے لہجے میں تمام یتیموں اور بے آسروں کی ترجمانی کرتے ہوئے کہا: راروان اختر بہ موتہ اختر وک کوی؟ نہ زمو بابا ستہ او نہ غم خوار ملا [ہمارے ابا موجود نہیں اور اب غم گسار بھی چلا گیا، اب آنے والی عید کو ہمارے لیے قربانی کون کرے گا]

زمی ناقرار دم اشنا راخہ غوای

چی بیا را تلل نشی ہغہ بیا راخہ غوای

ملن نہ یم لہ دماشومانو راپسی دہ

دکلی یتیمان دی حپل بابا راخہ غوای

آہ ملا صاحب! آپ کی رحلت نے کتنے یتیموں کو پھر یتیم کر دیا ہوگا!

کتنی بیواؤں کو بیوہ ہونے کا احساس دلایا ہوگا!

کتنی بوڑھی ماؤں کو ان کے اکلوتے شہید یا اسیر بیٹوں کی یاد دلائی ہوگی!

کتنے بوڑھے والدین کے ہاتھوں سے ان کا عصا گرایا ہوگا!

کتنے بے سہاروں کا سہارا چھین لیا ہوگا!

کتنی خوشیوں کو غموں سے دوچار کیا ہوگا!

کتنے انسانوں کے طربیہ کو المیہ میں بدل دیا ہوگا!

کتنے دلوں میں یہ کلمات گردش کر رہے ہوں گے:

راروان اختر بہ موتہ اختر وک کوی؟

☆☆☆☆☆

''اللہ کے قانون پر رائے زنی نہیں ہونی چاہیے۔ لوگوں کو یہ اختیار دینا کہ چاہیں تو شریعت نافذ کریں اور چاہیں تو نا کریں، اس بات کی نشان دہی کرتا ہے کہ عقیدہ توحید کی سمجھ میں بہت بنیادی نقص موجود ہے''۔

شیخ انوار العولقی رحمہ اللہ

17 اگست: اولنگ .... مجاہدین کے ساتھ جھڑپ میں 10 اہل کار ہلاک .... جب کہ متعدد زخمی .... جھڑپوں میں 3 ٹینک بھی تباہ

امارت اسلامیہ افغانستان کے نئے زعیم امیر المومنین ملا اختر محمد منصور حفظہ اللہ کا تعارف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین ، والعاقبة للمتقین ، والصلاة والسلام علی سید الانبیاء والمرسلین ، قائد المجاهدین نبینا ومولانا محمد علیه افضل الصلوات والتسلیم وعلی آله واصحابه ومن اهتدی بهدیه اجمعین وبعد .

مجموعی طور پر جہادی صف کی قیادت کچھ خصوصی صفات سے بہرہ ور ہوتی ہے۔ بسا اوقات انہیں یہ صلاحیتیں وہبی طریقے سے حاصل ہوجاتی ہیں اور کبھی اپنے دیگر جہادی ساتھیوں کی تربیت کے دوران یہ صلاحیتیں حاصل کر لیتے ہیں۔ اللہ کے دین کے ساتھ اپنے انتہائی خلوص اور فداکاری کی وجہ سے جہادی قائدین پر اللہ تعالیٰ کی خصوصی نوازشات، نصرت اور مہربانیاں ہوتی ہیں۔ اس حوالے سے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا وَإِنَّ اللهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِينَ

[العنکبوت: ۶۹]

امارت اسلامیہ افغانستان کو معاصر دور میں عالمی سطح پر کفر واستبداد کے خلاف جہاد اور مزاحمت کا ایک مستحکم مورچہ سمجھا جاتا ہے، اس کے موسسین رہ نماؤں کو اللہ تعالیٰ نے وہبی طریقے سے قیادت اور رہ نمائی کی فوق العادت صلاحیتوں اور مہارتوں سے نوازا ہے۔ خود امارت اسلامیہ افغانستان کے موسس ملا محمد عمر مجاہد رحمہ اللہ قائدانہ صلاحیتوں کا ایک جیتا جاگتا نمونہ تھے۔ انہوں نے عالمی کفر کے خلاف جہاد کے میدان میں مسلمانوں کی قیادت اور رہ نمائی کی صلاحیتیں عملی طور پر اپنے ساتھیوں کو منتقل کیں جو اللہ تعالیٰ کے نظام کی حاکمیت کے لیے ان کے ساتھ تھے۔

امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد رحمہ اللہ ایک عسکری قائد کے ساتھ اس جہادی مدرسے کے جہادی طلبہ [مجاہدین] کے لیے ایک روحانی اور اخلاقی مربی بھی تھے۔ ان کی قیادت میں بہت سی ایسی شخصیات نے تربیت پائی جن میں سے ہر ایک اس دور میں مسلمانوں کی قیادت اور عصر حاضر کے ان حساس ترین حالات میں رہ نمائی کی پوری صلاحیت رکھتا ہے۔ فکری اور جہادی تحریکوں میں ویسے بھی شخصیات سے زیادہ بنیادی کردار مذہبی اساسات کا ہوتا ہے۔ یہاں سب کچھ جہادی اور فکری بنیادوں پر منظم ہوتا ہے۔ قرآنی ارشادات، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفائے راشدین کے کارنامے اس تحریک کو بنیادی پالیسیاں فراہم کرتی ہیں۔ اس طرح کی نظریاتی تحریکوں میں قائد اور قیادت کی بنیادی ذمہ داری اپنے افراد اور پیروکاروں کی نظریاتی اور اخلاقی تربیت اور انہیں فکری حوصلہ دینا ہوتا ہے۔

امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد رحمہ اللہ نے اسلامی تحریک کے آغاز اور اور پھر امارت اسلامیہ کی تاسیس کے وقت جہادی قیادت اور رہ نمائی کے لیے قبل ازیں ایسے بابصیرت اور قائدانہ خصوصیات کے حامل لوگوں کی تربیت کی ہے جنھوں نے جہاد اور مزاحمت کے شدید ترین حالات میں بھی اس جہادی قافلہ کو منزل مقصود تک پہنچایا۔ ایسی بہادر اور غیور شخصیات جو ہر طرح کے شدید حالات کا سامنا کرنے کی صورت میں نہ گھبراہٹ محسوس کرتے ہیں اور نہ خطرناک زمانی اور مکانی حالات سے متاثر ہوتے ہیں۔ ان بابصیرت شخصیات اور 'مدرسہ عمری' کے ان سنجیدہ طلبہ میں سے امارت اسلامیہ کے موجودہ منتخب امیر ملا اختر محمد منصور حفظہ اللہ بھی ہیں جنہوں نے عملی طور پر قیادت کے معاملات کو عالی قدر امیر المومنین رحمہ اللہ کی حیات ہی میں سنبھالنا شروع کر دیا تھے۔ اور ان کی وفات کے بعد امارت اسلامیہ کے اہل حل وعقد، معتبر شخصیات، علمائے کرام، جہادی رہ نماؤں اور دیگر قومی شخصیات کی جانب سے انہیں نئے امیر کی حیثیت سے منتخب کیا گیا۔ باوجود اس کے کہ امارت اسلامیہ کے نئے امیر جہادی اور تحریکی حلقوں میں جانی پہچانی حیثیت رکھتے ہیں مگر چونکہ امارت اسلامیہ کے تمام مجاہدین اور اسلامی دنیا کے تمام محبان دین کی خواہش اور شوق ہے کہ نئے امیر کی ذات کا مکمل تعارف حاصل کریں اور انہیں پہچان سکیں۔ اس لیے ان کا تفصیلی تعارف پیش کرنے کے لیے ذیل کی سطور رقم کی جارہی ہیں۔

پیدائش:

محترم ملا اختر محمد منصور حفظہ اللہ' الحاج محمد جان کے صاحبزادے ہیں اور ۱۹۶۸ء میں ان کی پیدائش قندہار کے ضلع میوند کے بند تیمور گاؤں میں ہوئی۔ چونکہ ان کا خاندان اپنے علاقے کی سطح پر ایک دین دار اور علم دوست گھرانہ تھا اور ان کے والد ایک علم دوست شخص تھے اس لیے منصور صاحب کی صحیح تربیت کے لیے ان کا پہلا انتخاب دینی تعلیم کا حصول تھا۔

تعلیم:

جناب منصور صاحب کو سات سال کی عمر میں ان کے والد نے اپنے علاقے کے ایک دینی ادارے میں داخل کروایا۔ چونکہ بچپن ہی سے ان میں ذکاوت اور سمجھ داری کی علامات ظاہر تھیں اس لیے اپنے والد کے ساتھ ساتھ دیگر اساتذہ کی جانب سے بھی ان کی خصوصی تربیت کا اہتمام ہونے لگا۔ انہوں نے اپنی بے پایاں علمی قابلیت کے ذریعے کم

17 اگست: صوبہ بغلان..........ضلع پل خمری..........مجاہدین اور کٹھ پتلی فوج کے درمیان جھڑپوں میں 4 اہل کار ہلاک..........2 زخمی

وقت میں اپنی ابتدائی دینی اور عصری تعلیم کامیابی سے حاصل کی۔ مزید اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لیے بعض مشہور مدارس کا رخ کیا۔ وہاں بھی اپنی فطری ذکاوت اور نیک اخلاق کے باعث اپنے ہم مکتبوں میں نمایاں قابلیت اور اخلاق کے مالک رہے۔ منصور صاحب ابھی علوم کے ابتدائی مراحل میں تھے کہ افغانستان کا سیاسی اقتدار کمیونسٹوں کے ہاتھوں میں چلا گیا اور افغانستان کے مجاہد عوام نے ان کے خلاف اسلامی تحریک کا آغاز کر دیا۔

جہاد اور سیاسی جنگ :

۱۹۷۸ء میں افغانستان پر سوویت یونین کی جارحیت کے بعد افغانستان کے مجاہد عوام نے اس کے خلاف اسلامی تحریک اور جہاد کا آغاز کر دیا۔ جناب ملا اختر محمد منصور صاحب جو اس وقت اپنی بقیہ تعلیم مکمل کرنے لگے تھے، ملک پر روسی افواج کے حملے کے بعد فرضِ عین جہاد کی پکار پر انہوں نے اپنی تعلیم ادھوری چھوڑ دی۔ مگر علم کا بے پاس شوق ہونے کی وجہ سے جب بھی جہاد سے لوٹتے اپنے خاص اساتذہ سے اپنی بقیہ ماندہ پڑھائی کی تکمیل کرنے لگتے۔ اسی طرح مضبوط عزم کے ساتھ پڑھائی جاری رکھی اور موقوف علیہ تک پہنچے۔ بعد ازاں انہوں نے مستقلاً میدان جہاد کا انتخاب کیا اور محاذوں پر رہنے لگے۔

محترم منصور صاحب نے اس وقت تک اپنی زندگی کے دو ہی عشرے پورے کیے تھے۔ انہوں نے ایک بہادر اور غیور مجاہد کی حیثیت سے شعوری طور پر اپنے دین اور ملک کی دفاع کی خاطر جارحیت پسندوں اور داخلی کمیونسٹوں کے خلاف مسلح جہاد کا آغاز کر دیا۔ انہوں نے ۱۹۸۵ء میں جہادی کارروائی کے لیے قندہار کے مشہور جہادی کمانڈر قاری عزیز اللہ شہید کے محاذ سے اپنی جہادی زندگی کا آغاز کیا۔ ضلع پنجوائی کے علاقے پاشمول میں افغانستان کی سطح پر مشہور جہادی شخصیت الحاج ملا محمد حسن اخوند کی سرپرستی میں سوویت جارحیت پسندوں اور ان کے کٹھ پتلیوں کے خلاف جہادی کارروائیاں کیں۔ قاری عزیز اللہ صاحب شہید رحمہ اللہ کا محاذ مولوی محمد نبی محمدی مرحوم کی تنظیم حرکت انقلاب اسلامی سے ملحق تھا۔ قاری عزیز اللہ کی شہادت کے بعد کمانڈر حاجی محمد اخند کی قیادت میں جہادی شخصیت مولوی محمد یونس خالص کی تنظیم حزب اسلامی میں انہیں ذمہ داری دی گئی۔

آپ نے قندہار میں سوویت یونین جارحیت پسندوں اور ان کے داخلی حامیوں کے خلاف بہت سی فوجی کارروائیوں میں فعال حصہ لیا۔ ۱۹۸۷ء میں قندہار کے ضلع پنجوائی کے علاقے سنزری میں روسیوں کے ایک سٹریٹجک مرکز پر براہ راست حملے کے دوران ایسے زخمی ہوئے کہ ان کے جسم پر تیرہ زخم آئے مگر اللہ تعالیٰ نے انہیں شفا دے دی۔ دوسری بار ۱۹۹۷ء میں مئی کے مہینے میں امارت اسلامیہ کی حکومت میں مزار شریف کے ہوائی اڈے میں زخمی ہو گئے اور اسی زخمی حالت میں مخالفین کے ہاتھوں اسیر بھی ہو گئے۔

تحریک اسلامی طالبان میں بنیادی کردار:

۱۹۹۲ء میں افغانستان میں کمیونسٹ نظام کے خاتمے اور داخلی جنگوں کے آغاز کے بعد جناب منصور صاحب اور ان کے محاذ کے دیگر مخلص مجاہدین نے اسلحہ رکھ دیا اور اقتدار کی خاطر شروع ہونے والی جنگ میں کسی کا ساتھ نہیں دیا۔ منصور صاحب جو اس وقت ایک نامور مجاہد بن چکے تھے اور مجاہدین کے درمیان اچھی شہرت رکھتے تھے انہوں نے ملا محمد ربانی، شہید حاجی ملا محمد اور شہید ملا بورجان رحمھم اللہ کی طرح جنگی مصروفیات ترک کر دیں اور کچھ تعلیمی اور تربیتی امور میں مصروف ہو گئے۔ ۱۹۹۴ء میں امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد رحمہ اللہ کی جانب سے طالبان کے نام سے اسلامی تحریک کا آغاز ہوا تو انہوں نے اسے آگے بڑھانے میں بنیادی کردار ادا کیا۔ ان کی انتظامی اور جہادی صلاحیتوں کے باعث طالبان تحریک کے سربراہ کی جانب سے انہیں اہم ذمہ داریاں سونپی گئیں جن میں سے کچھ درجہ ذیل ہیں :

۱۔ جنوب مغربی زون میں اسلامی تحریک طالبان کی کامیابی اور قندہار پر قبضہ کے بعد امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد رحمہ اللہ کی جانب سے ان پر بے پناہ اعتماد کے باعث انہیں قندہار ائیرپورٹ کا مرکزی سربراہ متعین کیا گیا۔

۲۔ طالبان کے ہاتھوں قندہار کی فتح کے بعد قندہار فضائی افواج اور فضائی دفاع کی ذمہ داری انہیں دی گئی۔

۳۔ ۱۹۹۶ء میں دارالحکومت کابل پر قبضے کے بعد انہیں فضائیہ اور سیاحت کا وزیر بنایا گیا۔

۴۔ وزارت کے دوران میں ہی امیر المومنین مرحوم کی خصوصی ہدایات اور حکم پر وزارت دفاع سے منسلک فضائی دفاع کی مرکزی کمانڈ بھی انہیں دے دی گئی۔ افغانستان فضائی سفر اور سیاحت کے شعبے میں انہوں نے بہت سی تبدیلیاں اور اصلاحات کیں جن میں بعض کا تذکرہ مختصر طور پر یہاں کریں گے۔

کابل کی فتح کے وقت اس شہر میں خانہ جنگی کے باعث فضائیہ کا نظام درہم برہم ہو چکا تھا۔ فضائیہ کے تمام املاک تباہ ہو چکے تھے۔ آپ نے اپنی تعمیر نو کی پالیسی کے تحت اس شعبے سے منسلک تمام تباہ شدہ املاک، ائیرپورٹس اور طیاروں کو پھر سے ٹھیک کروایا۔ یہ وہ وقت تھا جب امارت اسلامیہ شدید اقتصادی مشکلات اور عالمی پابندیوں کا شکار تھی۔ مگر آپ نے انہیں نامناسب اقتصادی حالات میں پہلے کابل کا بین الاقوامی ہوائی اڈہ اور اس سے ملحق تمام تنصیبات کی از سر نو تعمیر کی اور پھر آریانا ائیر لائن اندرونی و بیرونی سفروں کے لیے عالمی معیار کے مطابق درست کر دی۔ اس کے بعد قندہار، ننگرہار، مزار شریف اور قندوز کے فضائی اڈے ہر طرح کی عوامی اور فوجی پروازوں کے لیے تیار کر کے مختلف جدید وسائل سے مزین کر دیے۔

امارت اسلامیہ کی عسکری اور عوامی شعبوں میں مختلف ترقیاتی اور فلاحی خدمات کے ساتھ ساتھ ان کا سب سے بڑا کارنامہ یہ تھا کہ افغانستان کا بڑا قومی سرمایہ یعنی فضائی

17 اگست: کابل..................کابل شہر کے وسط بم دھماکہ..................انٹیلی جنس سروس اہلکار ہلاک

قوت اوراس سے متعلق طیارے اور تباہ شدہ فضائی اڈے پھر سے تعمیر کیے۔طیاروں اور ہوائی اڈوں کی تعمیر نو کے علاوہ اندرون افغانستان میں چوبیس گھنٹے اندرونی پروازوں کی سہولت مہیا کرنے کے علاوہ سالوں بعد پہلی بار ہزاروں افغان حاجیوں کے لیے آریانہ ایئرلائن کے ذریعے سفر کی سہولتیں مہیا کیں۔افغانستان کی فضائی کمپنی جو کبھی عالمی سطح پر انتہائی ترقی یافتہ فضائی دفاعی قوت کی حیثیت رکھتی تھی روسی جارحیت اور تنظیمی جھگڑوں کی وجہ سے تقریباً ساری کی ساری تباہ ہوکر ناکارہ ہوچکی تھی۔ یہاں تک کہ بعض طیارے پرزوں میں بٹ کر سکریپ میں بیچ دیے گئے تھے،مگر آپ نے دن رات کوششیں کر کے ان ناکارہ طیاروں کو پھر سے کارآمد بنایا۔

محترم ملا اختر محمد منصور حفظہ اللہ نے امارت اسلامیہ کے دورحکومت کے پورے عرصے میں افغانستان کی فضائی پروازوں کے احیا اور ترقی کے لیے بہت کوششیں کیں۔یہاں مشت نمونہ ازخروارے کے طور پر اس کا مختصر تذکرہ کریں گے۔

آپ نے فضائیہ کا معیار بہتر بنانے اور دیگر ممالک کے ٹرانزیٹ پروازوں کو جو افغانستان کے حدود سے گذرتے تھے کابل،قندہار،ننگرہار،مزار اور ہرات کے ہوائی اڈوں میں ویسٹ دستگاہ کی سہولتیں مہیا کیں۔جواب بھی دیکھنے والے دیکھ سکتے ہیں۔اس دور میں ان ہوائی اڈوں سے ٹیکس کی مد میں کئی ملین ڈالر آمدنی ہوتی تھی جواب بھی جاری ہے۔اس دور میں سول افغان فضائیہ اور ائیرفورس کے ۴۴ مختلف ٹرانسپورٹ اور جنگی طیارے جو خانہ جنگیوں میں تباہ ہوکر ناکارہ ہوگئے تھے۔آپ نے ان تباہ شدہ طیاروں کی ازسرنو درستگی اور انہیں پرواز کے قابل بنایا جس کی مختصر تفصیل کچھ یوں ہے:

وہ ۴۴ مختلف النوع طیارے جو آپ کی وزارت کے دور میں از سرنو بنائے گئے اُن کی تفصیل حسب ذیل ہیں۔

ٹرانسپورٹ طیارے: تین عدد این12،چار عدد این32، دوعدد این 26

جنگی طیارے: آٹھ عدد جیٹ میگ 21،تین عدد جیٹ سوM420،پانچ عدد جیٹ سو22

ہیلی کاپٹر: چھ عدد می8،آٹھ عدد می35،پانچ عدد ایل39

اس کے علاوہ عوامی ٹرانسپورٹ کے لیے ایک روسی ساختہ ماڈل 41 اور ایک این 24 اور افغان آریانہ ائیرلائن کمپنی کا ایک امریکی بوئنگ طیارہ بھی اس دور میں بیرون ملک میں ٹھیک کرواکر قابل استعمال بنایا گیا۔اسی طرح 5 روسی ساختہ ٹرانسپورٹ طیارے آزاد بازار میں خریدے گئے۔ان تمام مرمت شدہ یا خریدے گئے طیاروں کے علاوہ افغانستان میں درجنوں کی تعداد میں صحیح سالم جنگی،ٹرانسپورٹ طیارے اور ہیلی کاپٹر بھی تھے جو ایک مکمل فضائی قوت تشکیل دے رہے تھے۔اس کی کارکردگی کا بہترین مظاہرہ قندوز اور دیگر دورافتادہ علاقوں میں مجاہدین کے محاصرے اور دورافتادہ محاذوں اور خطوں کو مسلسل فضائی کمک پہنچانے کی صورت میں دیکھنے میں آیا۔اس کے علاوہ ملک کے اندر اور بیرون ملک منظم طریقے سے مسافروں کی منتقلی کا بہترین انتظام بھی تھا۔مگر امریکی جارحیت اور ہوائی اڈوں کو بمباری کا نشانہ بنانے کی وجہ سے یہ قومی ملکیت مکمل طور پر تباہ ہوگئی۔

ملا اختر محمد منصور صاحب حفظہ اللہ امارت اسلامیہ کے دورحکومت میں جنرل مالک کی غداری کی وجہ سے شمال میں ۶ ماہ تک قید بھی رہے۔مگر اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس وقت واپس رہا ہوئے جب جنرل مالک جنرل دوستم کے حملے سے خوف زدہ ہوکر فاریاب سے بھاگ گیا۔اس طرح وہاں کی جیلوں سے قیدیوں کو نکلنے کا راستہ ملا۔

امریکی جارحیت کے خلاف مسلح مزاحمت:

۷ اکتوبر ۲۰۰۱ کو افغانستان پر امریکی جارحیت کے بعد منصور صاحب نے ان کے خلاف مسلح جہاد بھی شروع کردیا۔آپ کے لیے جہادی زندگی میں یہ مرحلہ انتہائی شدید آزمائشوں اور چیلنجوں سے بھرا تھا۔آپ کو امیرالمومنین رحمہ اللہ کی جانب سے امارت اسلامیہ کی رہبری شوری کی رکنیت کے علاوہ صوبہ قندہار کی جہادی ذمہ داری بھی دی گئی۔اس وقت افغانستان کے دیگر صوبوں کی طرح قندہار کو امریکہ کے خلاف جہاد کے لیے ایک مضبوط کمانڈر کی ضرورت تھی۔کیوں کہ مجاہدین کے خلاف جنوب مغربی خطے کے تمام جنگی منصوبے اسی صوبے سے طے کیے جاتے تھے۔یہی وجہ تھی کہ ہلمند کے بعد پورے زون کی سطح پر قندہار میں سب سے زیادہ امریکی،کینیڈین اور دیگر فوجی تعینات تھے۔بگرام کے بعد سب سے بڑا مرکزی اڈہ انہوں نے قندہار ائیرپورٹ میں قائم کیا۔

آپ نے اپنی جہادی بصیرت سے قندہار میں موجود جارحیت پسندوں کے خلاف ایسے منصوبے تشکیل دیے جن کی روک تھام میں اپنے دور کے معروف ترین فوجی جرنیل اور عسکری ماہرین ناکام رہے۔آپ نے اپنی جہادی مہارتوں اور تخلیقی صلاحیتوں کا استعمال کرتے ہوئے نت نئی کامیاب تکنیکیں آزمائیں۔پڑوس کے صوبوں کے جہادی ذمہ داران کے ساتھ مشاورت کے بعد قندہار سے نکل کر پورے جنوب مغربی حصے کی سطح پر پلان مرتب کرنے شروع کردیے۔قندہار کے علاوہ پڑوس کے صوبوں اروزگان،زابل اور ہلمند میں صلیبی جارحیت پسندوں پر ہلاکت خیز حملے کیے۔سال ۲۰۰۳ء اور ۲۰۰۸ء میں قندہار کی مرکزی جیل پر دو منظم حملے کرکے اُسے توڑا گیا اور دونوں مرتبہ ۱۵، ۱۵سو کے قریب قیدی مجاہدین جیل سے رہائی پاگئے۔یہ دونوں واقعات آپ کے دور میں ہوئے۔

بطور نائب امارت اسلامیہ:

۲۰۰۷ء میں امارت اسلامیہ کے سابق نائب امیر ملا عبیداللہ اخوند رحمہ اللہ گرفتار ہوگئے تو عالی قدر امیرالمومنین ملا محمد عمر مجاہد رحمہ اللہ نے اختر محمد منصور حفظہ اللہ کو امارت اسلامیہ کے دوسرے معاون ملا برادر اخوند فک اللہ اسرہ کے ساتھ امارت اسلامیہ کا دوسرا نائب مقرر کیا اور یہ ہدایت بھی کی کہ قندہار بہت اہم ہے اس صوبے کے گورنر بھی رہنا

18اگست: صوبہ ہلمند............ضلع موسیٰ قلعہ............چیک پوسٹ پر حملے میں 6اہل کار ہلاک

اوردونوں ذمہ داریاں نبھاتے رہنا۔ ۲۰۱۰ء میں امارت اسلامیہ کے سیکرٹری الحاج ملاعبید اللہ اخوند رحمہ اللہ دوبارہ گرفتار ہوئے، اسی سال ملاعبدالغنی برادر بھی گرفتار ہوگئے، جس کے بعد امیرالمومنین ملامحمد عمر مجاہد رحمہ اللہ نے آپ کو نائب وسیکرٹری اور امارت اسلامیہ کے تمام امور میں مرکزی مسئول کے طور پر منتخب کیا۔ یہ وہ وقت تھا جب اوباما کی جانب سے افغانستان میں مزید ۳۰ ہزار فوجیوں کا اضافہ کیا گیا اور افغانستان میں جہادی مزاحمت کو شدید مشکلات پیش آنے لگیں۔ اسی لیے جارحیت پسندوں کی ایک لاکھ سے زائد فوج جدید ترین وسائل سے لیس ۳ لاکھ ۳۵ ہزار داخلی فوجیوں کی آڑ لے کر مجاہدین کے خلاف ملک کے کونے کونے میں جنگ میں مصروف تھی۔ ایک جانب انتہائی حساس سیکورٹی حالات کے باعث اس مزاحمتی تحریک کی قیادت کے لیے امیرالمومنین ملامحمد عمر مجاہد رحمہ اللہ کا منظر عام پر آنا مشکل تھا تو دوسری جانب جہادی محاذ پر عسکری اور انتظامی قیادت کا خلا تھی جس کی وجہ سے جنگ میں دشمن کا پلڑا بھاری ہونے لگا تھا۔ مجاہدین پر فوجی دباؤ کے ساتھ ساتھ سیاسی اور پروپیگنڈا پریشر بھی بڑھ رہا تھا۔ محاذوں پر بہت سے مجاہدین شہید ہوچکے تھے اور بہت سے رہنما گرفتار ہوچکے تھے۔ اس طرح کے نازک ترین حالات میں امیرالمومنین رحمہ اللہ کی جانب سے صلیبی جارحیت پسندوں کے خلاف مجاہدین کو سنبھالا دینے کی ذمہ داری محترم منصور صاحب کو دی گئی۔ یہاں تک کہ ان کا کوئی معاون یا نائب تک ان کے لیے مقرر نہیں کیا گیا۔ محترم منصور صاحب نے عملاً اللہ تعالیٰ کی نصرت اور رہبری شوری کے تعاون سے جنگ کے اس شدید ترین وقت میں مجاہدین کی ایسی قیادت کی کہ انہیں کسی طرح کی عملی قیادت کی کمی کا احساس نہ ہوا۔ یہی وجہ تھی کہ ۲۰۱۰ء کا سال دشمن کے اپنے اعتراف کے مطابق ان کے لیے سب سے خونی سال جب کہ مجاہدین نے تمام ادوار میں سب سے زیادہ کاری حملے دشمن پر اسی سال کیے۔ جس میں دشمن کے اعتراف کے مطابق ۷۰۷ فوجی ہلاک ہوگئے۔ اسی طرح مجاہدین نے آپ کی قیادت میں بہت سے علاقے فتح کیے اور وہاں منظم اسلامی حکومت قائم کی۔

امیرالمومنین ملا محمد عمر مجاہد رحمہ اللہ کی وفات کے بعد:

۲۳ اپریل ۲۰۱۳ء کو جب امیرالمومنین رحمہ اللہ کا انتقال ہوا تو امارت اسلامیہ کی رہبری شوریٰ کے کئی ارکان، جید علمائے کرام، گزشتہ چودہ سالوں میں ملامحمد عمر مجاہد رحمہ اللہ کے خصوصی قاصد اور ان کے دائمی ساتھی ملااختر محمد منصور حفظہ اللہ' جو ان کی وفات تک ان کے ساتھ رہے کے ہاتھ پر سب نے بیعت کر دی اور انہیں امارت اسلامیہ کے امیر کی حیثیت سے متعین کر دیا۔

۲۰۱۳ء صلیبی جارحیت پسندوں اور ان کے خلاف لڑنے والے مجاہدین کے درمیان مقابلے اور زور آزمائی کا آخری سال تھا۔ اس لیے امارت اسلامیہ کی رہبری شوریٰ، اہم ترین قیادت اور چند شیوخ اور اکابر علما نے یہ فیصلہ کیا کہ اب صلیبی جارحیت کے خلاف جنگ کے آخری مراحل ہیں اور ۲۰۱۴ء میں مستقبل کا فیصلہ ہونے والا ہے۔ دشمن نے خود اپنی فوجوں کی پسپائی کے لیے ۲۰۱۴ء کے سال کا تعین کیا ہے اور یہ سال ابھی آنے والا ہے اس لیے جہادی مصلحت اور علما کی حمایت کے مطابق یہ ٹھیک ہوگا کہ مرحوم امیرالمومنین کی وفات کی خبر ان معدودے چند افراد تک محدود رہے۔ یہی وجہ تھی کہ یہ بنیادی راز بہت معجزانہ طریقے سے مخصوص جہادی مصالح کی بنیاد پر ۳۰ جولائی ۲۰۱۵ء تک محفوظ رکھا گیا۔

امارت اسلامیہ کے منتخب امیر کی حیثیت سے:

۱۴ شوال المکرّم ۱۴۳۶ھ بمطابق ۳۰ جولائی ۲۰۱۵ء کو جب امیرالمومنین رحمہ اللہ کی وفات کا باقاعدہ اعلان کیا گیا تو ملااختر محمد منصور صاحب نصرہ اللہ نے مزید اطمینان کی خاطر رہبری شوریٰ کے ارکان اور علمائے کرام کو اپنے مستقبل کے فیصلے کا اختیار دے دیا۔ اور ان سے کہا کہ آپ لوگ جس شخص کو منتخب کروگے میں اسی پر راضی اور متفق ہوں۔ بعدازاں امارت اسلامیہ کی رہبری شوریٰ کے ارکان، مشائخ اور مشہور علمائے کرام کے ایک اجتماع نے جسے اہل الحل والعقد کا مقام حاصل تھا، آپ کی عدم موجودگی میں طویل بحث وتمحیص کی، مختلف مصلحتوں کو سامنے رکھتے ہوئے مشاورت کی اور بالآخر سب نے ملااختر محمد منصور صاحب نصرہ اللہ کو بطور نئے امیر منتخب کیا۔ امارت اسلامیہ کے امیر کی حیثیت سے محترم ملااختر محمد منصور صاحب حفظہ اللہ کے انتخاب کے بعد رہبری شوریٰ کے ارکان، امارت اسلامیہ کے تمام کمیشن کے سربراہان، عدالتوں کے مرکزی ذمہ داران، عسکری کمانڈروں اور افغانستان کے ۳۴ صوبوں کے صوبائی رہنماؤں، عسکری کمیشن کے ذمہ داران، ملک کی علمی، قومی، جہادی، سیاسی اور ثقافتی شخصیات اور امارت اسلامیہ کے تمام مسلح مجاہدین نے بیک آواز نئے امیر سے بیعت کا اعلان کر دیا۔ ان تمام عسکری اور عوامی حلقوں اور ملک کی بڑی شخصیات نے اپنی بیعتیں' صوتی پیغامات اور کتابت کی صورت میں، امارت اسلامیہ افغانستان کے شعبہ نشریات کو بھیج دیں۔

نئے امیر کی حیثیت سے تقرر شریعت کی نگاہ میں:

علمائے کرام اور سیاسی ماہرین نے اسلام میں نئے امیر کے لیے سب سے بہتر طریقہ علما اور شوری اہل حل والعقد کی جانب سے انتخاب کو قرار دیا ہے۔ اہل حل والعقد کا اطلاق اس گروہ پر ہوتا ہے جو علم، تجربے اور سمجھ داری رکھنے والے افراد پر مشتمل ہو اور کم از کم ایک شوریٰ کا اطلاق اس پر ہوتا ہو۔

خلفائے راشدین کے انتخاب کے مختلف طریقوں سے جو عمومی طریقہ اختیار کیا گیا ہے وہ یہی شوریٰ کی جانب سے امیر کے انتخاب کے تین مراحل ہیں۔ پہلا مرحلہ ترشیح، دوسرا انتخاب اور تیسرا بیعت کا ہے۔

ترشیح یا قیادت کے لیے منتخب ہونا خود اس شخص کی جانب سے نہیں ہوتا جو زعیم مقرر ہو رہا

18 اگست: صوبہ فراہ.................فوجی گاڑیوں پر حملے.................ایک گاڑی تباہ.................جب کہ دو اہل کار ہلاک

ہے کیوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

إنا واللہ لا نولی ھذا العمل أحدا سألة،أو أحدا حرص علیہ[متفق علیہ ،اخرجہ البخاری ۷۱۴۹،ومسلم ۱۷۳۳]

''واللہ ہم اس شخص کو اس قیادت کے لیے نہیں چنیں گے جو خود اسے چاہے یا اس کی حرص کرے''۔

اس لیے ترشیح دوسروں کی جانب سے ہوتی ہے یا ایک آدمی کی جانب سے جیسے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور بیعت کے لیے انہیں آگے کر دیا اور پھر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے امام کے طور پر ان کا انتخاب کیا۔ یا یہ انتخاب بہت سے لوگوں کا ہوگا۔ جس طرح حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شہادت سے قبل کئی صحابہ کا نام لیا خلافت کے لیے، ان کے درمیان سے حضرت عثمان غنی رضی اللہ خلیفہ بنے۔ ملا اختر محمد منصور صاحب نے کبھی بھی خود کو امارت کے لیے پیش نہیں کیا۔ پہلے اجلاس میں بھی ان کا نام امیر کے لیے منتخب ہو گیا تھا دوسرے اجتماع میں انہوں پھر سے صراحتاً شوریٰ سے کہا کہ میں قیادت کا طالب نہیں ہوں بلکہ ایک خادم کی حیثیت سے خدمت کرنا چاہتا ہوں۔ مگر شوریٰ نے صرف اُنہیں ہی واحد اہل فرد کے طور پر منتخب کیا۔ طویل بحث اور غور کے بعد اسی شوریٰ کی جانب سے جو علمائے کرام، شیوخ اور امارت اسلامیہ کے رہبری شوریٰ کے ارکان پر مشتمل تھا جو سب کے سب علمی اور جہادی تجربات رکھنے والے لوگ ہیں ان سب کی جانب سے ان کا زعیم کی حیثیت سے انتخاب کیا گیا اور شوریٰ کے تمام ارکان نے ان سے بیعت کی۔ بعد ازاں دیگر ذمہ داران، عام مجاہدین اور مسلمانوں نے ان سے بیعت کا سلسلہ شروع کر دیا۔ اس طرح ہم کہہ سکتے ہیں کہ ان کا انتخاب مکمل طور پر شرعی طریقے سے کیا گیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ملک کے طول و عرض میں لاکھوں افراد کے علاوہ قرآن و حدیث کے سیکڑوں مشائخ نے ان کی زعامت قبول کی، اسے شرعی قرار دیا اور ان سے بیعت کی۔

قائدانہ شخصیت:

امارت اسلامیہ افغانستان کے نئے زعیم امیر المومنین ملا اختر محمد منصور امارت اسلامیہ کے تاسیسی ارکان میں سے انتہائی مدبر، موثر اور مضبوط قوت رکھنے والے فرد سمجھے جاتے ہیں۔ انہیں وہبی طریقے سے قیادت اور رہ نمائی کی خصوصی صفات اور خصوصیات سے نوازا گیا ہے۔ تقویٰ، اخلاص، جہادی بصیرت، سیاسی درایت اور کاموں کو عملی طور پر نظم و ضبط دینا ان کے کام کی خصوصیات ہیں۔

محترم ملا اختر محمد منصور صاحب امارت اسلامیہ کے تمام جہادی امور اور معاملوں کی تنفیذ میں اپنے جہادی رہنما ملا محمد عمر مجاہد رحمہ اللہ کے نقش قدم پر چل رہے ہیں۔ جہادی اہداف کا حصول، خارجی جارحیت پسندوں سے ملک کی آزادی، ملک میں شرعی نظام کی مضبوطی ان کے جہاد کے بنیادی مقاصد ہیں۔ وامرھم شوری بینھم پر عمل کرتے ہوئے اپنے ساتھیوں کے مثبت مشورے غور سے سنتے ہیں۔ کام اہل لوگوں کو سونپتے ہیں۔ اور ذمہ داری دینے کے بعد ان پر بھرپور اعتماد کرتے ہیں۔ ذمہ دار افراد کو ہمیشہ عوام پر رحم اور ان سے ہمدردی کی تلقین کرتے ہیں۔ اس بات پر زیادہ توجہ دیتے ہیں کہ امارت اسلامیہ تمام افغانوں کا مشترکہ گھر ہے اس لیے سب کو اسی طرح یہاں رہنا ہوگا۔

فکری ومذہبی خیالات:

محترم ملا اختر محمد منصور صاحب مذہبی لحاظ سے اہل سنت والجماعت کے پیروکار اور امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے مذہب کے مقلد ہیں۔ حالات اور سیاسی پیچیدگیوں کی نزاکت سے بخوبی واقف ہیں۔ ان سے ملنے کے بعد ہی ان کی سنجیدگی، وقار اور متانت کا صحیح ادراک ہو سکتا ہے۔ سادگی اور بے تکلفی ان کی زندگی کا خاص حصہ ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفائے راشدین کی سیرت اور مطالعے سے خاص دلچسپی رکھتے ہیں۔ مجاہدین سے مل کر ان سے دشمن سے آمنے سامنے کی جنگ کے متعلق حالات پوچھتے ہیں۔ اپنی تمام تر جہادی اور انتظامی مصروفیات سنبھالنے کے ساتھ ساتھ میڈیا پر گہری نظر رکھتے ہیں۔ جہادی لکھاریوں اور امارت اسلامیہ کے فرہنگی اور نشریاتی کارکنوں کو ان کی نشریات اور تحریروں کے حوالے سے خصوصی مشاورت اور احکامات دیتے ہیں۔

روزانہ کی مصروفیات اور زندگی کی چند خاص خصوصیات:

محترم منصور صاحب اپنی روزمرہ زندگی کا آغاز قرآن کریم کی تلاوت سے کرتے ہیں۔ جہادی محاذوں اور عسکری ذمہ داران سے ہمیشہ رابطے میں رہتے ہیں۔ دشمن پر ہونے والے حملے کے منصوبوں کو خود اپنی نظر سے گزارتے ہیں۔ جہادی حکام کو عوام کے جان و مال کے تحفظ کی تلقین اور حکم کرتے ہیں۔ وہ ایک فوجی کمانڈر کی طرح اپنے جہادی ساتھیوں، محاذ کے مجاہدین سے احترام اور ہمدردی کا سلوک کرتے ہیں۔ مجلس میں علما، اساتذہ اور بڑوں کی بات چیت کا خاص احترام رکھتے ہیں۔ سیاسی امور میں بہت احتیاط سے کام لیتے ہیں اور اس حوالے سے اہل رائے ساتھیوں سے رائے ضرور لیتے ہیں۔ رائفل سے نشانہ بازی انہیں پسند ہے۔ جہادی مشق کی پابندی کو سب سے مناسب ورزش قرار دیتے ہیں۔ خود بہت کم بولتے ہیں دوسروں کی زیادہ سنتے ہیں۔ صاف اور کھلے کپڑے پہنتے ہیں۔ خوراک، پوشاک اور زندگی کی دیگر ضروریات میں اسراف سے نفرت کرتے ہیں۔ ان کی زندگی کا سب سے بنیادی مشغلہ جہادی امور کی تنظیم اور ان کی مسلسل نگرانی ہے۔ اسی تنظیم سازی اور نگرانی میں دن گذارتے ہیں۔

☆☆☆☆☆

18 اگست: صوبہ ہلمند .... ضلع گریشک .... مجاہدین کے ساتھ جھڑپیں .... 8 اہل کار ہلاک .... جب کہ چار زخمی

امارت اسلامیہ کے نئے امیر کی طرف سے بیعت کرنے والوں کا شکریہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمدللّٰہ رب العالمین ، والعاقبة للمتقین ، والصلاة والسلام علی خیر خلقه محمد وعلی آله وصحبه اجمعین وبعد!

یقول اللّٰہ عزوجل :

وَنُرِيْدُ أَن نَّمُنَّ عَلَى الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوا فِيْ الْأَرْضِ وَنَجْعَلَهُمْ أَئِمَّةً وَنَجْعَلَهُمُ الْوَارِثِيْنَ[القصص : ۵]

مجھے فخر ہے کہ ایسی حالت میں آپ سے مخاطب ہوں، کہ جہاد افغانستان میں امریکی قیادت میں کفری اتحاد کو شکست کا سامنا ہوا ہے اور شکست خوردہ افواج ذلت اور شرمندہ افغانستان سے نکلنے والی ہیں۔

لِلَّهِ الْأَمْرُ مِن قَبْلُ وَمِن بَعْدُ وَيَوْمَئِذٍ يَفْرَحُ الْمُؤْمِنُونَ[الروم: ۴]

ہمیں یقین ہے کہ یہ عظیم کامیابی پہلے اللہ تعالیٰ کی نصرت اور پھر افغان مسلمان عوام کی بے دریغ قربانیوں اور مسلم امہ کی ہمہ پہلو معنوی اور مادی امداد کی برکت سے ہمیں نصیب ہوئی۔ بیرونی استعمار کے خلاف ہمارا ۴۱ سالہ مقدس جہاد الحمدللہ اب کامیابی کے آخری مرحلے میں آن پہنچا ہے، یہ جہاد عالی قدر امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد رحمہ اللہ کی قیادت میں شروع ہوا، جن کا افتخار اور عظمت ہمیشہ کے لیے مسلمانوں کی تاریخ میں ان کے نام سے درج رہے گی۔

اب چونکہ آپ اللہ تعالیٰ کی تقدیر اور قضا کی وجہ سے وفات پا چکے ہیں اور زعامت اور ذمہ داری کا بھاری بوجھ، علمائے کرام، جہادی کمانڈروں، مجاہدین اور مجاہد عوام کی جانب سے ہمیں سونپا گیا ہے، میں اللہ تعالیٰ سے اس عظیم ذمہ داری کو نبھانے میں حسن توفیق کا طلب گار ہوں۔

میں اپنے اس پیغام کے ذریعے چاہتا ہوں کہ ان تمام معزز بھائیوں سے جنہوں نے امت مسلمہ کے لیے اس نازک اور حساس موقع پر ہمارے ساتھ ہمدردی اور تسلی کا اظہار کیا، ہمیں امیر المومنین کی وفات کے متعلق تعزیتی پیغامات بھیجے اور ہمارے ساتھ، امارت اسلامیہ کے نئے امیر اور مسلمانوں کے خادم کے طور پر بیعت کی، ان تمام حضرات کا دل کی گہرائیوں سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔

ان معزز بھائیوں میں سے سب سے پہلے عالمی جہادی تنظیم (جماعۃ القاعدۃ الجہاد) کے امیر جناب ڈاکٹر ایمن الظواہری سے ان کی بیعت قبول کرتا ہوں اور ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں، جنہوں نے تعزیت اور تسلی کے ساتھ اپنی اور ان کے مربوطہ مجاہدین کی بیعت بھی ہمیں ارسال فرمائی۔ اسی طرح جہادی محاذوں میں موجود مجاہدین، مدارس، یونی ورسٹیوں اور علمی مراکز کے اساتذہ، ملک کی معتبر شخصیات اور ان تمام اسلامی اور جہادی شخصیات، جہادی تنظیموں، جنہوں نے دنیا کے کونے کونے سے اپنے خصوصی پیغامات کے ذریعے ہمارے ساتھ اس غم میں شرکت کی، اور ہمارے ساتھ جہادی امیر کے طور پر بیعت کی، ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ سے اپنے اور تمام بھائیوں کے لیے اسلام اور مسلمانوں کی بہترین خدمت کی توفیق کا طلب گار ہوں۔

والسلام

طالب دعا

(امیر المومنین) ملا اختر محمد منصور (حفظہ اللہ)

۲۹ شوال المکرّم ۱۴۳۶ھ بمطابق ۱۴/ اگست ۲۰۱۴ء

☆☆☆☆☆

''ہم پوری طرح مطمئن ہیں کہ منصور صاحب کا انتخاب پورے غور وخوض اور شرعی طریقے سے کیا گیا ہے۔ اور وہ عالی قدر امیر المومنین رحمہ اللہ کے کماحقہ جانشین ہیں۔ ہم تمام ذمہ داران کو بیعت اور اطاعت کاملہ کی نصیحت کرتے ہیں اپنی اور اپنے مجاہدین کی جانب سے اعتماد دلاتے ہیں کہ جس طرح ہم نے عالی قدر امیر المومنین مرحوم کی اطاعت کی ہے اسی طرح آپ کے زیر قیادت اسلام کے دین مبین کے ہر حکم پر لبیک کہیں گے۔

چونکہ دشمنوں نے اس طرح کے مواقع کا ہمیشہ غلط فائدہ اٹھایا ہے لہٰذا امارت اسلامیہ کے تمام ساتھیوں کو میری خصوصی وصیت اور نصیحت ہے کہ آپس کا اتحاد و اتفاق مضبوط رکھیں۔ ہوشیار رہیں کہ کہیں دشمن کے منفی پروپیگنڈے کا شکار نہ ہو جاؤ۔ خدا نہ کرے کہ تمہاری بیس سالہ قربانیاں اور خدمات خاک میں مل جائیں۔ اعاذنا اللہ من ذلک۔ اختلاف سے نہ صرف افغانستان کے ضعیف عوام پر برا اثر پڑے گا بلکہ پوری دنیا کے مسلمان اس اختلاف کا شکار ہو سکتے ہیں۔ لہٰذا اپنی صفوں کو منظم اور متفق رکھو۔ اپنی توجہ شکست خوردہ دشمن پر مرکوز رکھو، آخر میں رب لایزال سے اتفاق، اتحاد، محبت، اطاعت اور فتح مبین کا طلب گار ہوں۔ خوش رہو کامیاب رہو''۔

الشیخ حضرت مولانا جلال الدین حقانی دامت برکاتہم العالیہ

19 اگست: صوبہ ہلمند .... ضلع موسیٰ قلعہ .... مجاہدین نے دو اہم چیک پوسٹیں فتح کر لیں .... جھڑپوں کے نتیجہ میں کمانڈر سمیت 9 اہل کار ہلاک

دشمن کے پروپیگنڈے پر کان نہ دھریں

عیدالاضحیٰ کی مناسبت سے عالی قدر امیر المومنین ملا اختر محمد منصور حفظہ اللہ کا پیغام

بِسْمِ للّٰہِ لرّحْمٰنِ لرّحِیم

اللّٰہُ أَکْبَرُ اللّٰہُ أَکْبَرُ لَا إِلَہَ إِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ أَکْبَرُ اللّٰہُ أَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ

إنّ الْحَمْدَ لِلّٰہِ،نَحْمَدُہُ ونَسْتَعِینُہُ وَنَسْتَغْفِرُہُ وَنَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَسَیِّئَاتِ أَعْمَالِنَا،فَمَنْ یَھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلّ لَہُ وَمَنْ یُضْلِلْ فَلَا ھَادِیَلَہُ،وَأَشْھَدُ أَنْ لَا إِلَہَ إِلّا اللّٰہُ وَحْدَہُ لا شَرِیْکَ لَہُ،وَأَشْھَدُ أَنّ مُحَمّدًا عَبْدُہُ وَرَسُولُہُ،إنّ أصْدَقَ الحَدِیْثِ کِتابُ اللہِ وخَیْرَ الھَدْیِ ھَدْیُ محمد صلی اللہ علیہ وسلم،وشَرَّ الأُمورِ مُحْدَثاتُھا وَ کُلَّ مُحْدَثَۃٍ بِدْعَۃٌ .

اما بعد :قال اللّٰہ تبارك وتعالیٰ :

یَا أَیُّھَا الَّذِینَ آمَنُواْ اتَّقُواْ اللّٰہَ حَقَّ تُقَاتِہِ وَلاَ تَمُوتُنَّ إِلاَّ وَأَنتُم مُّسْلِمُونَ وَاعْتَصِمُواْ بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیعًا وَلاَتَفَرَّقُواْ وَاذْکُرُواْ نِعْمَۃَ اللّٰہِ عَلَیْکُمْ إِذْ کُنتُمْ أَعْدَاء فَأَلَّفَ بَیْنَ قُلُوبِکُمْ فَأَصْبَحْتُم بِنِعْمَتِہِ إِخْوَانًا وَکُنتُمْ عَلَیَ شَفَا حُفْرَۃٍ مِّنَ النَّارِ فَأَنقَذَکُم مِّنْھَا کَذَلِکَ یُبَیِّنُ اللّٰہُ لَکُمْ آیَاتِہِ لَعَلَّکُمْ تَھْتَدُونَ

[آل عمران: ۱۰۳]

افغانستان کے مسلمان عوام، جہاد کے محاذ پر سرگرم عمل مجاہدین اور پوری امت مسلمہ کو عیدالاضحیٰ کی مناسبت سے مبارک باد پیش کرتا ہوں۔اللہ تعالیٰ ان مبارک ایام میں مسلمانوں کی قربانیاں،صدقات،عبادات اور حج کے مناسک قبول فرمائے۔خصوصاً مکہ مکرمہ مسجد الحرام میں کرین کے گرنے کے الم ناک حادثے میں شہید ہونے والے تمام حجاج کرام کی شہادتیں قبول فرمائے اور زخمیوں کو شفائے کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔

امارت اسلامیہ کے موسس اور محترم سربراہ امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد رحمہ اللہ کی رحلت پر تمام مسلمانوں سے تعزیت کرتا ہوں اور جس نے بھی اس عظیم سانحے پر ہم سے ہمدردی کا اظہار کیا اور امارت اسلامیہ کو متحد رکھنے میں ہم سے تعاون کیا میں ان سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔اللہ تعالیٰ سب کو اجر عظیم عطا فرمائے۔عالی قدر امیر المومنین رحمۃ اللہ علیہ کے لیے اللہ تعالیٰ سے مغفرت اور رحمت کی امید رکھتا ہوں۔اللہ تعالیٰ ان کی عظیم جہادی خدمات اور اس مقدس راہ میں ان کی تمام تکالیف اور صعوبتیں قبول فرمائے اور اعلیٰ درجات نصیب فرمائے۔ان کے قابل قدر خاندان کو اللہ تعالیٰ صبر جمیل اور اچھا بدلہ عطا فرمائے۔آمین یارب العالمین۔

میں چاہتا ہوں اس عظیم دینی مناسبت اور فرصت کا فائدہ اٹھاتے ہوئے افغانستان کے حالیہ جہادی اور سیاسی واقعات کے حوالے سے امارت اسلامیہ کے موقف کی وضاحت کردوں۔

مسلمان بھائیو! ۱۴ سال سے افغانستان میں امریکہ کی قیادت میں جارحیت پسندوں کے خلاف افغانستان کے مسلمان عوام کا جہاد ایک جہادی قیادت کے تحت جاری ہے۔اس میں شک نہیں کہ ان شدید حالات میں ملا محمد عمر مجاہد کی قیادت اور رہ نمائی، ان کا خلوص، مضبوط عزم اور ان کا خاص روحانی مقام ہی اس اتحاد کی وجہ تھی۔یہ انہی کا کارنامہ تھا کہ امارت اسلامیہ کے عسکری، سیاسی، ثقافتی، انتظامی اور دیگر مختلف معاملات کو بہت اچھے طریقے سے انہوں نے منظّم رکھا اور ان کی رہ نمائی کی۔

ان کے علاوہ امارت اسلامیہ کی رہبری شوریٰ کے ارکان، بلند رتبہ قائدین، جہادی کمانڈر، ذمہ داران، محاذوں کے مجاہدین اور افغان مجاہد عوام نے انتہائی خلوص، صداقت، وفاداری سے ان کا ساتھ دیا اور یوں سب کی مشترکہ محنت سے اللہ تعالیٰ کی نصرت کی بدولت یہ روشن کاروان کئی کٹھن منزلوں سے گذرا اور مسلمانوں کے مادی اور روحانی تعاون سے مکمل فتح کی منزل کے قریب پہنچا۔

ابھی جب امارت اسلامیہ کے زعیم کی حیثیت سے میرے کاندھوں پر بھاری بوجھ رکھا گیا ہے، میں ایک بار پھر تکرار کے ساتھ کہتا ہوں کہ ان مشکل حالات اور حساس وقت میں اللہ تعالیٰ کی نصرت اور ساتھیوں کے تعاون کے بغیر اس ذمہ داری کی انجام دہی اکیلے طور پر ممکن نہیں ہے۔اس لیے میں امارت اسلامیہ سے منسوبین، ذمہ داران اور مجاہدین سے تعاون اور دعاؤں کی درخواست کرتا ہوں۔تمام ہمدرد علمائے کرام، دانش وروں اور صاحب نظر لوگوں سے میری درخواست ہے کہ امارت اسلامیہ کی صحیح رہ نمائی اور عسکری، سیاسی، تعلیمی، تربیتی، ثقافتی، اقتصادی اور دیگر اجتماعی معاملات میں مثبت، معیاری اور موثر خدمات انجام دینے، منصوبوں کی تشکیل اور ان کو عملی شکل دینے میں مفید مشوروں اور عملی تعاون سے گریز نہ کریں گے۔امارت اسلامیہ نہ صرف ایک جہادی اور سیاسی تحریک ہے بلکہ مسلمان عوام کی بیداری، تربیت اور ہمہ پہلو ترقی کا ضامن ایک نظام ہے۔اپنے عوام کی خوش حالی اور ترقی کے لیے اس سے تعاون کرنا چاہیے۔اس مشترکہ گھر میں تمام افراد اور طبقات خصوصاً عصری اور دینی استعداد رکھنے والوں کے درمیان قربت، ہم آہنگی اور مضبوط تعاون کا رشتہ ہونا چاہیے۔

میں اپنے تمام مجاہدین اور عوام کو اطمینان دلاتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی توفیق سے

19 اگست: صوبہ قندوز............ چاردرہ ضلع............ مجاہدین کے حملے میں دو اہل کار ہلاک............ جب کہ دو زخمی

اپنی حد تک شریعت مقدسہ پر عمل کرنے کی کوشش کروں گا۔ عالی قدر امیر المومنین رحمہ اللہ کی راہ پر چلوں گا۔ اس صف کو جس طرح ماضی میں متحد تھی اسی طرح متحد رکھوں گا۔ علمائے کرام کی اسلامی رہنمائی کی روشنی میں اپنے معاملات کو لے کر آگے بڑھوں گا۔

چونکہ جارحیت کے خلاف ہمارا چودہ سالہ جہاد کامیابی سے ہم کنار ہونے کو ہے اور دشمن ہر میدان میں شکست کھا چکا ہے۔ اب وہ اس کوشش میں ہے کہ پروپیگنڈے کے حربے آزما کر مجاہدین کے درمیان بے اتفاقی اور بداعتمادی کی فضا قائم کردے۔ مجاہدین کی متحد صف میں تقسیم کی بے بنیاد افواہیں باقاعدہ یا بے قاعدہ طور پر پھیلائی جارہی ہیں۔ عوام اور مجاہدین دشمن کے اس طرح کے پروپیگنڈوں کی طرف باقاعدگی سے متوجہ رہیں۔ خصوصاً وہ ساتھی جنہیں شکوے ہیں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ دشمن کے اس طرح کے پروپیگنڈوں اور دیگر شیطانی چالوں کا راستہ روکیں۔ کیونکہ امارت اسلامیہ ہماری اور آپ کی قربانیوں سے چلتا ہوا ہم سب کا مشترکہ کاروان ہے۔ آپ کی اور اس پریشان حال عوام کی عزت اور حیثیت اسی گھر کو متحد رکھنے میں ہے۔ ان حساس مراحل میں اپنی صف متحد اور متفق رکھیں۔ اپنے شہدا کے پاکیزہ خون اور ان کی آرزوؤں کا احترام سب سے زیادہ ضروری ہے۔

مجاہدین کو چاہیے کہ دشمن کے پروپیگنڈے پر کان نہ دھریں اور بدگمانی سے بچیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اجْتَنِبُوا كَثِيراً مِنَ الظَّنِّ إِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ إِثْمٌ

''اے ایمان والو! بہت سی بدگمانیوں سے بچو۔ کیوں کہ بے شک کچھ بدگمانیاں گناہ ہیں''۔

مومنوں اور اللہ تعالیٰ کے مکلّف بندوں کی حیثیت سے یہ ہمارا فریضہ ہے کہ متحد اور متفق رہیں۔ قومی، علاقائی اور لسانی تعصّبات سے انتہائی سختی سے خود کو بچائیں۔ اپنی عوام کا زیادہ خیال رہے اور ان کے سروں پر شفقت کا ہاتھ رکھیں۔

کابل انتظامیہ، جارحیت پسند اور کچھ دیگر فسادی عناصر ملک کے مختلف حصوں میں ہمارے مظلوم ہم وطنوں کو مختلف بہانوں سے تشدد اور مظالم کا نشانہ بنا رہے ہیں۔ عام شہریوں کو دشمن کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ ان سے زندگی کا حق چھین کرنا جائز الزامات لگا کر جیلوں میں ڈالا جارہا ہے۔ جیلوں میں ان قیدیوں کے ساتھ غیر انسانی سلوک کیا جاتا ہے۔ حتیٰ کہ مظلوم عوام کے بے گناہ قیدیوں کو بے رحمانہ اور وحشیانہ طریقے سے شہید کیا جاتا ہے۔ اسی طرح کچھ فسادی عناصر اور مخصوص انٹیلی جنس حلقے مجاہدین کو بدنام کرنے کے لیے بے گناہ لوگوں پر مظالم ڈھاتے ہیں۔ ہم ان تمام ظالمانہ اقدامات کی نہ صرف شدید مذمت کرتے ہیں بلکہ ایسے جرائم کے مرتکبین کو اسلامی اصولوں کے مطابق سزا دیں گے۔ ان شاء اللہ۔ اگر مجاہدین کی صف میں کوئی عوامی نقصانات کے حوالے سے بے پروائی کا مظاہرہ کرے یا قصداً ایسا کرے یا قیدیوں کے ساتھ غیر شرعی سلوک کرے ہم فوری طور پر اس کی پوچھ گچھ کریں گے اور شریعت مقدسہ کی روشنی میں انہیں سزائیں دیں گے۔ ہم اپنی صف پاک اور مخلص لوگوں کے ذریعے مضبوط بنانا چاہتے ہیں۔ ایسے لوگوں کی ہماری صفوں میں کوئی جگہ نہیں جو غیر شرعی اعمال کا ارتکاب کرکے مجاہدین کو بدنام کرتے ہیں۔ اور ایسے لوگوں کا راستہ روکیں گے۔ ان شاء اللہ۔

مجاہدین اس بات کی جانب پوری شدت سے متوجہ رہیں کہ کارروائیوں کے دوران میں بے گناہ لوگوں کا خون نہ بہے۔ امارت اسلامیہ اپنے عوام کے تحفظ کی ذمہ دار ہے۔ اور میں امارت اسلامیہ کے امیر کی حیثیت سے کبھی بھی یہ اجازت نہیں دیتا کہ بے احتیاطی کے باعث لوگوں کے جان یا مال کو نقصان پہنچایا جائے۔

مجاہدین کو کسی بھی معاملے میں اس بات کی اجازت نہیں کہ اپنی طرف سے ایسے احکامات جاری کریں جو شریعت سے متصادم ہوں، یا ایسی کوئی مصلحت جس سے اللہ تعالیٰ ناراض ہو اور تمہارے نفسوں کو اس سے خوشی ملے۔ ایسا سلوک اپنے ساتھیوں سے آپس میں ہو یا عوام کے ساتھ۔ حتیٰ کہ دشمن سے بھی ایسا سلوک نہیں کرنا چاہیے جس سے اللہ تعالیٰ کی ناراضی کا اندیشہ ہو۔ نرمی کی جگہ نرمی اور سختی کی جگہ سختی کریں۔ ہر عمل اسلامی قانون اور نبوی اخلاق کی روشنی میں انجام دیا کریں۔

جنگ ہم پر مسلط کی گئی ہے۔ ہماری اسلامی حکومت اور قوم پر زیادتی ہوئی ہے۔ ہماری سرزمین جارحیت کا شکار ہوئی ہے۔ اس لیے ہر لحاظ سے اور ہر قانون کے مطابق ہمیں یہ حق حاصل ہے کہ اپنے عقیدے اور اپنی سرزمین کا دفاع کریں، آزادی حاصل کریں اور شرعی نظام کی حاکمیت قائم کریں۔ افغانستان کے تمام طبقات کو شامل کر کے ایسا شرعی نظام قائم کریں جس کے سائے میں پوری قوم کے حقوق محفوظ ہوں اور ایک دوسرے کے ساتھ محبت اور بھائی چارے کی فضا میں زندگی گذاریں جو ان کے عزائم کا مظہر، استقلال اور زمینی آزادی کے لیے دفاعی حصار اور ان کے تمام تر شرعی، جہادی اور قومی مفادات کے تحفظ کے ساتھ ساتھ عالمی دنیا سے دوطرفہ مثبت معاملہ رکھے۔

جارحیت پسند اور ان کے داخلی معاونین جنہوں نے مجاہدین کے مقابلے میں شدید شکست کھائی ہے اب کوشش کر رہے ہیں کہ شمالی علاقوں میں ہماری فتوحات کو شمالی پڑوسیوں کے سامنے خطرہ بنا کر پیش کردیں۔ اور اس طرح سے انہیں اپنا ساتھی بننے پر مجبور کریں۔ مگر ہمارے پڑوسیوں کے لیے ہماری پالیسی واضح ہے ہمیں ہمارے دشمنوں کے کرائے ہوئے تعارف سے نہ پہچانا جائے۔

ملک کی نئی نسل کے لیے دینی اور عصری تعلیم بڑی اور اہم ترین ضرورت ہے۔ میں امارت اسلامیہ کے مجاہدین سے کہتا ہوں کہ اپنے اپنے علاقوں میں دینی اور عصری تعلیم کے لیے حالات سازگار بنائیں اور ان سے تعاون کریں۔

19 اگست: صوبہ قندھار.................. ضلع میوند.................. مجاہدین کے حملے میں ایک شدت پسند کمانڈر اپنے تین ساتھیوں سمیت مارا گیا

ملک کا دانش ور طبقہ، دین دار تعلیم یافتہ طبقے، قومی تاجر اور تمام ہنرمند اور تکنیکی ماہرین ملک کے مستقبل کے معمار ہیں۔ مجاہدین ان کے استعداد اور صلاحیت کی قدر کریں گے اور انہیں تحفظ فراہم کریں گے۔ سب لوگ پورے اطمینان سے کام اور خدمت جاری رکھیں۔ امارت اسلامیہ تمام عام المنفعت اور ذاتی تاسیسات اور خدمات عوام کو حق اور قومی دولت سمجھتی ہے اور کسی کو بھی اس بات کی اجازت نہیں دی جائے گی کہ انہیں نقصان پہنچائیں۔ کسی مخصوص ایجنڈے کے بغیر محض خدمت پر یقین رکھنے والے اداروں اور اہل خیر کی وہ خدمات جو انہوں نے ہمارے عوام کی خیر خواہی اور خوشحالی کے لیے انجام دی ہیں قابل قدر ہیں۔ رفاہی کاموں میں سہولیات فراہم کرنے کے لیے ہم ان سے تعاون کریں گے۔

ہم افغانستان میں جارحیت پسندوں کی ہر حوالے سے موجودگی افغانستان اور پورے خطے کے خلاف ایک جنگ کو جنم دینے اور اسے طول دینے والا ایک عامل سمجھتے ہیں کیونکہ یہ خطے کے تحفظ کے لیے خطرہ اور یقینی نقصان ہے۔ اس لیے ہر وہ شخص جو افغانستان اور خطے کی خوش حالی اور امن چاہتا ہے وہ افغان عوام کے ساتھ جارحیت کے خاتمے کے لیے تعاون کرے۔

امارت اسلامیہ اپنی دیگر سرگرمیوں کے ساتھ سیاسی کوششیں بھی کر رہی ہے اور اس راہ میں عملی اقدامات بھی کر چکی ہے۔ اور اس مقصد کی خاطر امارت اسلامیہ کا خصوصی سیاسی دفتر بھی ہے جو گذشتہ چند سالوں سے سرگرم عمل ہے۔ مختلف جہات سے روابط اور مذاکرات کا اختیار انہیں سونپ دیا گیا ہے۔ سیاسی دفتر نے امارت اسلامیہ کا یہ پیغام ہر کسی کو پہنچا دیا ہے کہ ہم پڑوسی ممالک، خطے اور دنیا کے تمام ممالک خصوصاً اسلامی ممالک سے اچھے اور قانونی روابط چاہتے ہیں اور مطالبہ کرتے ہیں کہ ہمارے جنگ زدہ اور دکھی ملک سے جارحیت کے خاتمے میں دنیا کے آزاد ضمیر والے لوگ ہمارا تعاون کریں۔

ہم مذاکرات کے حوالے سے وقت کے تقاضے کے مطابق وہ پالیسی آگے بنائیں گے جو شریعت مقدسہ کے اصولوں، جہادی آرزوؤں اور قومی مفادات کے مطابق ہو۔

امارت اسلامیہ اس بات پر یقین رکھتی ہے کہ ملک جارحیت کا شکار نہ ہو۔ افغانوں کی آپس کی مشکلات آپس کی افہام تفہیم کے ذریعے حل کیے جاسکتے ہیں۔ مسئلہ افغانستان کے حل کے بہانے ہر طرح کا بیرونی دباؤ، نہ صرف یہ کہ مسئلہ حل نہیں کر سکتا بلکہ مزید مسائل پیدا کرنے کا باعث بنتا ہے۔

کابل انتظامیہ اگر چاہتی ہے کہ ملک میں جنگ کا خاتمہ ہو اور امن قائم ہو جائے تو جارحیت کے مکمل خاتمہ اور جارحیت پسندوں سے ہونے والے تمام معاہدے فسخ کر کے ہی ایسا ممکن ہو گا۔

یہ جو زبانی کلامی مصالحت اور امن کے نعرے لگتے ہیں مگر عملی طور پر جنگ کے محاذ علاقائی، قومی، مذہبی اور تنظیمی جھگڑوں سے گرم رکھے جاتے ہیں۔ خود سر اور بدنام زمانہ جنگ جوؤں کو بے مہار چھوڑ کر انہیں اختیارات اور وسائل دیے جاتے ہیں، جو مظلوم عوام کو مظالم کا نشانہ بناتے ہیں تو یہ مصالحت اور امن کا مذاق اڑانے سے زیادہ کچھ نہیں۔

جارحیت کے سائے تلے مختلف گروپوں کو پیدا کر کے مجاہدین کے خلاف انہیں لڑانا افغانستان میں امریکہ کی پراکسی جنگ کو جاری رکھنے کا تازہ ترین حربہ ہے۔ جو افغانوں سے اپنا انتقام لینے کے لیے شروع کیا گیا۔ مگر ان شاء اللہ افغان مسلمان عوام اپنی وحدت مضبوط کر کے ان کی یہ سازش بھی اسی طرح ناکام بنائیں گے جس طرح امریکہ کی دیگر تمام کوششیں ناکام ہو چکی ہیں۔

افغانوں کو بیدار رہنا چاہیے۔ جارحیت پسند ممالک کے خفیہ حلقے ہماری قوم کو شعوری طور پر قوم، قبیلے اور علاقہ پرستی کی بیماری میں مبتلا کرنا چاہتے ہیں۔ اور ہمارے متحدہ ملک کی تقسیم کا راستہ ہموار کرنا چاہتے ہیں۔ یہاں تک کہ اب ہمارے تاریخی اسلامی ملک کی اسلامی اور افغانی تشخص کو بھی متنازع بنانے کی کوشش کی جارہی ہے جس کی بہترین مثال حالیہ الیکٹرانک میڈیا کے تذکرے ہیں۔

جارحیت پسندوں نے گذشتہ چودہ سالوں میں اربوں ڈالر کی امداد کے اعلان کے باوجود افغانستان میں کوئی ایسا بنیادی کام نہیں کیا جس کے ثمرات ہمیشہ افغانوں کو ملتے رہیں۔ ہر اسکیم مختصر عرصے کے لیے، مبہم اور فریب پر مبنی رہی۔ البتہ فکری تخریب اور آپس کی دشمنی کے لیے زہر پوری طرح پھیلایا گیا۔

ہم امریکہ سے کہتے ہیں کہ ستمبر کے واقعے کے بہانے تم نے افغانستان پر جارحیت کی۔ آج اسی دن کو چودہ سال گذرے ہیں۔ افغانستان پر جارحیت کرکے بجائے اس کے کہ تم مزید گیارہ ستمبر کے جیسے واقعات کی روک تھام کرتے آج تمہاری زندگی کا ہر لمحہ دنیا کے ہر کونے میں تمہارے لیے گیارہ ستمبر کا خوف ناک حادثہ بن چکا ہے۔ ہر جگہ تم حملے کا نشانہ ہو اور تمہاری زندگی کو خطرات لاحق ہیں۔ تمہیں چاہیے کہ اس طرح کے حوادث کی روک تھام اور اپنے تحفظ کی خاطر اپنی استعمارانہ پالیسی پر پھر سے نظر ثانی کرو۔ نہ یہ کہ مزید عوام کو مار کر اور جارحیت کر کے اپنے تحفظ کے خواب دیکھنے لگو۔

امارت اسلامیہ افغانستان اسلامی دنیا اور مسلمانوں کے ساتھ دینی ہمدردی کی بنیاد پر تعلق رکھتی ہے۔ اور خود کو ان کے غموں میں شریک سمجھتی ہے۔ اسی لیے فلسطینی عوام کے مطالبات اور دیگر کمزور مسلمانوں کے برحق مطالبات کے لیے ہر وقت آواز اٹھاتی ہے۔

(بقیہ صفحہ ۷۰ پر)

20 اگست: صوبہ تخار .... بہارک ضلع .... مجاہدین کے حملوں میں ایک چوکی فتح .... جھڑپوں میں ایک اہل کار ہلاک اور ایک زخمی

امارت اسلامیہ کی بیعت، بلا عذرِ شرعی توڑنا احکامات اسلام کی مخالفت کے مترادف ہے

شیخ ایمن الظواہری دامت برکاتہم العالیہ

امیر جماعت القاعدۃ الجہاد شیخ ایمن الظواہری دامت برکاتہم العالیہ نے کچھ ماہ قبل "الربیع الاسلامی" [اسلامی موسم بہار] کے عنوان سے دنیا بھر میں مجاہدین کو ملنے والی فتوحات، عالمی کفر کی ذلت اور اُس کے ایجنٹوں کی خواری پر ایک طویل سلسلہ گفتگو ریکارڈ کروایا......اس سلسلہ گفتگو کی دو اقساط 'ادارہ السحاب' منظر عام پر لا چکا ہے اور وقتاً فوقتاً باقی اقساط بھی پیش کی جائیں گی۔ شیخ ایمن الظواہری دامت برکاتہم العالیہ نے جس وقت اس سلسلہ گفتگو کا آغاز فرمایا اُس وقت حضرت امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد رحمہ اللہ کے انتقال سے متعلق خبر کو عام نہیں کیا گیا تھا...... یہاں ہم 'امام عزیمت نمبر' کے لیے شیخ ایمن الظواہری دامت برکاتہم کی اس اہم ترین گفتگو کا وہ حصہ پیش کر رہے ہیں، جس میں آپ نے حضرت امیر المومنین رحمہ اللہ اور "خلیفہ مزعومہ و مسمومہ" کے کرداروں کا تقابل پیش کیا ہے......نیز آپ نے انتہائی جچے تلے اور جامع الفاظ میں امارت اسلامیہ افغانستان اور دولہ کے درمیان فرق کو بھی واضح کیا ہے......

اگلے شماروں میں اس سلسلہ کا مکمل اردو ترجمہ قسط وار شائع کیا جائے گا، ان شاءاللہ [ادارہ]

بسم اللّٰہ والحمدللّٰہ والصلوٰۃ والسلام علی رسول اللّٰہ وآلہ وصحبہ ومن والاہ

اس وقت ہم سب کے امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد کے زیر قیادت حق پر ڈٹ جانے والی سرزمین افغانستان، تاریخ اسلامی کے عظیم ترین معرکہ میں مصروف ہے اور اس سرزمین نے تاریخ میں ایک عظیم مثال رقم کی ہے۔ امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد، ابوبکر بغدادی کے بھی امیر تھے لیکن انہوں نے ان کی بیعت کو توڑ ڈالا۔ موجودہ حالات میں امریکی بم باری اور نیٹو کے شدید حملہ سے دوچار ہونے کے باوجود بغدادی نے ان کے متعلق اپنی زبان سے ایک لفظ نکالنا گوارا نہیں کیا۔ حالانکہ ان کے ہزاروں قیدی پاکستان و افغانستان کی جیلوں میں بھرے پڑے ہیں۔ بغدادی اور اس کے ساتھیوں کا مقصد بس یہی ہے کہ امارت اسلامیہ کے لشکر ہمارے صابر و متوکل امیر، امیر المومنین کی بیعت کو توڑ ڈالیں۔ افغانستان میں اللہ تعالیٰ نے اسلام کی مدد و نصرت کا سہرا ان کے سر پہ رکھا۔ ایک وقت تھا کہ اس صابر و زاہد امیر کے نام کو دولۃ الاسلامیہ عراق کے سپاہی اپنی افلام کے اندر چیخ چیخ کر یوں لیا کرتے تھے "ھذا الامیر الصابر المصابر" یعنی جفاکش اور صبر میں سب سے آگے بڑھ جانے والے امیر...... افغانستان، پاکستان، وسط ایشیا، برصغیر اور قاعدۃ الجہاد کی شاخیں بشمول دولۃ الاسلامیہ عراق اور تمام وہ مجموعات جنہوں نے امیر المومنین کی بیعت کر رکھی ہے، سے بغدادی اور اس کے سپاہی یہ مطالبہ کر رہے ہیں کہ یہ سب اپنے امیر اور بغدادی اور اس کے ساتھیوں کے امیر کی بیعت کو ختم کر دیں، صفوں میں پھوٹ و انتشار پیدا کریں اور ان کی مزعومہ خلافت کی طرف لپکیں جس کا اعلان چند بے نام اور نا معلوم افراد کے مشورے کے بعد ہوا۔

میں یہاں ان لوگوں سے سوال کرنا چاہوں گا جنہوں نے امیر المومنین کی بیعت کو توڑا کہ آپ لوگوں نے آخر کس شرعی جواز کی بنیاد پر بیعت کو توڑا؟ امارت اسلامیہ کون سے غیر شرعی فعل کی مرتکب ہوئی جس کی بنیاد پر ان کی بیعت کو توڑ ڈالنا حلال ٹھہرا؟ اگر آپ لوگوں کے پاس کوئی شرعی دلیل موجود ہے تو اس کو سامنے لائیں کیونکہ ہم نے امارت اسلامیہ کے امیر کی بیعت محض اس بات پر کی ہے کہ جب تک وہ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا رہنما بنائے رکھیں گے۔ اگر امیر المومنین یا امارت اسلامیہ سے واضح غیر شرعی فعل سرزد ہوا بھی تو ہم انہیں نصیحت کریں گے۔ اگر انہوں نے ہماری نصیحت کو قبول نہ کیا تو ہم ان کو چھوڑ دیں گے کیونکہ ہماری بیعت دنیا یا کسی سیاسی مفاد کے لیے نہیں ہے۔

امارت اسلامیہ اور امیر المومنین کی بیعت کو بغیر کسی شرعی دلیل یا بغیر کسی شرعی وجہ کے توڑنا یہ خود کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صریح مخالفت ہے۔ کچھ لوگ اس شرعی جواز کے متعلق بحث و مباحثہ کرتے ہیں کہ عامۃ المسلمین کے قضیوں کے بارے میں امارت اسلامیہ کا موقف غیر واضح اور مجہول ہے۔ یہ بات کہنے والا حقائق اور تاریخ کا سرے ہی سے منکر ہے۔ قاعدۃ الجہاد میں موجود تمام حضرات، امارت اسلامیہ کے اخلاص کی ایک زندہ منہ بولتی مثال ہیں کہ بے شک امارت اسلامیہ نے امریکہ، اس کے حلیف مغربی صلیبی، ان کے عرب و عجم کے ایجنٹوں اور سخت ترین دشمنوں کے مدمقابل اپنے مہاجرین اور مجاہدین کا احسن طریقے سے دفاع کیا۔ امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد حفظہ اللہ اور امارت اسلامیہ کے تمام مسئولین نے اپنے مہاجرین اور مجاہد بھائیوں کی حفاظت کی خاطر بالعموم اور جماعت قاعدۃ الجہاد کے لیے بالخصوص اپنی سلطنت و امارت کی قربانی دی۔ اس کے باوجود جو یہ کہے کہ امارت اسلامیہ کا موقف غیر واضح اور مجہول ہے تو وہ تاریخی حقائق سے نہ صرف نابلد ہے بلکہ ان حقائق کا منکر بھی ہے۔

ذہنوں میں موجود اشیا درست نہیں
جب دن کو دلیل کی احتیاج ہو جائے

20 اگست: صوبہ پکتیا..................صدر مقام گردیز..................دو حملوں میں 18 پولیس اہلکار ہلاک

امیر المومنین ملا محمد عمر اکثر اپنے بیانات میں فلسطینی بھائیوں اور عالم اسلام کے واسطے اپنی عاطفت اور تائید کا اظہار فرماتے ہیں۔ جب کہ بغدادی نے غزہ ، افغانستان ، پاکستان اور وزیرستان میں موجود مسلم عوام کے بارے میں اپنی زبان سے ایک کلمہ تک نکالنا گوارا نہیں کیا۔اس لیے امارت اسلامیہ کا عظیم و کریم موقف قولی و عملی لحاظ سے انتہائی واضح اور باعث شکر ہے۔امیر المومنین ملا محمد عمر حفظہ اللہ نے اپنے وعدہ کو پورا کرتے ہوئے اپنی حکومت کی عظیم قربانی دی۔ جب کہ بغدادی نے حکومت کی طلب و خواہش کے لیے اپنے عہد کو قربان کیا۔یہی ان کے درمیان ایک واضح فرق ہے۔

میں یہاں امیر المومنین ملا محمد عمر اور ان کے رفقائے کرام کے نہایت عزت و شرف والے موقف کو بیان کروں گا۔اللہ تعالیٰ ان حضرات کو مزید خیر اور مسلمانوں کی مدد و نصرت کی توفیق عطا فرمائیں۔

افغانستان پر صلیبی جارحیت کے آغاز میں امارت اسلامیہ نے اپنے جنگی اسلوب یعنی دو بدو جنگ سے گوریلہ جنگ کی طرف تبدیلی اور پہاڑوں اور دیہاتوں کی جانب اپنی قوت کو تقسیم کرنے کا فیصلہ کیا۔یہی جنگی اسلوب ان کی کامیابی کا زینہ اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی توفیق کے بعد افغانستان میں صلیبیوں کی شکست و ہزیمت کا اہم سبب بنا۔ میں کہتا ہوں کہ امارت اسلامیہ نے اس جنگی فیصلہ کے باوجود قندھار'جو امارت کا دارالسلطنت تھا' امریکیوں اور ان کے ایجنٹوں کے سپرد نہیں کیا لیکن جمعیت اسلامیہ کے سابق مجاہد ملا نقیب نے قندھار شہر کو ان کے حوالہ کرنے کے فیصلہ کو پسند کیا اور امریکیوں کے دھتکارے کرزئی نے بھی اس پر اتفاق کیا۔ان شدید ترین حالات میں جب کہ قندھار پر بارش کی طرح بم باری جاری تھی ،امیر المومنین نے پسپائی میں تین دن تک مزید تاخیر کی اور اس شہر کو دشمن کے سپرد نہیں کیا۔ یہاں تک کہ جب وہ اس بات سے مطمئن ہو گئے کہ عرب مجاہدین کے خاندان اور اہل وعیال وہاں سے نکل چکے ہیں۔حالانکہ اس تین دن کی مہلت میں امیر المومنین کی زندگی ،امارت اسلامیہ کے مسئولین اور ان کے لشکر کو شدید ترین خطرات لاحق تھے پھر بھی امیر المومنین نے مکمل اطمینان حاصل کیا کہ عرب اور مہاجرین کے خاندان قندھار سے انخلا کر چکے ہیں۔انہوں نے اور ان کے لشکر نے قندھار میں مہاجرین کی مکمل حفاظت کی۔ یہ ہمارے شریف سردار اور بطل عظیم کی طرف سے اہل ایمان کو اپنے اوپر ترجیح دینے کی بے شمار مثالوں میں سے ایک روشن مثال ہے۔ میں اللہ پاک ہی سے دعا گو ہوں کہ وہ ان کو حق پر ثابت قدمی عطا فرمائیں اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے اس حال میں ملاقات کریں کہ خدا تعالیٰ ان سے راضی ہوں۔

آج ہمیں امیر المومنین کی بیعت سے بغاوت اور سرکشی کا دن بھی دیکھنے کو ملا اور عوام الناس سے مطالبہ کیا گیا کہ ان باغیوں اور سرکشوں کی اس بغاوت اور عہد شکنی میں ان اقتدا کی جائے۔ ہمارے برصغیر کے بھائیوں کا کشمیر، ہندوستان ، برما اور بنگلا دیش میں شدید ایذا رسانی میں مبتلا ہونے کے باوجود بغدادی اور اس کے ساتھیوں کا مقصد وحید یہی ہے کہ کسی طرح ان کی بیعت کو توڑا جائے اور ان کے مجموعہ کی صفوں میں پھوٹ ڈالی جائے۔ ہمارے قوقاز کے مسلمان اور ان کے پیشوا امارت اسلامیہ قوقاز کے بھائی سخت ترین معرکہ سے دو چار اور روسی قہر وظلم کا شکار ہیں۔ یہ ابتلا اور آزمائش ساڑھے چار صدیوں سے چلی آرہی ہے۔ بغدادی اور اس کے ساتھیوں کی دعوت کا مقصد اصلی یہی ہے کہ وہ اپنی امارت میں پھوٹ اور اپنی بیعت کو توڑ ڈالیں۔

میں یہاں اس غیر شرعی اور رذیل موقف کے مقابل دنیا میں واحد اسلامی ملک کے سربراہ امیر المومنین حفظہ اللہ کے عزت وشرف والے نادر موقف کی طرف اشارہ کرنا چاہوں گا کہ انہوں نے چیچنیا کی اسلامی مملکت کا اعتراف کیا اور اس کے نمائندے اور رئیس زیلم خان یندربی شہید رحمہ اللہ [کمانحسبہ] نے امیر المومنین کے اس اقدام کو سراہا۔امیر المومنین نے ان کو اور ان کے بھائیوں کو کہا کہ افغانستان کے ممکنہ تمام وسائل آپ ہی کے زیر تصرف ہیں۔امیر المومنین نے اپنی پوری استطاعت کے مطابق اپنے شیشانی مجاہد بھائیوں کی تائید وحمایت کی۔ جب کہ بغدادی اور اس کا مجموعہ'امارت اسلامیہ قوقاز کے لشکر سے ان کی بیعت توڑنے کا مطالبہ کر رہے ہیں اور اس بیعت کے توڑنے اور عہد شکنی میں اپنے اقتدا کو ان کے لیے لازمی جانتے ہیں۔سبحان اللہ!اس صف میں پھوٹ ڈالنے کی آخر کیا وجہ ہے؟ اور اس میں کیا مصلحت ہے؟! یہ امور مسلمانوں کی رضامندی اور اتفاق سے چنے گئے خلیفہ کے لیے بھی قطعا جائز نہیں۔ کیونکہ ایسا کرنا دراصل دشمنان دین سے نبرد آزما جماعتوں کو کمزور کرنا ہے۔ یہ لوگ کیسے اس شخص کی بیعت کی دعوت دیتے ہیں حالانکہ اس کی بیعت کرنے والوں کو ہم جانتے تک نہیں۔ چہ جائے کہ مجاہدین کو اس کے تقرر پر مجبور کیا جائے؟! کیا خلیفہ کی مسئولیت یہ نہیں کہ وہ مسلمانوں کی حدود اور سرحدوں کی حفاظت کرے۔لیکن ان بھائیوں کے خلیفہ نے خود کو اس بات کا مکلّف بھی نہیں سمجھا کہ ایک کلمہ ہی کے ساتھ اپنے ان مجاہد بھائیوں کی جو جہاد کے راستے میں اس سے سبقت لے جا چکے ہیں کی دادرسی کرے اور یہ مجاہدین اللہ پاک کی نعمت اور فضل سے آج تک حق پر ڈٹے ہوئے ہیں۔اس خلیفہ نے اپنی زبان سے مغرب اسلامی، صومال، جزیرۃ العرب ، افغانستان ،غزہ ، برصغیر ،شیشان ،فلپائن اور انڈونیشیا کے متعلق ایک کلمہ تک ذکر نہیں کیا اور نہ ہی ان کی کسی قسم تائید وحمایت کی۔

میں یہاں اس مصلحت کی بابت پوچھنا چاہوں گا کہ نام نہاد خلیفہ بغدادی نے صراحت سے کہا کہ جس مجموعہ یا کچھ افراد نے اس کی بیعت کر لی ہے وہ اپنے ملکوں اور قصبوں میں اسلامی جماعتوں کے وجود کو ختم کر دیں۔اس سے پہلے اس بات کی تصریح اس کے رسمی ترجمان نے بھی کی تھی کہ بغدادی کی مجلس شوریٰ کی بیعت کی وجہ سے تمام جماعتوں اور امارت اسلامیہ کے وجود کی شرعی حیثیت ختم ہو چکی ہے۔ یہ مجلس شوریٰ مجہول

21 اگست: صوبہ لوگر...............علاقے بل علم...............مجاہدین نے ایک چوکی فتح کر لی...............جھڑپ میں پانچ اہل کار ہلاک

لوگوں پر مشتمل ہے۔ نام نہاد خلیفہ کی وجہ سے مختلف امارتوں اور بڑی بڑی جہادی جماعتوں کی حیثیت لغو ہو جانے کی مصلحت کی بابت پوچھنا چاہوں جب کہ ان مجموعات کے متبعین کی تعداد ہزاروں سے لاکھوں تک مسلسل بڑھتی جا رہی ہے۔ جہادی میدانوں میں انہوں نے بالفعل قربانیاں پیش کی، جہادِ افغانستان میں شرکت کی......اور مقامی و عالمی کفر کے مدمقابل آج تک ڈٹے ہوئے ہیں اور کئی ہزار شہدا کی قربانیوں کو پیش کیا۔ عالمی کفر اور اس کے مقامی ایجنٹ فیصلہ کن ضرب لگانے کے لیے اربوں روپے برباد کرنے اور سالوں پر محیط طویل دورانیہ جنگ کرنے کے باوجود اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے ان پر کامیابی حاصل نہیں کر پائے۔ کس کتاب یا کس شریعت کی بنیاد پر بغدادی نے افغانستان میں امارت اسلامیہ کے وجود کو ختم کرنے کی جرات کی۔ حالانکہ افغانستان ، پاکستان ، ہندوستان، وسط ایشیا، مشرقی ترکستان، ایران اور اس کے علاوہ دیگر لوگوں نے امارت کی بیعت کی بلکہ جماعت قاعدۃ الجہاد، اس کی تمام شاخوں اور ان کے امیر امام ومجدد شیخ اسامہ بن لادن رحمہ اللہ نے خود اور تمام مسلمانوں کو بھی امارت اسلامیہ کے بیعت کی دعوت دی۔ اور بغدادی خود ان سے بیعت کر چکا تھا لیکن پھر اس نے اس بیعت کو بغاوت و سرکشی کرتے ہوئے توڑ ڈالا۔ بغدادی 'امارت اسلامیہ قوقاز کے وجود کو ختم کرنے کی کیسے جرات کرسکتا ہے۔ محض اس لیے کہ اس کی نامعلوم مجلس شوریٰ نے اس کو ''خلیفہ'' کے طور پر چنا ہے؟ بغدادی کیسے اس کی جرات کر سکتا ہے جب کہ شیشانی مجاہد بھائی اپنے چوبیس سالہ جہاد کے بالکل آخری مرحلہ میں داخل ہو چکے ہیں اور روس کے خلاف ساڑھے چار صدی کی جہادی تاریخ ہے۔ منصب خلافت کا حق کیسے اس شخص کے سپرد کیا جا سکتا ہے جس نے سرکشی کی ، بیعت کو توڑ ڈالا ، اپنے امیر کی صریح نافرمانی کی اور تین یا چار غیر معروف اور مجہول افراد نے اس کو اس منصب پر مقرر کیا۔ پھر جہاد میں بالفعل سبقت لے جانے والوں سے مطالبہ رکھے کہ وہ اپنے نفوس کو اس کے لیے حلال جانیں۔ یہ امت کی اصلاح کرنا ہے یا پھر امت میں فساد پھیلانا، یہ امت کو ایک کلمہ پر متحد کرنا یا ان میں تفریق اور پھوٹ ڈالنا۔ کیا یہ انصاف کی بات ہے یا پھر سراسر ظلم؟ بغدادی یہ سمجھتا ہے کہ اس کے لیے یہ سب جائز ہے کیونکہ وہ خلیفہ ہے اور سمع و طاعت کا حق صرف اسی کے لیے روا ہے۔ اُس کے یہ دونوں مقدمات غلطی اور خطا پر مبنی ہیں کیونکہ وہ خلیفہ نہیں اور نہ ہی سمع و طاعت کا حق رکھتا ہیں۔ بلکہ وہ خود سمع وطاعت کا محتاج ہے کیونکہ اُس نے سمع وطاعت کے معاملہ میں سرکشی کی ہے۔

اتامرون الناس بالبر وتنسون انفسکم

''کیا تم لوگوں کو نیکی کا حکم کرتے ہو اور اپنے نفس کو بھول گئے ہو''۔

☆☆☆☆☆

بقیہ: دشمن کے پروپیگنڈے پر کان نہ دھریں

آج ہم دیکھ رہے ہیں کہ للہ الحمد مجاہدین نے اللہ تعالیٰ کی نصرت سے دشمن کو ہر میدان میں واضح شکست دی ہے۔ افغانستان کے ہر گوشے میں مجاہدین نے بہت فتوحات حاصل کی ہیں۔ دشمن کی تمام سازشیں ناکام کر دیں۔ مزید اللہ تعالیٰ کی نصرت کا مستحق بننے کے لیے اپنا جہاد کلمہ الٰہی کی سربلندی اور اپنے دکھی عوام کی آسودگی اور ان کی خدمت کی نیت سے آگے لے کر چلیں۔

عوام کے جان، مال اور انسانی حیثیت کا تحفظ اپنی شرعی اور اخلاقی ذمہ داری سمجھیں۔ ان کے ساتھ معاملات کے وقت نرمی، مہربانی اور ہمدردی سے کام لیں۔ جہادی سرگرمیوں کی ادائیگی کے لیے عوامی حمایت حاصل کریں۔ عام مسلمانوں کے مسائل علمائے کرام اور قومی وسماجی رہ نماؤں کے مشورے اور تفاہم سے حل کریں۔ عوام کے ساتھ حاکم نہیں بلکہ خادم کی حیثیت سے رویہ رکھیں۔

آخر میں ایک بار پھر افغانستان کے مجاہد عوام، محاذوں کے مجاہدین، دشمن کی جیلوں میں اسیر مجاہدین اور پوری امت مسلمہ کو عید الاضحیٰ کی مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ مجاہدین اور تمام مسلمانوں کی تمام وہ قربانیاں اور سرگرمیاں جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے انجام دی ہیں قبول فرمائے۔

اللہ تعالیٰ پوری امت مسلمہ کو دشمن کی ہر طرح کی سازشوں سے محفوظ رکھے۔ اور اللہ تعالیٰ سب کو توفیق دے کہ عید کے خوشیوں بھرے لمحات میں شہدا، قیدیوں، مجاہدین، مہاجرین اور تمام بے بس اور بے سہارا مسلمانوں کے خاندانوں کو بھی عید کی خوشیوں میں اپنے ساتھ شریک کریں، اور اپنی بساط کے مطابق ان کی ضروریات پوری کریں۔

اللّٰھم حبب إلینا الإیمان وزینہ فی قلوبنا وکرہ إلینا الکفر والفسوق والعصیان، واجعلنا من الراشدین، اللّٰھم انصرنا علی أعدائنا وأصلح أمورنا واھدنا لما فیہ الخیر والصلاح فی دیننا ودنیانا .آمین

والسلام

خادم اسلام (امیر المومنین) ملا اختر محمد منصور

۹ ذی الحج ۱۴۳۶ھ

۲۲ ستمبر ۲۰۱۵ء

☆☆☆☆☆

''اگر آپ محتاط نہیں ہیں، تو اخبارات آپ کے دل میں مظلوم کی نفرت اور ظالم سے محبت پیدا کر دیں گے''۔

ملک شہباز رحمہ اللہ (میلکم ایکس)

21 اگست: صوبہ زابل..................شینکی ضلع..................شدید جھڑپوں میں ایک رینجر ز گاڑی تباہ..................ایک اہل کار ہلاک

صفوفِ مجاہدین میں اختلافات کا پروپیگنڈہ...... مات کھائے دشمن کا ''میڈیائی وار''

مصعب ابراہیم

امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد رحمہ اللہ کے انتقال کی خبر آنے کے بعد کفار اور اُن کے تمام حواریوں کے خوابوں کی کیفیت کچھ دن کے لیے بدل گئی...... پہلے اُن کے خواب بھی مجاہدین کے خوف، اُن کی دہشت اور اُن کی عملیات کے ذریعے لگنے والی کاری ضربوں کی بنا پر 'دیو آمد دیو آمد' والی کیفیت سے بھرے ہوتے تھے......حضرت امیر المومنین رحمہ اللہ کی وفات کے بعد اُن کے خواب بھی ''پلٹا کھا گئے'' اور وہ جاگتے میں بھی مجاہدین کی شکست اور ہزیمت کے سپنے دیکھنے لگے......اگرچہ کیفیت کا یہ بدلاؤ چند ہی دنوں کے لیے تھا لیکن جھوٹ اور سچ کے پیمانوں کو یکسر الٹ دینے والے میڈیا اور ذرائع ابلاغ کے بل بوتے پر کفار نے ایسا نقشہ کھینچ دیا تھا کہ ظاہر بین آنکھیں مجاہدین کی 'شکست وریخت' اور باہمی جنگ و جدل کے مناظر دیکھ رہی تھیں......فی الحقیقت میڈیا کے یہ سامری' چاہے نا چاہے کفر کی اُسی 'کیفیتِ ہذیانی' کو اجاگر کر رہے تھے جس سے وہ دوچار ہو چکا ہے!

جہاد اور مجاہدین کا کٹر مخالف اور کفار کے ساتھ ''پرامن بقائے باہمی'' کا بڑے سے بڑا پرچارک بھی [جن کا ذرائع ابلاغ پر قبضہ ہے] اس حقیقت کو مانے بغیر نہیں رہ سکتا کہ مجاہدین نے امریکہ سمیت دنیائے کفر کے پانچ درجن اماموں اور حواریوں کو افغانستان میں ہر محاذ پر شکست دی ہے! ان کا یہ دلی زخم رستا رہتا ہے اور رہے گا یہ زخم کی ''ٹیسوں'' سے عاجز آ کر بلبلانے اور مجاہدین کے خلاف زہر اگلنے پر مجبور ہوتے ہیں۔ یہ ''روشن خیال'' طبقہ اصل میں اندھیروں کا پروردہ ہے اور اپنے آقاؤں کی ہدایات پر مجاہدین کے خلاف تواتر و تسلسل سے شرانگیز پروپیگنڈہ کر کے ہر طرح سے کوشش کرتا ہے کہ آقاؤں کو اُس سبکی سے کسی طور نکالا اور بچایا جائے جو وہ افغانستان میں اٹھا رہے ہیں......امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد رحمہ اللہ کے انتقال کی خبر کے بعد بھی ان کے ہاتھ ایک نادر موقع آیا اور کفر کے سرداروں سے لے کر اُن کے راتب پر پلنے والے ہر چھوٹے بڑے فسادی کی بَن آئی......امیر المومنین رحمہ اللہ کے بعد مجاہدین کی صفوں میں ٹوٹ پھوٹ اور اختلافات کی خبروں کو اس طرح عام کیا گیا کہ گویا افغانستان میں طالبان مجاہدین آپس میں اب گتھم گتھا ہوئے کہ اب! اپنے تجزیوں میں، تبصروں میں، کالموں اور اداریوں میں، 'ٹاک شوز' اور پروگراموں میں، گفتگوؤں اور تحریروں میں ہر کاسہ لیس یہ ثابت کرنے پر تُلا ہوا تھا کہ نئے امیر المومنین کے معاملے میں طالبان کی صفوں میں اختلافات اس قدر شدید تر ہو گئے ہیں کہ بات اب قتل و قتال تک جا پہنچنے والی ہے اور مجاہدین میں ٹوٹ پھوٹ بس ہونے ہی کو ہے!

اصل میں یہ سارا پروپیگنڈہ اس لیے کیا گیا اور نت نئی کہانیوں کے طومار اس لیے باندھے گئے کہ آقاؤں کی ناآسودہ خواہشات کی کچھ تو تکمیل ہو سکے......اپنی ان خواہشات کا اظہار صلیبی آقا بھی کر رہے ہیں اور اُن کے آلہ کار بھی...... ۲ اگست کو افغانستان میں امریکہ اور نیٹو کے کمانڈر جنرل جان کیمبل نے کہا کہ ''طالبان شدت پسندوں میں اتنی طاقت نہیں کہ وہ افغانستان کی اتحادی حکومت کا تختہ الٹ دیں، اتحادی افواج بالخصوص امریکی' افغانستان کو شدت پسندوں کے خلاف جنگ میں تنہا نہیں چھوڑیں گے۔ طالبان شکست کھا رہے ہیں اور دشمن افغانستان کی اتحادی حکومت کو اقتدار سے الگ نہیں کر سکتا۔ طالبان کے لیے یہ حقیقی وقت ہے کہ وہ ملک کی بہتری کے لیے کام کا آغاز کریں، ہتھیار پھینکیں اور صدر غنی سے امن مذاکرات کی میز پر بیٹھنے کی پیش کش پر غور کریں''۔ ۶ اگست کو برطانوی وزیر اعظم ڈیوڈ کیمرون نے ''دعویٰ'' کیا کہ ''آنے والے دنوں میں مزاحمت کار گروپ طالبان کا مکمل خاتمہ ہو جائے گا۔ طالبان کے سپریم لیڈر ملا محمد عمر کی موت کی خبر سامنے آنے کے بعد تنظیم کمزور پڑ گئی ہے۔ اب افغان طالبان کی مزاحمت بند ہو جائے گی اور یہ جنگ جو گروپ آئندہ مکمل طور پر ختم ہو جائے گا''۔ ایسے میں وفا شعار غلام کیونکر پیچھے رہیں! ۷ اگست کو خواجہ آصف بھی بولا کہ ''طالبان کبھی ایک اکائی تھے نہ رہیں گے۔ افغانستان کے ساتھ ہماری تمام تر توجہ مفاہمت پر ہے''۔

ایک ایک بیان کو پڑھتے جائیں، کیا لفظ لفظ اُس ہزیمت و شکست کی گواہی نہیں دے رہا جس کا مزہ مجاہدین کے ہاتھوں کفر کو چکھنا پڑ رہا ہے؟ کیا ہر جملہ حقائق سے دور اور محض اپنی 'ساکھ' کو سنبھلانے کی بھونڈی اور ناکام کوشش دکھائی نہیں دے رہا؟ کیا ان لفظوں اور جملوں میں پنہاں پیغام واضح نہیں کہ ''ہار تو ہم چکے ہیں لیکن مانیں گے نہیں کیونکہ مان لینے کے بعد ٹیکنالوجی کے جھوٹے رعب کی قلعی کھُل جائے گی اور ''سپر پاور'' کی خدائی کو لینے کے دینے پڑ جائیں گے!''۔

بہرحال یہ بیانات کفر کی بے بسی پر دلیل اور شاہد ہیں......ایک طرف تو امریکی جرنیل کہتا ہے کہ طالبان شکست کھا رہے ہیں جب کہ اُنہی ''شکست کھاتے طالبان'' کو امن مذاکرات کی پیش کش بھی اگلی ہی سانس میں کر رہا ہے......بھلا ان صلیبیوں نے تاریخ میں کب اور کس زمانے میں شکست خوردہ فریق کے سامنے مذاکرات کی بھیک کے لیے جھولی پھیلائی ہے اور امن کی اپیلیں کی ہیں؟......برطانوی وزیر اعظم

21 اگست: صوبہ فاریاب..................ضلع چلغزئی..................مجاہدین کے حملے میں 9 اہل کار ہلاک

کہتا ہے کہ ''افغان طالبان کی مزاحمت بند ہو جائے گی''، لیکن افغانستان کے طول وعرض میں ہونے والی مجاہدین کی عظیم الشان عملیات اس سے قطعی برعکس تصویر پیش کر رہی ہیں...... ''کالے انگریزوں'' کا نمائندہ خواجہ آصف اپنی ہانکتا ہے کہ ''طالبان کبھی اکائی نہیں رہ سکتے''، لیکن طالبان نے اپنی صفوں کو متحد و یکجا رکھتے ہوئے اُس کے منہ پر بھی کالک ملی ہے کہ مجاہدین کل بھی ایک اکائی تھے، آج بھی بنیان مرصوص ہیں اور اللہ کے فضل سے مستقبل میں بھی یکجہتی و یگانگت کی مثال سمجھیں جائیں گے......خواجہ کے لیے اتنا کہنا ہی کافی ہے کہ یہ طالبان کو مسلم لیگ پر قیاس نہ کرے کہ اردو انگریزی کے سارے حروف تہجی ختم ہونے کو آتے ہیں لیکن مسلم لیگ کی تقسیم در تقسیم تھمنے میں نہ آئی ہے نہ ہی آئے گی!

کفار اور اُن کے کاسہ لیسوں کی اسی 'حالتِ زار' کو دیکھ کر ہم کہتے ہیں کہ جب 'آقائے امریکہ' اور اُس کے فرنٹ لائن اتحادی ڈیڑھ دہائی گزر جانے کے باوجود اور اتنا تمام قوت وطاقت کو جنگ میں جھونک دینے کے باوجود میدانِ کارزار میں مجاہدین کے مقابلے میں بے بسی و بے کسی کی تصویر بنے ہوئے ہیں تو اب ایک ہی ہتھیار ان کے پاس باقی بچتا ہے جس کے ذریعے وہ اپنی شکست خوردگی کے داغ مٹانے میں مصروف ہیں اور اپنی رسوائی وذلت آمیزی کو چھپانے کی کوششوں میں ہیں......وہ ہتھیار ہے مکر وفریب کا ہتھیار، جھوٹ اور دغا کا ہتھیار اور صلیبی ٹکروں پر پلتے میڈیا کے ذریعے مجاہدین کے بارے میں منفی اور بے بنیاد خبریں پھیلانے کا ہتھیار!

بالکل ائمۃ الکفر کے دیے گئے ایجنڈے اور اُن کے حواریوں کے طے کیے گئے طریقہ کار کے مطابق یہ ذرائع ابلاغ، ہر نہج اور ہر زاویہ سے یہ دکھانے کی کوشش کرتے ہیں کہ مجاہدین بری طرح ناکام ہو رہے ہیں، اُن میں اختلافات شدت اختیار کر گئے ہیں، اُن کی تحریک فنا کے گھاٹ اتر جائے گی، وہ ایک دوسرے سے لڑ کر خود ہی ختم ہونے کے قریب ہیں وغیرہ وغیرہ......امیر المومنین رحمہ اللہ کی وفات کی خبر آنے کے بعد مجاہدین کے بارے میں بعینہ منظر نامہ کئی دنوں تک میڈیا میں پیش کیا جاتا رہا......

امیر المومنین رحمہ اللہ کی طبعی وفات سے متعلق شبہات پھیلائے گئے، نئے امیر المومنین نصرہ اللہ کی بیعت کے معاملے پر پیالی نہیں 'چمچ میں طوفان' برپا کیا گیا، بیعت کے معاملے پر دھڑے بندیوں کی ''مصدقہ خبریں'' اور ''بریکنگ نیوز'' ہر کچھ دیر بعد آنے لگیں، نئے امیر المومنین کے تقرر اور انتخاب کو 'جلد بازی' اور 'غیر شرعی' طریقہ کار کے مطابق بتایا گیا، داعش کے فتنہ سازوں کو بڑھا چڑھا کر پیش کیا گیا، 'فدائی محاذ' جیسے مفسدین کو نمایاں کیا گیا، ''امن مذاکرات'' کے نام پر مجاہدین کے مابین تفاوت اور دوریوں کے ''مضبوط تاثر'' کو عام کیا گیا، ملا محمد عمر مجاہد رحمہ اللہ کے خاندان کے افراد کے کندھوں کو استعمال کر کے اُن کے من گھڑت اور خود ساختہ بیانات کا شور اٹھایا گیا، امیر المومنین رحمہ اللہ کے فرزند ملا محمد یعقوب حفظہ اللہ کو پہلے تو اپنے تئیں امارت کے دعوے دار کے طور پر پیش کیا گیا پھر ''مخالف طالبان دھڑوں'' کے ہاتھوں اُن کے قتل کی خبریں تک چلائی گئیں......

الغرض ''آزاد، غیر جانب دار اور مصدقہ میڈیا'' نے آقاؤں سے غلامی نبھانے کی نت نئی مثالیں رقم کیں، مجاہدین کے معاملے میں بالکل جانب دارانہ اور متعصّبانہ موقف پیش کرنے میں وہ ڈھول اُڑائی کہ جس نے اَن جان، کم علم اور کم فہم لوگوں کو ہی پریشان کیا ہوگا اور اس سے بھی بڑھ کر یہ بھی ہوا کہ اس ڈھول اور جھوٹ کی جھاڑ جھنکار نے فتنہ پروروں کی بھی چاندی کر دی اور وہ اپنے شرور کی پوٹلیاں بغلوں میں دبائے نت نئے تماشے دکھانے نکل کھڑے ہوئے......میڈیا نے اپنی صفت 'مصدقہ' پر، جو کہ پہلے ہی گھس پٹ کر کسی قابل نہیں رہی، مزید غلیظ اور بدنما داغ لگا دیے ہیں!

ان خبروں، افواہوں اور بے بنیاد پروپیگنڈے میں سے ایک ایک چیز اور ایک ایک نکتے کا بفضلہ تعالیٰ اُسی طرح پوسٹ مارٹم ہوسکتا ہے اور ان شرانگیزیوں میں پنہاں جھوٹ، مکر، فریب، کذب اور ''زیب داستاں'' کو بھی اُسی طرح طشت از بام کیا جاسکتا ہے جس طرح سطورِ بالا میں جان کیمبل، کیمرون اور خواجے کی ہفوات کی حقیقت کھولی گئی ہے لیکن طوالت مضمون کے پیش نظر صرف اتنا کہہ کر آگے بڑھتے ہیں کہ ان تمام منفی، بے بنیاد اور بغض وتعصب سے بھرے پروپیگنڈوں کے باوجود نتیجہ کیا نکلا؟ ''زمینی حقائق'' کا رونا رونے والے کوئی زمینی کامیابی حاصل کر سکے؟ اُن کی کوئی شیطانی امید بر آئی؟ بے ہنگم 'بریکنگ نیوز' اور بے سروپا تجزیوں تبصروں کے علی الرغم صورت حال کا سامنا کرنا پڑا یا نہیں؟

اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج مجاہدین پوری طرح متحد ومضبوط ہیں......یہ ہوائی بات اور دعویٰ محض نہیں ہے بلکہ اصل 'زمینی حقیقت' ہے......کون بے وقوف ہے جو اب بھی یہ سمجھے کہ کابل کے گرین ایریا کو تہس نہس کر دینے سے لے کر غزنی کی جیل کو توڑ کر اپنے ۴۰۰ بھائیوں کو قید سے خلاصی دلانے والوں کی صفوں میں ''اختلافات کی وسیع خلیج'' حائل ہے؟ کون سفیہہ ہے جو خیال کیے بیٹھا ہے کہ افغانستان کے شمالی صوبوں [جہاں کسی وقت میں جہاد اور مجاہدین کا نام تک لینا جان کو خطروں میں ڈالنے کے مترادف تھا] میں کئی کئی اضلاع پر عملاً قبضہ کرنے والے مجاہدین انتشار کا شکار ہیں؟ آج مجاہدین یک جان ہو کر صلیبی دشمنوں اور اُن کے کرایہ کے سپاہیوں اور نوکروں کے خلاف صف آرا ہیں......امیر المومنین ملا اختر محمد منصور نصرہ اللہ کی قیادت پر تمام مجاہدین نے اتفاق کرتے ہوئے اُن کے ہاتھ پر بیعت کی ہے......افغانستان کے ۳۴ صوبوں میں سے کسی ایک صوبے سے کے جہادی مسئول نے امیر المومنین نصرہ اللہ کی بیعت سے انکار نہیں کیا اور سب نے مکمل یکجہتی اور کامل اتفاق سے ملا اختر محمد منصور نصرہ اللہ کے ہاتھ پر بیعت کی ہے......ملک بھر کے

22 اگست: ہلمند......ضلع سنگین......مجاہدین کے حملوں میں 19 اہل کار ہلاک......جب کہ 9 زخمی ہوگئے

علمائے ربانیین، ۳۴ صوبوں کے گورنرز، ان کے نائبین، ۳۴صوبوں کے جہادی مسئولین، ۳۵۰ ضلعی سربراہوں، درجنوں محاذوں کے کمانڈروں اور متعدد جہادی اور قومی رہنماؤں، مدارس کے ہزاروں طلاب اوران کے اساتذہ علمائے کرام اور عام لوگوں نے نئے امیر کی تائید اور بیعت کے اعلانات کیے ہیں......شیخ جلال الدین حقانی حفظہ اللہ سے لے کر ملا عبدالقیوم ذاکر حفظہ اللہ اور ملا عبدالحیٔ مطمئن حفظہ اللہ سے لے کر ملا عبدالسلام کتب حفظہ اللہ تک تمام بزرگوں اور جہادی زعما نے امیر المومنین سے وفاداری اورامارت اسلامیہ سے جاں نثاری کا عہد کیا ہے...... افغانستان کے طول وعرض سے علمائے کرام،طلبائے دین،عصری علوم کے طلبہ اورزندگی کے تمام شعبوں سے تعلق رکھنے والے افراد نے امیر المومنین نصرہ اللہ کی بیعت کا اعلان کیا ہے......دجالی میڈیا کے بندرنما اینکر اُچھل اُچھل کرجس ''سچائی'' کو بیان کرتے رہے اورکفری آقاؤں کی وفاداریوں کا دم بھرنے والے صحافی، تجزیہ نگار،قلم کاراورمبصرجس بات کا چیخ چیخ کر ڈھنڈوراپیٹتے رہے وہ یہ تھی کہ امیر المومنین ملامحمد عمر مجاہد رحمہ اللہ کے خاندان کے افراد نے بیعت سے انکار کر دیا ہے اور نئے امیر کے تقررکو''غیر شرعی'' قرار دیا ہے......اُن کے اس غبارے سے بھی ہوانکل چکی ہے اور حضرت امیر المومنین ملامحمد عمر مجاہد رحمہ اللہ کے بھائی ملا عبدالمنان اخند حفظہ اللہ اورآپ رحمہ اللہ کے فرزندار جمند ملا یعقوب حفظہ اللہ نے امیر المومنین ملا اختر محمد منصور کے ہاتھ پر نہ صرف بیعت کی ہے بلکہ ہزاروں افراد کے مجمع کے سامنے اُنہیں اپنی اوراپنے اہل خاندان کی تمام تر حمایت اور وفاداری کا یقین دلایا ہے......اسی حوالے سے امارت اسلامیہ نے خصوصی اعلامیہ جاری کیا جسے یہاں بھی نقل کیا جارہا ہے:

''مرحوم امیر المومنین ملامحمد عمر مجاہد رحمہ اللہ کے خاندان کا نئے زعیم سے بیعت کا اعلان:

امارت اسلامیہ کے مؤسس عالی قدر امیر المومنین ملامحمد عمر مجاہد رحمہ اللہ کے معزز خاندان نے منگل کے روز ۲ ذی الحجہ ۱۴۳۶ھ بمطابق ۱۵ ستمبر ۲۰۱۵ء کوایک پُر وقار تقریب کے دوران امارت اسلامیہ کے نئے زعیم جناب ملا اختر محمد منصور حفظہ اللہ سے بیعت کا اعلان کیا۔

اسی مناسبت سے منعقدہ تقریب میں متعدد شیوخ، علمائے کرام اور امارت اسلامیہ کے اعلیٰ عہدے داروں نے شرکت کی۔مرحوم امیر المومنین کے خاندان کے نمائندگی میں مرحوم کے بھائی حاجی ملا عبدالمنان اخند اور مرحوم قائد کے فرزند جناب مولوی محمد یعقوب نے اپنے خطاب کے دوران فرمایا کہ ''ہماری بیعت میں تاخیر کا سبب سے ایک خصوصی مصلحت تھی، جس کی بنیاد حسن نیت پر تھی''۔

انہوں نے کہا کہ ''مرحوم امیر المومنین کی خاندان کی جانب سے بیعت میں تاخیر کسی اختلاف کی وجہ نہ تھی، کیونکہ امارت اسلامیہ سب کا مشترکہ گھر ہے اور ہم سب بھائیوں کی طرح مشترکہ طور پر خدمت کرتے ہیں اور جناب نئے زعیم ملا اختر محمد منصور صاحب جنہیں عالی قدر امیر المومنین ملامحمد عمر مجاہد رحمہ اللہ نے اپنی زندگی میں عظیم ذمہ داری سونپی تھی اوراب یہ ذمہ داری مزید بھاری ہوئی، لہٰذا ان سے تعاون کرنا چاہیے، ہمیں بھی اس صف کے حفاظت اور متحد رکھنے کی آرزو تھی اور ہم اسی راہ میں کسی قسم کی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے''۔

مرحوم امیر المومنین کے بھائی ملا عبدالمنان اخند اور فرزند مولوی محمد یعقوب صاحب نے گفتگو کے دوران کہا کہ:

''ہم اللہ تعالیٰ کی دین کی خدمت اور امارت اسلامیہ کے استحکام، اتحاد اور اسے محکم رکھنے کی راہ میں اللہ تعالیٰ سے توفیق کی التجا کرتے ہیں اور سب مسلمانوں سے دعاؤں کا مطالبہ کرتے ہیں، اسی طرح تمام مجاہد بھائیوں سے مطالبہ کرتے ہیں کہ اسی متحد صف میں خدمت کو جاری رکھے۔نزاع اور اختلاف سے خود کو بچائیں، خاص کر وہ افراد جنہوں نے اپنے بیعت کو ہمارے خاندان کی بیعت تک موخر کیا تھا، انہیں بیعت کرنا چاہیے''۔

تقریب کے بعد امارت اسلامیہ کے نئے زعیم ملا اختر محمد منصور حفظہ اللہ نے خطاب کے دوران مرحوم امیر المومنین رحمہ اللہ کے معزز اور مجاہد خاندان کی قدردانی اور ستائش کے ساتھ اجلاس کے شرکا کو تسلی دی کہ ''اپنی بھرپور استعداد سے مرحوم امیر المومنین رحمہ اللہ کے خاندان کے احترام اور منزلت کو برقرار رکھیں گے، ان کے لیے خدمت کا بہترین مواقع میسر کریں گے اور امارت اسلامیہ کے تمام اہم فیصلوں میں ان کے نظریات کو مدنظر رکھیں گے''۔تقریب کا اختتام امارت اسلامیہ اور خاص کر امارت اسلامیہ افغانستان کے جہادی صف کے قوت، اتحاد، وسعت اور کامیابی کی دعاؤں سے ہوا''۔

اللہ تعالیٰ کے راستے میں نکلنے والو مجاہد بھائیو! یہ موقع تعزیت اور ہمدردی کا ہے...... ہمارے امیر المومنین رحمہ اللہ کے بچھڑنے کا غم یقینی طور پر ایسا ہے کہ مانندِ چٹان دلوں کو بھی پگھلا کر رکھ دے......لیکن دیکھئے نا! ہمارے قائدین نے جس راستے کی طرف ہماری رہنمائی کی، کیا اُنہوں نے اُس رہنمائی اور قیادت کا حق ادا نہیں کیا؟! کیا وہ ایک لمحہ کے لیے بھی اس آزمائش بھری راہ میں بطور قائد آگے آگے چلنے اور ہمارے لیے راستے ہموار کرتے چلے جانے میں کسی تساہل یا سستی کا شکار ہوئے؟! کیا اُنہوں نے جنتوں کے

22 اگست: صوبہ بادغیس............ضلع بالا مرغاب............کٹھ پتلی فوج 5 فوجی مراکز سے فرار ہوگئی............مجاہدین نے ان مراکز کا نظم و نسق سنبھال لیا

اس سفر میں اپنے رب سے وفا کے سارے تقاضے پورے نہیں کیے؟! کیا اُنہوں نے اس پُرکٹھن راستے میں حائل بھاری پتھروں اور زہر آلود کانٹوں کو اپنی جانوں پر کھیل کر نہیں ہٹایا؟! کیا وہ اس حال میں اپنے رب سے نہیں ملے کہ اُن کے پیچھے اُن کے قافلے کو منزل تک پہنچانے کے لیے پوری نسل قیادت وسیادت واسطے تیار ہے؟! اور پھر کیا یہ سب محیر العقول کارنامے وہ اپنے بل بوتے پر ادا کرتے ہوئے ''فقد فاز'' کی منزلوں تک جا پہنچے؟! کیا یہ اُن کا رب ہی نہیں تھا جس نے اُنہیں اُس وقت سہارا دیا جب تمام سہارے چھوٹ گئے تھے؟! کیا یہ اُن کے مالک کی توفیق نہیں تھی کہ وہ تن تنہا اپنے ہمراہیوں کی ہمت بندھاتے ہوئے اُس کے دشمنوں سے بھڑ گئے؟! کیا یہ اُس پروردگار ہی کی عطا نہیں تھی کہ پھر اُس نے اُنہیں تمام لشکروں پر غالب کر دیا؟!

اے مجاہدین اسلام! بلاشبہ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل، اُس کا احسان اور اُسی کا کرم ہے کہ قیادت جہاد پر فائز ہونے والا ہر قائد اپنی منزل مراد کو پانے سے پہلے اپنی قیادت کا حق ادا کر گیا...... یہ قائدین تو ہم سے بچھڑ کر جنتوں کے مکین ٹھہرے لیکن ہمارا رب تو زندہ و جاوید ہے...... وہ تو قائم ودائم ہے، وہ توحیی لا یموت ہے...... پھر یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ ایسا کریم اور ایسا مہربان مالک' ان قائدین کے بعد ہم سے منہ موڑ لے اور اپنی نصرت کو اپنے ان مستضعف بندوں سے اٹھا لے!!! یہ اُس کی نصرت ہی کے مظاہر ہیں کہ پوری دنیا کا کفری اور دجالی میڈیا چیخ چیخ کر ہلکان ہو رہا تھا کہ ''طالبان بَٹ گئے، یہ تقسیم در تقسیم کے عمل کا شکار ہو گئے، یہ اختلافات کی نذر ہو گئے، یہ باہمی لڑائی کے ذریعے اختتام کے قریب ہیں''...... لیکن ہمارے خالق ومالک نے مجاہدین کی اجتماعیت پر کیسا فضل فرمایا کہ چند ہی ہفتوں میں افغانستان بھر کے مجاہدین اپنے نئے امیر کے ہاتھ پر بیعت کر کے کامل اتحاد ویکجہتی کا پیغام دے چکے ہیں! حضرت المومنین رحمہ اللہ کے گھرانے سے متعلق افواہات کا سیلاب اٹھانے والے بھی اب منہ میں انگلیاں دبائے بیٹھے ہیں، اُن کی زبانیں بھی تالو سے چپک گئی ہیں اور چیخ چیخ کر باؤلے ہونے والوں کی آوازیں بھی حلق میں گھُٹ کر رہ گئی ہیں کہ آپ رحمہ اللہ کے خاندان نے بھی امارت اسلامیہ افغانستان کی بیعت کا اعلان کیا ہے...... اللہ کے فضل سے کفر کی تمام کی تمام چالیں الٹ گئی ہیں......

اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص الخاص فضل واحسان سے مجاہدین کو ایسی قیادت سے نوازا ہے جس قیادت نے حضرت امیر المومنین رحمہ اللہ کی وفات کے بعد ایک ساعت کے لیے بھی دنیائے کفر کو سکون وچین کا سانس نہیں لینے دیا...... میدانِ معرکہ میں بھی اُن کو شدید سے شدید تر ضربیں لگائیں اور اُن کے پھیلائے مذاکراتی مکر کو بھی ناکام کیا...... کابل کے محفوظ ترین علاقوں سے لے کر ملک کے طول وعرض میں قائم صلیبی وکٹھ پتلی فوجی اڈوں اور چھوٹے بڑے حکومتی مراکز کو فدائی عملیات، تعارض اور گھات لگا کر کیے گئے حملوں کی زد پر رکھا...... اس کے ساتھ ساتھ سیاسی محاذ پر بھی بہترین اور کامیاب ترین حکمت عملی سے دشمن کے ہر وار کو ناصرف ناکام کیا بلکہ ہر محاذ پر اپنی بات کو منوانے اور اپنے مقاصد کو پورا کروانے میں کامیابی حاصل کی، جس کی ایک ہلکی سی مثال ایک امریکی فوجی کے بدلے پانچ طالبان رہنماؤں کی گوانتانامو سے رہائی کا معاہدہ ہے......

پس اللہ تعالیٰ کی ان نصرتوں پر نظر رکھئے! اتحاد ویگانگت ہی برکت ورحمت کا سبب ہے...... اس اتحاد اور یکجہتی کو کسی صورت ہلکی سی آنچ بھی نہ آنے دیجیے! مجاہدین کے باہمی مناقشات، اندرونی جھگڑوں اور آپسی اختلافات ولڑائیوں نے سابقہ جہاد کے ثمرات سے امت کو محروم کیا تھا کیونکہ جہادی صفوف کے مابین نزاع وافتراق کے نتیجے میں رب تعالیٰ کی رحمتوں سے دوری اور محرومی کے سوا کچھ ہاتھ نہیں آتا...... اللہ پاک نے اس جہاد میں اہل اسلام پر عموماً اور مجاہدین پر خصوصاً یہ فضل فرمایا ہے کہ اُن کی صفوں کو متعدد اور مختلف جھنڈوں کے تحت چلانے کی بجائے ایک ہی جھنڈے اور ایک ہی امیر کے تحت مجتمع فرمایا ہے...... یہ اللہ تعالیٰ کا اتنا بڑا احسان ہے کہ جس کا اندازہ لگانا ممکن ہی نہیں! لہٰذا اس احسانِ عظیم کی قدر کرنا ہم سب پر واجب ہے...... اُس ذاتِ پاک کا شکر ادا کریں گے تو اُس کی عنایات اور عطائیں' رحمتوں بھرے مینہ کی صورت ہم پر برسیں گی...... پھر یہ بھی تو اللہ کریم کا کرم اور فضل ہی ہے کہ دشمن کی تمام تر چالیں اور سارا پروپیگنڈہ بالکل بے کار اور ضائع ہو گیا...... مجاہدین پر کچھ ہی دنوں کا دباؤ آیا لیکن چند ہی ہفتوں میں سب کچھ سنبھل گیا...... یہ محض اُس مالک کا فضل ہے کہ اُس نے ڈوبتے دلوں کو سہارا دیا، ذرائع ابلاغ کی زہرافشانیوں اور قیادت جہاد میں افتراق وتفریق سے متعلق بے سروپا شور وغوغا کو بے اثر کر دیا اور اپنے خاص الخاص کرم سے اہلِ ایمان کے دلوں کے لیے راحت وسکون کے سامان میسر کیے...... بس اُس ذات کا شکر ادا کرتے جائیں اور اہلِ ایمان واہل الثغور کے ساتھ رحمانی وعدوں کو تکمیلی مراحل سے گزرتا ہوا دیکھتے جائیں......

اپنے امرا کی اطاعت کو اپنی سرشت میں داخل کر لیجیے...... اپنے ساتھیوں کی غم خواری، دل جوئی اور ہمدردی کو اپنی طبیعت کا لازمی حصہ بنائیں...... اپنے مامورین کے ساتھ خیر خواہی اور بھلائی والا معاملہ رکھیں...... کسی بھی مفسد وشریر عنصر کو اپنی صفوں اور مراکز میں پنپنے نہ دیں...... غلو، تشدد اور بے جا سختیوں پر ابھارنے والوں سے خود بھی متنبہ رہیں اور اپنی اجتماعیت کو بھی ایسے عناصر سے پاک رکھنے کی ہر ممکن کوشش وسعی کریں......

امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد رحمہ اللہ کے جہادی منہج پر خوب غور وفکر کریں، بلاشبہ امیر المومنین رحمہ اللہ' بے جا تکفیر سے بے زار اور خون مسلم کی حرمت کی اہمیت کو خوب خوب جاننے والے راست باز علمائے جہاد کے بتائے اور سکھلائے ہوئے راستوں پر اپنے جہادی قافلے کو لے کر چلتے رہے...... بس اس راہ کو مضبوطی سے تھام لیں کہ یہی اللہ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کی اصل ہے اور یہی ''کشتیِ نوحِ عصرِ رواں ہے''!

☆☆☆☆☆

23 اگست: صوبہ خوست......... نادر شاہ کوٹ ضلع......... پولیس کی گاڑی پر حملے میں......... 4 اہل کار شدید زخمی......... گاڑی مکمل طور پر تباہ

میں علمائے کرام سے توکل محض کا تقاضا کرتا ہوں!

امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد رحمہ اللہ

۱۰ ذوالقعدۃ ۱۴۱۶ھ بمطابق ۳ مارچ ۱۹۹۶ کو امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد نصرہ اللہ کے علمائے کرام کے عمومی شوریٰ سے تاریخی خطاب کا اردو ترجمہ

اللّٰهم صلی علی سیدنا و مولانا محمد و علی آل سیدنا و مولانا
محمد و بارك وسلم وصل علی جمیع الانبیاء والمرسلین وعلی کل
ملئکة والمقربین وعلی عباد الله الصالحین
اعوذ بالله من الشیطان الرجیم
بسم الله الرحمن الرحیم
وَالْعَصْرِ ۝ إِنَّ الْإِنسَانَ لَفِي خُسْرٍ ۝ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا
الصَّالِحَاتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ۝

''قسم ہے عصر کی کہ انسان نقصان میں ہے مگر وہ لوگ نہیں جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے اور آپس میں حق پر چلنے کی تلقین اور صبر کی تاکید کرتے رہے''۔

محترم علمائے کرام اور مشائخ!

میرے لیے مناسب نہیں کہ آپ علمائے کرام کے سامنے کچھ کہوں لیکن پھر بھی اسلام کے لیے کچھ فائدہ ہو تو چند باتیں عرض کروں گا......عرض یہ ہے کہ ان طلبہ (طالبان) نے جو تحریک شروع کی ہے اور یہ کام (جہاد فی سبیل اللہ) کر رہے ہیں تو انہوں (طالبان) نے ایک بہت بڑا دعویٰ کیا ہے، جس کسی نے بھی ان سے (ان کے مقاصد کے بارے میں) سوال کیا ہے، خواہ کسی صحافی نے سوال کیا، کسی ملک نے کیا، عوام نے کیا، دشمنوں نے کیا، خواص نے کیا......ان سب کو طالبان کا جواب ایک ہی ہے! یہ سوال کرتے ہیں کہ طالبان کے اہداف اور مقاصد کیا ہیں؟ طالبان (ان لوگوں سے) یہ کہتے ہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کی زمین پر اللہ تعالیٰ کا دین (اسلام) نافذ کرتے ہیں......اللہ کے کلمہ (لا الہ الا اللہ) کی خدمت کرتے ہیں......شرعی احکام اور اللہ تعالیٰ کی حدود نافذ کرتے ہیں......یہی طالبان کا جواب ہے، ابتدا سے لے کر اب تک! یہی جواب حقیقت میں ان کے مقصد کی نشان دہی کرتا ہے......اسی مقصد کے پیش نظر طالبان نے قربانیاں دی ہیں، بہت زیادہ قربانیاں دی ہیں اور آئندہ بھی دیں گے (ان شاء اللہ)، یہ اب بھی (دشمن کے مقابلے میں) کھڑے ہیں......لیکن میری گذارش علمائے کرام سے ہے! اور آپ علما میں سے جو موجود ہیں اور جو موجود نہیں ہیں، ان کو بھی میرا یہ پیغام آپ علما حضرات پہنچائیں، یہ پیغام آپ کے پاس امانت ہے جو آپ اُن تک پہنچائیں......ہر علاقے کا عالم اپنے علاقے کے علما کو میرا یہ پیغام پہنچائے......وہ پیغام یہ ہے کہ علما میں کچھ نہ کچھ تساہل پایا جاتا ہے......ہم (طالبان) جب یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کی زمین پر اللہ تعالیٰ کا دین اسلام نافذ کرتے ہیں، اور اللہ تعالیٰ کی حدود قائم کرتے ہیں......یہ اللہ تعالیٰ کی حدود کون لوگ عملاً نافذ کر سکتے ہیں؟ طلبہ تو اپنا کام کر رہے ہیں، ان (طالبان) کے ہاتھ میں تو بس ہتھیار ہیں، یہ (اپنے اہداف کی طرف) بڑھ رہے ہیں، ایک دن زخمی ہوتے ہیں تو دوسرے روز شہید ہو جاتے ہیں، ان کا کام ہی یہی ہے کہ اس زمین سے فساد کا خاتمہ کریں، اس زمین سے فاسق اور فاجر لوگوں کا خاتمہ کریں، یہی طالبان کا وظیفہ ہے اور یہی ان کا کام ہے......

طالبان جب یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کی زمین پر اللہ تعالیٰ کی حدود نافذ کریں گے، تو وہ یہ دعویٰ علمائے کرام کی سرپرستی کی وجہ سے کرتے ہیں......طالبان کا یہ دعویٰ اسی وجہ سے ہے کہ ان کی سرپرستی کرنے والے علمائے کرام ہیں......ہم علمائے کرام کی سرپرستی میں ہی اللہ تعالیٰ کی حدود نافذ کریں گے......اس کے علاوہ بھلا اللہ تعالیٰ کی حدود طالبان از خود کیسے نافذ کر سکتے ہیں؟ شریعت کا کما حقہ علم تو علما کے پاس ہی ہے، اس کے نفاذ کا طریقہ کار علمائے کرام ہی بتاتے ہیں......طلبہ کے پاس تو (اس کا پورا علم) نہیں، یہ تو بدیع المیز ان، خوشبو اور کتابوں کے طلاب ہیں، ان کو احکامات شرعیہ کے نفاذ کا بھلا کیا علم! ان کو صرف ضروری علم ہی پر دسترس ہے، وہی بنیادی علم ان کے پاس ہے، جس سے وہ حق اور باطل کے درمیان تمیز کر سکتے ہیں......اب مسلمانوں کے مابین (معاملات و امور میں) فیصلے کون کریں گے؟ اللہ تعالیٰ کی حدود کون نافذ کریں گے؟ بعض علما یقینی طور پر (اس سلسلے میں شریعت اور اسلام کی) خدمت کر رہے ہیں لیکن بعض علما اس معاملے میں ایک الگ سوچ رکھتے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ ''اللہ تعالیٰ کسی شخص کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتے''۔ تو میری خواہش ہے کہ آپ اس آیت کا کما حقہ مصداق بن جائیں۔

میں ایک مدرسہ میں تھا، ایک چھوٹا سا مدرسہ ہم نے بنایا تھا......ہم پندرہ یا بیس ساتھی تھے......اس وقت یہ زمین (افغانستان کی) فساد سے بھر گئی تھی......قتل و قتال تھا، چوری اور اغوا کاری تھی، زمین فاسق اور فاجر لوگوں سے بھر چکی تھی......اس وقت کے تمام معاملات آپ کے علم میں ہیں......یعنی حالت یہ تھی کہ لوگ تصور ہی نہیں کر سکتے تھے کہ اس معاشرے کی اصلاح کیونکر ہو سکے گی......میں جب سبق پڑھ رہا تھا، ادھر بیٹھا تھا،

23 اگست: صوبہ کابل......سروبی ضلع......مجاہدین نے 2 چیک پوسٹوں کو فتح کر لیا......جھڑپوں میں 6 اہل کار ہلاک

اس وقت اگر میں بھی یہی تصور کر لیتا کہ ''اللہ تعالیٰ کسی شخص کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا'' کیا یہ میرے لیے کافی نہیں تھا؟ میں کہتا ہوں کہ اگر اس وقت میں بھی یہی تصور کر کے بیٹھ رہتا تو (اس فساد پر قابو پانا) میری قدرت میں کہاں تھا؟ کیا یہ **لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا** میرے لیے کافی نہیں تھا؟ توکلِ محض (صرف اللہ تعالیٰ پر توکل) میں نے توکلِ محض کیا...... حقیقت یہ ہے کہ توکلِ محض کا کچھ نعم البدل نہیں، توکلِ محض کے لیے (ایمانی) قوت کی ضرورت ہوتی ہے...... میں علمائے کرام سے توکل محض کا تقاضا کرتا ہوں......

لوگ کہتے ہیں کہ اس تحریک (طالبان) کی ابتدا کیسے ہوئی؟ کس انداز میں، کس خفیہ انداز سے اس کی بنیاد رکھی گئی؟ کہاں سے اس کو حمایت مل رہی ہے؟ کہاں سے یہ تربیت حاصل کرتے ہیں؟ اس تحریک کی ابتدا اس طرح ہوئی کہ اس مدرسہ میں 'میں نے کتاب پڑھنا چھوڑ دیا، ایک دوست کو میں اپنے ساتھ لیا اور ہم سنگ حصار سے زنگاوات تک پیدل گئے...... زنگاوات میں ہم نے ایک آدمی سے موٹر سائیکل لیا، اس آدمی کا نام سرور تھا اور وہ طالقان کا رہنے والا تھا...... ہم اس آدمی کی تلاش میں زنگاوات سے شلوکار تک گئے...... اس سے موٹر سائیکل لیا، اس آدمی کو پیچھے بٹھایا...... یہ مولوی صاحب اور یہ (امیر المومنین نے قریب بیٹھے دو افراد کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا) میرے ساتھ تھے، ان کو بھی میں نے ساتھ لیا......

یہ ابتدا تھی اس تحریک (طالبان) کی جو آج آپ لوگوں کے سامنے ہے...... یہ تحریک آج جس مقام پر پہنچ چکی ہے، یہ ہمارے تصور میں بھی نہیں تھا...... اس تحریک کی ابتدا کا پس منظر یہی ہے اس کے علاوہ کچھ بھی نہ تھا...... میں موٹر سائیکل پر گیا، ایک دوسرے آدمی سے بھی موٹر سائیکل لیا اور ان مولوی صاحب کو کہا کہ آپ میرے ساتھ آئیں، ہم ان مدارس میں چلتے ہیں اور ان طلبہ کو دعوت دیتے ہیں (اللہ کی راہ میں نکلنے کی)...... زنگاوات سے آگے تالقان تک گئے...... چلتے چلتے جب شام ہوگئی تو اس شام جب ہم خاردار جھاڑیوں اور کانٹے دار شاخوں سے گزر رہے تھے تو میں نے ان مولوی صاحب سے کہا تھا کہ یہ جھاڑیاں (یہ ابتدائی تکالیف) یاد رکھنا (بھولنا نہیں)، ان سے گزر کر ایک انقلاب آئے گا، ان شاء اللہ!

اگلی صبح ہم نے (مدرسے کے طلبہ کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کے لیے نکلنے کی) دعوت دینا شروع کی...... ہم ایک جگہ گئے جہاں چودہ (۱۴) طلبہ رہ رہے تھے...... ان سب کو ایک جگہ اکٹھا کیا، ان کو دعوت دی، میں نے ان سے کہا کہ اللہ کا دین پامال ہو رہا ہے، دین کے ساتھ مذاق ہو رہا ہے، مسلمان ایک دوسرے کو بہت بے دردی سے قتل کر رہے ہیں، اغوا کے بعد قتل کرتے ہیں، فساق اور فجار سارے علاقے پر قابض ہو گئے ہیں، ڈاکے اور چوری اپنے عروج پر ہیں، ہر راستے پر لوگوں کی عزت و ناموس پامال ہو رہی ہے، لوگوں کے مال بٹورنے کے لیے اُنہیں گاڑیوں سے اتار کر گولی ماردی جاتی ہے اور لاشیں وہیں پھینک دی جاتی ہیں یہاں تک کہ گاڑیاں لاشوں پر سے گزر کر آگے جاتی ہیں، (ڈر اور خوف کی وجہ سے) کوئی ان لاشوں کو دفنانے والا نہیں ہوتا...... میں نے ان طلبہ سے کہا کہ ان حالات میں مزید سبق نہیں پڑھا جاتا، صرف سبق پڑھنے سے کام نہیں بنے گا، زندہ باد اور مردہ باد کے نعروں سے یہ معاملہ حل نہیں ہوگا...... ہم اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر ان فاسق اور فاجر لوگوں کے خلاف کھڑے ہو رہے ہیں، اگر آپ واقعی اخلاص کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے دین کی خدمت کرنا چاہتے ہیں تو یہ وقت ہے کہ آپ کو اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر اپنا سبق چھوڑنا پڑے گا، ان حالات میں یہ سبق مزید نہیں پڑھا جا سکتا......

یہ وہ وقت تھا کہ نہ کسی نے ایک افغانی روپیہ دینے کا ہم سے وعدہ کیا اور نہ ہی کسی نے ہمیں روٹی دینے کا وعدہ کیا، ہم صاحب خیر مسلمانوں سے چندے کے لیے کہیں گے اب کوئی کچھ دیتا ہے یا نہیں دیتا ہم نے سبق کو بہر حال خیر باد کہہ دیا ہے...... یہ ایک دن، ایک ہفتہ، ایک مہینہ یا ایک سال کا کام نہیں ہے، آپ میں سے کون ہمارے ساتھ اس کام کے کرنے کی حامی بھرتا ہے اور ساتھ دیتا ہے اور کون ہے جو ایسا نہیں کرسکتا...... میں نے ان طلبہ سے یہ بھی کہا کہ ایک مرتبہ جہاد شروع ہو جائے تو پھر آپ نے ہمت اور حوصلہ نہیں ہارنا، آپ دیکھیں کہ یہ فاسق اور فاجر لوگ اس سخت گرمی میں بھی اپنے مورچوں میں بیٹھے رہتے ہیں، یہ اللہ تعالیٰ کی دشمنی پر اتر آئے ہیں اور علانیہ فساد کر رہے ہیں...... ہم اور آپ اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے دین کا طالب علم سمجھتے ہیں اور حال یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے دین پر علانیہ عمل نہیں کر سکتے...... ان ۱۴ طلبہ سے میں نے یہ بھی کہا کہ اگر ہم نے ایک جگہ حاصل کر لی تو وہیں ہمارا بیٹھنا ہوگا اور اگر اس سے اچھی جگہ فتح کر لی تو وہ ہمارا مرکز ہوگا...... لیکن ابھی تو آپ کو سبق کو خیر باد کہنا ہی ہوگا، اس وقت ہمارے پاس ایک افغانی روپیہ بھی نہیں ہے لہٰذا اس کے لیے سوال (چندہ) کریں گے...... آپ میرا ساتھ دینے کو تیار ہیں یا نہیں؟ ان میں سے کسی ایک نے بھی یہ نہیں کہا کہ میں آپ کا ساتھ دینے کے لیے تیار ہوں...... اللہ کی قسم! اس وقت ان میں سے کوئی ایسا نہیں تھا جس نے میرا ساتھ دینے کا اعلان کیا ہو...... اُنہوں نے کہا کہ شب جمعہ کو کوئی کام ہو تو ہم تیار ہیں اس سے زیادہ نہیں! میں نے کہا کہ شب جمعہ کے بعد (مستقل طور پر) ساتھ چلنے کو کون کون تیار ہے؟ لیکن اس پر کوئی تیار نہیں ہوا...... اگر اس مدرسہ کو میں ''مخصوص علیہ'' تصور کر لیتا تو یہ میرے توکل محض کا ثمرہ ہوتا بس! جی ہاں! اگر میں اس مدرسہ کو ''موقوف علیہ'' سمجھ لیتا تو دوسرے مدارس کو بھی اسی مدرسہ پر قیاس کر لیتا اور مایوس ہو کر واپس اپنے مدرسہ میں آ بیٹھتا...... لیکن میں نے اللہ تعالیٰ سے جو وعدہ کیا تھا اس وعدے کو وفا کرنے کی ٹھانی اور اللہ تعالیٰ نے اس کا یہی صلہ (امارت اسلامی افغانستان کی صورت میں) دیا۔

☆☆☆☆☆

23 اگست: صوبہ ارزگان.................. صوبے کے عین مرکز میں واقع بیس سے کٹھ پتلی فوج فرار ہوگئی.................. مرکز سے مجاہدین کو 15 موٹر سائیکلوں سمیت بڑی تعداد میں اسلحہ غنیمت

طالبان کی حکومت حضرت امام اہل سنت مولانا سرفراز خان صفدر رحمہ اللہ کی نظر میں

اس وقت اسلام کے مطابق فیصلے صرف طالبان حکومت میں ہیں:

''اس وقت اگر اسلام کے مطابق فیصلے ہورہے ہیں تو وہ صرف طالبان حکومت میں ہورہے ہیں، سعودیہ میں بھی بعض اسلامی قوانین نافذ ہیں مگر مکمل اسلامی قانون وہاں بھی نافذ نہیں ہے، اور حق کہنے کی بھی اجازت نہیں ہے۔'' [ذخیرۃ الجنان جلد ۵، ص ۱۶۹]

حق کے نفاذ کے لیے قوت بھی چاہیے:

''اور یاد رکھنا کہ بدمعاشیاں، خرابیاں، گناہ نرے وعظوں سے ختم نہیں ہوتے، ان کے ختم کرنے کے لیے قوت بھی چاہیے، جیسے طالبان کو رب تعالیٰ نے عطافرمائی ہے، اللہ تعالیٰ کرے وہ قوت ہمیں بھی پاکستان میں حاصل ہوجائے، محض وعظ تو ساٹھ سالوں سے میں بھی کررہا ہوں، لیکن معاشرے نے اس کا کتنا اثر لیا ہے؟ کتنے عامل بنے ہیں؟ وہاں جاکر دیکھو! ان کو شکلیں اور صورتیں اسلام کے مطابق ہیں اور تم بھی وہاں داڑھی کے بغیر جاکر دیکھو! تمہارا کیا حشر ہوتا ہے، پہلے قدم پر ہی تمہیں گرفتار کرلیں گے، لیکن تم ہو کہ ایک کان سے سنتے ہو اور دوسرے سے نکال دیتے ہو، حق کے نفاذ کے لیے قوت بھی چاہیے''۔ [ذخیرۃ الجنان جلد ۹، ص ۳۵۲]

خالص اسلامی حکومت یا وسیع البنیاد حکومت؟

''[کفار] یہی چال آج کل افغانستان میں چل رہے ہیں اور طالبان کو کہتے ہیں کہ وسیع البنیاد حکومت تشکیل دو، کہ تمام فریقوں کو حکومت میں شامل کرو! یعنی طالبان نے جن مرتدوں کو نکالا ہے ان کو واپس بلا کر شریک اقتدار کریں! لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم! ان شاءاللہ تعالیٰ وہ کبھی ایسا نہیں کریں گے کیونکہ جید اور سمجھ دار علمائے کرام ان میں موجود ہیں، اگر بالفرض انہوں نے ایسا کیا تو اپنے پاؤں پر کلہاڑی ماریں گے کہ جس گند کو انہوں نے باہر پھینکا ہے پھر اس کو شامل کرلیا، اور اس وقت اقوام متحدہ جو بین الاقوامی خبیث اور غنڈہ ہے، وہ ان کو اس بات پر آمادہ کررہا ہے کہ مشترکہ حکومت تشکیل دو تا کہ حق و باطل کا ملغوبہ بن جائے اور جو خالص اسلام نافذ ہے وہ نہ رہے، اور یہ کوئی نئی بات نہیں ہے، بلکہ دنیا میں ہمیشہ حق کا راستہ روکنے کے لیے عجیب وغریب ہتھکنڈے استعمال ہوتے رہے ہیں۔''
[ذخیرۃ الجنان، جلد ۶، ص ۴۳۸]

حق والے کسی کی ملامت سے نہیں ڈرتے:

''یعنی وہ کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈرتے، نہ کسی باطل پرست کی طعن وتشنیع ان پر اثر انداز ہوتی ہے، جس طرح آج کل مجاہدین باطل کے خلاف برسرپیکار ہیں۔ یہ الگ بات ہے کہ وہ جب روس کے خلاف لڑ رہے تھے تو مجاہد تھے کیونکہ اس میں امریکہ کے مقاصد شامل تھے۔ اب روس ٹکڑے ٹکڑے ہوگیا ہے تو اب وہ مجاہد دہشت گرد بن گئے ہیں! ان شاءاللہ رب تعالیٰ امریکہ کے بھی ضرور ٹکڑے کرے گا جو حکومت پاکستان کو کہہ کر مجاہدین پر ظلم کررہا ہے اور ان پر پابندیاں عائد کررکھی ہیں۔ میں ایمان کی روشنی میں کہتا ہوں کہ مجاہدین پر نہ حکومت پابندی لگا سکتی ہے نہ امریکہ لگا سکتا ہے۔ ان کی پابندیوں کا ان پر کوئی اثر نہیں ہوگا، وہ جہاد کرتے رہیں گے، وہ کسی کی ملامت سے نہیں ڈریں گے، چاہے امریکہ ہو یا اس کے پٹھو ہوں۔'' [ذخیرۃ الجنان جلد ۵، ص ۱۹۵]

طالبان کی حکومت خلافت راشدہ کا نمونہ ہے:

''اس خلافت کا کچھ نمونہ صرف افغانستان کے اس علاقے میں ہے جو طالبان کے پاس ہے، مکمل خلافت تو ہم نہیں کہہ سکتے جیسے خلفائے راشدین کے دور میں تھی، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دور میں تھی، وہ تو ان کی خصوصیت تھی، خلافت راشدہ کی نقل اور اس کا نمونہ ضرور ہے، قرآن کے احکام، حدیث و فقہ کے احکام نافذ ہیں''۔ [ذخیرۃ الجنان جلد ۱۲، ص ۴۳۴]

طالبان کی قوت امام مہدی علیہ الرضوان کا پیش خیمہ ہے:

''اور یہ بات بھی احادیث سے ثابت ہے کہ جب مہدی علیہ الرضوان کا ظہور ہوگا تو اس وقت افغانستان میں مسلمانوں کی کافی قوت ہوگی، یہ طالبان کی قوت اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے پیش خیمہ بنائی ہے اور یہاں سے

24 اگست: صوبہ ارزگان .... دھراود ضلع .... مجاہدین کے حملوں میں دو چیک پوسٹس فتح

لوگ ان کی امداد اور اعانت کے لیے جائیں گے''۔[ذخیرۃ الجنان، جلد ۱۲،ص ۱۷۴]

طالبان کی حکومت میں اسلامی نظام کا نفاذ:

''اسلام امن والا مذہب ہے مگر نافذ تو ہو! اس وقت پوری دنیا کے مقابلے میں افغانستان میں کم جرائم ہیں، یہاں طالبان کی حکومت ہے اور قرآن و حدیث اور فقہ اسلامی کا قانون نافذ ہے، اور مغربی دنیا کے سب سے بڑے بے ایمان ہاتھ دھو کر ان کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں اور اسلامی حکومت کو ختم کرنے کے لیے حیلہ تلاش کرتے ہیں، کبھی اسامہ بن لادن کا نام لے کر، کبھی کوئی اور نام لے کر آنے کی راہ تلاش کر رہے ہیں۔ دیکھو! روس اور امریکہ آپس میں سخت دشمن ہیں مگر اس مسئلہ پر آپس میں دوست بن گئے ہیں، محض اس لیے کہ افغانستان پر حملہ کے لیے ہمیں کوئی جواز مل جائے، بڑی خبیث قومیں ہیں۔''[ذخیرۃ الجنان، جلد ۱۲،ص ۱۰۸]

بلاعنوان:

''کل کے اخبار میں یہ پڑھ کر تھوڑی سی خوشی ہوئی ہے کہ تاجروں نے مطالبہ کیا ہے کہ پاکستان میں اسلامی شریعت نافذ کی جائے کیونکہ اسلامی نظام میں ٹیکس کا کوئی وجود نہیں ہے، یہ اب پشاور میں تاجروں کی پریس کانفرنس ہو رہی ہے، خدا کرے جو تاجر سوئے ہوئے ہیں وہ بھی جاگ جائیں اور جیسے افغانستان میں طالبان حکومت میں اسلامی قانون نافذ ہے اور کوئی ٹیکس ویکس نہیں ہے، حالانکہ تمام ممالک سے غریب ملک افغانستان ہے لیکن وہ کسی ملک کا مقروض نہیں ہے، کیونکہ ٹیکس نہ لیتے ہیں اور نہ دیتے ہیں، بھوکے مر رہے ہیں لیکن کسی ملک کا ان پر قرضہ نہیں ہے، اور ہمیں امریکہ خبیث نے قرضوں کے بوجھ کے نیچے دبایا ہوا ہے تاکہ یہ میرے شکنجے سے نہ نکل سکیں، یہ ظالمانہ ٹیکس شریعت کے خلاف ہیں، اللہ کرے کہ تاجر اس بات پر ڈٹے رہیں کہ اس ملک میں شریعت نافذ ہو''۔[ذخیرۃ الجنان، جلد ۱۲،ص ۱۴۴]

جناب مولانا عبدالمالک صاحب آف کوئٹہ، جو حضرت مولانا سرفراز خان صاحب صفدر رحمہ اللہ کے شاگرد خاص تھے، وہ فرماتے ہیں کہ ''ایک مرتبہ حضرت مولانا سرفراز خان صفدر صاحب رحمہ اللہ کوئٹہ تشریف لائے ہوئے تھے، طالبان کے کوئی رہ نما کوئٹہ میں موجود تھے، ان کو خبر ہوئی تو وہ حضرتؒ کے پاس آئے اور حضرتؒ کو افغانستان آنے کی دعوت دی......حضرت رحمہ اللہ نے فرمایا کہ میں بوڑھا اور بیمار ہوں، مورچے پر جا کر لڑائی کے قابل نہیں، اور ویسے جا کر آپ لوگوں پر بوجھ نہیں بننا چاہتا......انہوں نے کہا کہ آپ کی صرف تشریف آوری ہی ہمارے مجاہدین کے حوصلوں میں بلندی کا باعث ہوگی، چنانچہ حضرتؒ ان کے ساتھ قندھار تشریف لے گئے، ہم چند خادم بھی ساتھ تھے، قندھار پہنچ کر حضرت امیر المومنین صاحب رحمہ اللہ سے ملاقات ہوئی، گورنر قندھار بھی موجود تھے اور گفتگو وہی فرماتے رہے، حضرت امیر المومنین صاحب رحمہ اللہ زیادہ گفتگو فرمانے کی بجائے سر جھکا کر بیٹھے رہے اور مسلسل آپ رحمہ اللہ کی آنکھوں سے آنسو بہتے رہے۔

ادھر ہم لوگوں (خادموں) نے آپس میں مشورہ کیا کہ سنا ہے کہ ہرات کا علاقہ بہت خوب صورت اور قابل دید ہے، لہٰذا ہرات کا پروگرام بنانا چاہیے......ہم لوگوں نے اپنی اس خواہش کا اظہار طالبان حکام کے سامنے کر دیا تو انہوں نے ہمارے لیے ہیلی کاپٹر کا بندوبست کر دیا اور تمام انتظامات مکمل کر کے حضرت رحمہ اللہ کو اطلاع دی، حضرتؒ کو پتہ چلا تو حضرتؒ ہم سے بہت خفا ہوئے اور فرمایا کہ ''یہ لوگ حالت جنگ میں ہیں، انہیں زخمیوں اور سامان کی ترسیل کے لیے ہیلی کاپٹروں کی ضرورت ہے اور تم لوگوں کو سیر کا شوق ہے''۔ چنانچہ حضرتؒ نے سختی سے انکار کر دیا اور پھر طالبان حکام کے شدید اصرار کے باوجود آپؒ ہرات نہیں گئے بلکہ قندھار سے ہی واپس آ گئے''۔

☆☆☆☆☆

''امیر المومنین کی رحلت واقعتاً کوئی چھوٹا حادثہ نہیں تھا۔لیکن دنیا کو یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ ان کی رحلت ان کے مشن، ان کے موقف اور ان کے جہادی تحریک کی موت نہیں ہے۔ یہ تحریک جس مقصد کے لیے بنائی گئی تھی وہ مقصد بھی زندہ اور اس مقصد کے لیے کام کرنے والے ہزاروں رہ نما اور مجاہدین بھی زندہ ہیں۔
البتہ امارت اسلامی کے خلاف دشمن فوجی، سیاسی اور صحافتی میدان میں ہمیشہ ایسے حادثات کے انتظار میں ہوتے ہیں۔ ان حالات میں امارت اسلامی کے خلاف اگر ایک مچھر بھی پر مارے تو میڈیا اس خبر کو بریکنگ نیوز کے طور پر نشر کرتا ہے۔
ان حساس حالات میں ہر مسلمان جو اللہ کی کتاب اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احکامات پر ایمان و عقیدہ رکھتا ہو اور اللہ کے سامنے حاضر ہونے پر ایمان رکھتا ہو، کبھی بھی اپنی نفسانی خواہشات کی بنیاد پر مسلمانوں کے درمیان اختلافات کا سبب نہیں بنے گا اور نہ کسی دوسرے شخص کے مشورے پر اختلافات کو ہوا دے گا۔
اس وقت یہ بات عقل سلیم کے بالکل منافی ہے کہ ایک تحریک کا ہر فرد کسی ایک شخص کی رہ نمائی میں متحد ہو جائے، ان سخت اور نامساعد حالات میں جب تحریک کی ایک واضح اکثریت ایک امیر پر متحد ہو جائے ہوں یہ صرف اللہ تبارک وتعالیٰ کی نصرت ہے''۔
ملا عبدالحئی مطمئن حفظہ اللہ

24 اگست: ضلع برکی برک..................علاقہ کتب خیل میں فورسز کے ساتھ شدید جھڑپ.................ایک ٹینک تباہ.................جب کہ چار اہل کار ہلاک

امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد رحمہ اللہ کے فیصلے

مولانا مقصود احمد رحمہ اللہ

امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد رحمہ اللہ کی قیادت میں طالبان نے اپنا نظامِ حکومت اسلامی طرز پر قائم کیا، اس حوالے سے طالبان کے ایک ترجمان کا وہ بیان اہم ہے جو اُنہوں نے عربی رسالے 'المجلہ' کو دیا تھا۔

''ہمارے تمام فیصلے امیر المومنین کی ہدایت کے مطابق ہوتے ہیں۔ ہمارا خیال ہے کہ یہ سنت نبوی علی صاحبھا السلام کے عین مطابق ہے۔ ہم امیر کے فیصلے کے پابند ہیں خواہ یہ فیصلہ اُنہوں نے تنہا کیا ہو۔ ہمارے یہاں کوئی سربراہ مملکت نہیں ہے، صرف امیر المومنین ہوتے ہیں۔ ملا محمد عمر امیر المومنین ہیں، اگر وہ کسی فیصلے پر راضی نہیں ہیں تو پھر حکومت اس کو نافذ نہیں کر سکتی۔ عام انتخابات شریعت سے مطابقت نہیں رکھتے اس لیے ہم اس کو مسترد کرتے ہیں۔ اس کے بجائے ہم ممتاز علمائے کرام سے، جو چند شرائط پر پورے اترتے ہوں، صلاح ومشورہ کرتے ہیں۔

طالبان نے افغانستان میں ایک خالص اسلامی حکومت کی داغ بیل ڈالتے ہوئے کسی آئین کی بجائے صرف قرآن وحدیث کو پیش نظر رکھا، انہوں نے اس موقع پر کسی بھی دوسرے ''اسلامی'' ملک یا اس کے رائج کردہ نظام کو آئیڈیل بنانے کی کوشش نہیں کی۔ ایک موقع پر امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہدؒ سے پوچھا گیا کہ آپ افغانستان اور ایران و سوڈان وغیرہ کے نظاموں میں کیا فرق پاتے ہیں تو انہوں نے بڑے نپے تلے الفاظ میں جواب دیا کہ

''ہم دوسری حکومتوں کی طرف نہیں دیکھتے اور نہ ہمیں ان کے بارے میں زیادہ علم ہے''۔

جب ہم کہتے ہیں کہ طالبان نے اسلامی حکومت قائم کی اور اس میں اسلامی احکام وقوانین نافذ کیے تو اس کا مطلب صرف اور صرف یہ ہوتا ہے کہ طالبان نے ہر قسم کے نفع ونقصان، سود وزیاں اور ظاہری مفادات سے بالاتر اور یکسو ہو کر ایک ایسی حکومت قائم کی جس کی بنیادیں اصولِ اسلام پر قائم تھیں اور انہوں نے اپنی امارت میں جو قوانین نافذ کیے وہ وہی قوانین تھے جنہیں ہر دور میں علمائے اسلام نے شرعی احکام سے تعبیر کیا ہے۔ طالبان اور اسلام کے اس باہمی تعلق کے بارے میں ایک کافر مصنف پیٹر مارسڈن کی آرا ملاحظہ ہوں جنہیں ہم سطورِ ذیل میں من وعن نقل کر رہے ہیں:

''طالبان دوسرے اسلام پسندوں سے اس لحاظ سے مختلف ہیں کہ وہ کسی سیاسی نظریے کو تخلیق نہیں کرنا چاہتے ہیں۔ وہ صرف شریعت کے تابع ہیں اور رہ نمائی کے لیے علما کی طرف دیکھتے ہیں۔

طالبان کے نظریات پر مزید روشنی اس بیان سے پڑتی ہے جو 'آوازِ شریعت' ریڈیو سے ۵ نومبر ۱۹۹۶ء کو نشر ہوا۔ ''طالبان جو عوام میں سے ابھر کر سامنے آئے ہیں' ایک ایسی جدوجہد میں مصروف ہیں جس کے ذریعے وہ اپنے ہم وطنوں کو مشکلات اور مصائب سے نجات دلوا سکیں، ملک میں پھیلا اسلحہ اکٹھا کر کے امن وسلامتی کو یقینی بنا سکیں، جاگیردارانہ نظام کا خاتمہ کر سکیں اور افغانستان میں ایک طاقت ور اسلامی حکومت قائم کر سکیں''۔

افغانستان کے وزیر اطلاعات ملا امیر خان متقی نے ۱۵ نومبر ۱۹۹۶ء کو جمعہ کے خطبہ میں مندرجہ بالا بیان کی یوں توضیح کی کہ ''اسلامی حکومت کے بنیادی ڈھانچے میں کسی قسم کے ظلم، زیادتی، جنگی پن یا خود غرضی کا کوئی شائبہ نہیں ہے۔ اس کے برخلاف ہمارے قول اور عمل کا مقصد جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت مطہرہ کو عملی اور قانونی شکل دینا ہے۔ طالبان کی اسلامی تحریک نے افغانستان میں ایک ایسی اسلامی ریاست قائم کی جہاں قرآن کریم کی تعلیمات کے مطابق اللہ تعالیٰ کی حکمرانی ہو، جس کی طالبان نے ہمیشہ تبلیغ کی ہے۔ طالبان کا ہر قدم شریعت کے عین مطابق ہے اور جو کچھ کہا ہے اس کو کر کے دکھایا ہے''۔

غرض طالبان کے نظریات کا بنیادی عنصر یہ ہے کہ افغانستان میں شرعی قوانین کی بنیاد پر اسلامی حکومت قائم کی جائے۔ ان کے خیال میں سابقہ حکومت اسلامی ریاست قائم کرنے میں ناکام رہی تھی حالانکہ اپنی تحریکوں کے دوران میں اس کے لیڈروں نے یہی وعدہ کیا تھا۔ اس لیے سابقہ حکومت کی جگہ ایک پاک صاف اسلامی حکومت قائم کرنا ناگزیر تھا''۔

اسلامی حدود قائم کرنے کے حوالے سے پیٹر مارسڈن لکھتا ہے:

''طالبان نے ان سزاؤں پر محدود پیمانے پر عمل درآمد کیا۔ ان کی توجیہہ کرتے ہوئے قائم مقام وزیر خارجہ شیر محمد ستنکزئی نے 'آوازِ شریعت ریڈیو' سے ۵ نومبر ۱۹۹۶ء کو اعلان کیا کہ ''ہم نے شرعی حدود نافذ کر کے ہرات سے جلال آباد اور کابل تک بسنے والے لاکھوں لوگوں کی جانوں کو محفوظ بنا دیا

ہے۔اب کسی کی مجال نہیں ہے کہ وہ چوری یا دوسرے جرائم کا ارتکاب کرے۔ان قوانین کو ہم نے خود ایجاد نہیں کیا ہے بلکہ یہ قوانین وہ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے خود حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بذریعہ وحی تعلیم فرمایا۔ جو لوگ ان سزاؤں کو انسانی حقوق کے خلاف سمجھتے ہیں وہ تمام عالم اسلام اور ان کے عقائد کی توہین کرتے ہیں''۔

تحریک طالبان کے اہداف و مقاصد بھی اس تحریک کی اسلام پسندی اور شریعت اسلامیہ سے وابستگی کی بھرپور نشان دہی کرتے ہیں۔طالبان کے یہ اہداف و مقاصد افغان مورخ عبدالحمید مبارز نے مندرجہ ذیل بیان کیے ہیں:

۱۔ایک خالص اسلامی حکومت کا قیام۔

۲۔اسلام کو حکومتی و مملکتی مذہب کے طور پر رائج کرنا۔

۳۔نفاذ شریعت۔

۴۔مساجد کو اس طرح آباد کرنا کہ ملت اسلامیہ ان میں اطمینان و سکون کے ساتھ عبادت ادا کر سکے۔

۵۔سرکاری محکموں میں مخلص مسلمان ملازمین کی تعیناتی۔

۶۔لسانی،قومی اور علاقائی تعصب کا خاتمہ کر کے تمام مسلمانوں میں اخوت و برادری قائم کرنا۔

۷۔اسلامی تنظیموں اور خارجی ممالک سے دوستانہ مراسم قائم کرنا۔

۸۔افغانستان میں رہنے والے غیر مسلموں کی حفاظت کا بندوبست۔

۹۔اسلامی شریعت کی حدود میں رہتے ہوئے غیر مسلم ممالک کے ساتھ روابط قائم کرنا۔

۱۰۔خواتین کو سرتاپا حجاب پہنا کر مستور کرنا۔

۱۱۔امارت اسلامیہ افغانستان کے تمام علاقوں میں امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا احیا۔

۱۲۔اسلامی عدالتوں کے توسط سے شرعی احکام و قوانین کا اجرا۔

۱۳۔اسلامی امارت افغانستان کو بیرونی جارحیت سے بچانے کے لیے اور اس کے دفاع و حفاظت کے لیے عساکر اسلامی کا قیام۔

۱۴۔دینی مدارس قائم کرنا،تاکہ وہاں تعلیم حاصل کرنے والے طلبہ بیرونی تہذیب و ثقافت کے اثرات سے محفوظ رہیں،ان کے دل قرآن و سنت کے عشق سے لبریز ہو جائیں اور وہ اللہ کے راستے کے مجاہد بن جائیں۔

۱۵۔اسلامی محصولات زکوٰۃ،خراج اور جزیہ کا نظام قائم کرنا۔

۱۶۔بین الاقوامی سیاست کے پیش آمدہ تمام مسائل کو قرآن و سنت کے مطابق حل کرنا۔

۱۷۔عالم و فاضل،قابل و باصلاحیت افراد میں سے قاضیوں کا تقرر۔

۱۸۔حکومت کے اقتصادی نظام کو اسلامی سانچے میں ڈھالنا اور زراعت و صنعت اور معدنیات کے خزانے حاصل کرنے کے لیے کوشش کرنا۔

۱۹۔افغانستان کی خوش حالی کے لیے کارخانے اور فیکٹریاں قائم کرنا اور اسلامی مملکت میں اقتصادی بحران کے خاتمے کے لیے زراعت کو فروغ دینا۔

۲۰۔بت پرستی کی ممانعت ہوگی،موٹر گاڑیوں،دکانوں،ہوٹلوں،کمروں اور دیگر مقامات سے تمام تصاویر اور پورٹریٹ ختم کرنا۔

۲۱۔قمار خانے بند کروانا،جوا کھیلنے والوں کو ایک ماہ کے لیے قید کیا جائے گا۔

۲۲۔نشہ بازوں کو قید کر دیا جائے گا۔منشیات فروخت کرنے والی دکانیں بند کر دی جائیں گی اور دکان داروں کو قید کر دیا جائے۔

۲۳۔موسیقی کی ممانعت ہوگی۔دکانوں،ہوٹلوں،موٹر گاڑیوں،رکشوں،میں کیسٹ بجانا ممنوع ہوگا۔

۲۴۔جادو کی ممانعت ہوگی۔جادوگری کی کتابیں جلا دی جائیں گے اور جادوگروں کو توبہ کرنے تک قید کر دیا جائے گا۔

امر بالمعروف و نہی عن المنکر اسلام کی نظر میں انتہائی اہم اور ضروری ہے۔ قرآن مجید میں مسلمانوں کو باقاعدہ حکم دیا گیا ہے کہ ان میں ایک جماعت ایسی ضرور ہونی چاہیے جو لوگوں کو بھلائی کی طرف بلائے،انہیں نیکی کا حکم دے اور برائیوں سے روکے۔ اسلام نے اس شعبے کے قیام پر بہت زور دیا ہے اور اس کی اہمیت کو اجاگر کیا ہے۔کیونکہ یہ ایسا دین ہے جو برائی کو اس کی جڑ سے اکھاڑ پھینکنے کی کوشش و سعی کرتا ہے۔اسلام نہ صرف برائیوں کا خاتمہ چاہتا ہے بلکہ اس بُرے ماحول کے بھی انسداد کا حکم دیتا ہے جو برائیوں کو جنم دیتا ہے۔

طالبان نے اپنی حکومت میں جو قوانین نافذ کیے وہ اسلام کی عطا کردہ اسی حکمت عملی کے مطابق تھے اور اس طریقہ کار کے جو نتائج و ثمرات سامنے آئے وہ بھی دنیا نے کھلی آنکھوں سے دیکھے۔

ذیل میں طالبان حکومت کے قائم کردہ شعبہ امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے احکامات پیش کیے جا رہے ہیں۔یہ احکامات شعبہ امر بالمعروف کی طرف سے حکومت کے مختلف شعبوں کے ذمہ داروں اور عوامی طبقہ سے تعلق رکھنے والے مختلف حلقوں کے ذریعے عوام تک پہنچائے گئے اور ان کی تنفیذ عمل میں لائی گئی۔

۱۔ترکِ نماز کے خاتمے اور بازاروں میں نماز باجماعت کے سلسلہ میں:

ذرائع ابلاغ کے ذریعے ہر جگہ اطلاع پہنچا دی جائے کہ نمازیں ہر علاقے میں بروقت ادا کی جائیں،نماز باجماعت کے اوقات شعبہ امر بالمعروف و نہی عن المنکر مقرر کرے گا۔اس مقررہ وقت سے پانچ منٹ قبل ٹریفک اور دیگر کاروبار روک دیا جائے

25اگست:صوبہ کابل.........ضلع سروبی..........دشمن کے کاروان پر حملہ..........8اہل کار موقع پر ہلاک...................6شدید زخمی اور مزید برآں2ٹینک،2ٹینکرز،2رینجر گاڑیاں تباہ

گا اور سب لوگ نماز کی تیاری میں مشغول ہو جائیں گے اور تمام افراد کو مساجد میں پہنچنا ضروری ہوگا۔

اوقات مقررہ کے دوران میں شعبہ امر بالمعروف کے افراد گاڑی میں تمام صورت حال کی نگرانی کریں گے۔ اگر کسی دکان میں کوئی بالغ فرد نظر آیا تو اسے گرفتار کر لیا جائے گا اور پانچ افراد کی ضمانت پر رہا کیا جائے اور اگر پانچ افراد کی ضمانت نہ ملی تو دس دن بعد رہا کیا جائے گا۔

۲۔بت پرستی کے خاتمہ کے سلسلے میں:

پہلے تمام ذرائع ابلاغ کے ذریعے عام اعلان کیا جائے گا کہ تمام گاڑیوں، دکانوں، حجروں اور ہوٹلوں وغیرہ سے جانداروں کی ہر قسم کی تصاویر ختم کر دی جائیں۔اس کے بعد شعبہ امر بالمعروف کے کارکنان مختلف جگہوں پر گھومیں گے اور انہیں جہاں کہیں اس قسم کی کوئی ممنوعہ تصویر نظر آئی اسے پھاڑ ڈالیں گے اور اس مکان یا گاڑی کے مالک کو طلب کر کے تنبیہ کی جائے گی تاکہ آئندہ وہ ایسا نہ کرے۔

۳۔سودی لین دین کی ممانعت کے سلسلہ میں:

بڑے نوٹوں کے عوض چھوٹے نوٹ (سود) پر لینے اور ہنڈی کے کاروبار کی روک تھام کے لیے تمام منی چینجروں کو مطلع کیا جائے گا کہ رقوم کے ان تینوں تبادلوں پر عائد پابندی کی خلاف ورزی پر مناسب عرصے تک قید کی سزا دی جائے گی۔

۴۔خواتین کی بے پردگی کے فتنے کے خاتمے کے لیے:

اگر کوئی عورت ایرانی چادر میں (جس سے حجاب کے تقاضے پورے نہیں ہوتے) گھر سے نکلی تو کسی بھی رکشہ یا ٹیکسی والے یا کسی بھی ڈرائیور کو اجازت نہیں ہوگی کہ وہ اسے اپنے ساتھ سوار کر لے، بصورت دیگر اس ڈرائیور کو گرفتار کر لیا جائے گا......

اگر کوئی عورت ایسی حالت میں کہیں سر راہ چلتی پھرتی نظر آئی تو اس کا گھر تلاش کر کے اس کے شوہر کو سزا دی جائے گی اور اگر کوئی عورت شہوت انگیز لباس پہنے ہوئے ہوگی اور اس کے ساتھ کوئی محرم مرد نہیں ہوگا تو اسے کوئی ڈرائیور اپنے ہمراہ سوار نہیں کر سکے گا۔

۵۔ساز،باجے کی ممانعت کے سلسلہ میں:

تمام ذرائع ابلاغ سے یہ بات نشر کی جائے کہ دکانوں، ہوٹلوں اور رکشوں میں گانے بجانے کی کیسٹیں رکھنا ممنوع ہے۔ پانچ دن تک ادارۂ تفتیش اس پابندی کا جائزہ لے گا، اس کے بعد اگر کیسٹ کی کسی دکان سے گانے بجانے کی کیسٹ برآمد ہوئی تو دکان دار کو گرفتار کر لیا جائے گا اور دکان کو تالا لگا دیا جائے گا۔ پھر پانچ افراد کی ضمانت پر دوکان دار کو رہا کیا جائے گا اور دکان کھولی جائے گی۔ اگر کسی گاڑی سے گانے بجانے کی کیسٹ برآمد ہوئی تو گاڑی کا مالک گاڑی سمیت گرفتار کر لیا جائے گا اور پانچ افراد کی ضمانت پر رہا کیا جائے اور گاڑی چھوڑی جائے گی۔

۶۔داڑھی کٹوانے اور منڈوانے کے سلسلہ میں:

پورے ملک میں یہ اطلاع پہنچا دی جائے کہ آج سے ڈیڑھ ماہ بعد جہاں بھی کوئی شخص داڑھی منڈا یا ریش تراش نظر آیا، اسے گرفتار کر لیا جائے گا اور اس وقت تک گرفتار رکھا جائے گا جب تک اس کی مکمل ڈاڑھی نہیں نکل آتی۔

۷۔جوئے کے خاتمے کے سلسلے میں:

تفتیشی طریق کار سے جوئے کے ٹھکانوں کا پتہ لگایا جائے گا، پھر جواریوں کو گرفتار کر کے ایک ماہ تک تحویل میں رکھا جائے گا۔

۸۔کبوتر بازی اور بٹیر بازی کی روک تھام کے سلسلے میں :

تمام ذرائع ابلاغ سے یہ اعلان کر دیا جائے کہ کبوتر باز اور بٹیر باز دس دن کے اندر اندر ان مشغلوں سے باز آ جائیں۔ ۱۰ دن بعد تفتیشی ادارہ نگرانی کرے گا اور مناسب اقدام کرے گا۔ ایسی صورت میں کبوتر اور بٹیر حلال طریقے سے ذبح کر دیے جائیں گے۔

۹۔منشیات کے خاتمے اور ان کو استعمال کرنے والوں کے بارے میں :

نشہ کرنے والوں کو گرفتار کیا جائے گا اور تفتیش کر کے منشیات کے مرکز کا پتہ لگایا جائے گا اور منشیات فروشی کی دکان بند کر دی جائے گی۔ دکان میں تخریبی مواد اور منشیات کو قبضہ میں لے لیا جائے گا اور مالک اور نشہ کرنے والے' دونوں کو گرفتار کر کے سزا دی جائے گی۔

۱۰۔پتنگ کی ممانعت کے سلسلہ میں:

پہلے اس حکم کی بھرپور اشاعت کی جائے گی، پھر اس کی قباحت مثلاً جوا، بچوں کی ناگہانی اموات اور بچوں کی تعلیم و تربیت سے محرومی جیسی برائیاں بیان کی جائیں گی، پھر شہر میں جہاں کہیں بھی پتنگ فروشوں کی یا اس کے لوازمات کی دکانیں ملیں گی ان کا سامان ضبط کر لیا جائے گا۔

۱۱۔نوجوان لڑکیوں کے سرعام کپڑے دھونے کی ممانعت کے سلسلہ میں:

تمام مساجد میں اس بارے میں اعلان نصب کیا جائے گا، اور پھر شعبہ امر بالمعروف اس سلسلہ میں کڑی نگرانی کرے گا اور جہاں کہیں نوجوان لڑکیاں سرعام کپڑے دھوتی نظر آئیں انہیں پورے اسلامی آداب و احترام کے ساتھ وہاں سے لے جا کر اُن کے گھروں تک چھوڑا جائے گا اور ان کے خاندان کے سربراہوں کو سزا دی جائے گی۔

۱۲۔شادی بیاہ کے مواقع پر ناچ و رقص کی ممانعت کے بارے میں :

26 اگست: صوبہ قندہار.........ارغستان ضلع.........مجاہدین نے ایک رینجر گاڑی کو نشانہ بنایا.........گاڑی وہ مکمل تباہ.........تین سوار اہل کار زخمی

تمام ذرائع سے یہ منادی کردی جائے کہ ان منکرات کو ترک کردیا جائے، اگر کسی گھر کے اندر اس قسم کے کاموں کی خبر ملی تو خاندان کے سربراہ کو حراست میں لے کر سزا دی جائے گی۔

۱۳۔ڈھول بجانے کی ممانعت کے سلسلے میں:

اولاً علمائے کرام کے توسط سے عوام الناس کے سامنے اس کی حرمت بیان کی جائے گی، پھر اس کے مرتکب افراد سے علمائے کرام ہی کی رائے کے مطابق باز پرس کی جائے گی۔

۱۴۔خواتین کے لباس سینے اور ناپ لینے کی ممانعت کے بارے میں:

غیر محرم خواتین کا لباس سینے اور درزیوں کو ان کا ناپ لینے کی ممانعت ہوگی، دکانوں میں اگر فیشن میگزین پائے گئے تو درزی کو حراست میں لے لیا جائے گا۔

۱۵۔جادوٹونے کی ممانعت کے سلسلے میں:

جادوٹونے کی کتابیں جلا دی جائیں گی اور ان پر عمل کرنے والوں کو اس وقت تک حراست میں رکھا جائے گا جب تک وہ توبہ نہ کرلیں۔

طالبان کا ایک اور حکم نامہ ملاحظہ کیجیے جو سرکاری و نجی ہسپتالوں اور کلینکوں کے لیے اسلامی شریعت کی روشنی میں شعبہ امر بالمعروف نے امیر المومنین کے حکم سے نومبر ۱۹۹۶ء میں جاری کیا:

۱۔عورتیں علاج کے لیے خواتین معالجوں کے پاس جائیں۔اگر کسی مرد معالج کی ضرورت پڑ جائے تو بیمار خاتون اپنے کسی قریبی رشتہ دار کے ساتھ اس کے پاس جائے۔

۲۔مریضہ کے طبی معائنے کے وقت مریضہ اور معالج دونوں شرعی حجاب پہنے رہیں۔

۳۔بیمار خواتین کی انتظار گاہیں محفوظ طور پر باپردہ ہونی چاہئیں۔

۴۔بیمار عورتوں کی باری لگانے والی بھی عورت ہونی چاہیے۔

۵۔رات کو ہسپتال کے جن کمروں میں بیمار عورتیں ہوں، ان میں کوئی مرد ڈاکٹر بلائے بغیر داخل نہیں ہوسکتا۔

۶۔مرد ڈاکٹروں اور خاتون ڈاکٹروں کے مل بیٹھنے اور باہم گفتگو کرنے کی اجازت نہیں۔ اگر کسی مسئلے پر تبادلۂ خیال ضروری ہو تو حجاب کے ساتھ کیا جائے۔

۷۔خاتون ڈاکٹر سادہ لباس پہنیں، انہیں بھڑکیلے انداز کے کپڑے پہننے، سرخی پاؤڈر لگانے اور زیب و زیبائش کی اجازت نہیں۔

۸۔خاتون ڈاکٹر اور نرسوں کو ان کمروں میں داخل ہونے کی اجازت نہیں جہاں بیمار مرد ہوں گے۔

۹۔ہسپتال کا عملہ مقررہ اوقات میں مساجد میں نماز ادا کرے گا۔

۱۰۔شعبہ امر بالمعروف کے افراد کسی وقت بھی معائنے یا کنٹرول کے لیے آسکتے ہیں۔

۱۱۔جو ان احکام کی خلاف ورزی کرے گا اسے اسلامی قوانین کے مطابق سزا دی جائے گی۔

طالبان کے ان حکم ناموں اور ہدایات سے بخوبی اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ وہ افغانستان میں ایک خالص اسلامی معاشرہ تشکیل دے رہے تھے۔ایسا معاشرہ جس میں اللہ تعالیٰ کے حقوق کا بھی پورا پورا لحاظ رکھا گیا تھا اور خلق خدا کے حقوق کا بھی۔اس موقع پر یہ کہا جاسکتا ہے کہ طالبان کے یہ حکم نامے شرعی احکام سے متعلق ہیں، جب کہ تمدنی معاملات کا ان میں کوئی خاص ذکر نہیں۔

اس سلسلے میں عرض ہے کہ طالبان نے تقریباً تمام تمدنی و معاشرتی معاملات پر بھی وقتاً فوقتاً احکام جاری کیے اور قوانین نافذ کیے۔دوسری بات یہ ہے کہ طالبان نے تباہ حال افغانستان کو بنانے سنوارنے میں جو عملی کردار ادا کیا، وہ اس امر پر ناقابل تردید دلیل ہے کہ ان کے ہاں نا صرف مذہبی اقدار کا پورا پورا لحاظ تھا بلکہ معاشرے کو سنوارنے او راسے صحیح خطوط پر استوار کرنے کا بھی پورا اہتمام تھا۔

☆☆☆☆☆

جناب قاری سیف اللہ اختر صاحب فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں کچھ ساتھیوں کو لے کر حضرت امیر المومنین صاحب رحمہ اللہ کے پاس لے کر گیا، وہ ساتھی پشتو نہیں جانتے تھے، میں ان کی ترجمانی کررہا تھا۔حضرت امیر المومنین رحمہ اللہ کی شخصیت بہت زیادہ ہیبت اور وقار والی تھی اور آپ بہت کم گو تھے، اگر کوئی شخص آپ کے پاس ایک گھنٹہ بھی خاموش بیٹھا رہتا تو آپ بھی خاموش رہتے اور بلا ضرورت گفتگو نہ فرماتے۔آپ ہنستے بھی بہت کم تھے۔میرا جی چاہا کہ میں آپؒ کو ہنساؤں، چنانچہ میں نے عرض کیا کہ ساتھی آپ سے بیعت کرنا چاہتے ہیں، آپ ان سے مردوں والی بیعت لیں گے یا عورتوں والی بیعت لیں گے؟ میرا مقصد یہ تھا کہ آپ ان سے دست مبارک پر بیعت لیں گے یا رومال وغیرہ کے ذریعے؟ امیر المومنین صاحب رحمہ اللہ ہنس پڑے اور پھر فرمایا کہ جب رخصت کے وقت ساتھی ہم سے مصافحہ کریں گے تو اس وقت بیعت بھی ہوجائے گی۔پھر میں نے عرض کیا کہ ساتھی عرض کررہے ہیں کہ ہمیں کوئی نصیحت فرمادیں! اس پر حضرت امیر المومنین صاحب رحمہ اللہ نے مختصر اور جامع اور قیمتی نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ: ''کام کرو اور دشمن کو اپنی طرف متوجہ نہ کرو!''

26 اگست: صوبہ پکتیا..................زرمت ضلع..................مجاہدین کے حملے میں ٹینک تباہ..................6 اہل کار ہلاک

دشمن کی گواہی!

سیکولر صحافی احمد رشید کی کتاب سے اقتباسات

احمد رشید ایک مغرب نواز صحافی اور کالم نگار ہے...... تہذیبِ دجالی کی 'رعنائیاں' اور کفر و شرک کے اندھیرے اس جیسے مسکین صحافیوں کا 'آئیڈیل' ہوتے ہیں...... احمد رشید نے طالبان پر بھی انگریزی میں کتاب لکھی، جس کا اردو ترجمہ ''طالبان، اسلام تیل اور وسط ایشیا میں سازشوں کا نیا کھیل'' کے نام سے ہے...... اس کتاب میں طالبان کی ویسی ہی تصویر پیش کی گئی ہے جو مغربی طرز معاشرت کا دلدادہ اور ہوائے نفس کے ہاتھوں مغلوب ذہنوں میں ہوتی ہے...... طالبان کے خلاف زہر گھولنے اور متعصّبانہ رویہ کی ہر حد عبور کر جانے والے بھی اُن کی عظمت کردار، سادگی اور شریعت اسلامیہ سے اُن کے لازوال تعلق کی گواہی دینے پر مجبور ہوتے ہیں...... سچائی وہی ہے جسے دشمن بھی تسلیم کرے، اور عظمت کردار کی سند اگر کٹر دشمن اور بدترین مخالف سے مل رہی ہو تو اسے جھٹلانا ممکن نہیں ہوتا...... زیرِ نظر اقتباسات احمد رشید کی اُسی کتاب سے لیے گئے ہیں، جنہیں مولانا مقصود احمد شہید رحمہ اللہ نے اپنی کتاب ''میں نے کابل بستے دیکھا'' میں نقل کیا ہے...... آیئے دیکھیں کہ ایک مغرب زدہ ذہن' امیر المومنین ملا محمد عمر رحمہ اللہ اور طالبان سے اپنے تمام تر بغض و عداوت کے باوجود اُن کی بلندیٔ کردار اور پاکیزہ تحریک کی کامیابیوں کی گواہی کیسے دیتا ہے! [ادارہ]

طالبان کی کسی خفیہ ادارے کے آلہ کار رہے؟

طالبان کو منظر عام پر لانے اور انہیں فوجی امداد فراہم کرنے میں پاکستانی حکومت یا آئی ایس آئی کا کوئی کردار نہیں رہا۔ یہ حقیقت احمد رشید کی مذکورہ کتاب کے مندرجِ ذیل اقتباس سے بھی واضح طور پر سامنے آتی ہے:

''نصیر اللہ بابر نے طالبان کو آمادہ کرنے کے لیے ۳ ملین ڈالر کے خرچ سے چمن سے ترکمانستان کی سرحد قدرگنڈی تک سڑک بنانے کی پیش کش کی، طالبان نے اسے قبول نہ کیا۔ وہ وزیرداخلہ نصیر اللہ بابر، جمعیت علمائے اسلام کے سربراہ مولانا فضل الرحمٰن اور آئی ایس آئی کی ذاتی اپیلوں کو بھی خاطر میں نہ لائے۔ طالبان ان سرداروں سے کسی قسم کا علاقہ رکھنے پر تیار نہ ہوئے جنہیں وہ کمیونسٹ اور بے دین کہتے اور ان کی مذمت کرتے رہے تھے''۔

''علاوہ بریں آئی ایس آئی کو طالبان کی صلاحیت کے بارے میں بھی شک تھا، وہ ابھی تک گل بدین حکمت یار کا ساتھ دے رہی تھی۔ اس کے پاس اتنے وسائل بھی نہیں تھے کہ وہ افغان طلبا کی تحریک کی مالی مدد کر سکتی''۔

[میں نے کابل بستے دیکھا، ص ۸۲، ۸۳]

آغاز کیسے ہوا؟

تحریک طالبان کے آغاز کی کہانی، طالبان رہنماؤں کی زبانی احمد رشید ان الفاظ میں لکھتا ہے:

''جن مجاہدین نے نجیب اللہ کی حکومت کے خلاف جنگ کی تھی وہ بعد میں اپنے گھروں میں واپس چلے گئے یا کوئٹہ اور قندھار کے دینی مدرسوں میں تعلیم مکمل کرنے لگے تھے، ان کے لیے بھی یہ صورت حال بڑی ناگوار اور پریشان کن تھی۔ ملا حسن نے بتایا کہ ہم ایک دوسرے کو اچھی طرح جانتے تھے۔ ملا عمر، ملا غوث، ملا محمد ربانی اور میں باہم واقف ہیں۔ ہم سب کا تعلق ارزگان صوبے سے ہے اور ہم نے مل کر لڑائی میں حصہ لیا ہے۔ میں کوئٹہ آتا جاتا رہا اور وہاں کے مدرسوں میں پڑھتا رہا۔ ہم جب باہم ملتے تو ڈاکوؤں کے زیر تسلط رہنے والے لوگوں کے مصائب و آلام کے بارے میں بات چیت کرتے، ہم سب ہم خیال تھے۔ ایک دوسرے سے رفاقت کرنے پر آمادہ تھے۔ چنانچہ فیصلہ کیا گیا کہ ہمیں کچھ نہ کچھ ضرور کرنا چاہیے۔ طالبان کے یک چشم وزیرخارجہ ملا غلام غوث نے بھی کم وبیش یہی کہا کہ ہم دیر تک بیٹھے غور کرتے رہے کہ اس افسوس ناک صورت حال کو کس طرح تبدیل کیا جا سکتا ہے؟ سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ کیا کریں؟ کبھی سوچتے کہ ہم ناکام رہیں گے لیکن اتنا ہم جانتے تھے کہ ہمیں اللہ تعالیٰ کی تائید حاصل ہے۔ ہم یہاں تک اس لیے پہنچ پائے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہماری مدد کی ہے۔ جنوب کے سبھی مجاہدین انہی مسائل پر غور و فکر کر رہے تھے، سب کسی نہ کسی حل کی تلاش میں تھے۔ وزیرصحت ملا محمد عباس بولے کہ میرا تعلق قندھار سے ۸۵ میل شمال میں صوبہ زابل کے قصبے قلات سے ہے۔ میں نے ایک مدرسے میں داخلہ لے لیا لیکن صورت حال اس درجہ خراب اور افسوس ناک تھی کہ ہماری توجہ پڑھنے سے ہٹ گئی۔ دوستوں نے اس پر غور کرنا شروع کیا کہ ہمیں کیا کرنا چاہیے۔ پہلے مجاہدین امن قائم کرنے میں ناکام رہے ہیں، چند دوستوں کے ساتھ شوریٰ کے اجلاس میں شرکت کے لیے ہرات گیا۔ یہ

28 اگست: صوبہ ہلمند..................ایک اہم اور سٹرٹیجک ضلع میں سیکڑوں مجاہدین نے دشمن پر حملہ کیا..................جس کے نتیجے میں 40 اہل کار ہلاک جب کہ 52 زخمی

اجلاس اسماعیل خان نے بلایا تھا۔اس میں بھی اصلاح احوال کے لیے کوئی حل تجویز نہ کیا جاسکا۔حالات بدتر ہورہے تھے۔ہم ملا عمر سے ملنے قندھار آئے اور ان کا ساتھ دینے کا فیصلہ کرلیا۔مختلف الخیال لیکن یکساں طور پر تشویش میں مبتلا افراد نے اپنے لیے ایک لائحہ عمل طے کرلیا۔طالبان آج بھی اس پر کاربند ہیں،ان کے اہم مقاصد میں امن کا قیام،لوگوں کو غیر مسلح کرنا،شرعی قوانین نافذ کرنا،افغانستان کی سلمیت اور اسلامی کردار اور تشخص کا دفاع کرنا شامل ہے۔مدرسوں کے کل وقتی یا جز وقتی طلبہ ہونے کے ناتے انہوں نے اپنی تنظیم کو طالبان کا نام دیا۔یہ نام رکھ لینے کے بعد وہ جماعتی سیاست سے کنارہ کش ہوگئے اور اعلان کیا کہ اقتدار حاصل نہیں کرنا بلکہ معاشرے کی اصلاح اور تطہیر کرنا ان کا مقصود ہے۔ملا محمد عمر کے گرد جمع ہونے والے نوعمر طلبہ مجاہدین کے قائدین کی گروہ بندیوں اور مجرمانہ سرگرمیوں سے بے زار تھے۔یہ مجاہد کبھی واجب الاحترام اور لائق تقلید گردانے جاتے تھے،لیکن اپنی خسیس حرکات کے سبب طالبان کی نظر سے گر گئے۔طالبان نے چھاپہ مار جنگ کو صحیح رخ پر رکھنے،معاشرتی نظام کی خرابیوں کو دور کرنے اور اسلامی طرز زندگی کو بدعنوانی اور زیادتیوں کے اثرات سے پاک کرنے کا بیڑہ اٹھایا''۔

[میں نے کابل بستے دیکھا،ص ۸۷-۸۵]

قوم پرستی کے زہر سے پاک:

طالبان کے قوم پرست نہ ہونے کی ایک بڑی دلیل یہ بھی ہے کہ ان کی حکومت میں کئی اہم عہدے دار غیر قندھاری اور غیر پشتون بھی رہے۔احمد رشید لکھتا ہے:

''اس شوریٰ کے دس ارکان میں سے ۶ درانی پشتون اور بدخشاں سے ایک تاجک مولوی سید غیاث الدین تھے،وہ طویل عرصے سے پشتون پٹی میں رہتے چلے آرہے تھے۔۱۹۹۸ء میں کابل کی شوریٰ ارکان میں سے ۸ درانی تھے،پشتونوں کی تعداد دس تھی۔تین غلزئی اور دو غیر پٹھان تھے۔البتہ طالبان نے صوبائی گورنروں کے تقرر میں قدرے لچک دار رویہ اپنایا۔۱۹۹۸ء میں گیارہ گورنروں میں سے صرف ۴ قندھاری تھے۔۲۸ فروری ۱۹۹۵ء کو تحریک طالبان کے امیر نے قندھار سے ایک بیان جاری کرتے ہوئے واضح کیا کہ ''تحریک طالبان اگرچہ پشتون علاقے قندھار سے ابھری ہے لیکن ہمارے ساتھ ترکمن،ازبک،تاجک،فارسی خواں اور پشتو بولنے والے افغانستان کے سب علما و طلبہ شامل ہیں۔ہم سب مسلمان اور افغان ہیں۔ہمارا مقصد امن کا قیام اور شریعت کا نفاذ ہے،جس میں تاجک،ازبک اور پشتون میں کوئی تفریق نہیں نہ بیرونی طاقتیں ہماری مدد کررہی ہیں اور نہ ہمیں اس کی ضرورت ہے کیونکہ ہماری قوم ہمارے ساتھ ہے''۔

[میں نے کابل بستے دیکھا،ص ۸۹،۸۸]

امیرالمومنین کا تعارف:

احمد رشید،ملا محمد عمر مجاہدؒ کا تعارف کرواتے ہوئے لکھتا ہے:

''آج دنیا میں ملا عمر کے سوا شاید ہی کوئی فرد ایسا ہو جس پر رازداری اور اخفا کا ایسا دبیز پردہ پڑا ہو۔ان کی عمر ۳۹ سال ہے۔ان کی کبھی فوٹو نہیں اتری،وہ کبھی کسی مغربی سفارت کار یا صحافی سے نہیں ملے۔افغانستان سے متعلق اقوام متحدہ کے خصوصی نمائندے الاخضر براہیمی سے وہ اکتوبر ۱۹۹۸ء میں ملے۔اس وقت طالبان کو سامنے آئے صرف چار برس ہوئے تھے۔اس ملاقات کی وجہ شاید یہ تھی کہ افغانستان کو ایران کی طرف سے تباہ کن حملے کا خدشہ پیدا ہوگیا تھا۔ملا عمر قندھار میں رہتے ہیں،وہ صرف دوبار کابل گئے،وہ بھی بہت مختصر وقفے کے لیے۔ان کے بارے میں معلومات حاصل کرنا،افغانوں اور غیر ملکی سفارت کاروں کے لیے ہمہ وقتی مصروفیت بن گیا ہے۔ملا عمر ۱۹۵۹ء کے آس پاس قندھار میں ایک غریب اور بے زمین خاندان میں پیدا ہوئے۔وہ پشتونوں کی غلزئی شاخ کے 'ہوتک' قبیلے سے تعلق رکھتے ہیں۔۱۹۸۰ء کے عشرے میں ملا عمر کا خاندان نقل مکانی کرکے صوبہ ارزگان کے علاقے نارن کوٹ چلا گیا۔یہ بے حد پسماندہ اور دور افتادہ علاقہ ہے،سوویت فوج شاید ہی کبھی یہاں پہنچ پائی ہو۔ملا عمر نے ابھی نوجوانی میں قدم رکھا تھا کہ ان کے والد وفات پاگئے۔اب ماں اور دیگر اہل خانہ کے لیے نان نفقہ کا بندوبست کرنا ان کی ذمہ داری ٹھہری۔وہ روزگار کی تلاش میں صوبہ قندھار کے ضلع میوند چلے گئے،جہاں انہوں نے مسجد کی امامت سنبھال لی اور ایک چھوٹا سا مدرسہ کھول لیا۔ان کی اپنی تعلیم میں دو مرتبہ رخنہ پڑا۔ایک سوویت فوج کے حملے کے باعث اور دوسرا طالبان کے قیام کے سبب۔ملا عمر،خالص کی حزب اسلامی میں شامل ہوگئے اور ۱۹۸۹ء سے ۱۹۹۲ء کے درمیانی عرصے میں کمانڈر نیک محمد کی کمان میں نجیب اللہ کی حکومت کے خلاف برسرپیکار رہے،وہ چار مرتبہ زخمی ہوئے۔ایک زخم ان کی دائیں آنکھ میں لگا،جس سے ان کی یہ آنکھ مستقل طور پر ضائع ہوگئی۔طالبان کی کامیابی کے سنگ حصار کے پشتون علاقے آج بھی پسماندہ ہیں۔یہاں کے گھر مٹی کے بنے ہیں،انہیں مٹی اور بھوسے کے آمیزے سے لیپ کیا جاتا ہے۔گرداگرد مٹی کی اونچی فصیل کھڑی کرلی جاتی

28 اگست:صوبہ زابل.................ضلع دائچوپان.................چیک پوسٹ پر حملہ.................8 اہل کار موقع پر ہلاک

ہے۔ یہ دفاع اور حفاظت کا روایتی پشتون انتظام ہے۔ گاؤں کی گلیاں تنگ اور گرد آلود ہیں، بارش ہو جائے تو کیچڑ سے بھر جاتی ہیں۔ ملا عمر کا مدرسہ آج بھی موجود ہے۔ مٹی کا چھوٹا سا گھروندہ جس کے کچے فرش پر بیٹھنے اور آرام کرنے کے لیے چٹائیاں ڈال دی گئی ہیں۔

ملا عمر جس کسی کی مدد کرتے ہیں، اس سے کسی صلے اور ستائش کا تقاضا نہیں کرتے، صرف اتنا کہتے ہیں کہ وہ اسلامی نظام کے قیام میں ان کا ساتھ دینے، بے لوثی اور بے ریائی کے سبب ان کی شہرت دور دور تک پھیلنے لگی۔ ملا عمر گھنٹوں جائے نماز پر بیٹھے عبادت میں مصروف رہتے ہیں۔ وہ نماز کے بعد ہی طالبان کی جنگی چالوں کے بارے میں سوچتے اور فیصلے کرتے ہیں۔ ملا عمر اپوزیشن یا اقوام متحدہ سے مصالحت کرنے پر تیار نہیں ہوئے۔ ان کا پختہ یقین اور غیر متزلزل عزم آخر کار ان کی فوجی فتح کا سبب بنا۔

طالبان کے قائدین پوری دنیا میں جسمانی طور پر سب سے زیادہ معذور ہیں۔ اس پر انہیں ایک طرح سے فخر ہے۔ دیکھنے والوں کے لیے یہ فیصلہ کرنا مشکل ہوتا ہے کہ وہ ان کی جسمانی معذوری پر افسوس کا اظہار کریں یا ہنس دیں۔ ۱۹۸۹ء میں ملا عمر کی ایک آنکھ ضائع ہو گئی تھی، یہ ان کے قریب ایک راکٹ پھٹنے سے ہوا۔ وزیر انصاف نورالدین ترابی اور سابق وزیر خارجہ محمد غوث کی بھی ایک ایک آنکھ ہے، یعنی یک چشم ہیں۔ کابل کے میئر عبدالمجید کی ایک ٹانگ اور ہاتھ کی دو انگلیاں نہیں ہیں۔ دوسرے لیڈروں کا بھی یہی کچھ حال ہے۔ ان میں بعض فوجی کمانڈر بھی شامل ہے۔ طالبان کا اصل زخم گزشتہ بیس برس میں پندرہ لاکھ افغان باشندوں کی ہلاکت اور ملک کی ہمہ گیر تباہی ہے''۔

[میں نے کابل بستے دیکھا، ص ۹۱۔۸۹]

شریعت کی بالادستی اور مظلوموں کی دادرسی ...... مقصد اولیٰ

افغانستان میں اسلامی مقاصد کی ترویج کے لیے طالبان کی کوششوں کے حوالے سے احمد رشید لکھتا ہے:

''بہر حال طالبان نے اس خطے میں اسلامی مقاصد کی ترویج و تکمیل کی کوششوں کا آغاز کیا ہے۔ شاید یہ اسی کا ردعمل ہے کہ ایران، ترکی، بھارت، روس، وسطی ایشیا کی چار جمہوریتوں ازبکستان، قازقستان، کرغستان اور تاجکستان نے طالبان کے خلاف شمالی اتحاد کو اسلحے اور مالی امداد دینا شروع کر دی ہے۔

ملا عمر نے پاکستان صحافی رحیم اللہ یوسف زئی سے کہا کہ ہم نے افغان جہاد کے مقاصد پورے کرنے اور عوام کو نام نہاد مجاہدین کے ہاتھوں ظلم و زیادتی کا شکار ہونے سے بچانے کے لیے ہتھیار اٹھائے ہیں۔ ہمارا اللہ تعالیٰ پر مکمل ایمان ہے، یہ ہم ایک لمحے کے لیے بھی نہیں بھولتے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں فتح سے ہم کنار یا شکست سے دوچار کر سکتا ہے''۔

[میں نے کابل بستے دیکھا، ص ۹۸]

طالبان کی اسلام سے وابستگی:

طالبان کی دین اور شریعت سے وابستگی کا تذکرہ کریں تو احمد رشید کا اقتباس نقل کرتے ہیں جو ایک طرف طالبان کی اُس کی برہمی کا اظہار کرتا ہے، جب کہ دوسری طرف طالبان کی اصل کیفیت بھی اس سے واضح ہوتی ہے، بالفاظ دیگر آپ کہہ سکتے ہیں کہ یہی وہ ''خامیاں'' ہیں جن کی موجودگی میں طالبان کو مغرب اور مغرب نواز طبقے کی نظر میں قدامت پرست، انتہا پسند اور مذہبی جنونی قرار دیا اور یہی وہ ''خوبیاں'' ہیں جنہوں نے طالبان کو اہل اسلام کی آنکھوں کا تارا بنایا!

''ان کی دلچسپی اور وابستگی اسلام سے ہے۔ وہ اپنے ہر دکھ کا مداوا اور ہر مشکل کا حل اسی میں دیکھتے ہیں۔ اس ضمن میں انہیں گاؤں کے مدرسے اور اس کے استادوں کی باتیں یاد کرتے اور دہراتے سکون ملتا ہے۔ وہ کچھ بھی کرنا نہیں جانتے، وہ اپنے آباؤ اجداد کے روایتی پیشوں سے بھی نابلد ہیں، کاشت کاری کس طرح کی جاتی ہے؟ مویشی کیسے پالے جاتے ہیں؟ دست کاریاں کیسے ہوتی ہیں؟ انہیں کارل مارکس کے بقول، افغانستان کے افکار رفتہ پرولتاری کہا جا سکتا ہے۔ وہ طالبان لیڈروں کی برادری میں خوش دلی سے شامل ہو گئے کیونکہ وہ اور کچھ بھی نہیں جانتے تھے۔ ان میں اکثریت یتیموں کی تھی جنہوں نے ماؤں، بہنوں، خالہ زاد اور چچا زاد بہنوں کی صورت میں کوئی عورت دیکھی ہی نہیں تھی۔ کچھ نے زندگی مدرسوں میں تعلیم پاتے یا مہاجر کیمپوں میں پرورش پاتے گزاری تھی۔ وہ بھی اس حالت میں کہ وہاں مرد اور عورتیں کے الگ الگ خانوں میں بٹی ہوئی تھیں۔ ان لڑکوں نے بڑی کٹھن زندگی گزاری۔ انہیں عورتوں کی رفاقت کا کچھ پتہ نہیں تھا''۔

[میں نے کابل بستے دیکھا، ص ۱۰۷۔۱۰۶]

حسن انتظام اور امورِ مملکت کی نگہبانی:

یہی ''اجڈ، گنوار اور جاہل'' تھے، یہی تھے جنہیں ''کاشت کاری، غلہ بانی اور دست کاری تک سے راہ نہیں تھی''، یہی یتیم ہی تو تھے جن کی زندگیاں بڑی کٹھن گزری تھیں

یکم ستمبر: صوبہ کنڑ.................اسمار اور غازی آباد اضلاع.................فوجی کاروان پر حملہ.................14 اہل کار ہلاک.................جب کہ 5 ٹینک و فوجی گاڑیاں تباہ

اور جنہیں ''کچھ آتا ہی نہیں تھا''......لیکن امورِ مملکت کیسے چلائے جاتے ہیں،شہروں کا انتظام و انصرام کیسے درست کیا جاتا ہے،اسی احمد رشید کی زبانی سنئے:

''جو علاقے ان کے پاس تھے ان میں لوگوں کو غیر مسلح کر دیا گیا۔ان پر قانون نافذ کیا گیا۔شریعت پر عمل کرنا لازمی قرار دیا گیا۔سڑکیں ٹریفک کے لیے کھل گئیں،جس کے باعث کھانے پینے کی اشیا کی قیمتوں میں فوری طور پر کمی ہوگئی۔طویل عرصے سے مصائب برداشت کرنے والی آبادی کے لیے یہ اقدامات خوش گوار تھے۔طالبان نے اپنے فوجیوں کو لوٹ مار سے منع کر رکھا تھا۔

عالمی خوراک پروگرام میں ۱۹۹۸ء میں غذائی اجناس کی پیداوار کا اندازہ ۱۳ اعشاریہ ۸۵ ملین ٹن تھا۔اس سے پہلے سال کی پیداوار پانچ فی صد زیادہ۔۱۹۷۸ء کے بعد غذائی پیداوار کے لحاظ سے یہ سب سے اچھا سال تھا۔اس سے پتہ چلتا ہے کہ طالبان کے قبضے میں دیہی علاقوں میں امن و قانون کی حالت قدرے بہتر ہوئی ہے۔لڑائی میں کمی آئی ہے اور مہاجروں نے واپس آکر کھیتی باڑی شروع کر دی ہے۔تاہم پاکستان میں ۱۲ لاکھ اور ایران میں ۱۴ لاکھ افغان مہاجر ابھی تک موجود ہیں۔ ۱۹۹۲ء اور ۱۹۹۹ء کے درمیان ۴۰ لاکھ افغان مہاجر واپس آچکے ہیں۔طالبان اور اقوام متحدہ کی ایجنسیوں کو شہروں میں غذائی قلت پر قابو پانے کے لیے ۷ لاکھ ۵۰ ہزار ٹن گندم درآمد کرنا پڑی۔صاف عیاں ہے کہ افغانستان میں اقتصادی تباہی طالبان کی پیدا کردہ نہیں ہے،انہیں یہ خانہ جنگی ورثے میں ملی ہے، جو ۱۹۹۲ء سے مختلف گروہوں نے برپا کر رکھی ہے''۔

[میں نے کابل بستے دیکھا،ص ۱۴۶، ۱۴۵]

نظامِ عدل......فوری اور مکمل انصاف کی فراہمی:

طالبان کے قائم کردہ عدالتی نظام کی تفصیلات بیان کرتے ہوئے احمد رشید لکھتا ہے:

''قندھار کی اسلامی سپریم کورٹ کے چیف جسٹس مولوی سید محمد پاسانی جنہوں نے ملا عمر کو شریعت کے بنیادی احکام پڑھائے اور سکھائے تھے،ملا عمر کے مشیرِ اعلیٰ بن گئے۔انہوں نے لاقانونیت کے خاتمے کے لیے اسلامی سزائیں دینے کا اہتمام کیا۔انہوں نے ۱۹۹۷ء میں مجھے بتایا کہ ۳ صوبوں میں ۱۳ شرعی عدالتیں [ہائی کورٹس] ہیں،جن کی سربراہی قاضی [ججوں] کے پاس ہیں،وہ جرائم کے ارتکاب پر اسلامی سزائیں تجویز کرتے ہیں۔میں خود نصف صدی سے دیہات میں مجرموں کو اسلامی سزائیں دیتا آیا ہوں۔جہاد کے دوران میں مجاہدین کو بھی ان سزاؤں کے اطلاق و نفاذ کے سلسلے میں بتاتا رہا ہوں۔ملا عمر کے قرب کی بنا پر قندھار کی اسلامی سپریم کورٹ ملک کی سب سے اہم عدالت بن گئی ہے۔سپریم کورٹ صوبوں میں قاضیوں اور نائب قاضیوں کا تقرر کرتی ہے۔ان سب کا سال میں ایک یا دو مرتبہ قندھار میں اجتماع ہوتا ہے،جس میں مقدمات پر بحث ہوتی ہے اور ان کے حوالے سے قانون شریعت کے اطلاق کا فیصلہ کیا جاتا ہے۔کابل میں ایک متوازی نظام انصاف موجود ہے۔یہاں وزارت انصاف بھی ہے اور سپریم کورٹ برائے افغانستان بھی ہے۔کابل کی سپریم کورٹ ہفتے میں ۴۰ مقدمات کا فیصلہ کرتی ہے۔یہ آٹھ شعبوں پر مشتمل ہے جو تجارت، جرائم اور عمومی قانون سے تعلق رکھتے ہیں''۔

[میں نے کابل بستے دیکھا،ص ۱۴۸]

منشیات اور نشہ آور مصنوعات کا خاتمہ:

۱۹۹۴ء کے آخر میں طالبان نے قندھار پر قبضہ کیا تو انہوں نے اعلان کیا کہ وہ اپنے اہداف و مقاصد میں منشیات کی پیداوار کا خاتمہ بھی شامل رکھتے ہیں۔طالبان نے سب سے پہلے اپنے مفتوحہ علاقوں میں ہر قسم کی منشیات کے استعمال پر پابندی عائد کر دی۔انہوں نے عامۃ الناس کو خبردار کیا کہ جو بھی چرس استعمال کرے گا یا اس کی تجارت کرے گا اسے سخت سزا دی جائے گی۔احمد رشید اسی حوالے سے لکھتا ہے:

''دریں اثنا طالبان نے حشیش کے خلاف موثر مہم کا آغاز کیا ہے۔حشیش ٹرک ڈرائیوروں کے استعمال کا نشہ ہے،اس مہم کی کامیابی کو دیکھتے ہوئے کہا جاسکتا ہے کہ اگر افیون پر پابندی لگانے کی مہم شروع ہوئی تو یہ بھی نہایت کامیاب ثابت ہوگی۔قندھار کے دو گوداموں میں حشیش کے ہزاروں تھیلے رکھے ہوئے تھے۔یہ حشیش کاشت کاروں اور کاروباری لوگوں سے ضبط کی گئی ہے۔عام آدمی کہتے ہیں کہ جب سے طالبان نے حشیش پر پابندی لگائی ہے وہ اسے پیتے ہوئے گھبراتے ہیں۔''

[ص، ۱۶۳، ۱۶۲]

☆☆☆☆☆

''اے مسلمانو!تم نے ایک طویل مدت سو لیا،اتنی مدت کے تم پر ظالم لوگ حکمرانی کرنے لگے۔تم نے غلامی کی زندگی کو قبول کیا اور ظالموں کے آگے سر جھکا دیا۔اب وقت آگیا ہے کہ بغاوت کر دی جائے اور غلامی کی زنجیروں کو پاش پاش کر دیا جائے''۔
شیخ عبداللہ عزام رحمہ اللہ

یکم ستمبر:صوبہ قندوز...............ضلع خان آباد...............مجاہدین کے حملے میں 8 اہل کار ہلاک...............جب کہ 11 زخمی

اسلام کا کوئی دشمن، مومنوں کے مقابل نہیں ٹھہر سکتا!

حضرت امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد رحمہ اللہ کے بیانات و گفتگوؤں سے چند اقتباسات

"خدائی" کے دعوے دار کی فاش شکست!

''اگر کوئی حقیقی مومن اللہ تعالیٰ کی راہ میں مال و جان کی قربانی کے لیے آمادہ ہو تو دنیا و آخرت کی سرفرازی اور عزت حاصل کر سکتا ہے، اسلام کا غلبہ مومنوں کی قربانیوں میں پوشیدہ ہے۔ اسلام کا کوئی دشمن مومنوں کے مقابل نہیں ٹھہر سکتا۔ آج ہم نے صرف اللہ کی نصرت کے سہارے خالی ہاتھ اور کمزور وسائل کے ذریعے طاقتور دشمن کو بھاگنے پر مجبور کر دیا ہے۔''

[پیغام عید الاضحیٰ، ذی الحج ۱۴۲۹ھ]

''امریکہ اور اس کے اتحادیوں کو میدان جنگ میں شکست کا سامنا ہے اور ان شاء اللہ وہ عنقریب مکمل شکست و رسوائی کا مزا چکھیں گے۔ اس لیے وہ اس کوشش میں ہیں کہ افغان عوام کے درمیان نفاق، بغض و عداوت اور نا چاقی کے بیج بو کر اپنی شکست کو فتح میں بدل دیں لیکن الحمد للہ وہ اس میدان میں بھی شکست سے دوچار ہیں کیونکہ مسلمان باہمی اتحاد اور مجاہدین کے ساتھ تعاون کو اپنا دینی فریضہ سمجھتے ہیں، اسلامی نظام اور آزادی کو اپنا حق سمجھتے ہیں، وہ مغربی میڈیا کو پینٹا گون کا ترجمان سمجھتے ہوئے کبھی بھی ان کے بے بنیاد پروپیگنڈوں سے دھوکہ نہیں کھائیں گے''۔

[پیغام عید الفطرؒ، شوال ۱۴۳۰ھ]

'' اے میرے مجاہد بھائیو! آپ لوگوں نے اپنے عزم مصمم اور غیر متزلزل اعتقاد کی بنا پر عالم کفر کی تمام سازشوں اور منصوبوں کو ناکام بنایا اور پھر اللہ پاک نے آپ کی اس استقامت کی وجہ سے آپ کو کامیابی عطا کی۔ آپ کے مخلصانہ جہاد اور حق کی راہ میں قربانی کا جذبہ طاقتور دشمن کے رعب کو ختم کر رہا ہے اور آج پوری دنیا میں امریکہ قابل نفرت ملک کے طور پر ذلت اور رسوائی کا سامنا کر رہا ہے۔ آج ہم اس بات کو دیکھتے ہیں کہ جتنا آپ لوگ دشمن کی فوجوں پر غلبہ حاصل کرتے جاتے ہیں اتنا ہی ان کی صفیں بکھر کر تہس نہس ہوتی نظر آتی ہیں۔ وہ جنگی ماہرین جنہوں نے افغان جنگ کے لیے پالیسیاں مرتب کیں یا مرتب کر رہے ہیں، آج وہ خود زبانِ حال سے ان جنگی حکمت عملیوں کی ناکامی کا اعتراف کرتے ہیں۔ جو فوجی جرنیل اپنے تجربات کی بنا پر جنگ کے میدان میں بھیجے گئے آج وہ سب ایک ایک کر کے اپنی ناکامیوں کی وجہ سے انتہائی ذلت کے ساتھ جنگ سے کنارہ کش کر دیے جا رہے ہیں اور ان کو غلط القابات سے نوازا جا رہا ہے۔ اور جن ممالک کی فوجیں قبضے کی نیت سے امریکی چھتری تلے ہمارے ہاں آئی تھیں وہ آج اخراجات کی زیادتی، جانی نقصانات کی کثرت اور بے مقصد جنگ کی وجہ سے اپنے عوام کے دباؤ کا شکار ہیں اور ان ممالک میں ہر ایک افغانستان سے نکلنے کی خاطر دوسرے پر سبقت حاصل کرنے کی تگ و دو میں ہے''۔

[پیغام عید الفطر، شوال ۱۴۳۱ھ]

''دشمن چاہتا ہے کہ وہ مجاہدین کے مابین مختلف ناموں سے اختلاف پیدا کرے اور امارتِ اسلامیہ کی حیران کن اور قابلِ فخر عسکری کارروائیوں، پیش قدمیوں اور کامیابیوں کو دوسروں سے منسوب کر دے، تاکہ ایک طرف وہ اپنی رسوا کن شکست کو چھپائے اور دوسری جانب پڑوسی ممالک کو مورد الزام ٹھہراتے ہوئے افغانستان میں امریکہ کے مستقل اڈوں کے لیے مصنوعی دلائل گھڑے۔ لیکن آپ اس بات کو سمجھیں کہ ہم نے اس حوالے سے اُن کے غلامانہ جرگوں اور مستقل اڈوں کی مخالفت کی ہے اور کر رہے ہیں، اور کبھی بھی انہیں بننے نہیں دیں گے، ہمارے عوام چاہے وہ ملک سے باہر ہوں یا ملک کے اندر، ان کو چاہیے کہ وہ پوری سمجھ اور دانائی سے کام لیں اور دشمنوں کے منصوبوں کو ناکام بنانے کے لیے اپنے اقدامات مزید تیز کر دیں، اور دشمن کے بے جا پروپیگنڈے کے اثر میں نہ آئیں۔

ہماری قوم اغیار کے سامنے سرنگوں ہونے والی قوم نہیں، اپنے عقیدے اور موقف سے پسپائی اُسے قبول نہیں، ہمیں زندگی اتنی عزیز نہیں کہ اس کے لیے اپنے دین کو چھوڑ دیں، بلکہ ہماری زندگی اور موت اللہ تعالیٰ کے لیے تھی اور ہے۔ ہم اللہ کی راہ میں قربانی پر خوشی اور فخر محسوس کرتے ہیں، لیکن تم وسعت طلبی، مال اور پیسوں کے لیے لڑتے ہو۔ تمہارے فوجی لڑتے ہیں مگر ان کے پاس قوتِ ارادی نہیں، وہ جلد ہی اپنا مورال گرا دیتے ہیں کیونکہ ان کا تمام تر بھروسہ اسلحے اور وسائل پر ہے۔

مصدقہ معلومات کی رو سے گزشتہ دس برسوں میں تمہارے لاکھوں فوجی افغانستان آئے اور گئے لیکن ان کے مقابلے میں وہی پہلے دن والے

یکم ستمبر: صوبہ جوز جان.................. ضلع قوش تپہ.................. مجاہدین نے دشمن کو شدید لڑائی کے بعد علاقہ بدر.................. 36 اہل کار ہلاک.................. 25 زخمی

طالب اور مجاہد لڑ رہے ہیں، وہ ابھی تک تھکے نہیں اور نہ ہی حواس باختہ ہیں۔ تو اب تمہارے پاس ایک ہی راستہ ہے، اور وہ یہ کہ یہاں سے اپنے تمام فوجیوں کو جلد از جلد نکال لو، یہی تمہارے مفاد میں ہے، یہ ملک اور یہ سرزمین اس قوم کے بچوں کے لیے چھوڑ دو، یہ سرزمین افغانوں سے تعلق رکھتی ہے، یہاں پر نظام بنانا اور اس کی تشکیل افغانوں کا کام ہے''۔

[پیغام عید الاضحیٰ، ذی الحج ۱۴۳۲ھ]

صلیبیوں کے مکمل انخلا کے بغیر چارہ نہیں!

''ہمارا مقصد خطے سے صلیبیوں کو نکال باہر کرنا اور اسلامی نظام کا قیام ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ قابض صلیبی فوجوں کے انخلاء کے بعد تمام مسلمان شریعت کے قیام اور افغانستان کے مسلمانوں کی فلاح و بہبود میں حصہ لیں کیوں کہ ملک کے عمرانی، سیاسی، تعلیمی اور ثقافتی امور تربیت یافتہ اور تجربہ کار مسلمانوں کی شرکت کے بغیر ترقی نہیں کر سکتے۔ خوش قسمتی سے کثیر تعداد میں دنیا بھر میں موجود تجربہ کار اور تربیت یافتہ مسلمان شخصیات صلیبی وصہیونی جارحیت اور اس کے نتیجے میں قائم کی جانے والی کٹھ پتلی کابل انتظامیہ کو تسلیم نہیں کرتے اور ایک مستقل اسلامی حکومت کے قیام کے خواہش مند ہیں۔

اے میرے غیور مسلمان بھائیو! آپ امریکہ اور اس کے صلیبی اتحادیوں کے فوجی کمانڈروں کے بیانات سے دھوکہ نہ کھائیں جیسا کہ برطانوی کمانڈر کا وہ بیان جس میں وہ کہتا ہے کہ ''ہم افغانستان میں مزید چالیس سال تک ٹھہریں گے''۔ یہاں یہ حقیقت پیش نظر رہے کہ ۱۸۳۹ء سے لے کر ۱۹۱۹ء تک ہم ۸۰ سال برطانوی جارحیت سے نبرد آزما رہے ہیں اور بالآخر اسے رسوا کن شکست سے دوچار کیا ہے۔ لیکن الحمدللہ آج ہم اس وقت کے مقابلے میں زیادہ بلند حوصلہ، عسکری تربیت اور بہترین اسلحہ سے لیس اور طویل جنگ لڑنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ لہٰذا ہم اس مقدس جہاد کو اس وقت تک جاری رکھیں گے جب تک کہ تمام صلیبیوں کو مار بھگایا نہ جائے اور شریعت الٰہیہ کا مکمل قیام عمل میں نہ آ جائے۔ صلیبیوں کے خلاف ہماری مزاحمت کی داستان محض پروپیگنڈے کی حد تک محدود نہیں بلکہ اپنی واضح شکست کا اعتراف خود آئمۃ الکفر بھی کر رہے ہیں''۔

[پیغام عید الفطرؒ، شوال ۱۴۳۰ھ]

''صلیبی افواج کا محدود انخلا کلی طور پر افغانستان کے مسئلے کا حل نہیں ہو سکتا، بلکہ ان کے مکمل انخلا تک جہاد پوری قوت کے ساتھ جاری رہے گا۔ ہم پڑوسی ممالک سمیت پوری دنیا سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ افغانستان کے مستقبل کے حوالے سے استعماری طاقتوں کے کھیل کا حصہ نہ بنیں، کیونکہ یہ کسی کے مفاد میں نہیں۔ امارتِ اسلامیہ افغانستان اس بات کا عزمِ مصمم رکھتی ہے کہ وہ بیس لاکھ سے زائد شہدا کے خون کے وارث کی حیثیت سے افغانستان کے مستقبل کی بابت دوسروں کی مداخلت کے بغیر آزادانہ فیصلے کرے گی، جس میں ہمارے شہدا کے ارمانوں، ہمارے دینی اور ملی مفادات اور افغان عوام کی عزت و وقار محفوظ ہوں گے۔ ہم تمام فریقوں پر یہ واضح کرنا چاہتے ہیں کہ افغان عوام مسلط کردہ نظام کو نہیں مانتے اور نہ ہی اس طرح کے نظام اس سرزمین پر مستقل حیثیت اختیار کر سکتے ہیں''۔

[پیغام عید الفطر، شوال ۱۴۳۲ھ]

''افغانستان کی آزادی اور شرعی نظام کے نفاذ کی اہمیت وہ اعلیٰ نصب العین ہے کہ امارت اسلامی کسی بھی قیمت پر ان پر سمجھوتے کے لیے تیار نہیں ہے، غیر ملکی قیام امن کے عنوان کے تحت موجود ہوں یا اسٹرٹیجک معاہدے کے تعاون کے نام پر، افغان عوام ان کے خلاف اس وقت تک جہاد جاری رکھیں گے جب تک افغانستان مکمل آزادی اور خودمختاری حاصل نہیں کر لیتا۔ افغانستان کی تقسیم کے منصوبہ سازوں کو جان لینا چاہیے کہ امارت اسلامیہ اپنی عوام کے تعاون سے ہرگز کسی کو اجازت نہیں دیتی کہ وہ افغانستان کی بربادی اور تقسیم کی مذموم کوششوں کو پروان چڑھائیں''۔

[پیغام عید الفطر، شوال ۱۴۳۳ھ]

مکروفریب کے صلیبی جال:

''اس بات کی کوشش کی جائے کہ دشمن کی نئی چالوں' پروپیگنڈوں کو پہلی فرصت میں ہی ختم کیا جائے۔ کسی کو اس بات کی اجازت نہ دی جائے کہ وہ مجاہدین کا نام استعمال کر کے ایسی حرکتیں کریں جس سے مجاہدین بدنام ہوں، اور اس بات کا خاص خیال رکھا جائے کہ جھوٹی اطلاعات کی بنیاد پر عام لوگوں کی دل آزاری اور ان کو تکلیف نہ پہنچ پائے کیونکہ یہ بھی قابضین کی ایک چال ہے تاکہ عوام اور مجاہدین کے مابین بداعتمادی پیدا کی جا سکے۔ افغان فوجیوں، پولیس اور دیگر اہلکاروں کو اس بات پر آمادہ کیا جائے کہ وہ کٹھ پتلی انتظامیہ کا ساتھ چھوڑ کر مجاہدین کے شانہ بشانہ آ جائیں''۔

[پیغام عید الفطر، شوال ۱۴۳۱ھ]

''افغانستان میں قومی ملیشیاؤں کی تشکیل' نام نہاد قومی جرگہ کا قیام' مجاہدین کے مابین اعتدال پسند اور انتہا پسند کی تقسیم' بے مقصد کانفرنسوں کا انعقاد اور کنٹرولڈ میڈیا کے ذریعے مجاہدین کے خلاف وسیع پروپیگنڈہ کو آگے لے

2 ستمبر: صوبہ لغمان .... صدر مقام مہترلام .... فوجی کارروان پر حملے میں 3 اہلکار ہلاک

جانا' ملک کے فاسد اور جرائم پیشہ عناصر کو اقتدار دینے جیسے اقدامات کو وہ مسائل کا حل سمجھتے ہیں لیکن پاک پروردگار کی مدد اور مجاہدین کی تدابیر کی برکت سے ان کے تمام اقدامات ان کی فوجی حکومت عملیوں کی طرح بُری طرح ناکام ہوئے ہیں''۔

[پیغامِ عیدالاضحیٰ، ذی الحج ۱۴۳۱ھ]

''تمام مسلمانوں کے لیے عموماً اور مجاہدین کے لیے خصوصاً دلوں کو ٹھنڈا کردینے والی بات ہے کہ بدخشاں سے ہلمند تک، اور ننگرہار سے ہرات تک کے تمام مجاہد' بھائیوں کی طرح ایک ہی جھنڈے تلے اور ایک ہی امیر کے تحت علمِ جہاد بلند کیے ہوے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہی کامیابی ونصرت کا سبب بھی ہے اور اسی اتحاد نے دشمن کو بوکھلاہٹ کا شکار اور حیرت میں مبتلا کر رکھا ہے۔

دشمن کی تمام مکروہ چالیں ناکام ہو چکی ہیں، اور ''نام نہاد آزادی کے علم بردار میڈیا'' کے خفیہ ایجنسیوں سے تعلقات طشت از بام ہو چکے ہیں۔ اور یہ میڈیا والے افغانوں اور دنیا بھر کے لوگوں کا اعتماد کھو چکے ہیں، اب لوگ ان پر بھروسہ نہیں کرتے بلکہ یہ سمجھتے ہیں کے ان کے یہ سب پروپیگنڈے مجاہدین کے خلاف نظریہ سازش کے پھیلاؤ کا ایک ذریعہ ہیں، عوام جان چکے ہیں کہ میڈیا خفیہ رقموں کے عوض قابضین کے نقصانات چھپاتا ہے۔ جب کہ مجاہدین کے نقصانات کو بڑھا چڑھا کر پیش کرتا ہے اور مجاہدین کی کامیابیوں پر سکوت اختیار کیا جاتا ہے''۔

[پیغامِ عیدالفطر، شوال ۱۴۳۳ھ]

حق کے مورچوں کی حفاظت کرنے والے مجاهدین کے لیے :

''اے میرے پیارے مجاہد بھائیو! اگر آپ اس طرح کی مزید کامیابیوں کا حصول چاہتے ہو تو اپنے اعمال کی اصلاح، جہادی اہداف کا احترام اور اپنی بہادر اور تکالیف سے چور قوم کو ہر ممکن راحت پہنچانے کے لیے دن رات ایک کردو۔ اپنی صفوں میں بھائی چارگی اور یگانگت کی فضا کو مزید مستحکم کرو اور کسی کو اس بات کی اجازت نہ دو کہ وہ دشمن کی ایما پر آپ لوگوں کے بیچ اختلافات کو جنم دے، جس کے نتیجے میں آپ ایک دوسرے کو کمزور کرنے میں توانائی صرف کرنے لگو۔ آپ لوگوں کی تمام کوششیں صرف اور صرف جہاد کے عمل کو تیز سے تیز تر کرنے، اسلام اور وطن کے دفاع، قابض کافروں کو کچلنے اور اپنے مظلوم عوام کی حفاظت کی خاطر صرف ہونی چاہیے۔

عوام کے جان ومال اور املاک کی حفاظت کے لیے ہر ممکن کوشش ہونی چاہیے۔ عوام کو کبھی بھی اپنے سے الگ مت سمجھنا' سابقہ نیک مجاہدین کا انتہائی احترام کرنا' معاملات کے حل کے لیے جو لائحہ عمل آپ لوگوں کو دیا گیا ہے' اُسے صحیح معنوں اور حقیقی روح کے ساتھ لاگو کرنا آپ کی ذمہ داری ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ دشمن سے مقابلے کی صورت میں کامیاب اور عمدہ حکمت عملیوں کو بروئے کار لانا، اپنے مجاہدین کی حفاظت' امرا کی اطاعت اور مشورے کے ذریعے تمام امور کو آگے لے جانے کا بغور جائزہ لینا آپ کی ذمہ داریوں میں شامل ہے۔

[پیغامِ عیدالفطر، شوال ۱۴۳۱ھ]

''اپنی تمام یومیہ مصروفیات میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ رابطہ قائم اور برقرار رکھیں، اللہ تعالیٰ کو ہی تمام اشیا کا خالق اور متصرف سمجھو اور اپنی کامیابیوں کو اللہ تعالیٰ کی خصوصی فضل اور مدد کا ثمرہ سمجھو، اپنی عبادات میں اضافہ کرو، جہاد کے دوران ان تمام مسنون دعاؤں اور اذکار کو پورا وقت دو، جو اطمینان اور سکون کا باعث بنتے ہیں اور اسی طرح کا احساس مجاہدین میں توکل، اخلاص، خضوع اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کا مادہ مزید قوی کرتا ہے کیونکہ یہ مومن کے وہ اوصاف ہیں جو سخت حالات میں اللہ تعالیٰ کے فضل اور نصرت کے نزول کا سبب بنتے ہیں، اور اسی طرح جہاد کی اس مقدس راہ میں جہاد کے اسلامی اصول اور اخلاق کو ایک لمحے کے لیے بھی اپنے اذہان سے مت نکلنے دینا، نیز مقدور بھر جہادی موضوعات کا احادیث مبارکہ اور فقہ میں مطالعہ کرو، عام شہریوں کے جان ومال کی حفاظت کا بہت خیال رکھا جائے، خدانخواستہ کہیں ایسا نہ ہو کہ آپ کے جہادی اعمال عام لوگوں کے نقصان کا باعث بنیں، کیونکہ جو چیزیں اسلامی تعلیمات میں جائز نہیں ان کے لیے ہماری عسکری پالیسی میں کوئی جگہ نہیں، آپس میں الفت ومحبت رکھو اور سخت حالات میں ایک دوسروں کی دست گیری کیا کرو، اپنے عوام کے قریب اور رابطے میں رہا کرو، علاقائی عمائدین بااثر افراد کے ساتھ صلاح مشورہ کیا کرو، ان کے اچھے مشوروں کو سن کر ان کو عملی جامہ پہناؤ''۔

[پیغامِ عیدالاضحیٰ، ذی الحج ۱۴۳۱ھ]

''حالات کی نزاکت کو دیکھتے ہوئے یہ بات لازم ہے کہ آپ اپنی جہادی ذمہ داریوں کی طرف بھرپور انداز میں متوجہ ہوں، آپ لوگوں کی کوششوں کی وجہ سے ملک کے بہت سارے علاقے دشمن کے ناپاک وجود سے پاک ہو چکے ہیں، اس بات کی کوشش میں لگ جائیں کہ ملک کے دیگر علاقے بھی

2 ستمبر: صوبہ کنڑ............ضلع اسمار............مجاہدین کے حملے میں 3 اہل کار ہلاک............5 زخمی............4 ٹینک بھی تباہ

دشمن کے وجود سے پاک ہوجائیں، اپنے جہادی امور میں کسی بھی قسم کی غفلت نہ کریں، اپنی عسکری کارروائیوں میں عزمِ مصمم، اعلیٰ تدابیر اور منظّم منصوبوں کو بروئے کار لائیں، ہر کام میں اپنا نصب العین اللہ تعالیٰ کی رضا کو بنائیں۔ جہاد کے ایک اہم رکن کے طور پر اپنے امیر کی اطاعت اور ملنے والے لائحہ عمل کی اطاعت کو مکمل طور پر ملحوظ خاطر رکھیں۔ ملک کے اطراف واکناف میں ہماری جانب سے مقرر کیے گئے جہادی مسئولین آپ کے شرعی امیر ہیں، آپ لوگوں کو چاہیے کہ ان کی مکمل اطاعت کریں۔

جو احتیاطی تدابیر وقتاً فوقتاً آپ کے امرا کی جانب سے آپ کے سامنے پیش کی جاتی ہیں ان پر سختی سے عمل پیرا ہوں، اور اگر آپ اس میں غفلت برتیں گے یا اپنی طاقت کے باوجود احتیاط سے کام نہیں لیں گے، تو ہوسکتا ہے دنیا میں دشمن کی جانب سے نقصان پائیں، اور اللہ کے ہاں بھی آپ کا مواخذہ ہو۔

عام شہریوں کے ساتھ معاملات میں انتہائی محتاط رہیں، اچھے اخلاق اور اچھے رویّے کے ساتھ لوگوں کے دلوں کو جیت لیں، ہمارے عوام مسلمان اور مجاہد ہیں اور اسلام کی خاطر انہوں نے سب سے زیادہ قربانیاں دی ہیں اور سب سے زیادہ مصائب برداشت کیے ہیں، معاشرے کے ہر فرد بوڑھے، جوان، بچوں اور خواتین کا احترام ملحوظ خاطر رکھیں۔ جب کبھی کسی کے بارے میں کوئی معاملہ پیش آئے تو سب سے پہلے اس کی مکمل چھان بین کرلیا کریں۔ غلط اور جانب دارانہ اطلاعات کی بنیاد پر کسی کو تکلیف نہ پہنچائیں۔ عوام کے نیک مشوروں کا پورا احترام کریں، آپ جب عام لوگوں کے ساتھ معاملات کریں تو خود سے سوال کریں کہ اگر میرے پاس اسلحہ نہ ہوتا اور میں ایک عام فرد ہوتا تو میرا لوگوں کے ساتھ کس طرح کا رویہ ہوتا؟ یا جس شخص کا میں سامنا کر رہا ہوں اگر اس کی جگہ میرا باپ، بھائی یا کوئی دوسرا قریبی رشتہ دار ہوتا تو اس کے ساتھ میں کس طرح کا معاملہ کرتا؟ مجاہدین کو چاہیے کہ وہ ہر حال میں عوام کے ساتھ نرمی اور رحم دلی سے بھرپور رویہ رکھیں، اور کسی بھی صورت میں اپنے آپ کو لوگوں سے بالاتر اور طاقت ور نہ سمجھیں۔

جب تک امارتِ اسلامیہ کی قیادت کی جانب سے کسی کام کا حکم نہ دیا گیا ہو، یا صوبائی ذمہ داروں کی جانب سے اجازت نہ دی گئی ہو، اپنے طور پر لوگوں کو احکامات جاری نہ کریں یا ان پر پابندی مت لگائیں، یہ کام جہاد اور مجاہدین کی بدنامی کا سبب بنتے ہیں اور دشمن کو منفی پروپیگنڈے کا موقع ملتا ہے، اور اس طرح عوام اور مجاہدین کے مابین بُعد پیدا ہوتا ہے۔ اس حوالے سے پوری کوشش کریں کہ ملنے والے احکامات اور اوامر علاقے کے لوگوں اور علمائے کرام کے باہمی مشوروں کے ساتھ نافذ العمل کریں۔

امارت سے وابستہ کسی بھی فرد کو اس بات کی اجازت نہیں کہ وہ لوگوں سے زبردستی پیسے طلب کرے، جو بھی مجاہد یا کسی اور نام سے قومی تاجروں، زمینداروں اور مال دار لوگوں سے بندوق کے زور پر پیسے طلب کرتے ہیں اور پیسوں کے لیے مسلمانوں کو اغوا کرتے ہیں اُن کا راستہ سختی سے روکیں۔ اور اگر ایسے لوگ ہاتھ لگ جائیں تو ان کو شرعی سزا دیں، مسلمانوں کے جان و مال کی حفاظت جہاد کے اہم اہداف میں سے ہے۔

آخر میں یہ بات کہنا چاہتا ہوں کہ جہادی کارروائیوں کے ساتھ ساتھ علمی مطالعہ اور تعلیم، دینی دعوت، ادعیہ ماثورہ، وظائف، ورزش اور جہادی مشقوں پر بھی خاص توجہ دیں۔ صورت اور سیرت کو شریعتِ مقدس کے موافق رکھیں، اور عوام کے مابین پاک باز، راست گو، خدا سے ڈرنے والے، نیک اور خیرخواہ انسانوں کی طرح زندگی بسر کریں۔

مجاہدین کا لائحہ عمل ہر محاذ اور صوبے تک پہنچ چکا ہے۔ ہر صوبے کا جہادی مسئول اس بات کو یقینی بنائے کہ اس کے مجاہدین لائحہ عمل کو سمجھ چکے ہیں اور اس پر عمل پیرا ہیں''۔

[پیغام عیدالفطر، شوال ۱۴۳۲ھ]

''میرے محترم عزیز مجاہد بھائیو! یہ ہماری خوش بختی ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سے اپنے دین کی خدمت لے رہا ہے اور ہمیں جہاد جیسی عظیم عبادت میں مشغول کر رکھا ہے۔ یہ جو آپ ہر لحہ اپنی خواہش اور رضامندی سے تیاری پکڑے رکھتے ہیں اور اپنے دین، عوام اور ملک کے دفاع کے لیے قربانیاں پیش کرنے کے لیے کمربستہ رہتے ہیں، یہ آپ کے مضبوط ایمان، بلند ہمتی، پختہ عزم، دینی غیرت، بے لوثی اور شرافتِ طبع کی دلیل ہے۔ جی ہاں! آپ ساری دنیا اور، خاص طور پر عالم اسلام کے لیے باعث عزت و افتخار ہیں۔ بے شک آپ آزادی وخودمختاری کا ہراول دستہ اور اکیسویں صدی میں عظمت و مردانگی کے بطل جلیل ہیں۔

میرے عزیز بھائیو! ہمارا جہاد اور ہماری قربانیاں تب ہی نفع بخش اور سودمند ثابت ہوسکتی ہیں جب تک ہم اس طریقے سے جہاد جاری رکھیں گے جیسا کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کرتے رہے۔

2 ستمبر: صوبہ غزنی..................ضلع خواجہ عمری..................پولیس ہیڈکوارٹر پر حملے میں 7 اہل کار ہلاک

تمام امور کو دیے گئے جہادی لائحہ عمل کے مطابق بجالائیں۔اس لیے کہ اس طرح آپ اپنے کاموں سے باآسانی اوراحسن طریقے پر عہدہ برآ ہوسکیں گے اور مطلوبہ اہداف کا حصول آسان ہوجائے گا۔آپ پر سختی سے لازم ہے کہ ایک دوسرے کے معاملات اور ذمہ داریوں میں مداخلت سے باز رہیں، سب اپنی اپنی ذمہ داریوں کی طرف متوجہ رہیں، تاکہ ہرایک اپنی ذمہ داری احسن طریقے سے نباہ سکے۔آپ پر اپنے امرا کی مکمل اطاعت فرض ہے۔ اور چاہیے کہ آپ قرآن پاک کی تلاوت کو اپنے اوپر لازم کریں، جنابِ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا مطالعہ کریں، ادعیہ ماثورہ کا اہتمام کریں، دینی کتب کے مطالعہ کو اپنی عادت بنالیں اور یہ سب روزانہ کی بنیاد پر ہونا چاہیے''۔

[پیغام عیدالفطر، شوال ۱۴۳۳ھ]

عامۃ المسلمین کی جان، مال، عزت وآبرو کی حرمت:

''ایک مسئلہ جو ہم سب کے لیے انتہائی تکلیف دہ ہے، وہ جنگ میں عام شہریوں کا عمومی نقصان ہے۔ جہاں تک قابض فوجیوں کا معاملہ ہے تو وہ تو آئے ہی اس لیے ہیں کہ لوگوں کو قتل کریں اور اذیت پہنچائیں، لیکن مجاہدین کو چاہیے کہ وہ اپنی شرعی ذمہ داریوں کو دیکھتے ہوئے شہریوں کے جان ومال کی حفاظت کا بہت خیال رکھیں، عام لوگ بھی سویلین املاک کو نقصان سے بچانے کے لیے مجاہدین کے ساتھ تعاون کریں۔ گاؤں اور دیہات میں جہاں امریکی افواج کی آمد ورفت ہوتی ہیں، وہاں ان کے دائیں بائیں، آگے پیچھے سے احتیاط برتیں، اسی طرح مجاہدین کی جانب سے جاری کردہ اعلامیوں میں بتائی گئی احتیاطی تدابیر پر سختی سے کاربند رہیں، تاکہ قابضین پر ہونے والے حملوں میں ان کو نقصان نہ پہنچے۔اور جو چیزیں مجاہدین سے متعلق ہیں تو آئندہ وہ سویلین نقصانات کو روکنے کے لیے مندرجہ ذیل اصولوں پر سختی سے عمل پیرا ہوں:

الف: تمام صوبوں کے گورنر سویلین نقصانات اور بے گناہ افراد کو مجاہدین کے نام سے خطوط اور دھمکی آمیز ٹیلی فون کالز کو روکنے کی طرف پوری توجہ دیں۔گاہے بگاہے اپنے علاقوں میں سنجیدہ تحقیقات کرائیں، اور اسی طرح علمائے کرام کے ذریعے مجاہدین کو عام لوگوں کے جان ومال اور آبرو کی حفاظت اور دیگر نیک کاموں کے بارے میں نصیحت کریں۔ قیادت کو ان تمام سویلین نقصانات کی تفصیلات فراہم کی جائیں جو یا تو مجاہدین کی جانب سے ہوئے ہیں یا جن کا مجاہدین پر شک کیا جارہا ہے۔

ب: جن علاقوں میں مجاہدین کی بارودی سرنگوں، فدائی حملوں اور دیگر کارروائیوں میں عام لوگوں کو نقصان پہنچے اور اس علاقے کے مجاہدین انکار کردیں کہ یہ کام ہم نے نہیں کیا ہے، لیکن عینی شاہدین یہ بتائیں کہ یہ کارروائی مجاہدین کی جانب سے ہوئی ہے تو اس صورت میں مشتبہ لوگوں کو شرعی مرجع کے حوالے کیا جائے، اور اگر واضح ثبوت کے ساتھ یہ بات ثابت ہو کہ عام مسلمانوں کی شہادت کا سبب مجاہدین کی لاپروائی ہے تو ٹھوس تحقیقات کے بعد مرتکبین کو شرعی سزادی جائے اور ساتھ ہی ہلاک شدہ افراد کے ورثا کو خون بہا، معذرت اور ان کو راضی کرنے کے لیے حتی الوسع کوشش اور جدوجہد کریں۔

ج: اگر سویلین نقصانات ان مسئولین سے سرزد ہوں جو اس سے قبل بھی اس طرح کی بے احتیاطی کرچکے ہوں تو ان کو شرعی سزا کے ساتھ ساتھ اپنے عہدوں سے برطرف کیا جائے۔

د: جن علاقوں میں مجاہدین یا نامعلوم جانب سے عام لوگوں کو نقصان پہنچے تو متعلقہ مرجع کے ساتھ ساتھ اطلاعات کمیشن بھی اپنے طور پر معلومات اکٹھی کریں اور وقتاً فوقتاً اپنی جمع شدہ معلومات کو تحریری شکل میں قیادت کو پیش کریں''۔

[پیغام عیدالاضحیٰ، ذی الحج ۱۴۳۲ھ]

''ہم پر لازم ہے کہ اپنے مظلوم عوام کی جان، مال اور عزت کے تحفظ اور حفاظت کے لیے پہلے سے زیادہ اہتمام کا مظاہرہ کریں۔آپ کو چاہیے کو حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاقِ عالیہ کی روشنی میں لوگوں کے ساتھ محبت، اکرام اور مہربانی والا سلوک کریں۔اچھے رویے سے عوام کے دل جیتیں، عوام کو ایذا رسانی اور تکلیف دینے سے بہر صورت گریز کریں اور جو لوگ عوام الناس کی ایذارسانی کا سبب بنتے ہیں ان کی اطلاع اپنے ذمہ داروں تک ضرور پہنچائیں۔

جہادی کارروائیوں کے دوران ایسی حکمت عملی سے کام لیا جائے کہ لوگوں کو جانی اور مالی نقصان ہرگز نہ پہنچے، عوامی نقصانات سے اجتناب کی جو ہدایات 'لائحہ' میں آپ پر لازم کی گئی ہیں ان پر عمل کرنا آپ کا دینی فریضہ ہے اور ان کی مخالفت دنیا وآخرت کا نقصان ہے، لہٰذا میں دوبارہ تاکید کرتا ہوں اس معاملے میں انتہائی احتیاط سے کام لیں، اس لیے کہ دشمن تو جان بوجھ کر عام لوگوں کا نقصان چاہتا ہے۔پس آپ کا فرض بنتا ہے کہ ان نازک حالات میں اپنی ذمہ داریاں بھرپور انداز میں سرانجام

3 ستمبر: صوبہ پکتیکا......ضلع وازیخوا......کٹھ پتلی فوجوں پر حملہ......2 چوکیاں فتح......مختلف نوعیت کا فوجی ساز وسامان غنیمت

دیں''۔

[پیغامِ عیدالفطر،شوال ۱۴۳۳ھ]

ترقیاتی منصوبہ بندی:

''ہم صلیبی فوجوں کے انخلا کے بعد اسلام کے عادلانہ معاشرتی نظام کے تحت مستقبل کے لیے مفید اور منافع بخش منصوبے بروئے کار لائیں گے جن میں معاشی و اقتصادی سہولیات، تعلیم کی ترویج و فروغ اور صنعتی و زرعی شعبوں میں ترقی شامل ہیں۔ ہم شریعت اسلامی کے دائرے میں رہتے ہوئے باہمی اصلاح کے ساتھ ساتھ اپنی تمام خامیوں پر بھی نظر رکھے ہوئے ہیں۔ اسی لیے تمام مجاہدین کو شرعی اصولوں کی مکمل تابع داری اور ان پر عمل کرنے کا پابند کیا گیا ہے تاکہ تمام مجاہدین شریعت اسلامی کے دائرے میں تحریک جہاد کو آگے بڑھائیں اور دین و حریت کی راہ کا دفاع کرنے والے اور ملت کے حقیقی ترجمان بن جائیں۔ ہم اپنی صفوں میں جائزہ اور محاسبہ کو بہت اہم تصور کرتے ہیں''۔

[پیغامِ عیدالفطرؒ،شوال ۱۴۳۰ھ]

''امارت اسلامیہ نے ہر زاویے سے کوشش کر رکھی ہے کہ اسلامی شریعت کے زیرِ سایہ ملک کی تعمیرِ نو، زراعت کی ترقی (پیداوار)، سڑکوں، پلوں، ہسپتالوں کی تعمیر، ملک کے عمومی بنیادی ڈھانچے کا از سر نو قیام، معدنیات کا استخراج، بارودی سرنگوں کی صفائی، بنجر زمینوں کی آبادکاری، اور افغانستان کو ایک کامیاب ترین صنعتی ملک بنانے اور جدید ٹیکنالوجی کے حصول پر خصوصی توجہ دے''۔

[پیغامِ عیدالفطر،شوال ۱۴۳۳ھ]

خواتین کی عصمت وعزت کا تحفظ:

''ہم خواتین کو اسلامی اصولوں، قومی مفادات اور اپنی شرعی ثقافت کے مطابق تمام حقوق دینے کے لیے کمربستہ ہیں۔ افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ قابض قوتوں کی آمد کے ساتھ ہی افغان عوام خصوصاً خواتین کو بہت سے مصائب اور تکالیف برداشت کرنا پڑے ہیں، یہاں تک کہ کئی خواتین مظالم سے تنگ آکر خود کو جلا بیٹھیں، اور بعض مظلوم خواتین کو انتہائی بے دردی سے شہید کیا گیا، ان کی عزتیں پامال کی گئیں، اور آج بھی یہ جبر کسی طرح رکنے میں نہیں آرہا ہے۔ جب کہ امارت اسلامیہ کے دور میں افغان خواتین پرامن زندگی بسر کر رہی تھیں اور ان تمام مصائب سے محفوظ تھیں''۔

[پیغامِ عیدالفطر،شوال ۱۴۳۳ھ]

دنیا بھر کے مظلومین کا احساس اوردرد:

''میں تمام عالم اسلامی بالخصوص عرب ممالک کے مسلمانوں سے اپیل کرتا ہوں کہ عراق اور فلسطین کے مخلص مجاہدین کے ساتھ جان و مال کے ذریعے تعاون کریں اور اسلامی تاریخ کے اس نازک موڑ میں اپنی شرعی ذمہ داری کو کما حقہ ادا کریں خاص طور پر صاحب علم حضرات پر لازم ہے کہ وہ مجاہدین کی سرپرستی اور رہنمائی کریں۔ مجھے یقین ہے کہ افغانستان کی مانند وہاں بھی جہاد کی برکت سے عنقریب محکوم قومیں آزادی اور اسلامی شریعت سے مستفید ہوں گے۔

افغانستان کے ہمسایہ ممالک اس بات کو بخوبی سمجھ لیں کہ امریکہ کی متکبرانہ سیاست اور اس کی غلامی میں سراسر تمہارا نقصان ہی نقصان ہے اور یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ امریکہ تم سے اس وقت تک راضی نہیں ہوگا جب تک وہ تمہاری فوجی، علمی اور معاشی قوت کو ختم نہ کردے اس بات کو اب تجربے نے ثابت کردیا ہے کسی دلیل کی ضرورت نہیں ہے''۔

[پیغامِ عیدالاضحیٰ، ذی الحج ۱۴۲۹ھ]

''اے امت مسلمہ! آج جن مشکلات کا سامنا افغانستان، عراق، اور فلسطین کے مظلوم کر رہے ہیں' کیا یہ تنہا ان ملکوں کا مسئلہ ہے؟ کیا ہمارے اور آپ کی مشترکہ کتاب قرآن کریم ایسے مسائل کے بارے میں عدم توجہ کی اجازت دیتی ہے؟ اس بات کو خوب ذہن نشین کیا جائے کہ صرف افغانستان اور عراق پر قبضہ کرنا امریکہ کا منصوبہ نہیں، بلکہ وہ چاہتا ہے کہ اسلامی دنیا کے قلب میں افغانستان اور عراق کو قبضہ کرنے کے ساتھ ساتھ اسلامی دنیا کا نقشہ بدل ڈالے، لیکن افغان وہ قوم ہے جس کی طویل تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ اس نے دشمنوں کے اس طرح کے استعماری منصوبوں کو ناکام بنایا ہے اور ہر حال میں اُمت کا دفاع کیا ہے۔ ہر حملہ آور کو مار بھگانے کی خاطر بے پناہ قربانیاں دی ہیں اور اسی برکت کے بل بوتے پر سکندر مقدونی سے لے کر ۲۱ویں صدی کے امریکی حملے تک حملہ آوروں کے تمام حملوں کو پسپا کیا ہے اور ان کی یہ قربانیاں ان کی اور پوری اُمت کی کامیابی اور نجات کا سبب بنی ہیں۔

اے میرے مسلمان بھائیو: جیسا کہ ہمارا دین، عقیدہ، تہذیب، ثقافت، اور دیگر اُمور مشترک ہیں بالکل ایسے ہی ہمارا غم، خوشی، دوست، اور دشمن بھی مشترک ہونا چاہیے۔ آئیں! اپنے ان مسلمان بھائیوں کے غم اور مصیبت میں شریک ہوں اور اپنی جان، مال اور مخلصانہ سیاست کے ذریعے ان کی

3 ستمبر: صوبہ میدان.........ضلع سید آباد.........پولیس کی گشتی پارٹی اور فوجی کارروان پر حملے.........5 اہل کار ہلاک.........جب کہ 4 گاڑیاں تباہ

مدد کریں۔

ملت افغان نے ہمیشہ اسلام اور اسلامی دنیا کی خاطر اہم کردار ادا کیا ہے ،اور اس راہ میں تاریخ کے مختلف ادوار میں بے شمار قربانیاں دی ہیں، اسلامی دنیا پر حملہ کرنے والے چنگیزی، برطانوی اور کیمونسٹ استعمار کے خلاف آہنی دیوار ثابت ہوئے ہیں اور اسلامی دنیا کو نجات دلائی ہے۔آج ایک بار پھر یہ قوم صرف اپنے مضبوط عقیدے کے پاداش میں ایک بڑی آزمائش اور مسلط کردہ جنگ میں گرفتار ہے، ہر روز اس قوم کے مرد وزن قابض افواج کی بمباری کی وجہ سے شہید ہورہے ہیں اور ان کے بچے یتیم ہورہے ہیں۔اسی طرح دشمن کی عسکری کارروائیوں اور بم باریوں کے نتیجے میں غریب افراد ملک اور بیرون ملک ہجرت کرنے پر مجبور ہورہے ہیں۔ طویل جنگ کی وجہ سے عوام عمومی طور پر فقر و فاقہ کا سامنا کررہے ہیں، جیسا کہ افغان عوام نے یہ تمام تکالیف قرآنی حاکمیت کی خاطر برداشت کی ہیں تو دنیا بھر کے مسلمانوں کو ان کی اس دردناک حالت کا اندازہ کرلینا چاہیے، برابری کی بنیاد پر ایک صحیح مسلمان کے طور پر ان کے ساتھ معاملہ کرنا چاہیے اور اپنی استطاعت کے مطابق اسلامی اخوت کا حق ادا کرنا چاہئے اور اسی طرح اسلامی دنیا کے ممالک 'افغانستان، عراق اور فلسطین کے مسائل سے پہلوتہی نہ کریں اور اپنی خارجہ پالیسی میں اس کے لیے مثبت کوششوں سے دریغ نہ کریں، وہ ان ممالک کی مشکلات کو اپنا مسئلہ سمجھیں اور ان کے حل کے لیے مثبت راہ تلاش کریں''۔

[پیغام عیدالاضحیٰ، ذی الحج ۱۴۳۱ھ]

''انسانی حقوق'' کے ڈھنڈوچیوں سے!

ہم انسانی حقوق کے تحفظ کے نام پر قائم بین الاقوامی اداروں سے کہتے ہیں کہ صرف غیر ملکی قوتوں کی بیان بازیوں اور مغربی ذرائع ابلاغ کی رپورٹوں پر اکتفانہ کریں۔ ہمارا مطالبہ ہے کہ وہ زمینی حقائق کا ادراک کریں۔ ہماری خواہش ہے کہ وہ اپنی ذمہ داریوں کو نباہنے کے لیے اٹھ کھڑے ہوں۔ اندھادھند امریکی بم باریوں سے ہونے والے عام شہریوں کا قتل عام، رات کی تاریکی میں گھروں پر دھاوے بولنا،، بچوں اور عورتوں پر خوں خوار کتے چھوڑنا، مردہ اجسام پر پیشاب کرنا، جیلوں اور قید خانوں میں بند قیدیوں کو تشدد کا نشانہ بنانا اور فوج، پولیس اور مقامی ملیشیا کی جانب سے عورتوں کو جنسی تشدد کا نشانہ بنایا جانا اور عام لوگوں کے اموال و اثاثہ جات کو درپیش خطرات، کیا ان سب جرائم کا وقوع اور ارتکاب کسی سے ڈھکا چھپا ہے؟

[پیغام عیدالفطر، شوال ۱۴۳۳ھ]

امریکہ اور چیونٹی ......ایک برابر:

اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے، اللہ تعالیٰ کے لیے امریکہ اور چیونٹی دونوں ایک برابر ہے...... امریکہ اور اس کے اتحادیوں کو یہ جان لینا چاہیے کہ ''امارت اسلامیہ'' ایسا نظام نہیں کہ اس کا امیر ''ظاہر شاہ'' کی طرح روم چلا جائے گا اور فوج تمہارے سامنے ہتھیار ڈال دے گی...... بلکہ یہ جہاد کا منظم محاذ ہے۔اگر تم شہروں اور دارالحکومت پر قابض ہو بھی جاؤ، اسلامی حکومت گرا بھی دو، تو ہمارے مجاہدین دیہاتوں اور پہاڑوں میں چلے جائیں گے تب پھر تم کیا کرو گے؟......تم پھر کیمونسٹوں کی طرح ہر جگہ مارے جاؤ گے......تم جان لو کہ بدانتظامی اور جنگ بھڑکانا آسان ہے، مگر اس بدانتظامی اور جنگ کا خاتمہ کرنا اور ایک نظام قائم کرنا مشکل ہے، موت برحق ہے، اور سب کو آئے گی......امریکہ کی حمایت میں بے ایمانی اور بے غیرتی کی حالت میں موت آئے یہ اچھا ہوگا؟ یا اسلام میں، ایمان کے ساتھ اور غیرت کی حالت میں موت کا آنا زیادہ بہتر ہوگا۔

شیخ اسامہ ہمارے بھائی ہیں:

''شیخ اسامہ دہشت گرد نہیں مہاجر اور ہماری مجاہد بھائی ہیں۔انہیں کفار کے حوالے نہیں کریں گے، اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ہے کہ ہم مسلمانوں کو کسی کے حوالے نہ کریں، ہم اس حکم کے پابند ہیں، امریکہ کے نہیں۔ مجھے ایسی حکومت ہرگز گوارہ نہیں جو اسلام کے اصولوں پر سمجھوتہ کرکے بچائی جائے''۔

[نائن الیون کے بعد پاکستانی خفیہ ادارے کے سربراہ اور علمائے کرام سے امیر المومنین کا رحمہ اللہ کا مکالمہ]

جنتوں کی چاہ:

کیا آپ کو کبھی دکھ نہیں ہوا کہ آپ کی ایک آنکھ ضائع ہوگئی اور اب آپ کو مشکل زندگی کا سامنا ہے؟؟؟؟

''دکھ کس بات کا؟ میں تو خوش قسمت ہوں کہ میرے جسم کا ایک حصہ مجھ سے پہلے جنت میں چلا گیا!! دکھی تو آپ کو ہونا چاہیے جو ابھی تک اپنے پورے وجود کے ساتھ اس فانی دنیا کی صعوبتوں میں مبتلا ہیں''۔

[اک غیر ملکی صحافی کے سوال پر امیر المومنین ملا عمر رحمہ اللہ کا جواب]

''ہمارے دین اسلام نے ہمیں ہر قسم کی قوم پرستی اور تعصب سے سختی کے ساتھ منع کیا ہے ہمارا صرف ایک ہی رشتہ ہے، وہ ہے اسلام۔ ہر مسلمان ہمارا عزیز از جان بھائی ہے اس لیے کہ اسلام نے تمام مسلمانوں کو ایک جسم کی مانند قرار دیا ہے۔حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''وہ ہم میں نہیں جو تعصب کی خاطر جنگ کریں۔'' (ابوداؤد)

☆☆☆☆☆

4 ستمبر: صوبہ کنڑ..................سوکئی اور مرہ ورہ اضلاع..................مجاہدین کے حملے میں 2 اہل کار ہلاک..................5 زخمی

باطل کی تند و تیز آندھیاں اور طوفان انہیں ذرا بھی ڈگمگا نہ سکیں

امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد رحمہ اللہ کی وفات پر جماعت قاعدۃ الجہاد (جزیرۂ عرب، مغربِ اسلامی اور بلادِ شام) کی شاخوں کا تعزیتی بیان

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

اللہ سبحانہ تعالیٰ کی رضا اور تقدیر پر راضی قلوب کے ساتھ ہم نے یہ خبر وصول کی کہ فتوحات سے لبریز طویل جہاد اور اسلام اور کمزور مسلمانوں کی نصرت سے بھرپور زندگی گزارنے کے بعد امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد رحمہ اللہ وفات پا گئے ہیں۔ اللہ سبحانہ تعالیٰ سے امید ہے کہ انہیں اپنے ان بندوں میں شمار فرمائے گا جن کے بارے میں اس کا فرمان ہے:

مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَه وَ مِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ وَ مَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا (الاحزاب۔ س ۲۳)

''مومنوں میں کتنے ہی ایسے شخص ہیں کہ جو اقرار انہوں نے اللہ سے کیا تھا اس کو سچ کر دکھایا تو ان میں سے بعض ایسے ہیں جو اپنی نذر سے فارغ ہو گئے اور بعض ایسے ہیں کہ انتظار کر رہے ہیں اور انہوں نے (اپنے قول کو) ذرا بھی نہیں بدلا''۔

یہ اللہ سبحانہ تعالیٰ کی سنت ہے کہ نیکوکار و گناہ گار ہر کسی کو موت کا ذائقہ چکھنا ہے: (ہر نفس کو موت کا ذائقہ چکھنا ہے پھر تم سب ہماری طرف لوٹائے جاوگے)۔ اس لیے ہم اللہ سبحانہ تعالیٰ کے تمام فیصلوں پر اسی کی حمد بیان کرتے ہیں۔

ملا محمد عمر مجاہد رحمہ اللہ نے اپنے ہر موقف سے عزت و رفعت کے ان معانی کو زندہ کیا، امت مسلمہ جن کو بھلا چکی تھی اور سچ یہ ہے کہ انہوں نے اپنے قول سے پہلے عمل کے ذریعے ان معانی کی گواہی دی۔ گویا کہ اللہ سبحانہ تعالیٰ نے خاص طور پر انہیں اس عظیم کام کے لیے منتخب کیا اور چن لیا۔ ان کے ذریعے افغانستان کی مسلمان مجاہد قوم کو طالبان کے جھنڈے تلے متحد فرمایا اور امت کے عظیم جہاد کے ثمرات کو محفوظ بنا کر شریعت کے تحت جاری کیا۔ امیر المومنین رحمہ اللہ نے دنیا بھر کے مہاجرین کو پناہ دی، ان کا اکرام کیا اور افغانستان کو ایسا دارِ ہجرت و جہاد اور عظیم مدرسہ بنا دیا جہاں سے وہ جری جنگ جو اور ابطال تربیت پا کر نکلے جو آج امت مسلمہ کی نشاۃ ثانیہ کے لیے لڑی جانے والی جنگ کی قیادت کر رہے ہیں۔ انہوں نے اس وقت شیخ اسامہ رحمہ اللہ کو پناہ دی جب دنیا ان کے لیے تنگ کر دی گئی اور امریکہ کی طرف سے ان کی حوالگی کا شدید مطالبہ کیا جا رہا تھا۔

اسی طرح ہم میں سے کون بدھا کے بتوں کے معاملے میں ان کے تاریخی موقف کو فراموش کر سکتا ہے جب ساری دنیا نے ان پر ہر لحاظ سے شدید دباؤ ڈالا لیکن انہوں نے تمام تر دباؤ کو یکسر رد کر کے ان بتوں کو پاش پاش کر دیا اور پورے افغانستان میں خالص توحید کا پرچم لہرا کر سلطان غزنوی رحمہ اللہ کے اس تاریخی قول کو دوبارہ زندہ کر دیا کہ:

''مجھے زیادہ محبوب ہے کہ قیامت کے دن مجھے بت فروش کی بجائے بت شکن کہہ کر پکارا جائے''۔

پھر وہ دن جب ملا محمد عمر مجاہد رحمہ اللہ نے کمال دینی حمیت کی مثال قائم کرتے ہوئے شیخ اسامہ بن لادن رحمہ اللہ اور ان کے ساتھ کثیر مہاجرین کو کفار کے حوالے کرنے سے انکار کر دیا اور وہ تاریخی الفاظ فرمائے جو غیرت اسلامی سے سرشار شخص ہی کہہ سکتا ہے:

''شیخ اسامہ کا مسئلہ فقط ایک فرد کا مسئلہ نہیں ہے بلکہ اسلام کی عزت کا مسئلہ ہے''۔

ھبل عصر امریکہ کی دھمکیاں انہیں ذرا بھی خوف زدہ نہ کر سکیں، جب دنیا بھر کے حکمران امریکہ کے انتقام اور پکڑ کے ڈر سے یا اس کا قرب حاصل کرنے کے لیے اس کی صلیب کے نیچے جمع ہو گئے تو اکیلے ملا محمد عمر مجاہد رحمہ اللہ امریکہ کے سامنے عزیمت کا پہاڑ بن کر کھڑے ہو گئے، باطل کی تند و تیز آندھیاں اور طوفان انہیں ذرا بھی ڈگمگا نہ سکیں......اس وقت انہوں نے یہ تاریخی کلمات فرمائے:

''بے شک اللہ سبحانہ تعالیٰ نے ہم سے فتح و نصرت کا وعدہ فرمایا ہے اور امریکہ ہمیں شکست دینے کا دعویٰ کر رہا ہے عنقریب آپ دیکھ لیں گے کون سا وعدہ سچا ثابت ہوتا ہے''۔

آج ہم دیکھ رہے ہیں کہ اللہ سبحانہ تعالیٰ نے اپنے بندۂ صالح، منبع خیر و وفا ملا محمد عمر رحمہ اللہ کے ہاتھ پر اپنا وعدہ سچ کر دکھایا ہے۔ امریکہ ذلت آمیز شکست کھا کر افغانستان سے بھاگ رہا ہے اور ہر آنے والے دن کے ساتھ طالبان کی فتوحات کا دائرہ وسیع ہو رہا ہے۔ ہم امت مسلمہ اور بالخصوص ساری دنیا میں عالمی کفریہ قوتوں اور ان کے غلام طاغوتی حکمرانوں کے خلاف برسرِ پیکار جہادی قائدین کو یہ پیغام دینا چاہیں گے کہ یوں ہی صالحین کے اس راستے پر ان کی اقتدا میں صبر و استقامت کے ساتھ آگے بڑھتے رہیں اور اللہ سبحانہ تعالیٰ کے اس فرمان سے صبر حاصل کریں:

(بقیہ صفحہ ۹۲ پر)

4 ستمبر: صوبہ کنڑ......سرکانو، سوکئی اور نورگل اضلاع......مجاہدین کے کٹھ پتلی فوجوں کی چوکیوں اور گشتی پارٹیوں پر حملے کو نشانہ......10 اہل کار ہلاک......جب کہ متعدد زخمی

پستی کے عہد میں عزیمت کا پہاڑ

امیر المومنین ملا محمد عمر رحمہ اللہ کی وفات پر حرکۃ الشباب المجاہدین صومالیہ کی قیادتِ عامہ کا امتِ مسلمہ کے نام تعزیتی بیان

تمام تعریفیں اللہ رب العالمین کے لیے ہیں جس نے اپنی کتابِ عزیز میں ارشاد فرمایا:

وَ لَئِنْ قُتِلْتُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ مُتُّمْ لَمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَ رَحْمَةٌ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ

''اور اگر تم خدا کے راستے میں مارے جاؤ یا مر جاؤ تو جو (مال ومتاع) لوگ جمع کرتے ہیں اس سے خدا کی بخشش اور رحمت کہیں بہتر ہے''۔

اور صلوٰۃ والسلام ہو اشرف الانبیاء والمرسلین صلی اللہ علیہ وسلم پر جن کا ارشادِ گرامی ہے:

''جو کوئی اللہ کے رستے میں قتل کر دیا گیا وہ شہید ہے اور جو کوئی فی سبیل اللہ فوت ہو گیا وہ بھی شہید ہے'' (مسلم)۔

امابعد: ہم عظیم قائد، باوفا امیر، جبل عزیمت، امارتِ اسلامی افغانستان کے عالی قدر امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد رحمہ اللہ کی وفات پر ساری امتِ مسلمہ سے تعزیت کرتے ہیں اللہ سبحانہ تعالیٰ ان پر اپنی ڈھیروں رحمتیں نازل کرے اور ان کو اپنی جنتوں میں بہترین مقام سے نوازے۔ اگر چہ اس عظیم ہستی کی رحلت ہمارے لیے بہت بڑا دھچکا اور سانحہ ہے لیکن ہم وہی کہیں گے جس پر ہمارا رب راضی ہوتا ہے: ''اناللّٰہ و اناالیہ راجعون''۔

ملا محمد عمر رحمہ اللہ بلاشبہ تین دہائیوں تک متواتر جہاد فی سبیل اللہ کرنے اور صبر و استقامت، قربانی، زہد و خودداری کی روشن مثالیں قائم کرنے کے بعد اس دنیا سے رحلت فرما گئے۔ وہ ایک لمحے کو بھی عالمی کفر کے سامنے تسلیم نہیں ہوئے یہاں تک کہ اپنی روح اپنے رب کے سپرد کر گئے۔ وہ امت مسلمہ کو عزت و مردانگی اور وفا کے معانی سکھا گئے اور مہاجرین کی نصرت اور انصار کی ہمدردی کی حقیقت بتلا گئے۔ انہوں نے اس دور میں عقیدہ الولاء والبراء کی تجدید کی اور مواخاتِ اسلام کے رشتے کو زندہ کیا' جب اپنے مسلمان مہاجر بھائیوں اور ان میں سرِ فہرست شہیدِ امت شیخ اسامہ بن لادن رحمہ اللہ کو امریکہ اور اس کے حواریوں کے حوالے کرنے سے انکار کر دیا بلکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کی خاطر اپنا ملک وسلطنت سب کچھ قربان کر دیا کہ:

''مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ اس پر ظلم کرتا ہے اور نہ اس کو دشمن کے حوالے کرتا ہے''۔

امت مسلمہ اور تاریخِ اسلامی کبھی فراموش نہیں کر سکے گی کہ جب امت' ذلت و پستی کی گھاٹیوں میں گری ہوئی تھی اور اس پر کفر کا تسلط قائم تھا ایسے حالات میں یہ مردِ مجاہد کفر کی یلغار کے سامنے ڈٹ کر کھڑا رہا۔ ملا عمر رحمہ اللہ اپنے عمل سے تاریخ کے صفحات پر یہ سنہری حروف رقم کر گئے کہ بندہ مومن کبھی بھی کسی دنیاوی لالچ یا خوف کی وجہ سے اپنے عقائد یا شرعی احکامات پر سمجھوتہ نہیں کرتا۔ جب انہوں نے بدھا کے بتوں کو توڑنے کا عزم کیا پھر شرق و غرب کے کفار کی دھمکیاں اور دنیاوی پیش کشیں انہیں متزلزل نہ کر سکیں۔

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَنْ يَّرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَسَوْفَ يَاْتِي اللّٰهُ بِقَوْمٍ يُّحِبُّهُمْ وَ يُحِبُّوْنَهٗۤ اَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اَعِزَّةٍ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ يُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ لَا يَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَآئِمٍ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَ اللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ

''اے ایمان والو! اگر کوئی تم میں سے اپنے دین سے پھر جائے گا تو اللہ ایسے لوگ پیدا کر دے گا جن کو وہ دوست رکھے اور جسے وہ دوست رکھیں اور جو مومنوں کے حق میں نرمی کریں اور کافروں سے سختی سے پیش آئیں اللہ کی راہ میں جہاد کریں اور کسی ملامت کرنے والے سے نہ ڈریں۔ یہ اللہ کا فضل ہے وہ جسے چاہتا ہے دیتا ہے اور اللہ بڑی کشائش والا اور جاننے والا ہے''۔

جی ہاں یہ وہی ملا محمد عمر رحمہ اللہ ہیں (اللہ ان کے اعمال نامے کو حسنات سے بھر دے) جنہیں اللہ سبحانہ تعالیٰ نے اس دور کی دو کفریہ سپر پاوروں، روس اور امریکہ کے خلاف قتال کرنے اور انہیں شکست دینے کا شرف بخشا۔ جب انہوں نے اپنے غرور میں مست ہو کر ''من اشدّ منّا قوّۃ ؟'' (ہم سے طاقت ور کون ہے؟) کا نعرہ لگایا تو یہ جری مجاہد ان کے سامنے کھڑا ہو گیا اور اللہ کی ذات پر توکل کر کے قلب راسخ کے ساتھ گرج دار آواز میں ان کی للکار کا جواب دیا: ''**الم یرو ان اللہ الذی خلقھم ھو اشد منھم قوۃ**'' [کیا انہوں نے دیکھا نہیں کہ وہ اللہ جس نے ان کو پیدا کیا وہ ان سے زیادہ قوت رکھتا ہے!]

ان کے یہ تاریخی الفاظ کبھی فراموش نہیں کیے جائیں گے:

''بش نے ہم سے شکست کا وعدہ کیا ہے اور اللہ سبحانہ تعالیٰ نے فتح و نصرت کا، عنقریب ہم دیکھ لیں گے دونوں میں سے کون سا وعدہ سچا ہے''۔

پھر اللہ سبحانہ تعالیٰ نے اپنے بندے سے کیا ہوا وعدہ پورا کیا، اکیلے اپنے بندے کی مدد کی، لشکروں کو شکست دی اور افغانستان سے کفر کے لشکر ذلیل و خوار ہو کر نکلے

4 ستمبر: صوبہ غور............ضلع تیوارہ............مجاہدین کے حملے............10 اہل کار ہلاک............اسلحہ غنیمت کر لیا گیا

اور اللہ سبحانہ تعالیٰ نے کلمہ طیبہ کے پرچم کو سرنگوں ہونے سے بچالیا۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

اِنۡ یَّنۡصُرۡکُمُ اللّٰہُ فَلَا غَالِبَ لَکُمۡ وَ اِنۡ یَّخۡذُلۡکُمۡ فَمَنۡ ذَا الَّذِیۡ یَنۡصُرُکُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِہٖ وَ عَلَی اللّٰہِ فَلۡیَتَوَکَّلِ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ

''اگر خدا تمہارا مددگار ہے تو تم پر کوئی غالب نہیں آ سکتا اور اگر وہ تمہیں چھوڑ دے تو پھر کون ہے کہ تمہاری مدد کرے؟ اور مومنوں کو چاہیے کہ خدا ہی پر بھروسہ رکھیں''۔

اللہ سبحانہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھوں افغانستان کو ڈاکوؤں اور جنگی سرداروں (وارلارڈز) سے پاک کیا اور وہاں امن وامان اور الرحمٰن کی شریعت کو نافذ فرمایا۔ افغانستان دنیا بھر کے کمزور مسلمانوں اور مہاجرین ومجاہدین فی سبیل اللہ کے لیے ایک محفوظ گہوارہ بن گیا۔اللہ سبحانہ تعالیٰ ان کو بہترین جزا عطا فرمائے اور ان سے جہنم کی آگ کو ایسے ہی دور کرے جیسے انہوں نے اسلام اور اپنے مہاجرین بھائیوں کا دفاع کیا، آمین۔

پیکرِ وفا ملا محمد عمر رحمہ اللہ، ابنائے اسلام کے سینوں میں جذبۂ جہاد وشہادت کی روح پھونک کر اس دنیا سے رخصت ہوئے۔(نحسبہ کذالک واللہ حسیبہ)۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ معاصر جہاد کا یہ شجرِ سایہ دار جو آج امت مسلمہ پر سایہ فگن ہے اس کا بیج خراسان کے سنگلاخ پہاڑوں میں ہی بویا گیا تھا اور جب امت' جہاد وقتال کے تذکرے کو بھول چکی تھی ملا عمر اور ان کے اصحاب کی سرزمینِ خراسان نے ہی امت کو یہ بھولا ہوا سبق یاد دلایا تھا۔اللہ سبحانہ تعالیٰ نے انہی ابطال کے ذریعے اسلامی اخوت وہمدردی کی سنت کو زندہ کیا اور اہل ایمان کے ذہنوں میں اوس وخزرج کی یاد تازہ کردی۔نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث میں ان احباب کے لیے بشارت ہے:

''جو کوئی کسی مسلمان کی اس وقت مدد کرے گا جب اس کی عزت وحرمت خطرے میں ہوگی تو اللہ پاک اس کی اس موقعے پر نصرت کرے گا جب وہ مدد کا طلب گار ہوگا''۔

اس موقع پر ہم اپنے ارضِ خراسان کے مجاہد بھائیوں کو یہ دعوت دینا چاہیں گے کہ کفار ومرتدین کے خلاف اپنا جہاد جاری رکھیں یہاں تک کہ ساری دنیا میں اسلام کا کلمہ سربلند ہوجائے اور کفر وارتداد کے تمام پرچم سرنگوں ہو جائیں پس آپ کا شعار یہ قول باری تعالیٰ ہونا چاہیے:

وقاتلوھم حتیٰ لاتکون فتنة و یکون الدین کله للّٰه۔

واللّٰه اکبر ۔وللّٰه العزة ولرسوله وللمومنین ولکن المنافقین لا یعلمون۔

الکتائب شوال ۱۴۳۶ھ

☆☆☆☆☆

بقیہ: جماعت قاعدۃ الجہاد (جزیرۃ عرب، مغربِ اسلامی اور بلادِ شام) کی شاخوں کا تعزیتی بیان

وَ کَاَیِّنۡ مِّنۡ نَّبِیٍّ قٰتَلَ ۙ مَعَہٗ رِبِّیُّوۡنَ کَثِیۡرٌ ۚ فَمَا وَہَنُوۡا لِمَاۤ اَصَابَہُمۡ فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ وَ مَا ضَعُفُوۡا وَ مَا اسۡتَکَانُوۡا ؕ وَ اللّٰہُ یُحِبُّ الصّٰبِرِیۡنَ۔ وَ مَا کَانَ قَوۡلَہُمۡ اِلَّاۤ اَنۡ قَالُوۡا رَبَّنَا اغۡفِرۡ لَنَا ذُنُوۡبَنَا وَ اِسۡرَافَنَا فِیۡۤ اَمۡرِنَا وَ ثَبِّتۡ اَقۡدَامَنَا وَ انۡصُرۡنَا عَلَی الۡقَوۡمِ الۡکٰفِرِیۡنَ۔ فَاٰتٰىہُمُ اللّٰہُ ثَوَابَ الدُّنۡیَا وَ حُسۡنَ ثَوَابِ الۡاٰخِرَۃِ ؕ وَ اللّٰہُ یُحِبُّ الۡمُحۡسِنِیۡنَ (آلِ عمران: ۱۴۶۔ ۱۴۸)

''اور بہت سے نبی ہوئے ہیں جن کے ساتھ ہو کر اکثر اہل اللہ (اللہ کے دشمنوں سے) لڑے ہیں تو جو مصیبتیں ان پر راہ خدا میں واقع ہوئیں ان کے سبب انہوں نے نہ تو ہمت ہاری اور نہ بزدلی کی نہ (کافروں سے) دبے اور خدا استقلال رکھنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔اور (اس حالت میں) ان کے منہ سے کوئی بات نکلتی تو یہی کہ اے پروردگار ہمارے گناہ اور زیادتیاں جو ہم اپنے کاموں میں کرتے رہے ہیں معاف فرما اور ہم کو ثابت قدم رکھ اور کافروں پر فتح عنایت فرما۔تو اللہ نے ان کو دنیا میں بھی بدلہ دیا اور آخرت میں بھی بہت اچھا بدلہ دے گا اور اللہ نیکوکاروں کو دوست رکھتا ہے''۔

جان رکھیں کہ بلاشبہ فتح ونصرت، صبر واستقامت کے ساتھ مشروط ہے اور صبر سے ہی آپ غالب آئیں گے۔

واللّٰه غالب علیٰ امرہ ولکن اکثر الناس لا یعلمون۔

والحمد لله رب العالمین ۱۴۳۶ھ۔

جماعت قاعدۃ الجہاد (جزیرۃ العرب، مغربِ اسلامی، بلادِ شام [جبهة النصرة])

☆☆☆☆☆

''مسلم امہ میں ایک بڑی خامی آج کل یہ ہے کہ ہم ہر چیز کو اس کے نتیجہ سے جانچنے کی کوشش کرتے ہیں۔اسی نقطہ پر اسلامی تحریکات بھی چل رہی ہیں! یہ مغرب کا اثر بھی ہوسکتا ہے۔ہم اپنے اسلام کو کاروبار کے طور پر دیکھ رہے ہیں، جیسے اہل مغرب اپنی کامیابی کو نتیجہ سے ماپتے ہیں۔اگر وہ دن کے آخر میں کچھ منافع نہیں کما رہے، تو ان کے خیال میں کچھ خرابی ہے، اور وہ اس کی درستی کی کوشش کرتے ہیں۔لیکن، ہم اپنی عبادات کو اس طرح نہیں پرکھ سکتے، ہم کوئی کام سرانجام دیتے ہیں تو اس لیے کہ وہ اللہ رب العزت کا حکم ہے' چاہے اس کا نتیجہ بہتر ہو یا بدتر، یہ اللہ کی مرضی ہے۔نتائج ہمارے اختیار میں نہیں''۔

شیخ انوار العولقی رحمہ اللہ

5 ستمبر: دعوت وارشاد کمیشن کے کارکنوں کی دعوت کو لبیک کہتے ہوئے ہرات، قندوز، روزگان اور بادغیس صوبوں میں کمانڈر سمیت 41 اہل کار سرنڈر کر کے مجاہدین سے آملے۔

اور اہلِ افغانستان اپنے سید سے محروم ہوگئے

امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد رحمہ اللہ کی تعزیت میں جبھۃ انصارالدین کا بیان

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

الحمدللّٰہ والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللّٰہ و علیٰ آلہ و صاحبہ و من والاہ۔

اللہ سبحانہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

وَ كَاَيِّنْ مِّنْ نَّبِيٍّ قٰتَلَ ۙ مَعَهٗ رِبِّيُّوْنَ كَثِيْرٌ ۚ فَمَا وَهَنُوْا لِمَآ اَصَابَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ مَا ضَعُفُوْا وَ مَا اسْتَكَانُوْا ؕ وَ اللّٰهُ يُحِبُّ الصّٰبِرِيْنَ۔ وَ مَا كَانَ قَوْلَهُمْ اِلَّآ اَنْ قَالُوْا رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَ اِسْرَافَنَا فِيْٓ اَمْرِنَا وَ ثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَ انْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ۔ فَاٰتٰىهُمُ اللّٰهُ ثَوَابَ الدُّنْيَا وَ حُسْنَ ثَوَابِ الْاٰخِرَةِ ؕ وَ اللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ (آل عمران: ۱۴۵۔ ۱۴۷)

''اور بہت سے نبی ہوئے ہیں جن کے ساتھ ہوکر اکثر اہل اللہ (اللہ کے دشمنوں سے) لڑے ہیں تو جو مصیبتیں ان پر راہ خدا میں واقع ہوئیں ان کے سبب انہوں نے نہ تو ہمت ہاری اور نہ بزدلی کی نہ (کافروں سے) دبے اور خدا استقلال رکھنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔اور (اس حالت میں) ان کے منہ سے کوئی بات نکلتی تو یہی کہ اے پروردگار ہمارے گناہ اور زیادتیاں جو ہم اپنے کاموں میں کرتے رہے ہیں معاف فرما اور ہم کو ثابت قدم رکھ اور کافروں پر فتح عنایت فرما۔تو اللہ نے ان کو دنیا میں بھی بدلہ دیا اور آخرت میں بھی بہت اچھا بدلہ دے گا اور اللہ نیکوکاروں کو دوست رکھتا ہے''۔

وہ امتِ مسلمہ کی تاریخ کا ایک عظیم اور یادگار دن ہے جس دن امارتِ اسلامی افغانستان کے امیر، امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد رحمہ اللہ، اپنی ساری زندگی دین الٰہی کی نصرت اور شریعتِ رب العالمین کی تمکنت کے لیے قربانیاں اور آزمائشیں برداشت کرتے ہوئے اپنے عمل سے اپنے قول کی تصدیق کرکے رحلت فرگئے۔

ملا محمد عمر رحمہ اللہ امت مسلمہ کی تاریخ کا ایک سنہری باب رقم کرکے رخصت ہوئے جسے آنے والی نسلیں یاد رکھیں گی اور یقیناً تاریخ میں ان کا نام عظیم فاتحین کے باب میں لکھا جائے گا اور ان کو اس صدی کے مجدد کے طور پر یاد کیا جائے گا۔ ۱۹۲۲ء میں خلافت عثمانیہ کے سقوط کے بعد انہیں اور ان کے طالبان کو ہی یہ شرف حاصل ہوا کہ انہوں نے نہ صرف تحریک چلائی بلکہ اللہ سبحانہ تعالیٰ نے انہیں یہ توفیق بھی بخشی کہ انہوں نے ایک ایسی امارت قائم کی جس میں شریعت کی حاکمیت تھی، اس کی بنیاد عدل وشوریٰ پر تھی اور اس میں مسلمانوں کا خون اور عصمت محفوظ تھی۔بلاشبہ یہ ان کے کارناموں میں سب سے عظیم کارنامہ ہے۔ملا محمد عمر رحمہ اللہ اس صدی میں امت کے ان چند عظیم رجال میں سے تھے جنہوں نے اس دین کی نصرت اور شریعت کی بالادستی کا بوجھ اپنے کندھوں پر اٹھایا اور اپنے عمل سے یہ ثابت کیا کہ آخرت اس دنیا سے کہیں زیادہ قیمتی ہے اور اپنا سب کچھ اس اخروی کامیابی کے لیے لگا دیا (نحسبہ کذالک)۔اللہ سبحانہ تعالیٰ نے بھی پھر ان کے ذریعے دینِ متین اور کلمہ توحید کو سربلندی عطا فرمائی۔یہ امت جس نے ملا محمد عمر رحمہ اللہ، ان کے احباب اور قائدین جہاد پیدا کیے وہ آج بھی ان کے مثل پیدا کرنے پر قادر ہے۔جو اس دین کے رستے میں اپنے خون کا آخری قطرہ تک بہا دیں۔بلکہ اللہ کے فضل سے آج امت کے اندر ایک پوری نسل پیدا ہوچکی ہے جس نے امت کی نشاۃِ ثانیہ کا بیڑہ اپنے کندھوں پر اٹھا لیا ہے اور صلیبیوں کو ہماری سرزمینوں سے نکال کر امت کی عظمت رفتہ بحال کرنے کے لیے کوشاں ہے۔

ملا عمر رحمہ اللہ امت مسلمہ کو یہ درس دے گئے کہ عقائد ونظریات صرف زبانی جمع خرچ سے زندہ نہیں ہوتے، نہ ہی صرف اعمال ومعمولات سے نصرتِ دین کا حق ادا ہوتا ہے اسی طرح سربلندی صرف تمناؤں اور خواب دیکھنے سے حاصل نہیں ہوتی۔ ملا محمد عمر رحمہ اللہ نے روس کے خلاف جہاد میں شرکت کی اور اس کو بلادِ خراسان سے نکال باہر کیا پھر امریکہ اور اس کے صلیبی اتحادیوں کے خلاف اسی تاریخ کو دہرایا، اس سارے سفر میں کبھی بھی ان کی عزیمت میں سستی اور ہمت میں ضعف نہیں آیا، انہوں نے قوت کا جواب قوت اور قتال کے مقابلے میں قتال کیا یہاں تک اللہ سبحانہ تعالیٰ نے ان کو ان کے دشمنوں پر غالب کردیا۔

اس بیان کے آخر میں ہم امت مسلمہ بالخصوص اپنے اہلِ خراسان اور امارتِ اسلامی افغانستان کے ساتھیوں سے سیدِ افغانستان ملا محمد عمر رحمہ اللہ کی رحلت پر تعزیت کرتے ہیں اور اللہ سبحانہ تعالیٰ سے دعا گو ہیں کہ ہمیں، آپ کو اور ساری امت کو صبر وثبات کے ساتھ نصرتِ دین اور جہاد کی راہ پر گامزن رکھے۔

و آخر دعوانا ان الحمدللہ رب العالمین

جبھۃ انصارالدین۔شوال ۱۴۳۶ھ

☆☆☆☆☆

اللہ سبحانہ تعالیٰ کی شریعت کی حاکمیت کی عملی مثال قائم کر کے دکھادی

اجنادِ قوقاز کی طرف سے امارتِ اسلامی افغانستان کے نام تعزیتی پیغام

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

ان الحمد للّٰہ ۔نحمدہ و نستعینہ و نستغفرہ و نتوب الیہ ،و نعوذ باللّٰہ من شرور انفسنا و من سیئات اعمالنا،من یھدہ اللّٰہ فلامضل لہ ومن یضللہ فلا ھادی لہ۔ونشھد ان لاالہ الا اللّٰہ وحدہ لاشریك لہ و نشھد ان محمدا عبدہ و رسولہ۔صلی اللّٰہ علیہ وعلیٰ آلہ و اصحابہ وسلم تسلیما کثیرا۔ امابعد:

ہم امتِ مسلمہ سے اس کے عظیم مجاہد اور امیر ملا محمد عمر رحمہ اللہ کی رحلت پر تعزیت کرتے ہیں اور اللہ سبحانہ تعالیٰ سے دعا گو ہیں کہ انہیں، عالمِ کفر کے خلاف سالہا سال برسرِ پیکار رہنے اور اس راستے میں عظیم قربانیاں پیش کرنے پر بہترین اجر عطا فرمائے اور اپنے سایہ رحمت اور جنتِ فردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے۔

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

وَ مَا کَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تَمُوْتَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰہِ کِتٰبًا مُّؤَجَّلًا وَ مَنْ یُّرِدْ ثَوَابَ الدُّنْیَا نُؤْتِہٖ مِنْھَا وَ مَنْ یُّرِدْ ثَوَابَ الْاٰخِرَۃِ نُؤْتِہٖ مِنْھَا وَ سَنَجْزِی الشّٰکِرِیْنَ .وَ کَاَیِّنْ مِّنْ نَّبِیٍّ قٰتَلَ مَعَہٗ رِبِّیُّوْنَ کَثِیْرٌ فَمَا وَھَنُوْا لِمَآ اَصَابَھُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَ مَا ضَعُفُوْا وَ مَا اسْتَکَانُوْا وَ اللّٰہُ یُحِبُّ الصّٰبِرِیْنَ۔ وَ مَا کَانَ قَوْلَھُمْ اِلَّآ اَنْ قَالُوْا رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَ اِسْرَافَنَا فِیْٓ اَمْرِنَا وَ ثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَ انْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ۔ فَاٰتٰھُمُ اللّٰہُ ثَوَابَ الدُّنْیَا وَ حُسْنَ ثَوَابِ الْاٰخِرَۃِ وَ اللّٰہُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ (ال عمران ۱۴۵۔ ۱۴۷)

’’اور کسی شخص میں طاقت نہیں کہ اللہ کے حکم کے بغیر مرجائے (اس نے موت) کا وقت مقرر کر کے لکھ رکھا ہے اور جو شخص دنیا میں (اپنے اعمال) کا بدلہ چاہے اس کو ہم یہیں بدلہ دیں گے اور جو آخرت میں طالب ثواب ہو اس کو وہاں اجر عطا کریں گے اور ہم شکر گزاروں کو عنقریب بہت (اچھا) صلہ دیں گے۔اور بہت سے نبی ہوئے ہیں جن کے ساتھ ہو کر اکثر اہل اللہ (خدا کے دشمنوں سے) لڑے ہیں تو جو مصیبتیں ان پر راہ خدا میں واقع ہوئیں ان کے سبب انہوں نے نہ تو ہمت ہاری اور نہ بزدلی کی نہ (کافروں سے) دبے اور اللہ استقلال رکھنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔ اور (اس حالت میں) ان کے منہ سے کوئی بات نکلتی تو یہی کہ اے پروردگار ہمارے گناہ اور زیادتیاں جو ہم اپنے کاموں میں کرتے رہے ہیں معاف فرما اور ہم کو ثابت قدم رکھ اور کافروں پر فتح عنایت فرما‘ تو اللہ نے ان کو دنیا میں بھی بدلہ دیا اور آخرت میں بھی بہت اچھا بدلہ دے گا اور اللہ نیکو کاروں کو دوست رکھتا ہے‘‘۔

بلاشبہ موت برحق ہے اور ہمارا پختہ ایمان ہے کہ کائنات میں صرف ایک اللہ وحدہ لاشریک کی ذات ہے جسے موت نہیں آئے گی اس کے علاوہ ہر جن وانس کو موت کا مزہ چکھنا ہے، حتیٰ کہ سید ولد آدم اور اللہ کی مخلوق میں افضل ترین ہستی محمد بن عبداللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اس مرحلے سے گزرے اور مقررہ وقت پر اس دارِفانی سے رحلت فرما گئے۔

ملا محمد عمر مجاہد رحمہ اللہ امتِ مسلمہ کے ایک مخلص رہ نما اور عظیم قائد تھے جنہوں نے انتہائی مشکل حالات میں پرچمِ اسلام کو سربلند کیا اور کامل اسلامی نظام اور سیاستِ شریعہ کے اصول وضوابط کی تجدید و تاسیس کی۔ان کے ہاتھوں نہ صرف اللہ سبحانہ تعالیٰ نے افغانستان کے اہلِ ایمان کو اسلامی نظام کی عظیم نعمت سے نوازا بلکہ انہوں نے ساری دنیا کو بھی اللہ سبحانہ تعالیٰ کی شریعت کی حاکمیت کی عملی مثال قائم کر کے دکھادی۔

امیرِ عام اجنادِ قوقاز

☆☆☆☆☆

’’واضح رہے کہ زمین کے سینے پر اسلامی معاشرے کا قیام مسلمانوں کے لیے اسی طرح ضروری ہے جس طرح انسانوں کے لیے ہوا اور پانی۔اور یہ دارالسلام جہاد کے نعروں اور عمل کو ساتھ ساتھ لے کر چلنے والی اور معرکوں میں کشت وخون کے بازار گرم کرنے والی کسی منظّم تحریک کے بغیر قائم نہیں ہوسکتا اور کوئی تحریکِ اسلامی ’’عام عوامی جہاد‘‘ کے بغیر اسلامی معاشرے کے قیام اور دارالسلام کی تشکیل کا فرض ادا نہیں کرسکتی۔اس تحریک کی مثال جو اس عوامی جہاد کا دھڑکنے والا دل ہوگی اور سوچنے والی فکر، اس چھوٹے سے سٹارٹر کی سی ہوتی ہے جو اپنے ذرا سے شعلے سے بڑی بڑی موٹریں چلا دیتا ہے۔یہ تحریکِ اسلامی اس عظیم امت کو ابتدائی قوت فراہم کرے گی اور اس کی بنیادوں میں خیر اور نیکی کے بیج بوئے گی‘‘۔

(شیخ عبداللہ عزام رحمہ اللہ)

5 ستمبر: صوبہ پکتیکا............ضلع وازیخوا............مجاہدین کے حملوں میں 3 چوکیاں فتح............10 اہل کار ہلاک............7 ٹینک بھی تباہ

آپؒ نے کسی دنیاوی طاقت کی رضا کے لیے اپنے دین یا جہاد پر سمجھوتہ نہیں کیا

جماعت جیش الاسلام فلسطین کا تعزیتی بیان

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

وَ مَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تَمُوْتَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ كِتٰبًا مُّؤَجَّلًا وَ مَنْ یُّرِدْ ثَوَابَ الدُّنْیَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا وَ مَنْ یُّرِدْ ثَوَابَ الْاٰخِرَةِ نُؤْتِهٖ مِنْهَا وَ سَنَجْزِی الشّٰكِرِیْنَ ـ وَ كَاَیِّنْ مِّنْ نَّبِیٍّ قٰتَلَ مَعَهٗ رِبِّیُّوْنَ كَثِیْرٌ فَمَا وَهَنُوْا لِمَاۤ اَصَابَهُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَ مَا ضَعُفُوْا وَ مَا اسْتَكَانُوْا وَ اللّٰهُ یُحِبُّ الصّٰبِرِیْنَ۔

''اور کسی شخص میں طاقت نہیں کہ خدا کے حکم کے بغیر مر جائے (اس نے موت) کا وقت مقرر کر کے لکھ رکھا ہے اور جو شخص دنیا میں (اپنے اعمال) کا بدلہ چاہے اس کو ہم یہیں بدلہ دیں گے اور جو آخرت میں طالب ثواب ہو اس کو وہاں اجر عطا کریں گے اور ہم شکر گزاروں کو عنقریب بہت (اچھا) صلہ دیں گے۔ اور بہت سے نبی ہوئے ہیں جن کے ساتھ ہو کر اکثر اہل اللہ (خدا کے دشمنوں سے) لڑے ہیں تو جو مصیبتیں ان پر راہ خدا میں واقع ہوئیں ان کے سبب انہوں نے نہ تو ہمت ہاری اور نہ بزدلی کی نہ (کافروں سے) دبے اور اللہ تعالیٰ استقلال رکھنے والوں کو دوست رکھتا ہے''۔

ہم نے مومن اور اللہ کی قضا و تقدیر پر راضی قلوب کے ساتھ قائدین جہاد فی سبیل اللہ میں سے ایک عظیم قائد، امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد رحمہ اللہ کی وفات کی خبر سنی۔ جنہوں نے اپنی زندگی کے آخری دن تک اعلائے کلمۃ اللہ کے لیے جہاد کیا۔ جو امت اسلامیہ کے مجاہد بیٹوں کے معاون و محافظ تھے۔ اس راستے میں انہوں نے اپنا سب کچھ قربان کر دیا اور کچھ بھی بچا کر نہیں رکھا۔ ہم جماعت جیش الاسلام فلسطین' بالعموم امت اسلامیہ اور بالخصوص ان کے مخلص خاندان کو تعزیت پیش کرتے ہیں اور ان کے ساتھ اس پر فخر کرتے ہیں کہ آج بھی امت مسلمہ میں ایسے باعمل، عالم مجاہد شیوخ موجود ہیں۔

ایک ایسے دور میں جب اسلام سے نام نہاد نسبت رکھنے والے کئی جہادی قائدین نے چند مادی مفادات اور طاغوتِ عصر امریکہ کی خوشنودی کے لیے اپنے دین و ایمان کا سودا کر دیا۔ جب کہ امیر المومنین رحمہ اللہ نے نوعمری میں جہاد شروع کیا اور اسی جہادِ مقدس کے سایہ میں سن کبر کو پہنچ گئے لیکن کسی موقع پر بھی کسی دنیاوی طاقت کی رضا کے لیے اپنے دین یا جہاد پر سمجھوتہ نہیں کیا۔ جیسا کہ روس کے خلاف جہاد میں شریک ہوئے اور اس کے بھاگنے تک جہاد کرتے رہے، پھر امریکہ کی یلغار کے خلاف جہاد میں شریک رہے اور اس کی شکست تک پیہم لڑتے رہے۔ سب سے بڑھ کر اللہ سبحانہ تعالیٰ نے ان کو امارتِ اسلامیہ کے قیام اور نفاذِ شریعت کی سعادت سے نوازا اور زندگی کے آخری ایام میں انہیں [دشمنانِ دین کی ہزیمت کے نتیجے میں] ایسی عزت اور توقیر عطا ہوئی جو اکثر لوگوں کو جوانی میں بھی نہیں ملتی۔ اللہ سبحانہ تعالیٰ ان پر ڈھیروں رحمتیں نازل فرمائے، شہدا کے زمرے میں قبول کرے اور فردوسِ اعلیٰ میں جگہ عطا فرمائے۔

جماعت جیش الاسلام فلسطین

۱۵ شوال ۱۴۳۶ھ

☆☆☆☆☆

آپؒ مجاہدین بھائیوں کے ساتھ وفا کا ایک عمدہ نمونہ تھے

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للّٰہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علیٰ خاتم الانبیاء و المرسلین والعاقبۃ للمتقین ولاعدوان الا علی الظالمین،المبتدعۃ والمشرکین۔ امابعد۔

مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَیْهِ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَ مِنْهُمْ مَّنْ یَّنْتَظِرُ وَ مَا بَدَّلُوْا تَبْدِیْلًا (الاحزاب ـ ۲۳)

''مومنوں میں کتنے ہی ایسے شخص ہیں کہ جو اقرار انہوں نے اللہ سے کیا تھا اس کو سچ کر دکھایا تو ان میں سے بعض ایسے ہیں جو اپنی نذر سے فارغ ہو گئے اور بعض ایسے ہیں کہ انتظار کر رہے ہیں اور انہوں نے (اپنے قول کو) ذرا بھی نہیں بدلا''۔

ہمیں الشیخ المجاہد ملا محمد عمر رحمہ اللہ کی وفات کی خبر پہنچی۔ بلاشبہ وہ اللہ سبحانہ تعالیٰ، اس کے دین اور اہلِ ایمان کی ولایت، دنیا کی فانی متاع سے زہد اور بے رغبتی اور اپنے مجاہد بھائیوں کے ساتھ وفا کا ایک عمدہ نمونہ تھے۔ ہمارا ان کے بارے میں ایسا ہی گمان ہے اور ہم اللہ سبحانہ تعالیٰ کے سامنے کسی کی پاکی بیان نہیں کرتے اور اللہ سے دعا گو ہیں کہ انہیں شہدا کے زمرے میں قبول کرے اور جنت میں صدیقین، شہدا اور صالحین کا ساتھ نصیب کرے، بلاشبہ وہ بہترین رفاقت ہے۔

وصلی اللّٰہ علی نبینا محمد وعلیٰ آلہ وصحبہ وسلم ـ

الشیخ ابو وائل عبدالوھاب بن محمد السلطان

امیر جماعت انصار السنۃ، ۱۸ شوال ھ ۱۴۳۶۔

6 ستمبر: صوبہ ہلمند ....موسیٰ قلعہ، مارجہ، ناد علی، خانشین اور کجہ کی اضلاع.................. کٹھ پتلی فوجوں اور پولیس اہل کاروں پر مجاہدین کے حملے میں 21 اہل کار..............4 ٹینک بھی تباہ

امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد رحمہ اللہ کے متعلق معاصر کالم نگاروں کے تاثراتی کالم

[حضرت امیر المومنین رحمہ اللہ کے عالی کردار کے، اپنے ہوں یا پرائے حتیٰ کہ بدترین سیکولر عناصر چاہے وہ کالم نگار ہوں یا تجزیہ کار، سبھی معترف ہیں۔ حضرت امیر المومنین رحمہ اللہ کے متعلق بہت سے کالم نگاروں نے اپنی آرا کا اظہار کیا، جنہیں ذیل میں پیش کیا جا رہا ہے۔ یہ کالم نگار مروجہ اور عصری ذرائع ابلاغ ہی سے وابستہ ہیں اور اسی ''دجالی دنیا'' کے باسی ہیں لہٰذا اس یاددہانی کے ساتھ مذکورہ اقتباسات نذرِ قارئین کر رہے ہیں کہ ان کالم نگاروں کی دیگر آرا سے ادارے کا اتفاق قطعاً ضروری نہیں۔]

''اس دور میں بھی آپ کو ملا محمد عمر کے بارے میں گفتگو کرنے، لکھنے والے اور تبصرے کرنے والے اکثریت میں ایسے ملیں گے جن کی ان سے زندگی بھر کبھی ملاقات تک نہیں ہوئی۔ جب کہ طالبان کے افغانستان میں چھ سالہ سنہری دور پر لکھنے والوں کی بھی اکثریت ایسی ہے جنہوں نے کبھی بھی تورخم یا اسپین بلدک کے دوسری جانب قدم نہیں رکھا، جنہیں افغانستان میں بولنے والی ایک زبان بھی نہیں آتی، جن کے تجزیات عالمی اخبارات کے تراشوں، تعصب کی ملاوٹ سے بھرپور تحریروں اور من گھڑت خفیہ رپورٹوں پر مبنی ہوتے ہیں۔

ملا محمد عمر، قندھار کے ایک کچے گھر کے چھوٹے سے کمرے سے چھ سال تک افغانستان کو ایک پرامن اور خوش حال ملک میں بدلنے اور پندرہ سال دنیا کی چالیس کے قریب عالمی طاقتوں سے تن تنہا لڑنے والا مرد مجاہد۔ کیا آج ایسا تصور اس کے بارے میں پاکستان میں پایا جاتا ہے۔ کیا ہمارا میڈیا اور اس پر جلوہ گر ہونے والے تجزیہ نگار اور مورخین سچ بولتے ہیں۔ تعصب اور نفرت نے جھوٹ ان کی زبانوں پر جاری کر رکھا ہے۔ لیکن کوئی تو سچ بولے، کوئی تو یہ بتائے کہ ۱۹۹۵ء سے ۲۰۰۰ء تک اس کا اگر چمن، پشین، لورالائی، ژوب، پشاور، مردان، سوات یا پاکستان کے کسی بارڈر کے قریبی شہر جانے کا اتفاق ہوا تھا تو اس نے سرحد کے اس پار سے ملا محمد عمر اور طالبان کے حکومتی انصاف کی خوشبو ضرور محسوس کی ہوگی۔

تجزیہ نگار جو چاہے کہہ لیں، طاقت کے پجاری بے شک اسے ایک جھوٹی، لغو اور بے بنیاد کہانی کے ذریعے امریکہ اور آئی ایس آئی کی تخلیق کہہ لیں لیکن بلوچستان کے اس خطے کے رہنے والے ہزاروں لوگوں کو وہ وقت اب بھی یاد ہے کہ ایک صبح ملا محمد عمر نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ میں نے خواب میں سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے جو مجھ سے کہہ رہے ہیں کہ اٹھو جہاد شروع کرو اور امن قائم کرو، اللہ تمہیں نصرت دے گا۔

اس کے بعد اس خطے کے میرے جیسے لاکھوں لوگ جانتے ہیں کہ کیسے ملا محمد عمر نے قندھار میں موجود سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے جبہ مبارک کو نکالا اور پھر کس طرح لوگوں نے جوق در جوق اس جبہ مبارک کو سامنے رکھتے ہوئے ملا محمد عمر کے ہاتھ پر بیعت کی۔ اس کے بعد رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دی گئی بشارت کا وقت آیا۔

ایک گولی چلائے بغیر قندھار کی تمام فوج نے ملا محمد عمر کے سامنے ہتھیار ڈال دیے۔ اس کی نصرتوں کا ایک سلسلہ ہے۔ جب طالبان افغانستان میں قوت کے طور پر مستحکم ہو گئے۔ **اسپن بولدک جیسی منڈی جہاں اربوں کا کاروبار تھا وہاں لوگ دکانیں کھلی چھوڑ کر نماز پڑھنے جاتے تھے''۔**

[مرد درویش، مرد قلندر: از اوریا مقبول جان]

....

''ملا محمد عمر کی زندگی اور موت کی اصل کہانی ابھی تک سامنے نہیں آئی۔ ان کے طاقت ور دشمنوں نے ان کے سر کا انعام ۱۰ ملین ڈالر مقرر کیا لیکن وہ اپنے ڈالروں اور ماڈرن ٹیکنالوجی کے ذریعے ملا محمد عمر کا کھوج نہ لگا سکے اور آج بند کمروں میں ایک دوسرے کے سامنے یہ اعتراف کرنے پر مجبور ہیں کہ ملا محمد عمر کو ہتھکڑیاں لگانے یا میزائل حملے میں ان کی موت کا اعلان کرنے کا خواب حقیقت نہ بن سکا۔ ملا محمد عمر کی زندگی ان کے دشمنوں کی شکست تھی اور ان کی موت بھی ان کے طاقتور دشمنوں کی شکست کا اعلان تھی۔ سوچنے کی بات یہ ہے کہ امریکہ کو مطلوب ایک مفرور شخص نے دنیا کے سامنے آئے بغیر طالبان کو اتنا مضبوط کیسے کر دیا کہ امریکہ ان کے ساتھ مذاکرات پر آمادہ ہو گیا؟ امریکی تھنک ٹینک بروکنگز انسٹی ٹیوٹ کی ایک حالیہ تحقیق کے مطابق ۲۰۰۱ء کے بعد سے لے کر اب تک ۲۰۱۵ء افغانستان میں اتحادی افواج کے لیے مشکل ترین سال تھا کیونکہ طالبان کے حملے افغانستان کے جنوب سے شمال تک کونے کونے میں پھیل رہے ہیں۔ ایک طرف افغانستان کے زمینی حقائق ہیں۔ دوسری طرف ملا محمد عمر اور طالبان کے متعلق افواہوں کا طوفان ہے۔ امریکہ نے افواہوں کے ذریعہ عالمی میڈیا میں پروپیگنڈے کی جنگ کامیابی سے لڑی ہے لیکن ملا محمد عمر افواہوں کی بجائے ایک زمینی حقیقت بن کر امریکیوں کے سامنے ڈٹے رہے''۔

6 ستمبر: پکتیا اور پکتیکا صوبے.........فوجی مرکز اور چوکیوں پر مجاہدین کے حملے.........43 اہل کار ہلاک......... 63 زخمی.........عملیات میں گاڑیاں اور بڑی مقدار میں اسلحہ بھی غنیمت

[ملامحمد عمر،افواہ اور حقیقت:از حامد میر]

....

''وہ عجیب بھی تھے اور غریب بھی۔ملامحمد عمر مجاہد پانچ سال تک افغانستان کے ایسے حکمران رہے کہ ان کے حکم سے سرتابی کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا تھا اور انیس سال تک تحریک طالبان کے سربراہ رہے لیکن ایسے عالم میں دنیا سے رخصت ہوئے کہ ذاتی گھر کے مالک تھے اور نہ افغانستان یا دنیا کے کسی اور ملک کے کسی بینک میں اکاؤنٹ رکھتے تھے۔اس تناظر میں انہیں دنیوی لحاظ سے غریب ترین شخص کہا جاسکتا ہے۔عجیب اس لیے تھے کہ بولنے کے شوقین تھے،نمود ونمائش کے اور نہ خود نمائی کے۔''امیر المومنین'' ہوکر بھی وہ مجمع کے سامنے آنے اور تقریر کرنے سے گریز کرتے تھے۔تصویر کو حرام بھی سمجھتے تھے اور کسی کو اپنی تصویر اتارنے بھی نہیں دیتے تھے۔حکمران بنے تو کابل کے پرشکوہ قصر صدارت میں قیام کی بجائے قندھار میں ہی اپنی سابقہ رہائش گاہ میں قیام پر قناعت کی۔کم گو ہوکر بھی کمال کی حس مزاح کے حامل تھے۔یوں وہ عجیب تھے۔ملا اختر منصور اور ان کے ساتھ معاملے سے باخبر چار پانچ رہنما یہ دعویٰ کررہے ہیں کہ ملامحمد عمر نے اپنی زندگی میں کمانڈ ان کو سونپی تھی اور یہ کہ ان کی مشاورت سے یہ فیصلہ ہوا تھا کہ حالات کی نزاکت کے پیش نظر ان کی رحلت کو پوشیدہ رکھا جائے گا۔گویا اللہ کے اس بندے نے اپنی تدفین کو بھی شان و شوکت کی بجائے خاموشی کے ساتھ کرنا پسند کیا۔یہی وجہ ہے کہ میں ملامحمد عمر کی شخصیت اور کردار کے بارے میں تبصرہ کرتے وقت عجیب الجھن کا شکار ہوجاتا ہوں۔ان کا جذبہ، توکل اپنی مثال آپ تھا۔ان کے فقر اور سادگی پر مرمٹنے کو جی چاہتا تھا۔اپنے نظریے اور سوچ کے لیے ہر طرح کی قربانی پر جس طرح وہ ہمہ وقت آمادہ رہتے تھے،ہم جیسے گناہ گار اس کا سوچ بھی نہیں سکتے۔ایک شخص پانچ سال تک افغانستان کا بلاشرکت غیرے حکمران رہے اور اپنے ملک سے باہر قدم رکھنا یا پھر کسی عالمی شخصیت کے ساتھ تصویر بنانا بھی گوارا نہ کرے،کوئی حکمران بننے کے بعد ہی اندازہ کرسکتا ہے کہ یہ کتنا مشکل بلکہ ناممکن کام ہے''۔

[آہ ملامحمد عمر مجاہد،سلیم صافی]

....

''ملاعمر کو پوری زندگی میں صرف دو ماحول میسر آئے۔ایک خالص دینی تعلیم کا،دوسرا خالص جہاد کا عملی میدان۔اللہ تعالیٰ نے ملامحمد عمر کو ایک طرف تو خالص دینی و جہادی اور دیہاتی ماحول سے نوازا،دوسری طرف ان کو بیرونی دنیا،مروجہ سیاست،دین کے نام پر بے شمار ہلڑ بازیوں،اغیار کے نظام اور بے دین معاشروں کی آلودگیوں سے پاک رکھا۔یہی وجہ ہے کہ ملاعمر کے ذہن میں اسلام کا وہی نقشہ محفوظ رہ گیا جو قرآن وحدیث میں صاف صاف موجود ہے اور جو خلافت راشدہ میں سرکاری قانون کے طور پر رائج رہا''۔

[خدا رحمت کنند ایں عاشقانِ پاک طینت را!!،از انور یوسف]

....

''یک قطبی دنیا میں افغانوں کی زوردار اور جان دار مزاحمت کے ایک افسانوی کردار ملامحمد عمر اب دنیا میں نہیں رہے۔ملامحمد عمر جنہوں نے اپنے نام کے ساتھ مجاہد کا لاحقہ پسند کیا اور ان کے پیروکاروں کی ایک وسیع جمعیت نے جنہیں امیر المومنین کا خطاب دیا،اٹھارہ برس تک بالعموم دنیا اور بالخصوص افغانستان کے خونیں منظر پر چھائے رہے۔کبھی ایک عالم مسلح جنگ جو کی حیثیت میں تو کبھی منقسم افغانستان میں اپنی ملیشیا کی قائم کردہ حکومت کے سربراہ کی حیثیت سے،کبھی گوشہ نشین مزاحمت کار اور کبھی دنیا کی سب سے بڑی عسکری طاقت امریکہ اور سب سے بڑے عسکری اتحاد ناٹو کو تگنی کا ناچ نچاتے ہوئے،وہ ہمیشہ عالمی ذرائع ابلاغ کا موضوع بنے رہے۔امریکہ کے انتہائی مطلوب عرب کمانڈر اسامہ بن لادن کی میزبانی کے ذریعے ملاعمر نے کانٹوں بھری راہ کا انتخاب کیا۔اس اقدام نے نا صرف خود ان کے لیے بلکہ افغانستان کی مملکت اور افغانستان کے درماندہ نصیب عوام کے لیے ابتلا و آزمائش کا ایک نہ ختم ہونے والا سلسلہ شروع کیا۔امریکہ اور نیٹو نے کارپٹ بمبنگ کی اصطلاح کو عملی جامہ پہناتے ہوئے افغانستان کو تاخت وتاراج کیا۔اس وقت یہ بات عام تھی کہ طالبان نے امریکہ کے بگڑے ہوئے تیور بھانپتے ہوئے شہروں اور آبادیوں سے خاموش انخلا کرکے پہاڑوں اور جنگلوں میں پھیل جانے کی حکمت عملی تیار کی۔کہا گیا کہ ملاعمر نے قندھار میں اپنے دفتر سے پلو جھاڑا اور موٹر سائیکل پر بیٹھ کر دور دراز علاقے کا رُخ کیا۔سال ڈیڑھ سال تک امریکی اور نیٹو فوجی حیران رہے کہ طالبان کے نام سے منظم ایک بھاری بھرکم ملیشیا سلیمانی ٹوپیاں پہن کر کہاں چلی گئی؟اسے زمین نگل گئی یا آسمان کھا گیا؟یہ وہ عبوری عرصہ تھا جس میں ملامحمد عمر کی قیادت میں طالبان دوبارہ منظم ہوکر ایک خوف ناک مزاحمت کی تیاری کرتے رہے۔ملامحمد عمر کی قیادت میں نیٹو اور امریکہ کے خلاف مزاحمت شروع ہوئی اور ملاعمر اس جنگ کا مرکزی اور افسانوی کردار رہے۔ڈیزی کٹر بم،کروز میزائل اور دشتِ لیلیٰ کے عقوبت خانے کچھ بھی افغان تحریک مزاحمت کا زور کم نہ کرسکے''۔

[افغانستان!ملاعمر کے بغیر؟۔از عارف بہار]

....

''اللہ تعالیٰ کے پیارے ملامحمد عمر مجاہد اللہ تعالیٰ کو پیارے ہوگئے۔دنیا سب نے چھوڑنی ہے لیکن دنیا کو ہلا کر خود سکون سے دنیا چھوڑنے والے صدیوں بعد آیا کرتے ہیں۔امریکہ برطانیہ سمیت چوٹی کے تقریباً ۵ ممالک اپنی پوری طاقت کے ساتھ امارت اسلامی افغانستان پر حملہ آور ہوئے تو دنیا بھر میں اسلام کے نام لیواؤں کی امیدوں کا مرکز ومحور

6 ستمبر:صوبہ فاریاب.........المار اور قیصار اضلاع.........مجاہدین کے حملوں میں 8 اہل کار ہلاک ....متعدد زخمی

محمد عمر مجاہد ہی تھے، وہ خدائے جبار وقہار کا نمائندہ ملا محمد عمر مجاہد ہی کو سمجھتے تھے، ملا عمر کی جرات اور حوصلہ امت مسلمہ کا سرمایہ تھا، بہری طاقت اور اندھے غرور کا نشہ توڑنے والوں کے سالار اعلیٰ نے گم نام رہ کر نہ صرف مجاہدین کی قیادت کی بلکہ موقع بہ موقع دنیا بھر کے مسلمانوں کا حوصلہ اور ہمت بندھاتے رہے، انہیں مایوس نہیں ہونے دیا۔آج عالم کفر کھسیانی ہنسی ہنس رہا ہے، لیکن ملا عمر مجاہد کے مجاہدین کے ہاتھوں عالم کفر کے جسم کا ایک ایک بال زخمی ہے، یہی نہیں بلکہ امیر المومنین کا لقب اور خطاب پانے والے ملا محمد عمر مجاہد کی چپکے چپکے اور پرسکون رخصتی عالم کفر کے زخموں پر نمک پاشی سے کم نہیں، اللہ کے اس مجاہد کو کوئی فتح نہ کر سکا۔امریکہ اپنے منہ پر تھپڑ رسید کر رہا ہے، برطانیہ اپنے بال نوچ رہا ہے، بھارت اپنی منحوس انگلیاں چبا رہا ہے کہ یہ کیا ہو گیا؟ ہمارے ہاتھ سے یہ شخص کیسے بچ گیا؟ کیا ہم اتنے نکمے ہیں؟ ملا محمد عمر مجاہد سے محبت رکھنے والے مسلمانوں کو اس مجاہد کی جدائی سے زیادہ اس کی خوشی ہے کہ امریکہ کی قیادت میں ناچتی، گاتی، جھومتی جھامتی ساری کفریہ طاقتیں ناک رگڑ رہی ہیں۔

[اللہ کا پیارا، از ندیم تابانی]

....

''کچھ لوگ کبھی نہیں مرتے۔تاریخ کے رومان میں زندہ رہتے ہیں۔اُن کا نام ایک تحریک ہوتا ہے۔وہ اس دنیا کو بناتے بگاڑتے رہتے ہیں جس میں وہ زندہ تک نہیں ہوتے۔ترقی کا جو افسانہ کچھ جدت پسند سناتے رہتے ہیں، اُن کی ترقی کا مطلب ایسے ''دقیانوسی'' لوگوں پر فتح پانے کے لیے پر روز نئے طریقوں کی ایجاد ہوتا ہے۔مگر وہ پھر بھی کامیاب نہیں ہوتے۔پھر اس کے لیے وہ نئے فلسفے تراشتے ہیں۔دنیا کے اصل ''عیاش'' دراصل یہی بیمار ذہن لوگ ہیں۔جن کے ذہن رسا میں اپنی شکست کے نئے نئے فتح مند خیالات پھوٹتے ہیں۔فی الواقع وہ دنیا کی من چاہی تشکیل میں ناکام لوگوں کا ایک ٹولہ ہیں۔دنیا بس ایسے لوگ نہیں ملا عمر جیسے لوگ بناتے ہیں۔اور یہ ملا عمر ایسے لوگ ہوتے ہیں جو اپنی موت سے مر نہیں پاتے۔ابھی ہم مصنوعی حالات میں غیر حقیقی نتائج کے عارضی دور میں جیتے ہیں، ابھی کچھ دیر ہے، ابھی یہ بات سمجھنے میں کچھ دیر ہے۔۔۔''

[تجھے اے عمر مبارک! یہ حیاتِ جاودانہ، از محمد طاہر]

....

''انسانی تاریخ میں لوگ ہمیشہ سے بہادروں کو پسند کرتے ہیں، اس بات سے فرق نہیں پڑتا کہ بہادر شخص کا تعلق کس مذہب یا نسل سے ہے۔اسلامی تاریخ میں کئی نام ور اور بڑے شہنشاہ گزرے ہیں لیکن تاریخ کے اوراق میں زندہ وہی رہے جو دلیر، نڈر اور بہادر تھے اور ملا عمر صاحب میں یہ تمام خصوصیات' اور بہت سی خوبیوں کی طرح اعلیٰ درجے پر موجود تھیں۔تاریخ حریت پسندوں اور عزیمت کے راستے پر چلنے والوں کے نغمے ہمیشہ سناتی ہے، مزاحمت کرنے والے لوگوں کے دلوں میں صدیوں نہیں ہزاروں سال زندہ رہتے ہیں۔ملا عمر جس قافلے کے سپاہی تھے، اس قافلے میں بے شمار ایسے مجاہد گزرے ہیں جو مزاحمت کی علامت تھے۔یہ سلسلہ ابراہیمؑ اور موسیٰؑ سے شروع ہو کر سیدنا حسینؓ تک پہنچتا ہے اور وہاں سے صلاح الدین ایوبی سے ملتے ہوئے نجانے کتنے دلیروں کو ساتھ لیے ملا عمر تک آتا ہے''۔

[مجاہد اسلام خدا حافظ، از احمد اعوان]

....

''ملا محمد عمر مجاہد نے تاریخ انسانی میں نئی مثال قائم کر دی۔ایک خاک نشین نے حکمران ہوتے ہوئے اتنی سادہ زندگی گزاری کہ دورِ اسلاف سے ہی اس کی مثال مل سکتی ہے۔خود کو ''خدا'' سمجھنے والوں سے ملا محمد عمر نے اپنے کندھے پر رکھی چادر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تھا: ''میرے نزدیک میرے کندھے پر رکھی چادر کی قدر و اہمیت میری حکومت سے زیادہ ہے، میں اس سے کتنے کام لیتا ہوں...... یہ مجھے گرمی سردی میں کام دیتی ہے، میری حفاظت کرتی ہے، مجھے آرام مہیا کرتی ہے، اپنے دامن کو میرے لیے پھیلا کر بیٹھنے اور نماز تک ادا کرنے کا موقع فراہم کرتی ہے۔حکومت تو میرے لیے اس چادر جتنی اہمیت بھی نہیں رکھتی''۔یہ کہہ کر اُنہوں نے وہی چادر کندھے پر رکھی اور نامعلوم منزل کی طرف روانہ ہو گئے۔امریکہ نے ان کے سر کی قیمت لاکھوں ڈالر مقرر کی، اقوام متحدہ سے ان کے اور ان کی تنظیم کے خلاف قرار دادیں منظور کروائیں۔پھر ایٹم بم کے بعد سب سے خطرناک بم ڈیزی کٹر بارش کی طرح برسانے شروع کیے۔امریکہ کے ساتھ ۴۵ کے لگ بھگ طاقت ور ملک بھی تھے، یہ سبھی طاقت کے نشے میں چور ایک طرف، جب کہ نہتے افغان دوسری طرف تھے۔امریکہ نے ملا عمر اور ان کے ساتھیوں تک پہنچنے کے لیے ساری صلاحیت اور قوت آزمالی لیکن ۱۴ سال میں ان کی گرد کو بھی نہ پہنچ سکا''۔

[ملا محمد عمر مجاہد کا لازوال سفرِ عزیمت۔از علی عمران شاہین]

☆☆☆☆☆

''امریکی اور مغربی اقوام کی مثال اس شخص کی سی ہے جو سفید لباس زیب تن کیے ایک بھیڑ کو ذبح کر رہا ہو۔وہ چاہتا ہے کہ ذبح ہونے کے عمل کے دوران، بھیڑ پھڑ پھڑانے سے مکمل اجتناب کرے، اور اگر وہ مزاحمت میں اپنی ٹانگیں چلاتی ہے، تو وہ ایک غیر مہذب بھیڑ ہے۔یہ امریکی ہمیں بے عزت کرنا چاہتے ہیں اور جواب میں توقع رکھتے ہیں کہ ہم مسکرائیں۔اور اگر ہم مسکرانے سے انکار کریں تو ہم ''شدت پسند'' ہیں''۔

شیخ عبد اللہ عزام رحمہ اللہ

7 ستمبر: صوبہ جوزجان..........ضلع فیض آباد..........مجاہدین سے شدید جھڑپیں..........3 افغان فوجی ہلاک..........8 زخمی

امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد رحمہ اللہ

آج دنیا میں وحدت کے گم ہیں نشاں
فرقہ بندی کی لعنت کے دریا رواں
مرضِ کبر و وھن سب کے دل میں نہاں
اس دعا سے بھی لبریز ہے ہر زباں
کوئی مل جائے انصاف کا حکمراں
کوئی مل جائے انصاف کا حکمراں

دہر میں ہر مسلمان بے حال ہے
کفر و باطل کے ہاتھوں سے پامال ہے
ہر طرف ظلم و طغیاں کا جنجال ہے
آہ! سچی قیادت کا بھی کال ہے
پوری امت ہے دنیا میں نوحہ کناں
کوئی مل جائے انصاف کا حکمراں

ہم بتاتے ہیں امت کو وہ راہ بر
جن کو رب نے عطا کی ہے فتح و ظفر
اپنے رب کی رضا جن کے پیشِ نظر
ان کا اسمِ گرامی ہے ملا عمر
ان کی مدحت میں ملت افغان رطب اللساں
ایسا ہوتا ہے اسلام کا حکمراں!

جس نے تنہا اٹھایا تھا دیں کا علم
کیا قیامت تھا اس کا ثباتِ قدم
کردیں طاغوت پر یورشیں دم بہ دم
ہیبتِ کفر کے توڑ ڈالے صنم
کردیا دین دشمن پہ جینا گراں
ایسا ہوتا ہے اسلام کا حکمراں!

ان سے سیکھیں مجاہد حیا کے چلن
موہ لے ہر طبیعت کو ان کا سخن
ان کی عظمت سے روشن ہیں کوہ و دمن
ان کا عزمِ مصمم ہوا بت شکن
ان کے اخلاق سنت کے ہیں ترجماں
ایسا ہوتا ہے اسلام کا حکمراں!

کس روشنائی سے میں ان کی مدحت لکھوں
تابعِ عدل ان کی فراست لکھوں
کیسے اصلاحِ دورِ امارت لکھوں
کس طرح وصفِ توحید و غیرت لکھوں
جس کی ہے اک جھلک غزوۂ بامیاں
ایسا ہوتا ہے اسلام کا حکمراں!

جس نے امن و اماں کی ردا تان دی
خود کفیلی کی شمشیر کو سان دی
غیر سودی معیشت کی پہچان دی
پاک بازی کی تعلیم ہر آن دی
دشمنوں کو بھی دیتا رہا جو اماں
ایسا ہوتا ہے اسلام کا حکمراں!

جس کے دشمن ہیں اپنے بھی اور غیر بھی
خادمانِ حرم، لشکرِ دیر بھی
کچھ ہیں پیرو مگر دل میں ہے بیر بھی
کچھ دغا دینے کو لاتے ہیں خیر بھی
آفریں ہے کہ پھر بھی نہیں بدگماں
ایسا ہوتا ہے اسلام کا حکمراں!

7 ستمبر: صوبہ غزنی.................. دہ یک اور شلگر اضلاع.................. فوجی کارروان اور پولیس اہلکاروں پر حملے.................. 33 اہلکار ہلاک اور زخمی

جس پہ آیا تھا اک وقت ایسا کبھی
دھمکیاں دیتے کفار مل کے سبھی
چھوڑ دو تم اسامہ کو فوراً ابھی!
پر نہیں تھا ادھر خوف کا نام بھی
استقامت پہ ان کی تھا دنگ آسماں
ایسا ہوتا ہے اسلام کا حکمراں!

اس نے طاغوتِ اکبر کو ہر دم کہا:
"گر ارادہ ہو لڑنے کا تو مرحبا
تم نہ دیکھو گے اپنا کبھی سر جھکا
اس سے پہلے ہی ہم دیں گے گردن کٹا
ہم کو منظور ایمان کا امتحاں"
ایسا ہوتا ہے اسلام کا حکمراں!

پھر وہ آیا نمائندہ شیطان کا
ساتھ چرچا تھا نیٹو کے طوفان کا
سب کا دعویٰ تھا تحلیلِ افغان کا
ہاں مگر فیصلہ تھا یہ قرآن کا
جو ہیں مومن انہیں ہوگا غلبہ یہاں
ایسا ہوتا ہے اسلام کا حکمراں!

بس شریعت ہی تھی دشمنوں کا ہدف
نخلِ اسلام کو کرنے آئے تلف
پر مقابل تھی مانندِ بنیان صف
ہر مجاہد تھا سینہ سپر، سر بکف
کاش! دیکھے زمانہ عدو کا زیاں
ایسا ہوتا ہے اسلام کا حکمراں!

کتنی جانیں لٹائیں، مظالم سہے
ہر جگہ خونِ افغاں کے دریا بہے
وہ شہادت کے رستے پہ چلتے رہے
امت مسلمہ سے کوئی تو کہے
کبرِ اعدا ہے عبرت کی اب داستاں
ایسا ہوتا ہے اسلام کا حکمراں!

آج چودہ برس ہو چکے جنگ کو
کچھ نہ راحت ہے اقوامِ افرنگ کو
کب مٹا پائے توحید کے رنگ کو
آئے شیشے سے تھے توڑنے سنگ کو
اب یہ حالت کہ خود کو چھپائیں کہاں
ایسا ہوتا ہے اسلام کا حکمراں!

اے نبی مکرم ﷺ کی امت، اٹھو!
مل کے پہنچائیں دشمن کو ذلت، اٹھو!
گر تمہیں ہے نبی ﷺ سے محبت، اٹھو!
کب تلک اس فریضے سے غفلت، اٹھو!
آؤ بن جائیں ہم دین کے پاسباں!
آؤ پھر چھوٹ جائے نہ یہ کارواں!

آؤ وحدت کی تلوار بن جائیں ہم!
اس اِمارت کے انصار بن جائیں ہم!
پیشِ طاغوت للکار بن جائیں ہم!
پھر شجاعت کے شاہکار بن جائیں ہم!
چاہتے گر ہیں دنیا میں امن و اماں
اس اِمارت کو کر دیں ہبہ اپنی جاں!

حافظ ابن الامام

☆☆☆☆☆

"آج جو چیز مقصود ہے وہ ہے موحدین مسلمانوں کی صفوں کو یکجا کرنا۔ اور اپنی توانائیاں مجوس، طواغیت اور ان کے گدھوں مرجئی اور سیکولروں کی جانب سے درپیش خطرات کا سامنا کرنے پر مرکوز کرنا"۔
شیخ سلیمان العوان فک اللہ اسرہ

7 ستمبر: صوبہ فراہ.................. بالا بلوک اور فراہ رود اضلاع.................. دو مختلف دھماکوں میں 6 اہل کار ہلاک.................. 2 فوجی گاڑیاں تباہ

ظلمتوں میں شمعِ امیدِ سحر

ظلمتوں میں شمعِ امیدِ سحر! ملا عمر، ملا عمر
کس نے توڑا ظلم کا مغرور سر! ملا عمر، ملا عمر

حملہ آور کافروں کو تو نے چٹوا دی زمین
شوکتِ مسلم کا تابندہ گہر!
ملا عمر، ملا عمر

کوہساروں، وادیوں، دریاؤں اور صحراؤں میں
عصمتِ مسلم کی خاطر جو رہا سینہ سپر!
ملا عمر، ملا عمر

استقامت اور توکل، نصرتِ حق کا یقین
صرف حق کا خوف سب سے بے خطر!
ملا عمر، ملا عمر

کفر کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر لڑتا رہا
راہِ حق میں زندگانی کی بسر!
ملا عمر، ملا عمر

کفر کے لشکر جسے مرعوب کر سکتے نہ تھے
وہ امیر المومنین ملا عمر!
ملا عمر، ملا عمر

پاؤں کی ٹھوکر پہ رکھا جس نے دجالی نظام
وہ دلائے حق سراسر، سر بسر!
ملا عمر، ملا عمر

دستِ ختم المرسلین میں ''اذ رمیت'' کا ''رمی''
کامیاب و کامران وحق نظر!
ملا عمر، ملا عمر

ملتِ مسلم کے دُکھ کا ہو مداوا اے الٰہ!
ملا اختر کو بنا دے تُو اگر!
ملا عمر، ملا عمر

قلب و جاں غم سے بھرے ہیں اے امیر المومنین!
موت تیری جاودانی کا سفر!

ملا عمر، ملا عمر

[دکتور ابوشہید الیمی]

ملا محمد عمر مجاہد رحمہ اللہ کے ہاتھوں ملحد روسی افواج کے ٹینکوں کی تباہی

صوبہ قندہار میں دشمن کی ایک نہایت اہم پوسٹ جسے ''بدوانو پوسٹ'' کہا جاتا تھا۔ اس پوسٹ کے ساتھ انتہائی حساس اور مضبوط جگہ پر دشمن نے ایک ٹینک کھڑا کیا تھا جس کی گولہ باری سے مجاہدین بہت تکلیف میں تھے۔ مجاہدین نے کئی بار کوشش کی کہ اس ٹینک کو گولے سے اڑا دیں اور مجاہدین کو اس کی شر سے نجات دلا دیں مگر بار بار کوششوں کے باوجود ایسا نہ ہو سکا۔ مجاہدین نے مدد کے لیے سنگ حصار سے ملا محمد عمر مجاہد رحمہ اللہ کو بلایا گیا۔ بالآخر ملا محمد عمر مجاہد رحمہ اللہ نے اپنے آر پی جی راکٹ سے اس ٹینک کو ''بدوانو پوسٹ'' کے ٹینک کے نام سے مشہور تھا نشانہ بنایا۔ اس ٹینک کی تباہی اس وقت مجاہدین کی بہت بڑی کامیابی سمجھی گئی۔

روس کے خلاف جہاد کے دوران میں قندہار محلّہ جات کے علاقے میں ایک مرتبہ روسیوں سے آمنے سامنے لڑائی میں ایک اور ممتاز مجاہد ملا عبید اللہ اخند رحمہ اللہ جو بعد امارت اسلامیہ کے وزیر دفاع امریکی جارحیت کے بعد امیر المومنین کے نائب رہے ان کے ساتھ مل کر ملا محمد عمر مجاہد رحمہ اللہ نے دشمن کے اتنے ٹینک اور گاڑیاں تباہ کیں کہ اگلے دن دور سے جلے ہوئے گاڑیوں اور ٹینکوں کی قطاریں دیکھ کر دیکھنے والے یہ سمجھتے تھے کہ روسیوں کا کانوائے ابھی تک وہی کھڑا ہے اور روسی ابھی گئے نہیں ہیں۔ حالانکہ کانوائے کی اکثر گاڑیاں جل کر راکھ ہو گئی تھیں اور بقیہ فوجی اور کانوائے واپس پیچھے کی جانب اپنے مراکز کی طرف لوٹ گئے تھے۔

روس کے خلاف جہاد کے دوران قندہار ہرات شاہراہ پر ضلع ژڑی میں سنگ حصار کے علاقے میں روسی ٹینک گزر رہے تھے۔ اس وقت ملا محمد عمر کے ساتھ ان کے ساتھی اور بعد میں امارت اسلامیہ کے نائب مقرر ہونے والے نمایاں کمانڈر ملا برادر اخوند فک اللہ اسرہ تھے۔ روسی قافلے پر حملے کے لیے ان کے پاس آر پی جی کے صرف 4 گولے تھے۔ انہوں نے انہی چار گولوں سے دشمن کے خلاف جنگ شروع کی اور راکٹ کے چار گولوں سے چار روسی ٹینکوں کو تباہ کر ڈالا۔

ملا برادر اخوند فک اللہ اسرہ جو جہادی سفروں میں ملا عمر کے قریب رہے کہتے ہیں کہ ''ملا صاحب نے اتنے زیادہ روسی ٹینک تباہ کیے ہیں کہ کثرت تعداد کی وجہ سے ساتھی اس کی صحیح گنتی نہیں کر سکتے تھے''۔

☆☆☆☆☆

8 ستمبر: صوبہ لوگر.........ضلع محمد آغہ.........مجاہدین کے حملوں میں 65 فوجی ہلاک، 78 زخمی جب کہ 18 فوجی گاڑیاں و ٹینک بھی تباہ

فتح قندوز......ہمیں بھی یاد کر لینا چمن میں جب بہار آئے

حسان خان ہلمندی

آج قندوز کی فتح کی مبارک خبر آئی ہے اور تمام مجاہدین سلیم کو قندوز کی فتح مبارک ہو اور اللہ تعالیٰ مجاہدین پر مزید فتوحات کے دروازے کھول دے، آمین۔

لیکن جو لوگ جہاد کے میدانوں سے دور بیٹھے ہیں وہ اس بات کو اتنی اہمیت نہیں دیں گے، اور نہ ان کو ماضی میں گزری قندوز کی اس المناک داستان کا علم بھی نہ ہوگا، جو خون سے لکھی گئی ہیں، آج سے تقریبا سال پہلے اسی قندوز کے مقام پر طالبان کے ساتھ جنرل رشید دوستم، نے قرآن پر ہاتھ رکھ کر عہد کیا تھا، میں امریکہ سے بات کر لی ہے، تم طالبان ہتھیار ڈال دو، میں، آپ لوگوں کو محفوظ راستہ دوں گے، چونکہ مجاہدین محاصرے میں آچکے تھے، اور ان کے پاس ہتھیاروں کی بھی شدید کمی تھی، لہٰذا انھوں نے یہ فیصلہ کیا کہ اپنی قوت بچا کر کہیں اور ان سے مقابلہ کرنا چاہیے، کیونکہ ادھر صرف ہمارا ہی نقصان زیادہ ہوگا، اس صورتحال کے پیش نظر مجاہدین نے ہتھیار ڈال دیے۔ لیکن اس کے بعد جو ہوا اس کو لکھنے کی ہمت شاید قلم میں نہ ہو، لیکن اس ظلم کا اندازہ، اس بات لگایا جاسکتا ہے کہ، ایک جرمن رپورٹر نے کہا کہ، جب ان مجاہدین کو قندوز سے شبرغان لے جانے کے لئے گنجائش سے زیادہ کنٹینروں میں ڈالا گیا، اور ان سے یہ کہا گیا تھا کہ تھوڑا راستہ آپ لوگوں کو اسی طرح لے کر جائیں گے، پھر ہم آپ کو ان سے نکال لیں گے، مگر جب ان بند کنٹینروں میں ان مظلوم مجاہدین کا دم گھٹنے لگا، تو انہوں نے کنٹینروں کو زور زور سے پیٹنا شروع کر دیا۔

مگر امن کے عالمی ٹھیکے دار امریکہ نے بجائے اس کے کہ کنٹینر کھول دیتے، اس پر فائرنگ کا حکم دے دیا، جرمنی کے اس رپورٹر کے مطابق کہ "میری گاڑی کنٹینروں کے اس قافلے کے پیچھے جارہی تھی، اور اب پورے راستے اور سڑک پر خون ہی خون بہہ رہا تھا"۔ اسی طرح زیادہ تر طالبان کو کنٹینروں میں ہی شہید کر دیا تھا، جو بچ گئے تھے اس کو رشید دوستم جو کہ آجکل افغان صدر اشرف غنی کا مشیر اعلیٰ ہے، نے ہاتھ پاوں باندھ کر دشت لیلیٰ میں زندہ درگور کر دیا، اور کچھ عرصہ بعد ان مظلوم مجاہدین کی، بے گور و کفن لاشیں دشت لیلیٰ کے صحرا میں ظاہر ہونے لگیں۔ دشت لیلیٰ کی اس وسیع صحرا میں ہر لاش اپنی داستان غم سنا رہی تھی ان کے سر کے رومال ٹوپیاں اور تسبیح اور ان مظلوم شہداء کی لاشیں مجاہدین سے یہ فریاد کر رہی تھی کہ

؎ تم عہد اپنا بھلا نہ دینا

۲۸ ستمبر کی صبح طالبان نے قندوز شہر کو تین اطراف سے حملہ کیا۔ ۱۴ گھنٹے کی لڑائی کے بعد طالبان نے قندوز پر قبضہ کر لیا، طالبان نے تمام سرکاری عمارتیں بشمول سرکاری جیل، ہسپتال وغیرہ کو اپنے کنٹرول میں لے لیا۔ جیل سے ۷۰۰ قیدی چھڑوا لیے گئے۔ ہسپتال میں موجود عملے اور ڈاکٹرز کو آزادانہ طور پر اپنی خدمات جاری رکھنے کا حکم دے دیا۔

کئی فوجی گاڑیاں جس میں بکتر بند اور ٹینک وغیرہ شامل ہیں اور مختلف قسم کا اسلحہ بھی حاصل کیا۔ کئی افغان فوجی ہلاک و زخمی۔ قندوز شہر کی عوام کا طالبان کا بھرپور استقبال۔ طالبان جنگ جوؤں کے ساتھ عوام نے تصویریں بنوائیں۔ یاد رہے امریکی حملے میں طالبان کی پسپائی کے بعد یہ پہلا صوبائی صدر مقام ہے جو طالبان نے آزاد کیا ہے۔ افغان پارلیمنٹ میں سابق افغان فوج کے جنرل جابر قہرامان قسم کھا کر کہہ رہا ہے کہ قندوز پر حملہ کرنے والے طالبان کی تعداد صرف ۳۰۰ کے لگ بھگ تھی جب کہ ٹینکوں اور بھاری ہتھیاروں سے لیس افغان فوجیوں کی تعداد ۲ ہزار تھی۔ جنرل بھی ہکا بکا ہے اور پارلیمنٹ بھی سٹپٹائی ہوئی! مجاہدین کے ہاتھوں قندوز میں ۱۰۱ امریکی تربیت کار ہلاک ہوئے، ۱۲ برطانوی کنٹریکٹرز کو گرفتار کیا گیا، سیکڑوں افغان فوجی ہلاک اور گرفتار ہوئے۔ قندوز ایئر پورٹ سے ۱۵۵ ہموی گاڑیاں، ایئرپورٹ پر کھڑے دو سویلین جہاز، ہیلی کاپٹرز اور ۱۰ جنگی جہاز بھی غنیمت ہوئے

ایک نظر اُن مجاہدین کے حلیوں اور "حالت زار" پر بھی ڈال لیجیے جنہوں نے قندوز کا معرکہ سر کیا ہے۔ پھٹے ہوئے کپڑے، پرانی جوتیاں، ہاتھوں میں کلاشن کوف اور RPG7......اور پندرہ سال سے نیٹو کی شکل میں موجود فراعین سے نبرد آزما یہ فقیر لوگ! کہ جنہوں نے امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد رحمہ اللہ کی قیادت میں 'خلافت راشدہ' کی عملی مثال قائم کی تھی......اکیسویں صدی میں بھی اسی بے سروسامانی کے عالم میں، لیکن بلند حوصلوں، جرأت، عزم، استقامت کے ساتھ افغانستان کے اہم ترین صوبے قندوز پر ایک بار پھر اسلام کا پرچم لہرا رہے ہیں......کیا اب بھی یقین نہیں آتا کہ

؎ یہی تو ہیں وہ جن پر بادشاہی ناز کرتی ہے

اور

؎ خدایا دآئے جن کو دیکھ کر وہ نور کے پتلے
نبوت کے یہ وارث ہیں یہی ہیں ظل رحمانی
یہی ہیں جن کے سونے کو فضیلت ہے عبادت پر
انہی کے اتقا پر ناز کرتی ہے مسلمانی
انہی کی شان کو زیبا نبوت کی وراثت ہے
انہی کا کام ہے دینی مراسم کی نگہبانی

(بقیہ صفحہ ۲۶ پر)

8 ستمبر: صوبہ اروزگان......خاص روزگان اور چنارتو اضلاع......فوجی چوکیوں، ضلعی مرکز، پولیس ہیڈکوارٹر اور فوجی کارروان پر حملہ...... 3 چوکیاں تباہ............45 اہل کار مجاہدین سے آملے

جہادِ شام کی موجودہ صورتِ حال

منصور خان

اللہ رب العالمین کی توفیقِ خاص سے حضرت امیر المومنین رحمہ اللہ کی ایک ''جرأت انکار'' نے اُنہیں دنیاوی کامرانی سے بھی ہم کنار کیا اور فوزِ آخرت سے بھی نوازا.....آج دنیا بھر میں جہادی محاذ گرم ہیں اور یہ حضرت رحمہ اللہ کی اُسی ''جرأت انکار'' کی برکات ہیں.....شام کا محاذ اِس وقت امت کے روشن مستقبل کا تعیین کر رہا ہے جہاں متحدہ کفر اور فتنہ رفض کھُل کر امت محمدیہ (علی صاحبھا السلام) کے خلاف برسرِ پیکار ہے.....حضرت امیر المومنین رحمہ اللہ کی سیرت وحیات اور کارناموں کے اظہار کے اس موقع پر شامی محاذ کا تذکرہ اس لیے بھی ضروری ہے کہ یہ آپ علیہ الرحمہ کے عالمی جہاد کی سرپرستی ہی تھی جس نے غربت اسلام کے زمانے میں مجاہدین کو سنبھالا اور اللہ تعالیٰ کی مدد و توفیق سے اُنہیں اس قابل بنایا کہ آج وہ ایک نہیں کئی ایک محاذوں پر دنیا بھر کے متحدہ کفر سے زمین پر لکیریں نکلوا رہے ہیں.....فاللہ الحمد والمنۃ [ادارہ]

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ! ارضِ شام کے حالات بیان کرنے کے لیے آپ کا بھائی حاضر ہے۔

ماہ اگست:

سب سے پہلے سب سے اہم محاذ سے شروع کرتے ہیں۔اس ماہ اہم اور سرگرم محاذوں میں سے ایک محاذ ادلب/حماء کا محاذ رہا۔ادلب میں زبردست کامیابیاں حاصل کرنے کے بعد یہ محاذ نسبتاً خاموش ہو گیا تھا اور مجاہدین کے اتحاد 'جیش الفتح' کی کارروائیاں بھی رک گئیں تھیں۔بظاہر اس کی وجہ یہ نظر آتی ہے کہ مجاہدین اس عرصہ میں نئے معرکوں اور اگلے علاقوں پیش قدمی کی منصوبہ بندی وتیاری کرنے میں مصروف تھے۔لیکن ماہِ اگست میں جیش الفتح کے مجاہدین نے بشاری افواج وملیشیات کو ادلب سے نکال باہر کیا اور حماء کے میدان الغاب میں داخل ہو گئے۔سہل الغاب [الغاب کے میدان] کی صورت حال کچھ یوں ہے کہ مجاہدین جیش الفتح اس وقت تل خطاب، تل واسط، کفیر، قرقور، الزیارۃ، المنصورۃ، القاھرۃ، المشیک اور خربۃ الناقوس کے علاقے سے آزاد کروا چکے ہیں۔یہی علاقے مجاہدین نے کچھ ہفتے پہلے بھی آزاد کروائے تھے لیکن تعداد کم ہونے کی وجہ سے مجاہدین ان علاقوں میں وسعت کی وجہ سے پھیل گئے جس سے ان کی قوت کم پڑ گئی۔دوسری طرف بشاری افواج وملیشیات کو نئی کمک مل گئی جس سے ان کی عددی برتری جو پہلے ہی بہت زیادہ ہے، مزید زیادہ ہو گئی اور شدید بمباری کی وجہ سے مجاہدین یہ علاقے خالی کر کے خود ہی پیچھے ہٹ گئے۔اس کے بعد مجاہدین جو تازہ دم کمک پہنچ گئی تو ان علاقوں کو حاصل کرنے کے لیے دوبارہ کارروائی شروع کی گئی اور صرف کچھ ہی گھنٹوں میں المشیک سے لے کر خربۃ الناقوس کے علاقے مجاہدین کے زیر آ گئے۔اب مجاہدین جورین کے عسکری بیس کے دروازوں پر ہیں جو اس علاقے میں لبنانی حزب اللہ شیعہ ملیشیا کا مرکز بھی ہے۔اب تک کی کارروائیوں میں مجاہدین نے بشاری فوج کے اسلحے کے بڑے ذخیرے اور عسکری گاڑیاں وٹینکوں پر بھی قبضہ کر لیا۔الغاب کی لڑائی میں بشاری فوج کے بہت زیادہ ٹینک مجاہدین نے ٹینک شکن میزائلوں سے تباہ کیے ہیں، الحمدللہ۔

اس کے علاوہ بشاری فوج وملیشیات کا جانی نقصان بھی بہت زیادہ ہوا ہے۔بشاری فوج کی کمانڈ بشار کا مشہور کمانڈر حسن سہیل کر رہا ہے لیکن مجاہدین کی دھاک دشمنوں کے دلوں میں ایسی بیٹھی ہے کہ المشیک سے خربۃ الناقوس کے علاقے مجاہدین دوبارہ فتح کیے تو ان معرکوں میں بشاری فوج کے ۲۵ فوجی ہلاک ہوئے جب کہ بقیہ فوجی بغیر مقابلہ کیے ہی فرار ہو گئے اور جورین کے عسکری مرکز میں محصور ہو گئے۔سہل الغاب کی لڑائی بشار کے آبائی علاقے اللاذقیہ کے لیے بہت اہم ہے جو کہ علویوں کا مرکز اور شامی حکومت کا مرکزی ستون ہے۔جورین سے لے کر بنی یونس کے پہاڑ تک کی بقیہ دفاعی لائن اگر گر گئی تو مجاہدین کے لیے اللاذقیہ میں داخل ہونا بہت آسان ہو جائے گا۔اللاذقیہ کا موجودہ محاذ اسی سہل الغاب کے محاذ سے متصل ہے اسی وجہ سے اس محاذ کو بچانے کے لیے علویوں کی جان پر بنی ہوئی ہے۔

یہ پہلو بھی قابل توجہ ہے کہ بشاری حکومت ارض شام کے ایک بڑے علاقے سے دست بردار ہوتی نظر آتی ہے۔دفاعی وسیاسی تجزیہ نگاروں کے مطابق عالمی قوتیں ارض شام کو مختلف فریقوں میں تقسیم کرنے پہ بات چیت کر رہی ہے۔اس وقت بشار' ایرانی وروسی تعاون سے شام کے مغربی حصے کا دفاع کرتا ہی نظر آتا ہے اور شام کی تقسیم کی صورت میں [اگر ہوئی تو] ان علاقوں کا ہی دعوے دار ہو گا۔یہ علاقے اللاذقیہ کے ساحلی علاقے سے شروع ہو کر حماء، حمص، دمشق اور لبنان کی سرحد سے متصل علاقوں پر مشتمل ہیں۔لیکن ادلب اور حماء کے کچھ علاقوں میں مجاہدین کی پیش قدمی کے بعد بشاری واتحادی ملیشیات کی صلاحیتوں پر سوالات کھڑے ہو گئے ہیں اور ہر طرف سے یہی سوال اٹھ رہا ہے کہ کیا بشار مغربی شام کے گرد ایک مضبوط حفاظتی حصار بنا کر اسے قائم رکھ سکے گا؟ ادلب میں ہونے والی لگاتار شکستوں کے بعد بشار حکومت ایرانی وروسی تعاون سے ایک دفاعی حصار بنانے پر غور کر رہی ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ تباہ حال شامی سرکاری فوج اپنے بل بوتے پر ایک بھی شہر پر قبضہ برقرار نہیں رکھ سکتی۔یہ ایرانی وروسی امداد اور غیر ملکی شیعہ ملیشیات ہی ہیں جو اب تک اس کو سہارا دیے ہوئے ہیں۔یہاں ایک اور اہم بات یہ کہ ایسی کسی بھی دفاعی دیوار یا

8 ستمبر: صوبہ پکتیا.................. کے پٹان اور سید کرم اضلاع.................. مجاہدین کا حملہ.................. 3 فوجی ہلاک.................. بڑی مقدار میں بھاری اسلحہ غنیمت کر لیا گیا

حصار بنانے کی صورت میں بشار کو حلب جیسے اہم ترین شہر سے بھی دست بردار ہونا پڑے گا۔ لیکن اگر عالمی طاقتیں ارض شام کو تقسیم کرنے کی گھناؤنی سازش میں مصروف ہیں تو دوسری طرف جیش الفتح کے مجاہدین کی پیش قدمی ان طاقتوں کی کھینچی فرضی لکیروں کو روندرہی ہے۔

دمشق کے پاس داریا شہر جو سالوں سے بشار کے محاصرے میں ہے اور بم باریوں سے تباہ حال ہے وہاں ایک بڑی قابل ذکر کارروائی دیکھنے میں آئی، جب اجناد الشام کے مجاہدین نے دوسری جہادی جماعتوں سے مل کر مازہ کے عسکری بیس کے قریب ایک بڑی کارروائی کر کے الجمعیت کے تقریباً سارے علاقے کو بشار سے آزاد کروالیا اور اس کارروائی میں ۷۰ بشاری فوجی ہلاک اور اس سے زیادہ زخمی ہوئے۔ بشاری فوج کے محاصرے اور بم باریوں سے تباہ حال علاقے میں بشار کو ایسی ہزیمت کافی حیران کن کامیابی شمار کی جارہی ہے۔ اس کے بعد بشار نے داریا پر عوامی مقامات پر بم باریوں کا سلسلہ شروع کیا اور قتل عام کے دو بڑے واقعات میں تقریباً ۱۸۰ مسلمانوں کو بم باری کر کے شہید اور اس سے زیادہ کو زخمی کر دیا۔ شہید ہونے والوں میں ایک بڑی تعداد بچوں کی ہے۔ حسبِ معمول عالمی سطح پر اس کی مذمت اور روایتی لب کشائی ہوتی رہی لیکن عملی طور پر شامی مسلمانوں کے اس لگاتار قتل عام کو روکنے کے لیے کچھ نہ کیا گیا۔ عرب کے طواغیت حکمران بھی اپنی عیش کوشیوں اور خرمستیوں میں مدہوش و مگن ہیں۔

حلب کے محاذ کی صورت حال بہت مخدوش ہو چکی ہے۔ آخری اطلاعات کے مطابق یہاں پر داعش اُن مجاہدین کی پشت پر حملہ آور ہے جو آگے حلب میں بشاری فوج واتحادی شیعہ ملیشیات کے خلاف لڑنے میں مصروف ہیں۔ حلب کے مغربی محاذ پر بھی بشار کے خلاف لڑائی جاری ہے لیکن اس میں پہلے جیسی شدت موجود نہیں، اس کے باوجود یہاں تھوڑی بہت پیش قدمی کی گئی ہے۔ حندرات، الملاح اور بکشوے کے مقامات پر مجاہدین نے حملے کیے اور پیش قدمی کی گئی لیکن بشاری فضائیہ کی بم باری کے بعد مجاہدین پسپا ہو کر پیچھے مقامات پر آگئے۔ حلب کے شمال میں مارع نامی بڑا قصبہ واقع ہے جو مجاہدین کی رسد کی مرکزی گزرگاہ بھی ہے۔ اس قصبے پر داعش حملے کر کے مجاہدین کی سپلائی کاٹنے کی مکمل کوشش کر رہی ہے۔ حلب میں کسی بڑی کامیابی نہ ملنے کی ایک اہم وجہ داعش کا مجاہدین کی پشت پر موجود ہونا اور پشت سے مجاہدین پر بار بار حملے کرنا ہے۔ مارع پر داعش کے حملے کافی مہینوں سے جاری ہیں لیکن مجاہدین کے بشار پر بڑے حملے اور پیش قدمی کے بعد داعش نے اس بڑی کارروائی کا آغاز کیا ہے۔ اس وقت مجاہدین کی بڑی تعداد بشار کے خلاف اگلے محاذ پر لڑنے اور بشاری فوج کو حلب کا محاصرہ کرنے سے روکنے میں مصروف ہے اور مجاہدین شیعہ افواج کے خلاف یہ محاذ خالی کر کے پیچھے نہیں آسکتے۔ ایسی صورت میں داعش مجاہدین کی اس کمزوری کا فائدہ اٹھا کر ان کی سپلائی کاٹ رہی ہے اور ایسا ہو گیا تو مجاہدین آگے محاذ پر روافض کے محاصرہ میں آجائیں گے۔ لیکن خوارج داعش نے پہلے بھی خونِ مسلم کی حرمت کو پامال کیا ہے اور اب بھی اس محاذ پر روافض کی مدد کی جارہی ہے۔

ایسی ہی صورت حال شام کے مشرقی شہر دیرالزور میں پیش آئی تھی جہاں پچھلے سال بالکل اسی طرح داعش نے مجاہدین پر پشت سے حملہ کر کے ان کو پسپا ہونے پر مجبور کر دیا۔ آج سے دو دن قبل داعش نے مارع پر قبضے کے لیے ایک بڑی کارروائی کا آغاز کیا ہے۔ مجاہدین نے داعش کا یہ حملہ تو ناکام بنا دیا لیکن داعشی جنگ جو مارع کے اطراف میں حربل اور صدف گاؤں پر قبضہ کرنے میں کامیاب ہو گئے اور یوں مارع تین اطراف سے داعش کے گھیرے میں آگیا۔ مجاہدین کی جوابی کارروائی میں صندف گاؤں کو داعش کے قبضے سے چھڑوالیا گیا لیکن حربل میں اب بھی لڑائی جاری ہے۔ ان لڑائیوں میں داعش کا بھاری جانی نقصان ہوا لیکن تازہ اطلاعات کے مطابق ۱۵۰۰ کے قریب مزید سپیشل ٹرینڈ جنگ جو داعش نے الرقہ سے منگوا لیے ہیں۔ اس کے ساتھ داعش مسلسل مارع کی طرف خودکش بم باز بھیج رہی ہے جس سے بڑی تعداد میں عام مسلمانوں کی شہادتیں ہوئی ہیں۔ داعش کی مجاہدین سے غداری اور روافض کی مدد کرنے کی یہ حرکات، علما کے لیے چھوڑتا ہوں کہ وہ داعش کے اس عمل کو کس نظر سے دیکھتے ہیں۔

دوسری طرف حلب کی اس صورت حال سے کچھ عالمی قوتوں کی منافقت بھی سامنے آگئی ہے۔ ترکی جو کچھ مزاحمت کار گروپس کو مدد اور تعاون کے وعدے کرتا آیا ہے وہ اس مشکل وقت میں خاموش تماشائی بنا ہوا ہے حالانکہ یہ سارا کام اس کی ناک کے نیچے ہی ہو رہا ہے۔ دوسری طرف مزاحمت کاروں پر امریکی ایجنٹ ہونے کا الزام لگانے والے بھی دیکھ لیں کہ امریکہ صرف کردوں ہی کی مدد کر رہا ہے۔ ہمارا تجزیہ ہے کہ امریکہ چاہتا ہے کہ داعش شمالی شام کے ان علاقوں سے مجاہدین کو پسپا کر دے اور ان علاقوں پر قابض ہو جائے، اس کے بعد امریکہ اور کرد میدان میں آئیں گے اور ان علاقوں کو داعش سے پاک کر کے کردوں کے حوالے کیا جائے گا۔ یوں کوبانی کی کینٹونمنٹ' آفرین کے کرد علاقے سے مل جائے گی اور کردستان کی روجھاوا ریاست کا ان کا خواب پورا ہو جائے گا۔ اس سے یہی سارا کھیل کوبانی و جزیرہ کینٹونمنٹس میں کھیلا گیا۔ ایک وقت تھا جب سارے علاقے [کوبانی، تل ابیض، سارن، قاراقوازق، تل حمیس، تل براک، حسکہ شہر وغیرہ] مجاہدین نے آزاد کروائے تھے۔ بعد میں داعش نے ان علاقوں پر حملہ کر دیا اور مجاہدین نے سارا مشرقی شام بنا لڑے ہی خالی کر دیا کہ شاید اس طرح اس آپسی لڑائی کا خاتمہ ہو جائے۔ اور بعد میں یہ علاقے کردوں نے امریکی مدد سے بہت آسانی سے داعش سے چھین لیے۔ داعش نے کوبانی میں کافی مزاحمت کی اور نقصان بھی کافی اٹھایا لیکن اس کے بعد کرد جہاں بھی گئے داعش کا دفاع ریت کی دیوار ثابت ہوا اور داعشی جنگ جو پسپا ہوتے گئے۔ ان جنگ جوؤں کی پسپائی کے بعد داعش نے اپنے درجنوں جنگ جو موت کے گھاٹ بھی اتارے لیکن کوئی فرق نہ پڑ سکا۔ حسکہ شہر کی لڑائی میں داعشی بہت بری طرح پھنس گئے تھے اور سیکڑوں داعشی جنگ جوؤں کو بھاگنے

9 ستمبر: صوبہ کابل.................ضلع سروبی.................مجاہدین کا کٹھ پتلی فوج کے کانوائے پر حملہ.................7 فوجی ہلاک

کا موقع بھی نہ ملا اور کردوں کے ہاتھوں ہلاک ہوئے۔اس کے بعد کردوں نے ان سے الخاتونیہ کا علاقہ بھی چھین لیا۔داعش اب کردوں پر تل براک اور حسکہ کے اطراف سے حملے کر رہی ہے لیکن امریکی بم باری کی وجہ سے بہت نقصان اٹھا رہی ہے۔کردوں کا اگلا نشانہ الحول کا اہم شہر ہے۔یہ عراقی بارڈر کے قریب واقع ہے اور عراق و شام کو پار کرتے ہوئے اور اپنا جنگی سامان لانے لے جانے کے لیے دفاعی لحاظ سے داعش کا مضبوط اڈہ ہے۔کرد ملیشیات نے تین اطراف [سنجاء، تل حمیس اور حسکہ] سے آگے بڑھ کر اس پر چڑھائی کی ہے اور بظاہر یہی لگ رہا ہے کہ یہ شہر بھی داعش کے قبضے سے نکل جائے گا۔یہی کھیل حلب میں کھیلنے کی تیاری نظر آتی ہے۔کردوں کی داعش کے خلاف یہ پیش قدمی جاری ہے لیکن داعش کردوں کو روکنے کی بجائے اپنی زیادہ قوت حلب کے مجاہدین کی سپلائی کاٹنے میں لگا رہی ہے۔امریکہ اور کرد اس وقت داعش کی طرف سے مجاہدین پر کیے گئے حملوں سے بہت خوش ہوں گے اور لامحالہ اس انتظار میں ہوں گے کہ کب داعش کے حملوں سے مجاہدین پسپا ہوں جائیں اور کب یہ داعش کو نکالنے کی کارروائی شروع کریں۔امریکہ مارع میں خود اب مجاہدین اور مزاحمت کاروں پر ڈائریکٹ حملے نہیں کر سکتا کیونکہ ترکی کی طرف سے داعش کے علاقوں میں safe zone بنانے کے اعلان کے بعد جبہۃ النصرۃ نے ترکی کی کسی بھی قسم کی مدد سے انکار کر دیا اور اعلان کیا کہ ترکی کی داعش کے خلاف کارروائی اصل میں اپنے مفاد کے لیے ہے اس لیے ہم اس کارروائی کا حصہ نہیں بن سکتے۔دوسری وجہ یہ ہے کہ شامی مزاحمتی جماعتوں کو بشار الاسد کے خلاف ایک اخلاقی حمایت حاصل ہے اور مجاہدین اور مزاحمت کار مل کر بشار کا مقابلہ کر رہے ہیں۔اس لیے امریکہ ان مزاحمت کاروں کے خلاف کوئی بھی کارروائی کر کے بشار کی حمایت کا الزام خود پر نہیں لے سکتا لیکن جو کام امریکہ نہیں کر سکتا وہ داعش کر رہی ہے۔اور جب داعش کی اس بڑی کارروائی کے بعد مجاہدین یہاں سے پسپا ہوتے ہیں اور ان علاقوں پر داعش کا قبضہ ہو جاتا ہے تو پھر داعش کے نام پر ان علاقوں پر حملہ کرنا اور ان پر قبضہ کرنا بہت آسان ہوگا۔جزیرہ اور کوبانی کے علاقوں سے داعش کو مار بھگانے کے بعد یہ دونوں علاقے تو آپس میں مل گئے ہیں اب بس آفرین اور کوبانی کو آپس میں ملانے کا منصوبہ ہے،جس کی تکمیل کے لیے مزاحمتی گروپوں کو یہاں سے نکالنا ضروری ہے۔دوسری طرف safe zone کے نام پر بھی دھوکہ کیا گیا اور جبہۃ النصرۃ کے مجاہدین کو یہاں سے نکالا گیا کیونکہ ان کے ہوتے ہوئے داعش مارع پر قبضہ نہیں کر سکتی تھی لیکن safe zone کا اعلان کر کے اختلافات پیدا کر دیے گئے تاکہ مارع کا دفاع کمزور ہو جائے اور یہی ہوا۔جب کہ بقیہ مجاہدین اور مزاحمت کار آسانی سے مارع سے دست بردار ہوتے دکھائی نہیں دیتے اور داعش کے حملوں کے بعد ڈٹ کر مقابلہ کر رہے ہیں،اس صورت حال کا ترکی،امریکہ اور کرد تماشہ دیکھ رہے ہیں۔

شام کی تاریخ کی اہم ترین لڑائی زابدانی میں لڑی جا رہی ہے۔پے در پے شکستوں کے بعد روافض چاہتے تھے کہ کوئی بہت آسان ٹارگٹ ڈھونڈ کر وہاں فتح حاصل کر کے خوب شور مچایا جائے اور اسی مقصد کے لیے دمشق اور بیروت کے راستے پر واقع زابدانی کو چنا گیا۔لیکن زابدانی ان رافضیوں کے لیے گلے کی ہڈی بن گیا ہے۔زابدانی جس کے بارے میں اندازے تھے کہ چند دنوں میں فتح کر لیا جائے گا لیکن آج تقریباً دو ماہ سے ایک ایسی چٹان بن گیا ہے جس سے رافضی ٹکرا کر پاش پاش ہو رہے ہیں۔اس ماہ دو مرتبہ زابدانی کے محاذ پر جنگ بندی و مذاکرات کیے گئے۔مجاہدین نے زابدانی پر رافضیوں کے بم باری کے جواب میں ادلب میں شیعہ اکثریتی علاقوں پر بم باری شروع کر دی۔یہاں ہزاروں کی تعداد میں کفریہ اور فوعا کے علاقوں میں ایرانی،لبنانی و شامی جنگ جو محاصرے میں ہیں۔مجاہدین نے حملہ کر کے الصواغیہ کا علاقہ [کفریہ کے پاس] فتح کر لیا،اس لڑائی میں ۳ درجن رافضی جنگ جو ہلاک ہوئے۔ادھر زابدانی میں حزب الات والے اپنی لاشیں گن گن کر پاگل ہو رہے ہیں اور وہ اس محاذ پر بھی ذہنی شکست قبول کر چکی ہے۔

ادلب اور حلب کی سرحد کے پاس شام کا ایک بڑا فوجی ہوائی اڈہ ابوظہور ایئر بیس ہے جو کہ مجاہدین کے محاصرے میں تھا۔اس بیس کے اندر ۲۰۰ شیعہ فوجی،۶ ٹینک، بڑے اسلحے و آرٹیلری اور چھوٹے اسلحے کے بڑے ذخائر موجود ہیں۔مجاہدین اس پر حملے کر رہے ہیں اور اطلاعات کے مطابق مجاہدین اس کے ایک داخلی راستے پر قابض ہو چکے ہیں۔یہاں جیش الفتح مجاہد اتحاد ہی سرگرم عمل ہے۔اسلحے کے ان ذخائر کا مجاہدین کے ہاتھ آنا بہت کچھ بدل سکتا ہے۔

دوسری جانب داعش کے جنگ جوؤں نے حمص کے پاس قریاتین نامی قصبے پر قبضہ کر لیا ہے اور یہاں سے بشاری فوج کو پسپا کر دیا ہے۔یہاں سے مزید پیش قدمی بشار کے مرکز میں دراڑ بن سکتی ہے اور یہ علاقہ لبنانی سرحد سے بھی کافی قریب ہے جو کہ حزب الات کے لیے بھی مشکلات پیدا کرے گا۔

درعا کا محاذ زیادہ تر خاموشی کا شکار رہی ہے اور اکا دکا جھڑپوں کے علاوہ یہاں کوئی بڑی تبدیلی رونما نہیں ہوئی۔

ایک اور قابل ذکر واقعہ حلب میں امریکی تربیت یافتہ جنگ جوؤں کا داخلہ تھا۔امریکی صدر بارک اوباما نے ۵۰۰ ملین ڈالر کی خطیر رقم خرچ کر کے ۶۰ جنگ جوؤں کو تربیت دی کہ یہ لوگ داعش اور دوسرے اسلام پسند گروپوں کا مقابلہ کریں گے۔یہ مذاق ہی تھا لیکن اصل میں ان کو حلب بھیجنے کا مقصد مجاہدین کی جاسوسی کرنا ہو سکتا تھا کیونکہ ۶۰ لوگوں کا یہی استعمال بظاہر نظر آتا ہے۔لیکن جبہۃ النصرۃ نے مجاہدین نے اچانک حملہ کر کے ان کے ۲۰ جنگ جو ہلاک کر دیے اور ۳۰ سے زیادہ گرفتار کر لیا۔ان گرفتار شدگان کو بعد میں توبہ اور یقین دہانیوں کے بعد رہا کر دیا گیا۔امریکی ۵۰۰ ملین ڈالر کے منصوبے کی ایک جنگ ہنسائی ہوئی کہ امریکہ نے بچے کھچے جنگ جوؤں سے روابط ہی ختم

9 ستمبر: صوبہ بادغیس .... ضلع غورماچ .... مجاہدین کے نصب کردہ دو بموں کی زد میں آ کر 5 فوجی ہلاک

کر دیے اور اس طرح مجاہدین کی بروقت کارروائی سے امریکی منصوبہ ناکام ہوگیا۔ یہ واقعہ جبهۃ النصرہ کے حلب کے شمال سے محاذ خالی کرنے کے واقعے سے پہلے کا ہا۔

ایک اور اہم بات داعش کی طرف سے دمشق کے قریب مجاہدین کے خلاف ہی کارروائیوں کا آغاز ہے۔ جنوبی دمشق کے علاقوں میں داعش نے حملہ کیا اور القدام اور آصلی کے علاقوں پر قبضہ کرنے کی کوشش کی۔ داعش کے جنگ جو دمشق کے پاس حجر الاسود کے علاقے میں کافی عرصے سے موجود ہیں۔ ان حملوں کے بعد داعش آصلی کے کچھ علاقوں [دو گلیوں] پر قابض ہوگئی۔ شہری لڑائی ایسے ہی ہوتی ہے، گلی در گلی اور عمارت در عمارت پیش قدمی ہوتی ہے۔ اس کے جواب میں مجاہدین نے حجر اسود کے علاقے میں داعش پر حملہ کر دیا اور ۲۰ داعشی جنگ جو ہلاک کر دیے۔ اطلاعات ہیں کہ ان لڑائیوں میں جن مجاہدین کا داعش سے سامنا ہے وہ اجناد الشام کے مجاہدین ہیں۔ وہی اجناد الشام جنھوں نے بشاری فوج سے الجمعیت کا اہم علاقہ آزاد کرایا۔ پتہ نہیں کیوں داعش ہر اس جماعت کے خلاف لڑائی شروع کر دیتی ہے جو بشار کے خلاف کامیابی حاصل کرنے لگتی ہے۔ جنوبی دمشق کے یہ واقعات نسبتاً معمولی ہیں لیکن بعد میں یہ فتنہ خوف ناک صورت حال اختیار کر سکتا ہے۔

ماہ ستمبر:

ارض شام کی جنگی صورت حال کسی بھی جنگ سے مختلف ہے اور یہ جنگی صورت حال مہینوں میں نہیں بلکہ ہفتوں میں بدل رہی ہے، عام طور پر ایسا نہیں ہوتا روایتی جنگوں میں صورت حال کو بدلنے میں سالوں لگ جاتے ہیں، لیکن شام کی صورت حال میں ڈرامائی انداز میں آنے والی تبدیلی جنگوں پر نظر رکھنے والے سبھی افراد کے لیے باعثِ حیرت ہے۔ شام کی جنگ نے ایک حیرت انگیز موڑ لیا ہے، روس جو کہ سالوں سے رافضیوں کی مالی، عسکری اور سیاسی مدد کر رہا تھا۔ اس نے اپنی افواج رافضی اتحاد کی مدد کے لیے شام میں اتار دی ہیں، رافضی افواج و ملیشیات کو جدید ترین اسلحہ، جن میں ٹینک اور جنگی جہاز بھی شامل ہیں سپلائی کرنے کے ساتھ ساتھ اپنی فوج کے لیے مستقل فوجی چھاؤنیوں کی تعمیر شروع کر دی گئی ہے۔ یہ امداد صرف بشار کو روسی حکومت کی طرف سے ایک تحفہ ہی نہیں بلکہ مستقبل میں علاقائی سیاست اور عسکریت پر گہرے اثرات مرتب رکھنے کا ایک قدم ہے۔

اس وقت روس شام کے ساحلی علاقوں الاذقیہ اور طرطوس میں فوجی اڈے بنانے میں مصروف ہے، روس کی براہ راست شام میں مداخلت کی وجہ حالیہ مہینوں میں مجاہدین کے اتحاد ''جیش الفتح'' کی طرف سے صوبہ ادلب میں بشاری افواج اور ملیشیات کو مکمل شکست دے کر پورا صوبہ آزاد کروالینا ہے۔ اس عظیم الشان فتح کے بعد مجاہدین کے قدم رُکے نہیں بلکہ انہوں نے حماء کے میدان میں داخل ہو کر وہاں بھی رافضی فوجوں کی دھلائی کی اور ایک بڑے علاقے سے ان کو پسپا کر دیا، ان لڑائیوں اور فتوحات کے نتیجے میں مجاہدین رافضیوں کے بڑے مرکز الاذقیہ کے دروازے تک جا پہنچے ہیں، الاذقیہ کے کافی علاقوں پر مجاہدین قابض ہیں۔ ان علاقوں میں جنگی خط (عسکری محاذ) بنا دیے گئے ہیں۔ سہل الغاب میں ان فتوحات کے باعث جنگ میں شدید آ گئی ہے، جب کہ الاذقیہ شہر پر مجاہدین نے راکٹ برسانا شروع کر دیے۔ مجاہدین کی پے در پے فتوحات نے روافض میں مایوسی اور شدید بے چینی کی کیفیت پیدا کر دی انہیں اپنا اقتدار واضح ڈوبتا دکھائی دے رہا ہے۔

اگر الاذقیہ پر ''جیش الفتح'' بڑا حملہ کرے تو کیا ہوگا؟ رافضی اتحاد کے لیے یہ سوال ایک بھیانک اژدھے کی مانند ہے۔ الاذقیہ اور اس سے ملحقہ ساحلی علاقوں میں شکست کا مطلب پورا شام ان کے قبضے سے نکل جانا ہے اور اگر شام ہاتھ سے نکل گیا تو حزب اللہ جس کو ایران پال پوس رہا ہے اس کا مستقبل بھی تاریک یعنی مشرق وسطی میں ایرانی سیاست اور اثر و رسوخ کا مکمل خاتمہ۔ بات تو بہت دور تک نکل گئی مگر یہ حقیقت جھٹلائی نہیں جا سکتی اس ہی کو سہارا دینے کی خاطر روس میدان میں اتر آیا ہے، روس کی تو دیرینہ خواہش بھی تو یہ تھی کہ اسے بحیرۂ روم میں کوئی مستقبل ٹھکانہ مل جائے۔

شام کی جنگ اور رافضیوں کی دوستی کے بدولت اس کو اپنی خواہش پوری ہوتی دیکھائی دے رہی ہے، کسی بھی ملک کی اقلیت پر ظلم اور پھر اس کی مدد کا بہانہ بنا کر وہاں مداخلت کرنا، اور پھر اس مداخلت کے دوران اقتدار پر قابض ہو جانا روس کی پرانی پالیسی ہے۔ روس یہ کامیاب حکمت عملی اس سے پہلے روس ۲۰۰۸ء میں جارجیا میں آزما چکا ہے، وہاں فارسی اور ترکی النسل اقلیت کو بچانے کی خاطر اپنی فوجیں جارجیا پر چھوڑا دیں، اور بڑی آرام سے وہاں قابض ہوگیا۔ شروع میں روسی صدر پیوٹن کو اُمید تھی کہ امریکہ اور نیٹو اس کھلی جارحیت کا جواب دیں گے مگر امریکہ اور مغرب صرف زبانی جمع خرچ تک محدود رہا۔ جارجیا میں اپنی کامیابی کے بعد روس نے کریمیا پر حملہ کر دیا۔ وہاں روسی اقلیت بچانے کا بہانا بنایا گیا، کریمیا پر چڑھائی کے بعد روسی جارحیت مشرقی یوکرائن پر جاری ہے۔ جب کہ اوسیشیاء، ابخاذیہ کے کچھ علاقوں پر حال ہی میں بزورِ قوت قابض ہوا ہے۔ اور اب یہی کھیل شام میں کھیلنے کے لیے اترا ہے۔

روس' شام میں اپنا عسکری وجود ۱۹۷۱ء سے رکھتا ہے، بشار کے باپ حافظ اسد نے اسی سال ماسکو سے ایک دفاعی معاہدے پر دستخط کیے جس کی رو سے روسی جہازوں کو الاذقیہ اور طرطوس کی بندرگاہوں کو استعمال کرنے کی اجازت مل گئی، روس کے بار ہا مطالبہ کے باجود حافظ اسد نے روس کو مستقل اڈے بنانے کی اجازت نہیں دی۔ پچھلے سال روس نے بشار کو آفر کی کے اسے شامی ساحلوں پر مستقل اڈے بنانے کی اجازت دی جائے تو وہ اس کے بدلے میں روس بشار کے اقتدار کو سہارا دے گا۔ اُس وقت بشار کو اُمید تھی کہ وہ صرف ایرانی مدد سے اس جنگ کو جیت جائے گا اس لیے اس کے آفر کا خاطر خواہ جواب نہیں دیا۔ لیکن اب بشار اور اس کے حامی یہ بات بخوبی جان چکے ہیں کہ جنگ اب ان کے ہاتھوں سے نکل چکی ہے اور یہ مشترکہ کوششوں کے باوجود جیت نہیں سکتے۔

9 ستمبر: صوبہ اروزگان.................مختلف اضلاع میں مجاہدین کی عملیات.................20 فوجی ہلاک.................3 ٹینک اور ایک رینجر گاڑی بھی تباہ.................21 چوکیاں بھی فتح

اسی بات کا اعتراف بشار نے اپنی ایک تقریر کیا کہ اس کے پاس اتنی فوج نہیں کہ وہ باقی بچ جانے والے تھوڑے سے علاقے کا کنٹرول اور اس کا دفاع کر سکے، اپنے کھوئے ہوئے علاقے واپس لینا تو دور کی بات ہے۔

بشاری فوج کی کمی کو پورا کرنے کے لیے ایران نے لبنانی، عراقی، افغانی اور پاکستانی شیعہ ملیشیات کو شام بھیجا مگر یہ بھی مجاہدین اور مزاحمت کاروں کو روکنے میں ناکام رہے، اب رافضی اتحاد اپنے آخری پتہ اور مضبوط اتحادی شام کے میدان میں لے آیا ہے۔ روس ایک طرف اپنے مستقل فوج اڈے تیار کروانے میں مصروف ہے، شام کے بڑے ایئر پورٹ لیسال اسد ایئر پورٹ کا کنٹرول بھی اسی کے پاس آ چکا ہے، تو دوسری طرف جدید ترین جنگی جہازوں اور زمینی میزائلوں کی کھیپ بھی شام لا رہا ہے، ایرانی میڈیا کے مطابق اس وقت شام میں ۲۰ ہزار روسی فوجی ماہرین موجود ہیں۔

ادلب میں جبهۃ النصرہ اور ان کی اتحادی جماعتوں کو بڑی کامیابی ابوظہور ائیر پورٹ کی فتح کی صورت میں ملی، ابوظہور ائیر پورٹ ادلب اور حلب کے سنگم پر واقع ہے، یہ ایک سال سے مجاہدین کے محاصرے میں تھا، مجاہدین نے ایئر پورٹ پر بڑا حملہ کیا، تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی نصرت ریت کی طوفان کی صورت میں سامنے آئی، اس طوفان کے باعث بشار کی فضائی قوت مفلوج ہو کر رہ گئی، مجاہدین کامیابی کے ساتھ با آسانی ایئر پورٹ میں داخل ہو گئے۔ جہاں لڑائی کے بعد مجاہدین نے ایئر پورٹ پر قبضہ کر لیا۔ بشار اسد کے سیکڑوں فوجی مارے گئے، سیکڑوں زخمی ہوئے اور درجنوں گرفتار کر لیے گئے۔ اس معرکے میں مجاہدین کو ماضی کی نسبت مالِ غنیمت بہت زیادہ حاصل ہوا۔ اس معرکے میں اسلحے کے بڑے بڑے ذخائر مجاہدین کے ہاتھ آنے کے علاوہ ۲۱ جنگی طیارے، درجن کے قریب ہیلی کاپٹر بھی ملے، اطلاعات کے مطابق ان میں کچھ طیارے اڑان بھرنے کے قابل ہیں۔ الحمد اللہ

مجاہدین نے ابوظہور ایئر پورٹ کی فتح کے بعد ادلب کے شیعہ اکثریتی علاقوں کفریہ اور فوعہ کا رُخ کیا، جہاں پہلے ہی احرار شام کے مجاہدین ان علاقوں کو محاصرے میں لے ہوئے ہیں اور وقتاً فوقتاً راکٹ برساتے رہتے ہیں۔ کفریہ اور فوعہ پر حملے کی وجہ زابدانی پر روافض کے حملے اور بم باریاں ہیں۔ جیسے کفریہ اور فوعہ مجاہدین کے محاصرے میں ہیں، اس ہی طرح زابدانی کا قصبہ روافض کے محاصرے میں ہے۔ کفریہ اور فوعہ پر مجاہدین کے حملے وقتاً فوقتاً ہوتے رہے ہیں مگر ان کا مقصد علاقہ فتح کرنا نہیں بلکہ روافض پر دباؤ بڑھا رہا ہے۔ جب کہ اس بار علاقوں کی فتح کی نیت سے بڑا حملہ کیا گیا۔ روافض نے محاصرے کے پیش نظر اپنی دفاعی لائن مضبوط رکھی ہوئی تھی جس کو توڑنے کے لیے مجاہدین نے ۹ حملے فدائی گاڑیوں کے ذریعے حملے کیے، جس کے باعث کفریہ اور فوعہ کے در و دیوار کانپ اٹھے، فدائی حملوں کے بعد خط کے اطراف میں مجاہدین نے حملہ کیا شدید جنگ کے بعد خط پر مجاہدین قابض ہو گے، مجاہدین روافض کے اس گڑھ میں اس قدر پیش قدمی کر چکے ہیں کہ روافض کے لیے مجاہدین کے ٹھکانوں پر فضائی بم باری کرنا ممکن نہیں رہی، دوبارا اس ہی کوشش میں وہ اپنے ہی موروچوں پر بم باری کر چکے ہیں، اس پیش قدمی کے باعث روافض گھٹنے ٹیکنے پر مجبور ہو گئے۔ ایران نے مجاہدین کو کفریہ اور فوعہ پر حملے روکنے کی صورت میں زابدانی اور مدایہ میں جنگ بندی کی پیش کش کی یہی مجاہدین کا بھی پیش نظر تھا۔ مجاہدین سے مذاکرات کے بعد ان دو محاذوں پر ایک جنگ بندی کا معاہدہ طے پایا ہے، جس کی معیاد چھ ماہ ہے اس معاہدے کے کچھ نکات یہ ہیں کہ مجاہدین کفریہ اور فوعہ پر حملے نہیں کریں گے جس کے جواب میں رافضی جنگ جو زابدانی اور مدایہ پر حملے نہیں کریں گے۔ رافضی فضائیہ ادلب، پرات، النعمان، بنیش اور سراقیب وغیرہ پر بم باری نہیں کرے گی۔ رافضی کفریہ اور فوعہ میں محصور اپنے جنگ جوؤں کو کوئی فضائی راستے سے امداد نہیں پھینکے گی، عورتوں اور بچوں کو دونوں محاذ سے نکلنے دیا جائے گا۔ اس کے علاوہ زابدانی میں محصور ۱۵ سو مجاہدین بھی وہاں سے اسلحہ سمیت نکل سکیں گے۔ بشار کی جیل میں قید ۵ سو عورتیں اور بچے رہا کیے جائیں گے۔ مختصراً کفریہ اور فوعہ پر حملہ روکنے کے باعث کئی باتیں منوالیں گئیں۔

مجاہد عالم دین شیخ عبداللہ المحیسنی اپنے ایک بیان میں اس معاہدے کو بڑی کامیابی قرار دیا اور خوش خبری دی کہ جیش الفتح مسلمانوں کی عظمتِ رفتہ کے دنوں کو واپس لا رہی ہے، جب زابدانی کے غازیوں نے مدد کے لیے پکارا تو ایک ازبک، ایک سعودی، ایک لبنانی اور ایک شامی مجاہد نے ان کی مدد کے لیے فدائی حملے کر کے اپنی جانیں قربان کرتے ہوئے اس دور میں دینی بھائی چارے کی مثال قائم کر دی۔ ان کا مزید کہنا تھا کہ کفریہ اور فوعہ میں ۲۸ ہزار رافضی قید ہیں، صرف دس ہزار کو نکلنے کی اجازت ہے باقی وہاں ہی رہیں گئے اور اس جنگ بندی کے ضامن ہوں گے۔ اس معاہدے کے دو دن بعد ہی بشار نے اس جنگ بندی کی خلاف ورزی کرتے ہوئے سراقیب کے گرد و نواح میں بم باری کی، جواباً مجاہدین نے بھی کفریہ اور فوعہ گولہ باری کی۔ اس پر کافی متضاد اطلاعات ہیں۔ جنگ بندی کی خلاف ورزی تو ہوئی مگر ٹوٹنے کی کوئی مستند خبر سامنے نہیں آئی۔

حلب میں داعش کی طرف سے مجاہدین کے سپلائی لائن کاٹنے کی کوشش کے بعد مجاہدین اور مزاحمت کاروں نے بھرپور جوابی حملے کیے ہیں جو تا حال جاری ہیں، جبهۃ الشامیہ نے کامیابی کے ساتھ داعش کو پیچھے دھکیلا ہے جس پر داعش کو کافی جانی نقصان کا سامنا کرنا پڑا۔ ترکی نے حلب کے شمال میں سیف زون بنانے کا اعلان کیا تھا، وہ ایک مذاق ہی بن کر رہ گیا ہے۔ لگتا تو ایسا ہی ہے کہ اس اعلان کا مقصد جبهۃ النصرہ کو حلب سے ہٹانا تھا۔ جن محاذوں کو جبهۃ النصرہ نے خالی کیا ان ہی علاقوں میں داعش نے حملہ کر کے مجاہدین کی سپلائی لائن کاٹنے کی کوشش کی، کسی حد تک داعش اپنی کوشش میں کامیاب رہی، اس لحاظ سے ترکی کی طرف سیف زون کا شوشا چھوڑنے کا سارا فائدہ داعش کو ہوا۔

امریکہ کی طرف سے تربیت یافتہ ۷۵ جنگ جوؤں کا دوسرا دستہ پچھلے دنوں

9 ستمبر: صوبہ خوست..................صدر مقام خوست شہر اور ضلع دومندہ...............مجاہدین کے حملے میں 6 فوجی ہلاک

حلب میں داخل ہوا۔ اور سب کی توقعات کے برعکس یہ لوگ سیدھا جبھۃ النصرہ کے پاس گئے، وہاں جا کر امریکی پلان سے الگ ہونے اور ایک آزاد گروپ بنانے کا اعلان کر دیا، اس کے علاوہ اپنا ۲۵ فی صد اسلحہ جو ۶ ٹرکوں اور گولہ بارود کے بڑے ذخیرے پر مشتمل تھا وہ بھی مجاہدین کے حوالے کر دیا۔ اس سے پہلے امریکی L&E پروگرام کے تحت ۶۰ جنگ جوؤں پر مشتمل دستہ جبھہ النصرہ ختم کر چکی ہے۔ اور اب اس دوسرے دستے نے امریکی پلان سے الگ ہو کر اس پلان کے تابوت میں ایک اور کیل ٹھونک دی ہے۔ یوں القاعدہ کی شامی برانچ نے امریکی پلان کو پنپنے سے پہلے ہی جڑ سے اکھاڑ کاٹ دیا ہے۔

کردوں کی داعش کے خلاف مہم سیاسی اختلافات کا شکار ہونے کے باعث سُست روی کا شکار ہے، ترک' کردوں کی طرف سے داعش کو پسپا کرنے اور کردوں کی پیش قدمی سے خاصے سیخ پا ہیں۔ اس معاملے میں ترکی اور امریکہ اختلافات نظر آ رہے ہیں، بہرحال کردوں کی طرف سے الھول شہر پر حملے جاری ہیں۔ دوسری طرف داعش حسکہ شہر کے آس پاس اپنے حملے بڑھا رہی ہے، لیکن ابھی تک وہاں کسی فریق کو خاطر خواہ کوئی کامیابی حاصل نہیں ہو پائی۔ کردوں کے مطابق ان کا ملیشیا اتحاد برکان الفرات تیار بیٹھا ہے، اشارہ ملتے ہی جرابلس پر حملے کے لیے تیار ہے۔ جب کہ کردوں کی طرف سے مسلسل جرابلس پر گولہ باری جاری ہے، اس گولہ باری میں عام عوام کا زیادہ نقصان ہو رہا ہے۔ کردوں کی طرف سے دریائے فرات پار کر کے جرابلس پر بڑا حملہ اور قبضے کی صورت میں (جس کے کافی روشن امکانات موجود ہیں) سارے شمالی شام کے عسکری توازن پر گہرے اثرات مرتب ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ یہ داعش کے پاس ترک سرحد تک جانے کی آخری گزرگاہ ہے اس پر قبضے کی صورت میں داعش کا ترکی سے زمینی راستہ کٹ جائے گا۔ یہ ایک اشارہ ہے اس پر مزید کچھ نہیں لکھنا چاہوں گا۔

دمشق کے جنوبی علاقے غوطہ میں جیشِ الاسلام کے مجاہدین نے بشار اسد کی افواج کے خلاف بڑی اور اہم کامیابیاں حاصل کی ہیں۔ جیشِ الاسلام ذرائع کے مطابق انہوں نے ڈیڑھ سال تک اس لڑائی کی تیاری اور پلاننگ کی اس جنگ میں ۶ ہزار مجاہدین شریک ہوئے، جیشِ الاسلام کے مجاہدین کے غوطہ سے دمشق کی جانب پیش قدمی کرتے ہوئے تل کردی اور راحیاۃ الاسد کے بڑے علاقے، ہراستہ کے کچھ علاقوں پر قبضہ جماتے ہوئے دمشق کے قریب بہت اہم دفاعی پہاڑیوں کو بشاری فوج سے آزاد کروا لیا ہے۔ تل کردی اور وافدین کے عسکری مراکز اور عدرا جیل اب مجاہدین کے بالکل سامنے ہے، مجاہدین کے لیے عدرا جیل آزاد کروانا بہت اہم ہے، کیونکہ اس میں ۱۵ سو مسلمان خواتین رافضیوں کی قید میں ہیں۔ ان علاقوں پر قبضہ کرنے کی جنگ اپنی پوری شدت کے ساتھ لڑی گئی۔ اس جنگ میں تقریباً ۳ سو رافضی جنگ جو مردار ہوئے۔ دمشق کے قریب آزاد ہونے والی پہاڑیوں کی اہمیت کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ دمشق شہر اور ان پہاڑیوں کا درمیانی فاصلہ ۵ کلومیٹر ہے، یہ پہاڑیاں دمشق پر گولہ باری کے لیے نہایت ہی مناسب جگہ ہے۔ اس لڑائی اور مسلسل پیش قدمی نے بشار الاسد کو مفلوج کر دیا۔ مجاہدین سے یہ علاقے واپس لینے کے لیے زابدانی اور درعا سے فوری طور پر کمک منگوائی گئی۔ جس کے باعث مجاہدین کی پیش قدمی تو وقتی طور پر روک گئی، مگر بشاری افواج مسلسل بڑے حملوں کے باوجود مجاہدین کو پیچھے دھکیلنے میں کلی طور پر اب تک صرف ناکام ہی نہیں بلکہ اس کوشش میں بڑے پیمانے پر اپنا ہی جانی نقصان کروا رہی ہے۔ اس علاقے پر جنگ اپنی پوری حدت کے ساتھ تا حال جاری ہے، مجاہدین' دمشق کے پاس اہم جگہوں پر اپنی اپنی پوزیشن پر بدستور جمے ہوئے ہیں۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے دعا ہے کہ مجاہدین پیش قدمی کرتے ہوئے جلد عدرا جیل کو فتح کر کے ان کالے کافروں کے قید میں موجود مسلمان بہنوں کو آزاد کروا سکیں۔ آمین

درعا کا محاذ سُست روی کا شکار ہے، وہاں کوئی قابلِ ذکر واقعہ پیش نہیں آیا۔ داعش کی بیعت شدہ جماعت لیواء شہداء الیرموک نے فتنہ کھڑا کیا ہوا ہے، درعا میں جیشِ الفتح اس فتنے کے تدراک میں مصروف ہے۔ داعش کا یہ گروہ گولان کی مقبوضہ پہاڑیوں کے اہلکل ساتھ پایا جاتا ہے، ان فتنہ پروروں کا نشانہ اسرائیل کے بجائے مجاہدین ہیں۔ اللہ رب عزت اس فتنہ کا انتظام فرمائیں جس کا نشانہ مجاہدین ہیں جن کے باعث جہاد کا میدان بھی تقسیم کا شکار ہے۔ آمین

ایک اہم کارروائی القنیطرہ میں جیشِ الفتح اور جیشِ الحر کی مزاحمت کاروں کی طرف سے غوطہ کا راستہ کھولنے کی کارروائیاں کا آغاز ہے۔ چند دن پہلے شروع ہونے والے معرکے میں اب تک کافی پیش قدمی ہوئی ہے مگر اس ان کی تفصیلات منظر عام پر نہیں آسکیں، صرف یہ معلوم ہوا ہے کہ ۱۴ اہم مقامات پر مجاہدین کا قبضہ ہو گیا ہے۔

حمص کے قریب صحرا میں داعش نے جزل کی گیس فیلڈ پر قبضہ کر لیا تھا، مگر بشار کی جوابی کارروائی کے دوران میں یہ فیلڈ اور اس سے ملحقہ علاقے واپس لے لیے۔ دیرالزور میں داعش نے ایئر پورٹ پر قبضے کے لیے بڑے حملے سے لڑائی کا آغاز کیا، شروع میں ان کو کچھ کامیابیاں حاصل ہوئیں۔ لیکن بشار کی طرف سے جوابی کارروائی میں داعش قبضہ برقرار نہیں رکھ پائی اور پسپا ہونا پڑا۔ پامیرا کے شہر کو واپس لینے کے لیے بشار پر تول رہا ہے لیکن ابھی تک لڑائی شروع نہیں ہو سکی۔ قدرتی وسائل کی وجہ سے یہ تمام علاقے اہم ہیں، بشار ہر ممکن طریقے سے ان کو واپس لینے کی کوشش کرے گا۔

سہل الغاب اس ماہ خاموش رہا ہے سہل الغاب میں خاموشی کی وجہ مجاہدین کا ابوظہور، کفریہ اور فوعا کے محاذوں پر مصروف رہنا ہے۔

روسی فوج اور اس کے جدید طیاروں کی آمد سے شام کی جنگ میں کیا تبدیلی واقع ہوتی ہے، یہ آنے والا وقت ہی بتائے گا۔ لیکن ایک بات بالکل واضح ہے۔ روس ایک ایسی جنگی دلدل میں داخل ہو گیا جس سے باہر نکلنا اب اس کے اختیار میں نہیں ہے۔

10 ستمبر: صوبہ کابل......... کابل شہر اور ضلع سروبی......... مجاہدین کے حملوں اور بم دھماکوں میں 7 اہل کار ہلاک......... ایک ٹینک بھی تباہ

عالمی تحریک جہاد کے مختلف محاذ

سعود میمن

یمن

یمن میں حوثیوں کی حالیہ بغاوت کے بعد یمن کے محاذ کی صورت حال کافی مختلف ہوگئی ہے۔ جون ۲۰۱۴ء میں شروع ہونے والی حالیہ حوثی بغاوت نے کامیابی سے یمن کے کئی اہم شہروں بشمول دارالحکومت صنعا کے یمن کے بہت بڑے حصے پر حوثیوں اور ان کی اثر یافتہ حمایتی افواج کا کنٹرول قائم کردیا ہے۔

حوثی تحریک اپنے بانی حسین بدرالدین حوثی کی نسبت سے حوثی تحریک کہلاتی ہے جب کہ خود حسین بدرالدین حوثی نے اپنی جماعت کا نام ''الشباب المومن''(موجودہ نام انصار اللہ ہے)رکھا تھا۔اس جماعت کی بنیاد ۱۹۹۱ء میں رکھی گئی۔یہ جماعت دین و سیاست میں حزب اللہ کے نقش قدم پر چلتی ہے اور مذہبی طور پر زیدیہ عقائد رکھتی ہے۔

اس کا بانی زیدیہ شیعوں کے کبار علما میں شامل تھا اور اس کی شروع کردہ تحریک کا مقصد زیدیہ کے مذہبی اصولوں کے مطابق حکومت قائم کرنا ہے۔یہ تحریک یمن میں ایران کی پروردہ اور اتحادی ہے۔یمن میں صعدہ اس کی سرگرمیوں کا مرکز ہے اور اب یہ تحریک شمالی مغربی یمن میں پھیل چکی ہے۔

یمن میں اہل السنہ کے خلاف اس کی کارروائیاں اور مظالم کھلے عام جاری ہیں۔جون ۲۰۱۴ء میں شروع ہونے والی حالیہ جارحیت نے شمال مغربی یمن کے تمام علاقے کو اپنی لپیٹ میں لے لیا اور رواں سال جنوری میں دارالحکومت صنعا پر بھی قبضہ کر لیا۔سعودی عرب کا حمایت یافتہ موجودہ یمنی صدر بھاگ کر عدن پہنچ گیا اور اسے نیا دارالحکومت قرار دے دیا۔

اس حوثی عسکری جارحیت میں شیعہ قبائل،سابقہ صدر صالح عبداللہ کے ساتھیوں اور یمنی افواج کے بہت بڑے حصے نے حوثیوں کا مکمل ساتھ دیا جو اب تک جاری ہے۔مجاہدین القاعدہ فی جزیرہ عرب ''انصار الشریعۃ'' نے حوثیوں کی بڑھتی ہوئی جارحیت کے خلاف منظم عسکری کارروائیاں شروع کردیں۔

مجاہدین القاعدہ نے حوثیوں پر دارالحکومت صنعا سمیت مختلف شہروں میں منظم فدائی حملے بھی سرانجام دیے جس میں ایک ایک حملے میں سو،سو حوثی جنگ جو مارے گئے۔حوثی جنگ جو رہنماؤں کے خلاف کامیاب ہدفی کارروائیاں بھی کی گئیں جو الحمدللہ اب تک جاری ہیں۔حوثیوں کی اہل السنہ کے خلاف جارحیت میں کئی غیرت مند سنی قبائل بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔

مجاہدین القاعدہ نے قبائل کا ساتھ دیا اور حوثیوں اور اس کی پروردہ افواج کو آگے بڑھنے سے روک دیا۔مجاہدین اور سنی قبائل نے آگے بڑھ کر چند علاقوں پر قبضہ کر لیا۔ایسے میں ایران کے یمن میں بڑھتے اثر ورسوخ اور سنی عوام میں بڑھتی القاعدہ مجاہدین کی مقبولیت و سنی قبائل کے ساتھ مجاہدین کے بڑھتے تعلقات بھی سعودی عرب کے لیے شدید پریشانی کا باعث بنے۔

اس لیے سعودی عرب اور متحدہ عرب امارات نے یمن میں اپنے مفادات کو شدید خطرات کی زد میں دیکھ کر اپنی افواج کو موجودہ صدر منصور ہادی عبدربہ اور اس کی حامی افواج و قبائل کی امداد کے لیے بھیج دیا۔مجاہدین القاعدہ فی جزیرہ عرب(انصار الشریعہ) اس وقت یمن کے ایک بڑے حصے پر قابض ہیں۔

کئی غیرت مند سنی قبائل مجاہدین کے ساتھ مل کر حوثیوں کے خلاف کارروائیاں جاری رکھے ہوئے ہیں۔اس وقت مجاہدین القاعدہ حوثیوں اوران کی پروردہ یمنی افواج پر منظم فدائی،گھات اور بارودی سرنگ حملوں سے بھی مسلسل جانی و مالی نقصان پہنچا رہے ہیں۔وہیں حوثیوں کی اسلحے کی ترسیل کے قافلوں اور گاڑیوں پر بھی مسلسل ریموٹ کنٹرول بم حملے کیے جارہے ہیں۔

مسلسل کامیاب ہدفی کارروائیاں بھی جاری ہیں اور مختلف کارروائیوں میں آرٹیلری،ہاون گولوں اور میزائیلوں سے یمنی وحوثی افواج کو نشانہ بنایا جارہا ہے۔یہ کہنا بجا ہوگا کہ اس وقت یمن میں اہل السنہ کا حقیقی دفاع کوئی کررہا ہے تو وہ القاعدہ فی جزیرہ عرب یا سنی قبائل کے مجاہدین ہی ہیں۔

[نوٹ:زیرنظر تمام خبریں القاعدہ فی جزیرہ عرب ''انصار الشریعۃ'' کی طرف سے کی گئی کارروائیوں پر مشتمل ہیں البتہ چند کارروائیوں میں سنی قبائل بھی شریک ہوسکتے ہیں،اور یہ تمام خبریں انصار الشریعہ کے آفیشل ٹوئٹر اکاؤنٹ پر جاری کی گئیں عربی ٹویٹس کا اردو ترجمہ ہیں۔تاہم یمن میں القاعدہ فی جزیرہ عرب کے علاوہ کوئی جہادی جماعت اپنی قابل ذکر موجودگی نہیں رکھتی۔]

22 جولائی:البیضاء کے شابیہ ریجن میں حوثی جنگ جوؤں کے ٹرک پر بم حملہ،ٹرک تباہ جب کہ سوار جنگ جو ہلاک۔

24 جولائی:شبام میں مجاہدین القاعدہ فی جزیرہ عرب کے بم حملے میں حوثیوں کا فوجی اسلحہ،ساز وسامان تباہ اور متفجرات کا ماہر بھی مارا گیا۔

10 ستمبر:صوبہ ہلمند.....................خانشین اور موسیٰ قلعہ اضلاع.....................مجاہدین کے حملوں میں 5 فوجی ٹینک تباہ.....................9 اہل کار ہلاک

یکم اگست: ولایہ البیضاء۔حوثی جنگ جوؤں کی بس پر کار بم حملہ، 25 حوثی جنگ جو ہلاک۔

5،6 اگست: ولایہ البیضاء۔مجاہدین انصار الشریعہ کے جبل الحمۃ وجبل الھرمز میں حوثی جنگ جوؤں کے عسکری ٹھکانوں پر بھاری ہتھیاروں سے شدید حملے، کاتیوشا میزائیل بھی داغے گئے۔

آل غنیم نامی علاقے میں مجاہدین کا حوثیوں پر کمین حملہ، کئی حوثی ہلاک وزخمی۔

الزاھر نامی علاقے سے مجاہدین نے حوثی جنگ جوؤں کا صفایا کردیا۔بم حملے میں حوثیوں کی ہلاکتیں۔

ولایہ الضالع۔حوثیوں کی بی ایم پی گاڑی حملے میں تباہ۔

ولایہ ابین۔مجاہدین کے کمین حملے میں حوثیوں کی ہلاکتیں۔

8 اگست: ولایہ الضالع۔بم حملے میں حوثیوں کی ہلاکتیں، کئی زخمی۔ایک اور حملے میں اسلحہ وگولہ بارود کی کٹ تباہ ہوگئی۔

ولایہ البیضاء۔مجاہدین القاعدہ (انصار الشریعہ) کی جانب سے الزاہر کے مورچوں سے حوثیوں کا صفایا۔

اس کے علاوہ جبل المعادن اور ذی ناعم نامی علاقے میں 23 ملی میٹر کی توپ سے شدید حملے۔

10 اگست: ولایہ البیضاء۔مختلف علاقوں میں شدید لڑائی جاری۔

حوثی گورنر کے گھر پر بم حملہ، نامعلوم جانی نقصان۔

وسطی البیضاء میں گھات حملے میں 4 حوثی جنگ جو ہلاک۔

عوین، المعاذن اور المسحر نامی علاقوں میں مجاہدین کے طوفانی حملے۔

ولایہ الحدیدہ۔حوثیوں کی گاڑی پر بم حملے میں کئی حوثی ہلاک وزخمی۔

ولایہ شبوہ میں حوثیوں پر بم حملہ، کئی حوثی ہلاک وزخمی۔

ولایہ ابین۔لودر میں مجاہدین کی جانب سے دو حوثی قتل اور تیسرا پکڑا گیا۔

11 اگست: ولایہ البیضاء۔یمنی فوجی ہائی ایس گاڑی پر گھات لگا کر حملہ، تمام سوار ہلاک۔

الحج نامی علاقے میں حوثیوں کے عسکری مواقع پر 14۔5 اور 23 ملی میٹر مشین گنوں سے شدید حملے۔

مجاہدین انصار الشریعہ اور قبائل کے نے القلعہ، باعش اور معسکر النصر پر قبضہ کرلیا۔

جنرل سیکورٹی بلڈنگ کو آرٹلری سے نشانہ بنایا گیا، ہلاکتوں کی تعداد معلوم نہیں ہوسکی۔

حوثیوں کی گولہ بارود کی کٹ پر بم حملہ۔

عوین میں کمین حملہ، حوثی ہلاکتیں۔

اسلم نامی علاقے پر مجاہدین کے حملے۔

برج المسحر میں حوثیوں کے مجمع پر حملے۔

المثلث نامی علاقے میں مجاہدین کی حوثی جنگ جوؤں سے شدید جھڑپیں۔

12 گست: ولایہ البیضاء۔جبل الضروۃ اور الزاہر میں حوثی عسکری مواقع پر مجاہدین کی گولہ باری۔

ذی ناعم میں حوثیوں کے مورچوں پر مجاہدین کا حملہ۔

عتق شہر میں حوثیوں کے گروہ پر بم حملہ درجنوں حوثی ہلاک، کئی زخمی۔

13 اگست: ولایہ البیضاء۔عوین میں 82 ملی میٹر مارٹرز سے حوثی عسکری مواقع کو نشانہ بنایا گیا۔

ذی ناعم میں الدقیق نامی عسکری پوائنٹ پر مجاہدین نے حملہ کر کے قبضہ کرلیا۔ سات حوثی ہلاک متعدد زخمی۔

ذی ناعم میں العریف عسکری پوائنٹ پر بھی مجاہدین کا قبضہ۔

العراد پر مجاہدین کا قبضہ ایک بی ایم پی گاڑی غنیمت میں حاصل۔

16 اگست: رداع شہر میں حوثیوں پر سڑک کنارے بارودی سرنگ حملہ، 6 حوثی ہلاک متعدد زخمی۔

عزہ میں حوثیوں کے عسکری ٹھکانوں پر 120 ملی میٹر مارٹرز سے شیلنگ۔

الزاہر میں جبل کیدان مجاہدین کے کنٹرول میں آ گیا۔

اسلحے کی ترسیل کی فوجی گاڑی بم حملے میں تباہ۔

عوین میں 23 ملی میٹر مشین گن سے شدید حملے۔

20 اگست: ولایہ البیضاء۔عوین میں ایک حوثی جنگ جو سنائپر حملے کا نشانہ بن کر ہلاک۔

حوثی اسلحے کی ترسیل کی گاڑی گھات حملے میں تباہ۔

الحلق نامی علاقے میں حوثیوں کا ایک گروہ مجاہدین کے گھات لگا کر کیے گئے حملے میں ہلاک۔

صنعاء۔حوثی جنگ جو رہنما کمین حملے میں ہلاک

3 ستمبر: البیضا۔الجماجم نامی پہای پر حملے میں متعدد حوثی مجاہدین کے ہاتھوں گرفتار کئی ہلاک۔

کار بم حملے میں درجنوں حوثی ہلاک وزخمی۔

منطقہ مشعبہ میں حوثیوں کی فورڈ گاڑی بم حملے میں تباہ۔

البیضا۔طیاب نامی جگہ میں رات کے وقت کمین حملے میں 6 حوثی جنگ جو ہلاک

حوثیوں کے اسلحے وگولہ بارود کی کٹ بم حملے میں تباہ۔

11 ستمبر: صوبہ ہرات.................کرخ اور ادرسکن اضلاع.........مجاہدین کے حملے میں 7 اہل کار ہلاک..........4 گرفتار.........حملوں میں موٹر سائیکلوں سمیت فوجی سامان بھی غنیمت

البیضا۔مشعبہ میں بم حملے میں متعدد حوثی ہلاک۔

شبوہ۔بیحان میں فوجی گاڑی بارودی سرنگ حملے میں تباہ۔تین حوثی ہلاک

البیضا۔منطقہ عوین میں حوثیوں پر بم حملہ۔

4 ستمبر:البیضا۔سرکاری عمارت جس میں حوثی مقیم تھے اس پر بم حملہ۔

5 ستمبر:البیضا۔حوثی فوجی گاڑی بم حملے میں سواروں سمیت تباہ۔

10 ستمبر: مآرب۔مجاہدین نے دو حوثی جنگ جوؤں کی گاڑیوں کو بم کا نشانہ بنا کر تباہ کر دیا۔

11 ستمبر:البیضا۔حوثیوں پر بم حملہ،نامعلوم جانی نقصان۔

الزھرا میں الجماجم نامی پہاڑی پر مجاہدین کے بھاری ہتھیاروں اور آرٹلری سے شدید حملوں میں کئی حوثی جنگ جو مارے گئے۔

سالم مسجد کے قریب حوثی جنگ جوؤں کی گاڑی پر کمین حملہ،دو جنگ جو ہلاک۔

سیکورٹی ادارے کے دفتر کے قریب حوثی جنگ جوؤں کی گاڑی پر بم حملے میں 2 جنگ جو ہلاک تیسرا زخمی۔

20 ستمبر:البیضا۔طیاب میں حوثی جنگ جو کو سنائپر کا نشانہ بنا کر قتل کیا گیا۔

قیفہ میں حوثیوں پر بم حملہ،نامعلام ہلاکتیں

مآرب۔حوثی جنگ جو رہنما زکریا المساوی مجاہدین کے ہدفی بم حملے میں ہلاک۔

مآرب۔العدین میں حوثیوں کی ہائیلکس فوجی گاڑی بم حملے میں سواروں سمیت تباہ۔

23 ستمبر: مآرب۔منطقہ بعدان میں مجاہدین کا حوثی عسکری مواقع پر شدید حملہ،کئی ہلاک و زخمی،متعدد مجاہدین کے ہاتھوں گرفتار۔

24 ستمبر:الحدیدہ۔نیول فورسز کے شعبہ انٹیلی جنس (استخبارات) کا ڈائریکٹر اور حوثی اثر یافتہ عبدالرحمٰن' مجاہدین کی ہدفی کارروائی میں ہلاک۔

مآرب۔منطقہ حریب میں الفلیجہ نامی مقام پر حوثی اسلحے کی ترسیل کی فوجی گاڑی بم حملے میں سواروں سمیت تباہ۔

25 ستمبر:الحدیدہ۔سڑک کنارے بم دھماکے میں متعدد حوثی ہلاک و زخمی۔

28 اگست:البیضا۔منطقہ ذی ناعم میں حوثیوں کے مجمع پر مجاہدین کا حملہ، 7 حوثی ہلاک، اسلحہ غنیمت۔

جبل سوداء الغرب۔مجاہدین کا حوثی عسکری مواقع پر بھاری ہتھیاروں کی مدد سے شدید حملہ،عسکری مواقع فتح۔مجاہدین نے حوثیوں کی املاک کو جلا دیا،کئی حوثی ہلاک،دو حوثی مجاہدین کے ہاتھوں گرفتار۔

مآرب۔شارع المحافظہ میں مجاہدین کی ہدفی کارروائی میں پولیٹیکل سیکیورٹی آفیسر مارا گیا۔

البیضا۔منطقہ عوین میں مجاہدین کی 120 ملی میٹر ہاون سے حوثی عسکری مواقع پر شیلنگ۔

البیضا۔منطقہ مشعبہ میں سڑک کنارے بم حملے میں حوثی اسلحے و ساز و سامان کی ترسیل کی گاڑی اپنے سواروں سمیت مکمل تباہ۔

29 اگست:البیضا۔جھری آل حمیس نامی جگہ پر ریموٹ کنٹرول بم حملے میں حوثیوں کی اسلحے و گولہ بارود لانے والی گاڑی (کٹ) تباہ۔اور اس میں موجود تمام حوثی ہلاک۔

الحدیدہ۔مجاہدین کے حملے میں حوثی جنگ جو ہلاک،اسلحہ مال غنیمت،،واپسی پر جھڑپ میں ایک مجاہد شہید۔

30 اگست:البیضا۔حوثی عسکری مواقع پر ہاون سے شیلنگ۔

صومالیہ

صومالیہ میں صلیبی صہیونی جارح افواج کو مجاہدین الشباب کے تابڑتوڑ حملوں کی وجہ سے مسلسل شکست کا سامنا ہے۔صومالیہ میں ''حرکت شباب المجاہدین'' کے قیام [۲۰۰۶ء] کے فوری بعد شروع ہونے والی حالیہ صلیبی صہیونی جارحیت الحمدللہ اب اپنے ذلت آمیز اختتام کی جانب رواں دواں ہے۔

شروع میں مجاہدین الشباب کی لڑائی صرف مقامی طاغوتی حکومت اور افواج سے رہی پھران کے دفاع کے لیے اقوام متحدہ کی اجازت سے افریقی یونین کی تشکیل کردہ امیصوم (افریقی یونین مشن برائے صومالیہ) افواج کو بھی معرکے میں کودنا پڑا،جس کی تشکیل ہی صومالیہ میں مجاہدین کو شکست دینے کیلیے ہوئی۔

دلچسپ بات یہ ہے کہ افریقی یونین کے مشن برائے صومالیہ (امیصوم) کی تشکیل ابتدائی طور پر صرف چھ ماہ کے لیے ہوئی تھی مگر مسلسل ناکامی کی وجہ سے ہر دفعہ مدت پوری ہونے کے بعد اس کے مشن میں مزید چند ماہ کی توسیع کر دی جاتی ہے۔آخری توسیع اکتوبر ۲۰۱۴ء کو ہوئی جو کہ نومبر ۲۰۱۵ء میں ختم ہوگی۔

امیصوم افواج کی فی الوقت تعداد سرکاری اعداد و شمار کے مطابق تقریباً ۲۳ ہزار کے قریب ہے۔صومالیہ میں مجاہدین الشباب کے خلاف لڑائی میں سرگرم مقامی گروہوں میں صومالی حکومت اور افواج شامل ہیں اس کے علاہ احمد مادوبے کی ملیشیا ''رکسمبانی موومنٹ'' اور ''اہلسنت والجماعت'' نامی جمہوری پارٹیاں شامل ہیں۔

احمد مادوبے جمہوری طریقے سے سیلیکٹ ہونے والا صومالیہ کی پنٹ لینڈ

11 ستمبر:صوبہ نورستان،بغلان اور خوست.................. چوکیوں پر حملوں میں 29 اہل کار ہلاک

ریاست کا سربراہ ہے جو کہ صومالیہ میں مجاہدین اور مسلمین کے خلاف جاری صلیبی صہیونی جارحیت میں صلیبی غاصبوں کا مقامی آلہ کار ہے۔

اور جہاں تک تعلق ہے نوے کی دہائی کے اوائل میں تشکیل پانے والے ''اہلسنت والجماعت'' نامی گروہ کا تو یہ صوفیت کا لبادہ اوڑھے ماڈرن امریکی اسلام کی نمائندہ جمہوری جماعت ہے اور یہ بھی صلیبی صہیونی جارحیت پسندوں کی مقامی آلہ کار ہے جو عمومی طور پر اسلام و مسلمین اور بالخصوص مجاہدین کے خلاف عسکری اور نظریاتی لڑائی جاری رکھے ہوئے ہے۔

اس کے علاوہ جن صلیبی ممالک کی افواج صومالیہ میں مجاہدین و مسلمین کے خلاف لڑائی میں حصہ لے رہی ہیں ان میں تھائی لینڈ، برونڈی اور کینیا سرفہرست ہیں۔ کینیا کی فضائیہ بھی مجاہدین اور مسلمانوں پر بم باری میں مصروف ہے، کچھ عرصہ پہلے کینیا کی ائیرفورس کا ایک طیارہ الشباب کی ائیرکرافٹ گنوں کا نشانہ بن کر تباہ ہو گیا تھا۔

کینیا میں صومالی سرحد کے ساتھ موجود مسلم اکثریتی علاقے میں مسلمانوں پر ہونے والے کینیا کے مظالم کے دفاع میں کینیا کے اندر بھی مجاہدین الشباب کینین ڈیفنس فورس کے خلاف جہاد کر رہے ہیں۔ نیروبی میں ویسٹ گیٹ شاپنگ مال پر ہونے والا حملہ اسی کی ایک کڑی تھی۔

یاد رہے صومالیہ میں اسلام اور اسلام پسندوں کے خلاف یہ لڑائی طاغوت اکبر امریکہ کی امداد و سرپرستی میں لڑی جا رہی ہے۔ امریکہ نہ صرف مالی و انٹیلی جنس امداد اور اسلحے کی ترسیل وغیرہ کر رہا ہے بلکہ امریکہ اپنی فضائیہ اور ڈرون طیاروں کے ساتھ صومالیہ میں مجاہدین پر براہ راست حملے کر رہا ہے۔

اسی طرح فرانس بھی اس معرکے میں کفر کی بھرپور نمائندگی کر رہا ہے۔ فی الوقت صورت حال یہ ہے کہ مجاہدین کے مسلسل گوریلا حملوں کی وجہ سے صلیبی افواج ہر ماہ درجنوں نہیں بلکہ سیکڑوں فوجیوں سے ہاتھ دھو رہی ہیں۔ اسی طرح مجاہدین کے منظم حملوں کی وجہ طاغوتی و صلیبی افواج اپنے اہم سٹریٹجک ملٹری بیسز سے محرورم ہو رہے ہیں۔

روزانہ کے حساب سے صلیبی افواج اپنے ہم ملٹری بیسز اور اپنے زیر قبضہ اہم علاقے خالی کر رہی ہیں اور کہیں با قاعدہ الشباب کے حملوں کی وجہ سے پیچھے دھکیل دی جاتی ہیں۔ ایک ملٹری بیس سے دوسرے ملٹری بیس کی طرف سفر کرتے یا پٹرولنگ کرتے فوجی کانوائے مجاہدین کے مسلسل اور باقاعدگی سے ہونے والے گھات اور ریموٹ کنٹرول بارودی سرنگ حملوں کا شکار ہو رہے ہیں۔ مجاہدین کی کامیابی کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ مجاہدین کی سب سے زیادہ کارروائیاں جن علاقوں میں ہو رہی ہیں ان میں دارالحکومت مقدیشو بھی شامل ہے۔

مجاہدین الشباب جہاں مختلف اہداف پر منظم فدائی حملے ترتیب دے رہے ہیں وہیں حکومتی (سیاسی)، انٹیلی جنس اور فوجی افسران پر ہونے والی کامیاب ہدفی کارروائیاں بھی عروج پر ہیں۔ الحمدللہ افغانستان کی طرح مجاہدین صومالیہ بھی اس وقت اہم اور سٹریٹجک علاقوں کو دوبارہ آزاد کرا رہے ہیں۔ صومالیہ کے محاذ پر عالمی صلیبی صہیونی غاصبوں اور ان کے مقامی آلہ کاروں کی حتمی شکست قریب ہے، ان شاءاللہ۔

نوٹ: [زیر نظر تمام خبریں ''قاعدۃ الجہاد فی ارض صومال و کینیا'' حرکت شباب المجاہدین کی جانب سے کی گئی کارروائیوں کی ہیں اس کے علاوہ کوئی دوسرا جہادی گروہ وہاں اپنی قابل ذکر موجودگی نہیں رکھتا، کئی کارروائیوں کی خبریں بوجوہ منظر عام پر نہ آسکیں۔ اسی طرح کئی کارروائیوں میں دشمن کے جانی و مالی نقصان کی مکمل اطلاعات بھی نہیں پہنچ سکیں۔]

21 جولائی: باکول ریجن۔ ایتھوپین فورسز کی جانب سے عام مسلم آبادی کا وحشیانہ قتل عام...... بچوں، بوڑھوں اور عورتوں سمیت 70 سے افراد شہید۔

مارکہ قصبہ میں امیصوم افواج کی وحشیانہ قتل و غارت گری 22 افراد شہید کئی زخمی۔ لوگوں کی املاک کو لوٹا گیا اور خواتین کی عصمت دری کی گئی۔

مجاہدین القاعدہ نے اس قتل و غارت گری کے جواب میں چوبیس گھنٹوں کے اندر دو مختلف حملوں میں دو بکتر بند گاڑیاں تمام سواروں سمیت تباہ کر دیں۔

مقدیشو۔ امیصوم افواج نے تین عوامی بسوں پر فائر کھول دیا تین افراد شہید کئی مرد و خواتین زخمی۔

باردھیری مجاہدین سے شدید جھڑپوں کے بعد سیل سیلان نامی علاقے سے ایتھوپین فورسز بھاگ کر ایسکو نام علاقے کی طرف پسپا ہو گئیں۔

24 جولائی: مارکہ قصبہ مجاہدین کے بارودی سرنگ حملے میں فوجی ٹینکر تباہ۔

25 جولائی: بورھا کابا ایتھوپین ہیلی کاپٹرز کی عوامی گاڑیوں پر شیلنگ۔ تین بچوں سمیت گیارہ افراد جاں بحق۔

مقدیشو۔ مدینہ ضلع میں ڈیفینس منسٹری میں کام کرنے والا اہل کار ہدفی کارروائی میں ہلاک۔

دھار کینلے ضلع میں عبداللہ حسین بنٹو بامی صومالی پارلیمنٹیرین اپنے باڈی گارڈ اور ڈرائیور سمیت ہدفی کارروائی میں ہلاک۔

ہیران۔ موگوکوری ضلع میں ایتھوپین فوجی بیسز پر مجاہدین الشباب کے شدید حملے۔ نامعلوم ہلاکتیں۔

26 جولائی: مجاہدین القاعدہ الشباب کا جزیرہ ہوٹل پر حملہ جو کہ اعلیٰ حکومتی آفیسرز اور غیر ملکی سفیروں کے لیے مخصوص ہے۔ دس سے زائد افراد ہلاک کئی زخمی۔ الشباب کے ترجمان نے اسے امیصوم افواج کی طرف سے ہونے والے قتل عام کا بدلہ قرار دیا۔

28 جولائی: کسمایو۔ سیل ساد نامی علاقے میں گرنے والا ڈرون طیارہ مجاہدین الشباب

11 ستمبر: بگرام ایئربیس پر داغے گئے 5 میزائل نشانہ پر لگے.................عینی شاہدین کے مطابق متعدد طیارے اور ہیلی کاپٹر تباہ

نے اپنے قبضے میں لے لی۔

29 جولائی: مقدیشو۔ مارکیٹ میں موجود صومالی فوجی اہل کار ہدفی کارروائی میں ہلاک۔

بلادوین سے 25 کلومیٹر دور سیل مسلم نامی علاقے پر مجاہدین القاعدہ کا شدید لڑائی کے بعد قبضہ۔

دنسار قصبہ۔ مجاہدین نے ایتھوپین فوجی کو حملے میں قتل کر کے اس کی لاش اور اسلحہ اپنے ساتھ لے گئے

30 جولائی: کینیا لامو۔ باسوبا میں مجاہدین کا کینین ڈیفنس فورس پر گھات حملہ۔ پانچ فوجی ہلاک بارہ زخمی دو گاڑیاں تباہ۔ ایک مجاہد بھی زخمی ہوا

31 جولائی: وارہولو میں مجاہدین الشباب اور ایتھوپین فورسز میں شدید جھڑپیں۔

یکم اگست: مارکہ قصبہ امیصوم افواج کا شادی تقریب پر حملہ، دولہے سمیت تیرہ افراد شہید ہو گئے۔

3 اگست: مقدیشو۔ یکشید ضلع میں صومالی افواج کی پوسٹ پر مجاہدین الشباب کا شدید حملہ، نامعلوم ہلاکتوں کی اطلاعات۔

4 اگست: شبیلے۔ جینالے نامی قصبے کا ڈپٹی کمشنر رات گئے ہدفی کارروائی میں ہلاک۔

8 اگست: کسمایو۔ بلوگدود میں صلیبی ایجنٹ ملیشیا نے مقامی سردار کو بے جا قتل کر دیا۔

ہالاگان قصبہ۔ ایتھوپین فورسز نے عوامی بس پر فائر کھول دیا 5 افراد جاں بحق 6 زخمی۔

10 اگست: بوق اقابلے نامی قصبے میں ٹیلی کمیونیکیشن کمپنی کے ڈائریکٹر اور دو عام شہریوں کو ایتھوپین فورسز نے قتل کر دیا۔ عوامی املاک کی لوٹ مار۔

بوق اقابلے میں مجاہدین صومالیہ کی جانب سے بم حملہ ایتھوپین فورسز کی ہلاکتیں۔

11 اگست: مقدیشو۔ بم حملے میں صومالی فوجی پک اپ اپنے سواروں سمیت تباہ۔

حوریوا ضلع میں امیصوم کانوائے پر بارودی سرنگ حملہ، بکتر بند تباہ۔ ہلاکتوں کی اطلاعات۔

ہماروین ضلع میں پولیس چیک پوائنٹ پر گرنیڈ حملہ، نامعلوم ہلاکتیں۔

12 اگست: لاموِ۔ میلیمانی کے نزدیک باروسی سرنگ حملے میں کینین ڈیفنس فورس کی فوجی گاڑی مکمل تباہ، حملے میں کم از کم 7 فوجی ہلاک کئی زخمی۔

دنسار قصبہ۔ مصرا میں 3 ایتھوپین فوجی بارودی سرنگ کو ناکارہ بناتے ہوئے بم پھٹنے سے ہلاک، کئی زخمی۔

13 اگست: اودھیگل نامی قصبے میں مجاہدین الشباب سے شدید لڑائی کی وجہ سے امیصوم افواج کئی کلومیٹر تک پسپا ہو گئیں۔

بے ریجن۔ ہینڈ گرنیڈ حملے میں 2 حکومتی افسران اور 5 فوجی اہل کار شدید زخمی۔

15 اگست: مقدیشو۔ باکارامارکیٹ میں ہدفی کارروائی میں ایک صومالی فوجی ہلاک، اسلحہ مال غنیمت

16 اگست: ایتھوپین افواج نے ہالاگان اور وابھو نامی دو علاقے خالی کر دیے، مجاہدین الشباب نے دونوں علاقوں کو اپنے قبضے میں لے لیا۔

وارہولو اور سیل ہیلے میں پہنچنے پر مجاہدین کا بھاری ہتھیاروں سے شدید حملہ۔ نامعلوم ہلاکتیں۔

ضلع ففھادون۔ مجاہدین القاعدہ فی صومال و کینیا (الشباب) کا تاراکو نامی علاقے میں کینین ڈیفنس فورس کی فوجی بیس پر رات گئے شدید حملہ۔ ہلاکتوں کی اطلاعات

17 اگست: قصبہ واجد۔ سیل بار نامی علاقے میں لڑائی کے دوران کم از کم دس فوجی ہلاک ہو گئے، مجاہدین الشباب نے اسلحہ مال غنیمت میں حاصل کیا۔

18 اگست: ضلع افگوئے۔ امیصوم کانوائے پر بارودی سرنگ حملے میں ایک فوجی گاڑی اپنے سواروں سمیت تباہ۔

20 اگست: شبیلے۔ بلومریر کا ڈپٹی کمشنر ہدفی کارروائی میں ہلاک۔

افگوئے ضلع میں بم حملے میں کم از کم دو فوجی ہلاک کئی زخمی۔

مقدیشو۔ امیصوم کانوائے پر بڑا بم حملہ، فوجی گاڑیاں تباہ بڑی تعداد میں امیصوم افواج کی ہلاکتیں۔

21 اگست: کسمایو میں صومالی فوجی ٹریننگ سنٹر پر پریڈ کے دوران فدائی حملہ، 100 سے زائد فوجی اور ٹرینیز ہلاک۔ 200 سے زائد زخمی۔

ایک صومالی نوجوان مجاہد نے صومالی فوجی کو زمین پر گرا کر اس کی کلاشن کوف چھین کر اسے قتل کر دیا۔ بعد ازاں نوجوان نے ایک چیک پوسٹ پر تن تنہا حملہ کر کے مزید 2 فوجیوں کو قتل کر دیا۔ صومالی نوجوان محفوظ رہا۔

الشباب کا فوجی ائیر بیس پر حملے کے بعد قبضہ۔ 2 فوجی گاڑیاں مال غنیمت میں حاصل

22 اگست: کسمایو۔ رابدھوری ٹاؤن۔ ایتھوپین ملٹری ٹرک پر بارودی سرنگ حملہ

23 اگست: مقدیشو۔ حکومتی آفیسر ہدفی کارروائی میں ہلاک

افگوئے ٹاؤن۔ مجاہدین کا صومالی افواج پر شدید حملہ، مریرے گاؤں کا کنٹرول سنبھال لیا۔

26 اگست: باکول میں الشباب مجاہدین نے شدید لڑائی کے بعد کولان جاریرا اور سیل انصار گاؤں کا کنٹرول سنبھال لیا۔ 50 سے زائد ایتھوپین فوجی مردار باقی فرار۔

12 ستمبر: صوبہ غزنی..................سنٹرل جیل پر مجاہدین کے حملے میں 40 اہل کار ہلاک..................جب کہ متعدد زخمی..................450 مظلوم قیدی اور مجاہدین رہا کروا لیے گئے

دینسار ٹاؤن میں مجاہدین کا ایتھوپین افواج پر شدید حملہ، نامعلوم ہلاکتیں۔

20 اگست: زیریں شبیلے۔ ڈپٹی ڈی سی بلومریر ہدفی کارروائی میں ہلاک۔

مقدیشو۔ امیصموم کا نوائے کو بم دھماکے سے نشانہ بنایا گیا۔ ایک بکتر بند تباہ، بڑی تعداد میں ہلاکتوں کی اطلاعات۔

افگوئے ڈسٹرکٹ میں صومالی فوجی پک اپ بم حملے میں تباہ۔ 2 اہل کار ہلاک۔

27 اگست: گیدوریجن۔ باردھیری ٹاؤن میں ایتھوپین افواج پر بم حملہ، متعدد ہلاک۔

28 اگست: بے ریجن۔ ہاہال- بار باری ٹاؤن میں شدید جھڑپوں کے بعد ایتھوپین فورسز فرار۔ مجاہدین کا فوجی بیس پر قبضہ۔

29 اگست: مقدیشو۔ صومالی چیک پوسٹ پر الشباب کا حملہ، نامعلوم ہلاکتیں

30 اگست: مقدیشو۔ دھار کینلے ضلع کا سی آئی ڈی ڈیپارٹمنٹ کا سربراہ ہدفی کارروائی میں ہلاک

گراسیانی گاؤں میں ایتھوپین فورسز پر الشباب کا حملہ، متعدد ملٹری گاڑیاں تباہ، نامعلوم فوجی ہلاکتیں

31 اگست: زیریں شبیلے۔ جینالی ٹاؤن۔ الشباب کا امیصوم ملٹری ائیر بیس پر شدید حملے کے بعد قبضہ۔ 50 سے زائد فوجی ہلاک، بڑی تعداد میں اسلحہ مال غنیمت

مبارک ٹاؤن کا سابق ڈی سی ہدفی کارروائی میں ہلاک۔

2 ستمبر: مقدیشو۔ یقشید ضلع میں فوجی مرکز پر الشباب کا حملہ، متعدد ہلاک۔

3 ستمبر: تلابواقو نامی گاؤں سے ایتھوپین فوجیں فرار، مجاہدین نے کنٹرول سنبھال لیا۔

4 ستمبر: زیریں شبیلے۔ ایل سیلینگی نامی ملٹری بیس سے افریقی یونین کی افواج انخلا کر گئیں، مجاہدین الشباب نے دوبارہ کنٹرول میں لے لیا۔

بوالے قصبہ میں 4 حکومتی ایجنٹ قتل کر دیے گئے۔

زیریں شبیلے۔ کنتو واری کے اسٹریٹیجک ملٹری بیس سے امیصوم افواج انخلا کر گئیں، مجاہدین الشباب کا قبضہ۔

بلومریر اور کنتو واری قصبوں کے درمیان امیصوم فوجی کانوائے پر بم حملہ، ایک گاڑی اپنے سواروں سمیت تباہ۔

5 ستمبر: باردھیری قصبہ۔ الشباب مجاہدین اور ایتھوپین فورسز کے درمیان شدید لڑائی، متعدد ہلاکتیں۔

وسطی صومالیہ۔ الشباب نے ایتھوپین فورسز کے فرار کے بعد بوق اقابلے نامی گاؤں کا کنٹرول سنبھال لیا۔

زیریں شبیلے۔ بوفو اور جینالی قصبے کے درمیان امیصوم کانوائے پر شدید کار بم حملہ، بڑی تعداد میں ہلاکتوں کی اطلاعات۔

6 ستمبر: مقدیشو۔ باکارہ مارکیٹ میں صومالی فوجی گاڑی پر گرنیڈ حملہ، 4 فوجی ہلاک

7 ستمبر: باکول ریجن۔ الشباب مجاہدین نے صومالی افواج سے شدید لڑائی کے بعد مورا گابے نامی گاؤں پر قبضہ کر لیا۔

9 ستمبر: زیریں شبیلے ریجن۔ کیلی کے نزدیک امیصوم کانوائے پر بم حملہ، امیصوم بکتر بند گاڑی تباہ، متعدد سوار ہلاک

13 ستمبر: دینسار۔ بش مدینو نامی گاؤں میں ایتھوپین فوجیوں پر الشباب کا حملہ، شدید لڑائی میں ہلاکتوں کی اطلاعات، تین دن کی لڑائی کے بعد 16 ستمبر کی صبح الشباب نے گاؤں کو آزاد کرا لیا، ایتھوپین فورسز پسپا۔

15 ستمبر: گیدوریجن۔ باردھیری قصبے میں ایتھوپین اور صومالی افواج پر بم حملہ، متعدد فوجی ہلاک اور زخمی۔

مقدیشو۔ باکارا مارکیٹ میں ایک صومالی فوجی ہدفی کارروائی میں ہلاک، اسلحہ غنیمت

16 ستمبر: افگوئے قصبہ۔ صومالی فوجی چیک پوسٹ پر الشباب مجاہدین کا حملہ، 2 فوجی ہلاک

17 ستمبر: زیریں شبیلے۔ یقباریوین قصبے کو مجاہدین الشباب نے شدید لڑائی کے بعد دوبارہ آزاد کرا لیا۔ 13 صومالی فوجی ہلاک 3 فوجی گاڑیاں غنیمت۔

امیصوم افواج نے جینالی قصبے کو خالی کر دیا۔

کسمایو۔ شیرکول ملٹری بیس میں آئی ای ڈی بم حملہ، 3 سینئر جوبالینڈ ملٹری آفیسرز ہلاک 9 افسران و اہل کار زخمی۔

18 ستمبر: صومالیہ و کینیا بارڈر۔ کینین ڈیفنس فورس کے کانوائے پر مجاہدین الشباب کا شدید حملہ، دو حملوں میں 11 فوجی مارے گئے۔

20 ستمبر: گیدوریجن۔ کینین ڈیفنس فورسز پر چوبیس گھنٹوں میں ہونے والا چوتھا حملہ، آئی ای ڈی حملے میں کینین فوجی قافلے کو نشانہ بنایا گیا، متعدد ہلاکتیں۔

شام

شام کے جہادی محاذ پر مجاہدین کا اتحاد جیش الفتح مسلسل کامیابیاں حاصل کر رہا۔ ترکی نے کردوں اور داعش کا بہانہ بنا کر شام میں فضائی کارروائیاں شروع کر دی ہیں، جس کی وجہ سے مجاہدین القاعدہ (جبھۃ النصرہ) داعش کے خلاف دفاعی مورچوں سے ہٹ گئے ہیں۔ کئی جہادی جماعتوں نے ترکی کی شام میں براہ راست مداخلت کا خیر مقدم کیا مگر مجاہدین القاعدہ نے ترکی کے اس اقدام کی مخالفت کی ہے۔ ترکی کی کارروائیاں داعش وغیرہ کے خلاف کوئی قابل ذکر کامیابی حاصل نہیں کر سکیں۔

12 ستمبر: صوبہ زابل..................ضلع شہر صفا..................فوجی گشتی پارٹی پر دھماکے..................3 اہل کار ہلاک..................2 زخمی

شامی جہاد کے شروع سے بشار الاسد کو اسلحے و امداد اور سیاسی طور پر مکمل سپورٹ کرنے والے ملک روس نے بالآخر بشار الاسد کو بچانے کے لیے اپنی افواج شام میں بھیج دیں جب کہ قفقازی مجاہدین میدان جنگ میں روس کا سامنا کرنے کے لیے پرجوش ہیں۔ زابدانی میں محصور مجاہدین کی امداد کے لیے مجاہدین نے جہاں دوسرے علاقوں میں حملے کیے وہیں الفوعہ اور کفریا کا محاصرہ سخت کر دیا ،جیش الفتح نے ایک زبردست طوفانی حملہ کر کے درجنوں نصیریوں کو ہلاک کر دیا اور کئی عسکری مواقع پر قبضہ کر لیا۔ مجاہدین کی جانب سے ۲ شہیدی حملے ہوئے۔ حزب اللہ، شام و ایران نے مجاہدین کے سامنے گھٹنے ٹیک دیے اور الفوعہ اور زابدانی مین مشترکہ طور پر جنگ بند ہو گئی۔ تازہ ترین اطلاعات کے مطابق حکومت ۵۰۰ شامی سنی قیدیوں کو جیلوں سے رہا کرنے اور زابدانی میں محصور تمام مجاہدین کو اسلحے سمیت محفوظ راستہ دینے پر تیار ہو گئی ہے جب کہ مجاہدین اس کے بدلے میں الفوعہ وکفریا سے ہزاروں شیعہ شہریوں کی بحفاظت منتقلی پر تیار ہو گئے ہیں۔ داعش حلب و مارع وغیرہ میں مجاہدین کی پشت پر حملہ آور ہوتی رہی ہے اور چند جگہوں میں اس کے خودکش حملہ آور مجاہدین شام پر حملہ کرنے کی کوشش میں پکڑے گئے۔

سہل غاب میں بھی مجاہدین شام مسلسل فتوحات جاری رکھے ہوئے ہیں۔ روزانہ کے حساب سے درجنوں نصیری فوجی وحزب الآت مجاہدین کے ہاتھوں ہلاک وزخمی ہو رہے ہیں۔ مجاہدین لقاعدہ نیشام کا مشہور فوجی ایئر بیس ''ابوظہور ائیر بیس'' کئی ماہ کے محاصرے کے بعد فتح کر لیا جس میں کئی طیارے ٹینک اور مختلف انواع واقسام کا اسلحہ غنیمت میں ملا۔

[نوٹ: زیرِ نظر تمام خبریں القاعدہ فی بلاد الشام (جبهة النصره) کے آفیشل ٹوئٹر اکاؤنٹس سے لی گئی ہیں۔ شام میں بھی کئی کارروائیوں کی تفصیلات باوجوہ نہیں پہنچ پاتیں۔]

21 جولائی: دمشق۔ یرموک کیمپ میں شدید لڑائی کے دوران مجاہدین کی پیش قدمی جاری۔

لتاکیہ۔ جبل ترکمان۔ مجاہدین جبهة النصره کی جانب سے تل عثمان میں موجود نصیری فوجیوں کو جہنم شیلز سے ہدف بنایا گیا۔

22 جولائی: ادلب۔ الفوعا میں رافضیوں کے گاؤں پر مارٹر سے شیلنگ

لتاکیہ۔ جبل ترکمان میں مجاہدین نے نصیری آرمی کا جنگی طیارہ مار گرایا

23 جولائی: حلب۔ المشارقہ اور القصر نامی اضلاع پر مجاہدین جبهة النصره کے شدید حملے۔

لتاکیہ کے مضافات میں شدید جھڑپیں جاری۔

24 جولائی: حمص۔ مجاہدین جبهة النصره نے نصیری عسکری مواقع پر بی نائن شیلز سے نشانہ بنایا۔

دمشق۔ قیدیوں کے تبادلے کے نتیجے میں مجاہدین جبهة النصره نے 6 مرد اور ایک خاتون کو نصیریوں سے چھڑوا لیا۔

حلب۔ جماعت الدولہ کے غلاۃ کی جانب سے مجاہدین القاعدہ کے مرکز پر خودکش حملہ۔ الحمدللہ کسی قسم کا کوئی نقصان نہیں ہوا۔

25 جولائی: صلیبی اتحاد کے طیاروں کے مجاہدین جبهة النصره کے جماعت الدولہ کے خلاف بنائے گئے مراکزِ رباط پر فضائی حملے۔

28 جولائی: ادلب۔ سہل الغاب نصیری عسکری مواقع پر ٹینک اور جہنم شیلز سے مجاہدین القاعدہ کی شیلنگ۔ مشین گنز اور بھاری ہتھیاروں سے شدید حملے، نامعلوم ہلاکتیں۔

29 جولائی: حمص میں نصیری عسکری مواقع پر مجاہدین جبهة النصره کی جہنم شیلز سے شدید شیلنگ۔ نامعلوم ہلاکتیں۔

سہل الغاب۔ تل الواسط اور الزیارہ نامی گاؤ مجاہدین نے آزاد کرا لیے جس میں بے شمار مالِ غنیمت حاصل ہوا۔

31 جولائی: ادلب۔ سہل الغاب۔ لڑائی میں مجاہدین کے ہاتھوں 2 فوجی آفیسرز سمیت 16 حزب الآت اہل کار ہلاک اور 30 سے زائد زخمی۔

لتاکیہ۔ جبل ترکمان میں لڑائی کے دوران ابو عبدالرحمٰن رحمہ اللہ نامی ایک مجاہد شہید ہو گئے۔

2 اگست: البادیہ۔ ابوظہور ملٹری ائیرپورٹ کی حفاظت پر معمور 5 شامی فوجی مجاہدین سے جا ملے۔

لتاکیہ۔ جبل ترکمان کے مختلف علاقوں میں شدید لڑائی جاری۔

شام کے شمالی علاقوں میں امریکی پروردہ نیشنل آرمی کے جنگ جوؤں کیخلاف القاعدہ فی بلاد الشام (جبهة النصره) کے مجاہدین نے بڑا ملٹری آپریشن شروع کر دیا

3 اگست: ادلب۔ فورو نامی گاؤں کو مجاہدین القاعدہ فی بلاد الشام نے شدید لڑائی کے بعد نصیریوں سے آزاد کرا لیا

5 اگست: ادلب۔ سہل الغاب مجاہدین شام نے بھاری ہتھیاروں کی شدید لڑائی کے بعد الجصہ نامی گاؤں نصیریوں سے آزاد کرا لیا۔ بڑی تعداد میں نصیری فوجیوں کی ہلاکت

9 اگست: ادلب۔ سہل الغاب۔ مجاہدین کے گھات حملے میں تین نصیری فوجی ہلاک سات زخمی ہو گئے۔

سہل الغاب ہی میں نصیریوں کے مختلف عسکری مواقع پر آرٹیلری سے گولہ باری۔

ادلب۔ سہیل الحسن کی ملیشیا اور حزب الآت ال تمیمہ اور ال زیادہ نامی گاؤں

13 ستمبر: صوبہ لغمان..............ضلع علینگار..............مجاہدین کے حملے میں دو چوکیاں فتح..............7 اہل کار ہلاک اور 7 زخمی

سے فرار ہوگئیں۔

10 اگست: مجاہدین شام کی سہل الغاب میں مسلسل فتوحات۔

14 اگست: حلب۔مجاہدین کی پشت پر حملہ آور جماعت الدولہ کے غلاۃ کے ساتھ شمالی دیہاتی علاقوں میں مجاہدین جبهۃ النصرہ کی شدید جھڑپیں۔

لتا کیہ۔جبل ترکمان۔مجاہدین جبهۃ النصرہ نے دو گاؤں نصیری افواج سے آزاد کرالیے۔

17 اگست: لتا کیہ۔جبل ترکمان۔مجاہدین کا الزیارات اور الخادرہ نامی علاقوں پر شدید حملہ۔

18 اگست: حماہ۔جبهۃ النصرہ کے مجاہدین کے محردہ شہر پر راکٹ حملے۔

23 اگست: البادیہ۔مجاہدین کا ابوظہور ائیر پورٹ پر جہنم شیلز اور مارٹر گولوں سے حملہ، جب کہ دوسری کارروائی میں ایک نصیری فوجی کو نشانہ بنا کر قتل کیا گیا۔

24 اگست: اللاذقیہ، لتا کیہ۔نصیری آرمی کی طرف سے مجاہدین پر حملہ، جبهۃ النصرہ کی جوابی کارروائی میں فوجی تعدد لاشیں چھوڑ کر فرار۔

القلمون۔کرم العلالی میں مجاہدین کا زابدانی میں محصور مجاہدین کی نصرت کے لیے حملہ، بلودین نامی علاقے پر مجاہدین کا قبضہ، ایک ٹی 72 سمیت متعدد قسم کا کثیر اسلحہ و ساز وسامان غنیمت میں حاصل

اللاذقیہ۔عرافیت میں مجاہدین پر نصیری آرمی کا حملہ مجاہدین جبهۃ النصرہ نے پسپا کر دیا، نصیری لاشیں چھوڑ کر پسپا۔

اللاذقیہ۔لتا کیہ۔مجاہدین جبهۃ النصرہ کا الزابدانی کے مجاہدین کی نصرت کیلیے نصیریوں پر حملہ، نامعلوم جانی نقصان

25-26 اگست: سہل الغاب۔مجاہدین جبهۃ النصرہ کا الزیارہ، تل واسط، التمنیہ، المشیک اور المنصورہ گاؤں پر ٹینکوں سمیت شدید حملہ، پانچوں گاؤں فتح، کئی نصیری ہلاک ایک مجاہدین کے ہاتھوں گرفتار، ٹینکوں، اینٹی ائیر کرافٹ گنوں، بلڈوزروں، فوجی گاڑیوں سمیت متعدد قسم کا بھاری اور ہلکا اسلحہ اور راکٹ وشیلز مال غنیمت میں حاصل۔

المشیک پر 25 اگست کو فتح ملی جس میں نصیریوں کے دو ٹینک تباہ ہوئے اور متعدد نصیری ہلاک ہوئے۔ جب کہ دو ٹینک اور ایک بی ایم پی بکتر بند گاڑی مجاہدین کو غنیمت میں حاصل ہوئی۔

26 اگست: سہل الغاب۔مجاہدین جبهۃ النصرہ کا الزیارہ، تل واسط، التمنیہ، المشیک اور المنصورہ گاؤں پر ٹینکوں سمیت شدید حملہ، پانچوں گاؤں فتح، کئی نصیری ہلاک ایک مجاہدین کے ہاتھوں گرفتار، ٹینکوں، اینٹی ائیر کرافٹ گنوں، بلڈوزروں، فوجی گاڑیوں سمیت متعدد قسم کا بھاری اسلحہ وشیلز مال غنیمت میں حاصل۔المشیک پر 25 اگست کو فتح ملی جس میں نصیریوں کے دو ٹینک تباہ ہوئے اور متعدد نصیری ہلاک ہوئے جب کہ دو ٹینک اور ایک بی ایم پی بکتر بند گاڑی مجاہدین کو غنیمت میں حاصل ہوئی۔

حلب۔مجاہدین جبهۃ النصرہ کا نصیری عسکری مواقع پر شدید حملہ، متعدد نصیری فوجی ہلاک

حلب میں ائیر فورس انٹیلی جنس کے اردگرد مجاہدین شام کا قبضہ

31 اگست: حمص۔مجاہدین جبهۃ النصرہ کی جانب سیسالمہ میں شبیحہ کی دو گاڑیاں سواروں سمیت اڑا دی گئیں

9 ستمبر: حمص۔مجاہدین جبهۃ النصرہ ڈویژن 47 میں داخل ہونے میں کامیاب، حملے میں دو ٹی 72 ٹینک تباہ، ایک مشین گن اسلحے اور شیلز سمیت مال غنیمت کے حصول کے بعد باحفاظت واپسی۔

القاعدہ فی بلاد الشام (جبهۃ النصرہ) نے چینی مجاہدین کی جماعت (حزب اسلامی ترکستان) سے ملکر شامی ائیر بیس فتح کر لیا، طیارے اور ٹینک سمیت بھاری تعداد میں اسلحہ حاصل کیا۔تفصیلات کے مطابق شامی علاقے البادیہ میں ابوظہور عسکری ائیر پورٹ کو القاعدہ فی بلاد الشام (جبهۃ النصرہ) اور چینی مجاہدین (حزب اسلامی ترکستان) نے شدید لڑائی کے بعد فتح کر لیا۔لڑائی میں 100 شامی فوجی مارے گئے 60 فوجی القاعدہ فی بلاد الشام (جبهۃ النصرہ) کے ہاتھوں گرفتار ہوئے۔اس اہم ترین ائیر بیس کی فتح کے بعد مجاہدین کو 50 متعدد ٹینک کئی طیارے اور مختلف انواع واقسام کا کثیر اسلحہ بھی ملا۔

13 ستمبر: لتا کیہ۔الجلتا پہاڑی پر نصیری عسکری مواقع پر مجاہدین کی ہاون سے شیلنگ۔

القلمون/کرم اللعالی بیریئر پر دوسرا حملہ، 18 حزب الآت ہلاک درجن بھر زخمی

القلمون۔زابدانی کے مجاہدین کی نصرت کیلیے مجاہدین کا کرم العلی میں دوسری جہادی تنظیموں۔

سمیت دوسرا طوفانی حملہ۔18 حزب الآت مارے گئے جن میں 12 نصیر فوجی بھی شامل تھے اور درجنوں زخمی ہوئے۔

18-19 ستمبر: ادلب۔لفوعہ گاؤں پر مجاہدین جبهۃ النصرہ، احرار الشام اور جند الاقصیٰ سمیت دوسرے مجاہدین جماعتوں (جیش الفتح) کا زابدانی میں محصور مجاہدین کی نصرت کے لیے شدید حملہ، چھے شہیدی حملے کئی عسکری مواقع پر مجاہدین کا قبضہ، بڑی تعداد میں شبیحہ قتل، دونوں اطراف سے 100 سے زیادہ افراد مارے گئے، دشمن نے مجاہدین کے آگے گھٹنے ٹیک دیے زابدانی اور الفوعہ میں جنگ بندی۔

حمص۔سالمہ بیریئرز پر مجاہدین جبهۃ النصرہ اور دو دوسرے مجموعوں کی مشترکہ کارروائی 20 نصیری فوجی مردار، متعدد زخمی۔اسلحہ غنیمت میں حاصل۔

20 ستمبر: حمص۔زابدنی میں محصور مجاہدین کی نصرت کے لیے وادی الدھاب میں مجاہدین

13 ستمبر: صوبہ بادغیس اور ہلمند.........مجاہدین نے پولیس تھانہ سمیت 9 چوکیوں پر قبضہ کرلیا.........بڑی تعداد میں اسلحہ اور ساز وسامان غنیمت.........جھڑپوں میں چار فوجی ہلاک

کی جانب سے نصب کیے گئے 3 بموں کے پھٹنے سے بڑی تعداد میں نصیری ہلاک اور زخمی

لیبیا

لیبیا کے محاذ کی موجودہ صورت حال بہت پیچیدہ ہے۔ملک کے سب سے بڑے حصے پر امریکی پروردہ اور ایجنٹ لیبیا کے سابق جنرل خلیفہ بلقاسم حفتر کی افواج قابض ہیں جس کو مصری افواج وحکومت کی مکمل سپورٹ حاصل ہے،مصری فضائیہ لیبیا میں مسلمانوں اور مجاہدین پر خلیفہ حفتر کے شانہ بشانہ ظالمانہ بمباری میں بھی ملوث ہے۔

اور طاغوت حفتر کو اسلحہ و گولہ بارود کی ترسیل بھی جاری رکھے ہوئے ہے۔اس کے علاوہ جنرل نیشنل کانگریس (المؤتمر الوطنی العام الجدید) نامی جمہوری اتحاد (جس میں جسٹس اینڈ کنسٹرکشن پارٹی اور لیبیا کی اخوان المسلمون جیسی مختلف جمہوری پارٹیاں بھی شامل ہیں) کی حامی افواج بھی ایک بڑے حصے پر قبضہ رکھتی ہیں۔یاد رہے کہ اس جمہوری وانقلابی اتحاد کی افواج کو سوڈان،ترکی اور قطر کی حمایت حاصل ہے۔جب کہ درنا،بنغازی سرت اور دوسرے شہروں میں مجاہدین کی مختلف جماعتیں بھی طاغوت حفتر کے خلاف اپنی عسکری سرگرمیاں جاری رکھے ہوئے ہیں۔

لیبیا میں مجاہدین کی مشہور جماعتوں میں انصار الشریعہ لیبیا سب سے اہم جہادی جماعت ہے اس کے علاوہ ابو سالم شہدا بریگیڈ درنہ،جیش الاسلام لیبیا،جیش المجاہدین کتیبہ شہدا بریگیڈ وغیرہ شامل ہیں اور الحمدللہ یہ سب جماعتیں بن غازی، درنہ اور اجدابیا میں بالترتیب مجلس شوریٰ ثوار بن غازی ،مجلس شوریٰ مجاہدین فی درنہ اور مجلس شوریٰ مجاہدین فی اجدابیا کی صورت میں متحد ہو کر کام کر رہی ہیں۔

لیبیا کی جہادی جماعتوں کی امداد کے لیے القاعدہ فی مغرب اسلامی اور القاعدہ فی غرب افریقہ (المرابطون) کے مجاہدین کی موجودگی اور لیبیا کے مجاہدین کے شانہ بشانہ طاغوتی افواج کے خلاف معرکوں میں حصہ لینے کی اطلاعات بھی ہیں۔بن غازی میں حفتر کی افواج کے خلاف مجلس شوریٰ ثوار بن غازی کے مجاہدین مسلسل عسکری کارروائیاں جاری رکھے ہوئے ہیں۔درنہ میں مجلس شوریٰ درنہ کے مجاہدین کا اکثریتی علاقے پر قبضہ برقرار ہے۔دوسرے جہادی محاذوں کی طرح یہاں بھی داعش کا فتنہ موجود ہے۔

لیبیا میں داعش کی شاخ کی جانب سے جہاں مجاہدین کی جماعتوں پر حملوں کی ابتدا کی گئی وہیں مجاہدین کے اہم رہنماؤں کے متعلق اہم معلومات کو انٹرنیٹ پر جاری کر دیا گیا اور ان کو زندہ یا مردہ مطلوب قرار دے دیا،جن میں امریکہ کے لیے قہر بننے والے المرابطون (القاعدہ فی غرب افریقہ) کے رہنما مختار بالمختار حفظہ اللہ بھی شامل ہیں۔

درنہ میں شوریٰ مجاہدین فی درنہ نے داعش کے مظالم سے تنگ آ کر ان پر جوابی حملہ کر کے انہیں شہر سے نکال باہر کیا ہے۔لیبیا کے دوسرے علاقوں ''اجدابیا'' اور ''سرت'' وغیرہ میں جہاں مجاہدین طاغوت اکبر امریکہ کے مقامی آلہ کاروں (خلیفہ حفتر وغیرہ) کے خلاف جہاد کر رہے ہیں وہیں ان علاقوں میں لیبیا کی داعشی شاخ کی جانب سے مجاہدین کی صفوف کو تقسیم کرنے کی سازشیں بھی جاری ہیں اور ان علاقوں میں داعش مجاہدین کی پشت پر حملہ آور ہو کر طاغوتی افواج کو براہ راست فائدہ پہنچانے میں مصروف ہے۔اس سب کے باوجود الحمدللہ لیبیا میں مجاہدین طاغوت حفتر کے خلاف مسلسل پیش قدمی کر رہے ہیں۔درنہ کے زیادہ تر حصے پر بھی مجاہدین کو کنٹرول حاصل ہے۔مجاہدین لیبیا اپنی دعوتی اور رفاحی سرگرمیوں سے عام مسلمانوں میں مقبولیت حاصل کر رہے ہین۔ان شاء اللہ لیبیا میں عنقریب عالمی صلیبی صہیونی و طاغوتی منصوبے ہمیشہ کے لیے ناکام ہوں گے اور مجاہدین اسلام ہی فتح یاب ہوں گے۔

[نوٹ: زیر نظر تمام خبریں انصار الشریعہ لیبیا کی جانب سے جاری کردہ ہیں۔ 27 اگست سے پہلے کی خبریں پچھلے ٹوئٹر اکاؤنٹ کے ڈیلیٹ ہونے کی وجہ سے نہ مل سکیں۔روزانہ کئی عسکری کارروائیوں ہوتی ہیں جن کی اطلاعات باوجود نہیں مل سکتیں۔]

27 اگست: بن غازی۔مجاہدین نے امریکی پروردہ طاغوت حفتر کی افواج کے ایک ٹینک کو تباہ کر دیا

29 اگست: بن غازی۔طاغوت حفتر کی افواج پر بم حملہ،متعدد فوجی ہلاک۔

30 اگست: بن غازی۔ائیر پورٹ روڈ پر طاغوت حفتر کی افواج پر مجاہدین انصار الشریعہ کا بم آلے سے حملہ،متعدد فوجی جل کر ہلاک۔

بن غازی میں لڑائی کی وجہ سے ہسپتال میں حفتر کے فوجیوں کی مزید 5 لاشیں لائی گئیں جب کہ 7 فوجی زخمی بھی ہوئے۔

31 اگست: بن غازی۔مجلس شوریٰ ثوار بن غازی کی جانب سے شارع فینیسیا پر طاغوت حفتر کی افواج پر بھاری اسلحے (آرٹیلری وغیرہ) سے حملے،شدید جھڑپیں۔

بن غازی۔حفتر کے نیوی آپریشن ہیڈ کواٹر پر آرٹیلری سے شیلنگ،متعدد اہل کاروں کی ہلاکت کی اطلاعات۔

8 ستمبر: البیلاح مسجد پر طاغوت حفتر کی افواجی کی بمباری سے مسجد شہید

9 ستمبر: بن غازی۔ائیر پورٹ روڈ پر مجاہدین انصار الشریعہ نے سنائپرز سے حفتر کے فوجیوں کو نشانہ بنا کر قتل کیا۔

18 ستمبر: بن غازی۔حفتر کی افواج کا ٹینک مجاہدین کے حملے میں تباہ،اس پر سوار تمام فوجی بھی جل مرے۔

20 ستمبر: بن غازی۔ائیر پورٹ روڈ پر طاغوت حفتر کی افواج سے لڑائی کے دوران مجاہدین کی پیش قدمی۔

☆☆☆☆☆

14 ستمبر: صوبہ فاریاب .... ضلع خواجہ موسیٰ .... مجاہدین اور کٹھ پتلی دشمن کے درمیان جھڑپیں .... 5 فوجی ہلاک .... 4 زخمی

خراسان کے گرم محاذوں سے

ترتیب وتدوین: عمر فاروق

افغانستان میں محض اللہ کی نصرت کے سہارے مجاہدین صلیبی کفار کو عبرت ناک شکست سے دوچار کر رہے ہیں۔اس ماہ ہونے والی اہم اور بڑی کارروائیوں کی تفصیل پیش خدمت ہے اور رنگین صفحات میں صلیبیوں اور اُن کے حواریوں کے جانی و مالی نقصانات کے میزان کا خاکہ دیا گیا ہے، یہ تمام اعداد وشمار امارت اسلامیہ ہی کے پیش کردہ ہیں جب کہ تمام کارروائیوں کی مفصل روداد امارت اسلامیہ افغانستان کی ویب سائٹ www.shahamat-urdu.com اور theunjustmedia.com پر ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔

08 اگست:

☆ صوبہ قندوز کے ضلع خان آباد میں جنگ جوؤں کے اہم اجلاس میں فدائی حملے کے نتیجہ میں 7 کمانڈروں سمیت 31 اہل کار ہلاک اور 26 زخمی ہوگئے۔

☆ صوبہ بغلان کے ضلع پل خمری میں مجاہدین کے حملے میں 10 اہل کار ہلاک اور 3 زخمی ہوگئے۔حملے میں ایک رینجرز گاڑی بھی تباہ ہوئی۔

☆ صوبہ لغمان کے ضلع قرغئی میں مجاہدین کے حملے میں 13 اہل کار ہلاک اور 3 زخمی ہو گئے۔

09 اگست:

☆ صوبہ پکتیا کے وزی زدران اور شواک اضلاع میں فوجی کاروان اور کے ضلعی مرکز پر حملے میں 5 اہل کار ہلاک جب کہ 2 زخمی ہوگئے۔

☆ صوبہ قندوز کے دشت آرچی اور امام صاحب اضلاع میں فوجی اور پولیس اہل کاروں کے ساتھ جھڑپوں میں 11 اہل کار ہلاک اور 14 زخمی ہو گئے۔مجاہدین نے اینٹی ائیر کرافٹ گن سمیت دیگر فوجی ساز وسامان غنیمت کرلیا۔

10 اگست:

☆ صوبہ غزنی کے صدر مقام غزنی شہر اور ضلع آب بند میں بم حملے اور جھڑپوں میں 6 اہل کار ہلاک ہوگئے۔

☆ صوبہ کابل کے ضلع سروبی میں امارت اسلامیہ کے مجاہدین نے سپلائی کانوائے پر حملہ کیا جس کے نتیجے میں 3 اہل کار ہلاک اور دو زخمی ہوگئے۔

11 اگست:

☆ صوبہ زابل کے صدر مقام قلات شہر اور ارغنداب، میزان، اٹغر اور شہر صفا اضلاع میں امارت اسلامیہ کے مجاہدین کے حملوں میں 7 اہل کار ہلاک جب کہ ایک ٹینک اور فوجی گاڑی تباہ ہوگئی۔

☆ صوبہ ہلمند کے واشیر، ناوہ اور کجہ کی اضلاع میں مجاہدین کے حملے میں 7 اہل کار ہلاک جب کہ ایک فوجی گاڑی بھی تباہ ہوگئی۔

☆ بغلان کے مرکزی بغلان اور پل خمری اضلاع میں مجاہدین کے ساتھ جھڑپوں میں 25 اہل کار ہلاک جب کہ 9 زخمی ہوگئے۔حملوں میں غنیمت کے علاوہ 13 فوجی و بکتر بند گاڑیاں بھی تباہ ہوئیں۔

12 اگست:

☆ صوبہ ہلمند کے خانشین، کجہ کی اور نادعلی اضلاع میں مجاہدین کے حملوں میں 5 اہل کار ہلاک ہوگئے۔

☆ صوبہ ہلمند کے موسیٰ قلعہ اور گریشک اضلاع میں مجاہدین کے فوجی کاروان اور چوکی پر حملوں کے نتیجہ میں 12 اہل کار ہلاک ہوگئے۔حملوں میں چوکی فتح جب کہ ایک گاڑی تباہ ہوئی۔

13 اگست:

☆ صوبہ روزگان کے ضلع دہراود میں مجاہدین کے حملوں میں 5 اہل کار ہلاک ہوگئے، اس کے علاوہ حملوں میں دو ٹینک بھی تباہ ہوئے۔

☆ صوبہ بدخشان کے ضلع تگاب کے مرکز اور چوکیوں پر حملے کے نتیجہ میں مجاہدین نے تین چوکیاں فتح کرلیں۔

15 اگست:

☆ صوبہ فاریاب کے ضلع چہلگزی میں مجاہدین کے حملے میں ایک معروف ڈاکو سمیت 7 اہل کار ہلاک ہوگئے۔

☆ عزم جہادی آپریشن کے سلسلے میں امارت اسلامیہ کے مجاہدین نے بادغیس اور ہلمند صوبوں میں کٹھ پتلی فوجوں اور کمانڈوز پر حملے کیے جس میں 21 اہل کار ہلاک جب کہ 8 زخمی ہوگئے۔حملوں میں بڑی تعداد میں اسلحہ غنیمت ہونے کے علاوہ متعدد فوجی گاڑیاں بھی تباہ ہوئیں۔

☆ صوبہ قندوز کے صدر مقام قندوز شہر اور ضلع خان آباد میں مجاہدین کے حملوں میں 26 اہل کار ہلاک جب کہ 11 زخمی ہوگئے۔3 اہل کار تائب ہوکر مجاہدین سے آملے۔

16 اگست:

☆ صوبہ جوزجان کے ضلع قرقین میں مجاہدین کے حملے میں 3 جنگ جو ہلاک جب کہ

2زخمی ہوگئے۔

☆صوبہ ہرات کے ضلع اوبۓ میں مجاہدین کے حملے میں 3جنگ جو ہلاک جب کہ 3زخمی ہوگئے۔

☆صوبہ روزگان کے صدر مقام ترینکوٹ شہراور دہراود، چنارتو و چارچینہ اضلاع میں پانچ پولیس اہل کار مجاہدین سے آ ملے۔ جب کہ مجاہدین کے حملے میں 4اہل کار ہلاک جب کہ 3زخمی ہوگئے۔

17 اگست:

☆اولنگ کے علاقے میں مجاہدین کے ساتھ جھڑپ میں 10اہل کار ہلاک جب کہ متعدد زخمی ہوگئے۔ جھڑپوں میں 3ٹینک بھی تباہ ہوئے۔

☆صوبہ بغلان کے ضلع پل خمری میں مجاہدین اور کٹھ پتلی فوج کے درمیان جھڑپوں میں 4اہل کار ہلاک جب کہ دو زخمی ہوگئے۔

☆ کابل شہر کے وسط میں انٹیلی جنس سروس اہل کار بم دھماکہ سے ہلاک ہوگیا۔

18اگست:

☆صوبہ ہلمند کے ضلع موسیٰ قلعہ میں ایک اہم چیک پوسٹ پر حملے میں 6اہل کار ہلاک ہو گئے۔ حملے میں فوجی طرز کا ساز و سامان بھی غنیمت ہوا۔

☆صوبہ فراہ کے دو ضلع میں فوجی گاڑیوں پر حملے میں ایک گاڑی تباہ جب کہ دو اہل کار ہلاک ہوگئے۔

☆صوبہ ہلمند کے ضلع گریشک میں مجاہدین کے ساتھ جھڑپوں میں 8اہل کار ہلاک جب کہ چار زخمی ہوگئے۔

19اگست:

☆صوبہ ہلمند کے ضلع موسیٰ قلعہ میں مجاہدین نے دو اہم چیک پوسٹیں فتح کر لیں اور جھڑپوں کے نتیجہ میں کمانڈر سمیت 9اہل کار ہلاک ہوگئے۔

☆صوبہ قندوز کے چاردرہ ضلع کے سرک بالا کے علاقے میں مجاہدین کے حملے میں دو اہل کار ہلاک جب کہ دو زخمی ہوگئے۔

☆صوبہ قندھار کے ضلع میوند میں مجاہدین کے حملے میں ایک شدت پسند کمانڈر اپنے تین ساتھیوں سمیت مارا گیا جب کہ ان کا اسلحہ غنیمت کرلیا گیا۔

20اگست:

☆صوبہ تخار کے بھارک ضلع میں مجاہدین کے حملوں میں ایک چوکی فتح جب کہ جھڑپوں میں ایک اہل کار ہلاک اور ایک زخمی ہوگیا۔

☆صوبہ پکتیا کے مرکز گردیز میں دو حملوں میں 18پولیس اہل کار ہلاک ہوگئے۔

21اگست:

☆صوبہ لوگر کے علاقے بل علم کے مجاہدین نے ایک چوکی فتح کرلی اور جھڑپ میں پانچ اہل کار ہلاک ہوگئے۔

☆صوبہ زابل کے شینکی ضلع میں شدید جھڑپوں میں ایک رینجرز گاڑی تباہ اور ایک اہل کار ہلاک ہوگیا۔

☆صوبہ فاریاب کے ضلع چلگھزی میں مجاہدین کے حملے میں 9اہل کار ہلاک ہوگئے۔

22اگست:

☆ہلمند کے ضلع سنگین میں مجاہدین کے حملوں میں 19اہل کار ہلاک جب کہ 9زخمی ہو گئے۔ مجاہدین کو بڑی تعداد میں اسلحہ بھی غنیمت میں حاصل ہوا۔

☆صوبہ بادغیس کے ضلع بالا مرغاب میں کٹھ پتلی فوج 5بیسوں سے فرار ہوگئی، مجاہدین نے ان بیسوں کا کنٹرول سنبھال لیا ہے۔

23اگست:

☆صوبہ خوست کے نادرشاہ کوٹ ضلع میں پولیس کی گاڑی پر حملے میں 4اہل کار شدید زخمی جب کہ گاڑی مکمل طور پر تباہ ہوگئی۔

☆صوبہ کابل کے سروبی ضلع میں مجاہدین نے دو چیک پوسٹوں کو فتح کرلیا اور جھڑپوں میں 6اہل کار ہلاک ہوگئے۔

☆صوبہ روزگان صوبے کے عین مرکز میں واقع بیس سے کٹھ پتلی فوج فرار ہوگئی، بیس سے مجاہدین کو 15موٹر سائیکلوں سمیت بڑی تعداد میں اسلحہ غنیمت ہوا۔

24اگست:

☆صوبہ روزگان کے دھراود ضلع میں مجاہدین کے حملوں میں دو چیک پوسٹس فتح ہوئیں۔

☆ضلع برکی برک کتب خیل کے علاقے میں فورسز کے ساتھ شدید جھڑپ میں ایک ٹینک تباہ جب کہ چار اہل کار ہلاک ہوگئے۔

25اگست:

☆ صوبہ ہلمند کے موسیٰ قلعہ ضلع کی حکومتی عمارتوں اور تمام حفاظتی چوکیاں فتح اور دشمن سے پاک کردی گئی ہے۔ مجاہدین نے فرار ہوتے دشمن کا پیچھا بھی کیا۔

☆ صوبہ کابل کے ضلع سروبی کے بند کے مقام پر دشمن کے کاررواں پر حملہ کیا جس کے نتیجے میں 8اہل کار موقع پر ہلاک جب کہ 6شدید زخمی اور مزید برآں 2ٹینک، 2ٹینکرز، 2رینجر گاڑیاں تباہ ہوئیں۔

26اگست:

☆ صوبہ قندہار کے ارغستان ضلع میں مجاہدین نے ایک رینجرز گاڑی کو نشانہ بنایا جس میں وہ مکمل تباہ ہوگئی اور تین سوار اہل کار زخمی ہوگئے۔

☆ صوبہ پکتیا کے زرمت ضلع میں مجاہدین کے حملے میں ٹینک تباہ جب کہ سوار 6اہل کار

ہلاک ہوگئے۔

28اگست:

☆ صوبہ ہلمند کے ایک اہم اور سٹر ٹیجک ضلع میں سیکڑوں مجاہدین نے دشمن پر حملہ کیا جس کے نتیجہ میں 40اہل کار ہلاک جب کہ 52زخمی ہو گئے۔ حملے میں بہت بڑی تعداد میں اسلحہ بارود بھی غنیمت ہوا۔

☆ صوبہ زابل کے ضلع داپچو پان میں چیک پوسٹ پر حملے کے نتیجہ میں 8اہل کار موقع پر ہلاک ہوگئے۔

یکم ستمبر:

☆ صوبہ کنڑ کے اسمار اور غازی آباد اضلاع میں کارروان پر حملے میں 14اہل کار ہلاک جب کہ 5 ٹینک وفوجی گاڑیاں تباہ ہوگئیں۔

☆ صوبہ قندوز کے ضلع خان آباد میں مجاہدین کے حملے میں 8اہل کار ہلاک جب کہ 11زخمی ہوگئے۔

☆ عزم جہادی آپریشن کے سلسلے میں پولیس اہل کاروں اور کٹھ پتلی فوجوں کی چوکیوں پر امارت اسلامیہ کے مجاہدین نے صوبہ جوز جان کے ضلع قوش تپہ میں دشمن کو شدید لڑائی کے بعد علاقہ بدر کر دیا۔لڑائی میں 36اہل کار ہلاک جب کہ 25زخمی ہوئے۔مجاہدین کو بڑی تعداد میں اسلحہ بھی غنیمت ہوا۔

2ستمبر:

☆ صوبہ لغمان کے صدر مقام مہترلام میں فوجی کارروان پر حملے میں 3اہل کار ہلاک ہوگئے۔

☆ صوبہ کنڑ کے ضلع اسمار میں مجاہدین کے حملے میں 3اہل کار ہلاک جب کہ 5زخمی ہو گئے۔حملے میں 4ٹینک بھی تباہ ہوئے۔

☆ صوبہ غزنی کے ضلع خواجہ عمری میں پولیس ہیڈ کوارٹر پر حملے میں 7اہل کار ہلاک ہو گئے۔

3ستمبر:

☆ صوبہ پکتیکا کے ضلع وازیخوا میں کٹھ پتلی فوجوں پر حملہ میں دو چوکیاں فتح جب کہ مختلف نوعیت کا فوجی ساز وسامان غنیمت کر لیا گیا۔

☆ صوبہ میدان کے ضلع سید آباد میں پولیس کی گشتی پارٹی اور فوجی کارروان پر حملے کے نتیجہ میں 5اہل کار ہلاک جب کہ 4 گاڑیاں تباہ ہوگئیں۔

4ستمبر:

☆ صوبہ کنڑ کے سوکئی اور مرہ ورہ اضلاع میں مجاہدین کے حملے میں 2اہل کار ہلاک جب کہ 5زخمی ہوگئے۔

☆ صوبہ کنڑ کے سرکانو، سوکئی اور نورگل اضلاع میں امارت اسلامیہ کے مجاہدین نے کٹھ پتلی فوجوں کی چوکیوں اور گشتی پارٹیوں کو نشانہ بنایا جس کے نتیجہ میں 10اہل کار ہلاک جب کہ متعدد زخمی ہوگئے۔حملوں میں دشمن کی چار گاڑیاں بھی تباہ ہوئیں۔

☆ صوبہ غور کے ضلع تیوارہ میں مجاہدین کے حملے میں 10اہل کار ہلاک ہوئے جب کہ اسلحہ غنیمت کر لیا گیا۔

5ستمبر:

☆ امارت اسلامیہ کے دعوت وارشاد کمیشن کے کارکنوں کی دعوت کو لبیک کہتے ہوئے ہرات، قندوز، روزگان اور بادغیس صوبوں میں کمانڈر سمیت 41اہل کار سرنڈر کر کے مجاہدین سے آ ملے۔

☆ صوبہ کنڑ کے چپہ درہ، نورگل، ناڑا اور سوکئی اضلاع میں امارت اسلامیہ کے مجاہدین کے حملوں میں آفیسر سمیت 6اہل کار ہلاک ہوگئے۔

☆ صوبہ پکتیکا کے ضلع وازیخوا میں مجاہدین کے حملوں میں 3چوکیاں فتح، جب کہ 10 اہل کاروں کی ہلاکت کے علاوہ 7ٹینک بھی تباہ ہوگئے۔

6ستمبر:

☆ صوبہ ہلمند کے موسیٰ قلعہ، مارجہ، نادعلی، خانشین اور کجہ کی اضلاع میں کٹھ پتلی فوجوں اور پولیس اہل کاروں پر مجاہدین کے حملے میں 21اہل کاروں کے ہلاک ہونے کے علاوہ 4 ٹینک بھی تباہ ہوگئے۔

☆ عزم جہادی آپریشن کے سلسلے میں امارت اسلامیہ کے مجاہدین نے پکتیا اور پکتیکا صوبوں میں فوجی مرکز اور چوکیوں پر حملے کئے جس کے نتیجہ میں 43اہل کار ہلاک جب کہ 63زخمی ہوگئے۔عملیات میں گاڑیاں اور بڑی مقدار میں اسلحہ بھی غنیمت ہوا۔

☆ صوبہ فاریاب کے المار اور قیصار اضلاع میں مجاہدین کے حملوں میں 8اہل کار ہلاک اور متعدد زخمی ہونے کے علاوہ بھاری اسلحہ بھی غنیمت ہوا۔

7ستمبر:

☆ صوبہ جوز جان کے ضلع فیض آباد میں مجاہدین پر آپریشن کی غرض سے آنے والوں کو شدید مزاحمت کا سامنا کرنا پڑا جس کے نتیجہ میں 3فوجی ہلاک جب کہ 8زخمی ہوگئے۔

☆ صوبہ غزنی کے دہ یک اور شلگر اضلاع میں فوجی کارروان اور پولیس اہل کاروں پر حملے میں 33اہل کار ہلاک وزخمی ہونے کے علاوہ اسلحہ بھی غنیمت کر لیا گیا۔

☆ صوبہ فراہ کے بالا بلوک اور فراہ رود اضلاع میں دو مختلف دھماکوں میں 6اہل کار ہلاک جب کہ 2فوجی گاڑیاں تباہ ہوگئیں۔

8ستمبر:

☆ صوبہ لوگر کے ضلع محمد آغہ میں مجاہدین نے بیرونی کمک کے ذریعہ دشمن کا سات روزہ محاصرہ توڑ دیا۔حملوں میں 65فوجی ہلاک، 78زخمی جب کہ 18فوجی گاڑیاں وٹینک بھی تباہ ہوئے۔

☆ صوبہ اروزگان کے خاص روزگان اور چنارتو اضلاع میں فوجی چوکیوں، ضلعی مرکز، پولیس ہیڈکوارٹر اور فوجی کارروان پرحملہ میں 3چوکیاں تباہ جب کہ 45اہل کار مجاہدین سے آ ملے۔

☆ صوبہ پکتیا کے پٹان اور سید کرم اضلاع میں مجاہدین کے حملے میں 3فوجی ہلاک جب کہ بڑی مقدار میں بھاری اسلحہ غنیمت کرلیا گیا۔

9ستمبر:

☆ صوبہ کابل کے ضلع سروبی میں مجاہدین نے کٹھ پتلی فوج کے کانوائے پرحملہ کیا جس کے نتیجہ میں 7فوجی ہلاک ہوگئے۔

☆ صوبہ بادغیس کے ضلع غور ماچ میں مجاہدین کے نصب کردہ دو بموں کی زد میں آ کر 5فوجی ہلاک ہوگئے۔

☆ صوبہ اروزگان کے مختلف اضلاع میں مجاہدین کی عملیات میں 20فوجی ہلاک جب کہ 3ٹینک اور ایک رینجرز گاڑی بھی تباہ ہوئی۔مجاہدین نے اللہ کی نصرت سے 21چوکیوں بھی فتح کرلیں۔

☆ صوبہ خوست کے صدر مقام خوست شہر اور ضلع دومندہ میں مجاہدین کے حملے میں 6فوجی ہلاک جب کہ ہیوی مشین گن کی گولیاں اور ایک زرہ بھی غنیمت کرلی گئی۔

10ستمبر:

☆ صوبہ کابل شہر اور ضلع سروبی میں مجاہدین کے حملوں اور بم دھماکوں میں 7اہل کار ہلاک اور ایک زخمی ہوا۔حملوں میں ایک ٹینک بھی تباہ ہوگیا۔

☆ صوبہ ہلمند کے خانشین اور موسیٰ قلعہ اضلاع میں مجاہدین کے حملوں میں 5فوجی ٹینک تباہ جب کہ 9اہل کار ہلاک ہوگئے۔

11ستمبر:

☆ صوبہ ہرات کے کرخ اور ادرسکن اضلاع میں مجاہدین کے حملے میں 7اہل کار ہلاک جب کہ 4 گرفتار ہوئے۔حملوں میں موٹر سائیکلوں سمیت فوجی سامان بھی غنیمت کرلیا گیا۔

☆ صوبہ نورستان، بغلان اور خوست میں چوکیوں پرحملوں میں 29اہل کار ہلاک ہوگئے۔

☆ بگرام ائربیس پر داغے گئے 5میزائل نشانہ پر لگے جس کے نتیجہ میں عینی شاہدین کے مطابق متعدد طیارے اور ہیلی کاپٹر تباہ ہوگئے۔

12ستمبر:

☆ صوبہ غزنی سنٹرل جیل پرمجاہدین کے حملے میں 40اہل کار ہلاک جب کہ متعدد زخمی ہو گئے۔حملہ میں 450مظلوم قیدی اور مجاہدین رہا کروا لیے گئے۔

☆ صوبہ زابل کے ضلع شہر صفا میں فوجی گشتی پارٹی پر دھماکے میں 3اہل کار ہلاک جب کہ 2زخمی ہوگئے۔

13ستمبر:

☆ صوبہ لغمان کے ضلع علینگار میں مجاہدین کے حملے میں دو چوکیاں فتح جب کہ 7اہل کار ہلاک اور 7زخمی ہونے کے علاوہ اسلحہ بھی غنیمت کرلیا گیا۔

☆ صوبہ بادغیس اور ہلمند میں مجاہدین نے پولیس تھانہ سمیت 9چوکیوں پر قبضہ کر کے بڑی تعداد میں اسلحہ اور ساز وسامان غنیمت کرلیا۔جھڑپوں میں چار فوجی ہلاک جب کہ 7 زخمی ہوئے۔

14ستمبر:

☆ صوبہ فاریاب کے ضلع خواجہ موسیٰ میں امارت اسلامیہ کے مجاہدین اور کٹھ پتلی دشمن کے درمیان جھڑپوں میں 5فوجی ہلاک جب کہ چار زخمی ہوگئے۔جھڑپوں میں ایک ٹینک بھی تباہ ہوا۔

☆ صوبہ ہلمند کے ضلع کجہ اور مارجہ میں مجاہدین کے حملوں میں 3مراکز سمیت 9چوکیاں فتح ہو گئیں۔متعدد فوجی اہل کاروں کی ہلاکت کے علاوہ بڑی تعداد میں اسلحہ بھی مجاہدین کے ہاتھ لگا۔

☆ صوبہ لغمان کے صدر مقام مہترلام شہر میں مجاہدین کے حملوں میں 9فوجی ہلاک اور 9 زخمی ہوگئے۔حملے میں 3ٹینک بھی تباہ ہوئے۔

☆ صوبہ ہلمند کے صدر مقام لشکر گاہ شہر اور کجہ کی، نوزاد، گریشک اور نادعلی اضلاع میں مجاہدین کے حملوں میں 21اہل کار ہلاک جب کہ دو چوکیاں فتح اور بڑی مقدار میں اسلحہ غنیمت ہوا۔

15ستمبر:

☆ صوبہ پکتیا کے ضلع زرمت میں کمانڈوز اور کٹھ پتلی فوجوں پرمختلف حملوں اور بم دھماکوں میں 8اہل کار ہلاک ہوگئے۔

☆ صوبہ پروان کے ضلع شینوار میں نظم عامہ کے اہل کاروں پرمجاہدین کے حملے میں 5اہل کار ہلاک ہوگئے۔

☆ صوبہ زابل کے ضلع شینکئی میں یکے بعد دیگرے دو دھماکوں میں 5 کٹھ پتلی اہل کار ہلاک ہوگئے۔

16ستمبر:

☆ صوبہ فراہ کے ضلع فراہ رود میں عزم آپریشن کے تحت مجاہدین کے حملوں میں 19اہل کار ہلاک جب کہ 28زخمی ہوئے اور بڑی تعداد میں اسلحہ غنیمت ہونے کے علاوہ دو چوکیاں فتح ہوئیں۔

☆ صوبہ غزنی کے گیلان اور قرہ باغ اضلاع میں مجاہدین کے حملوں میں 12اہل کار ہلاک ہوگئے۔

☆ صوبہ فاریاب کے ضلع خواجہ موسیٰ میں مجاہدین کے ساتھ شدید جھڑپوں میں 11اہل کار ہلاک جب کہ 5زخمی ہوگئے۔

☆ صوبہ قندہار اور فراہ میں کٹھ پتلی فوجوں اور پولیس اہل کاروں پرمجاہدین کے حملوں میں

30اہل کار ہلاک جب کہ 6زخمی ہوگئے۔مجاہدین نے دو چوکیوں کو بھی فتح کرلیا۔
☆صوبہ قندوز میں قندوز شہر کے قریب چوچہ کلتہ ،عربان ،اور تبلان اور چیر مہ کے علاقوں میں مجاہدین کے ساتھ جھڑپوں میں 10اہل کار ہلاک جب کہ 12زخمی ہوگئے۔

17 ستمبر:

☆صوبہ پکتیا کے زرمت اور وزی زدران اضلاع میں مجاہدین کے حملوں میں 8اہل کار ہلاک جب کہ دو زخمی ہوگئے۔حملے میں دو گاڑیاں بھی تباہ ہوئیں۔
☆ صوبہ لوگر اور بدخشاں میں عزم جہادی آپریشن کے سلسلہ میں مجاہدین کی متعدد کارروائیوں میں 33اہل کار ہلاک جب کہ 17زخمی ہوئے۔لڑائی میں 6مجاہدین شہید اور 5زخمی بھی ہوئے۔تقبلہ اللہ
☆صوبہ میدان وردگ کے ضلع سیدآباد میں مجاہدین کے نصب شدہ بموں کی زد میں آکر 9اہل کار ہلاک جب کہ 3زخمی ہوئے۔حملوں میں دو فوجی گاڑیاں بھی تباہ ہوئیں۔

18 ستمبر:

☆صوبہ پکتیا کے صدر مقام گردیز شہر اور احمد آباد و پٹان اضلاع میں فوجی چوکیوں ،کاررواں اور انٹیلی جنس سروس اہل کار پر حملوں میں 4اہل کار ہلاک جب کہ دس زخمی ہوگئے۔
☆صوبہ زابل وقندھار میں مجاہدین کے حملوں میں 3چوکیاں فتح اور لڑائی کے نتیجہ میں 20اہل کار ہلاک ہوگئے۔عملیات میں بھاری تعداد میں اسلحہ غنیمت بھی ہوا۔الحمداللہ
☆صوبہ قندہار کے ضلع بولدک میں مجاہدین کے پولیس گاڑی پر حملے کے نتیجہ میں کمانڈر سمیت 4اہل کار ہلاک ہوگئے۔
☆ صوبہ قندوز کے صدر مقام قندوز شہر میں امارت اسلامیہ کے مجاہدین پر سیکورٹی فورسز کے حملے کو ناکام بنادیا گیا اور شدید مزاحمت کے نتیجہ میں 11اہل کار ہلاک جب کہ 13زخمی ہوگئے۔

19 ستمبر:

☆ صوبہ لغمان کے علیشنگ ،قرغئی اور بادپش اضلاع میں فوجی مرکز اور گشتی پارٹی پر امارت اسلامیہ کے مجاہدین کے حملوں میں ایک آفیسر سمیت 6فوجی ہلاک ہوگئے۔
☆صوبہ لوگر کے صدر مقام پل عالم شہر اور ضلع محمد آغہ میں مجاہدین کے حملے میں ایک فوجی گاڑی اور ایک آئل ٹینکر تباہ ہونے کے علاوہ چار اہل کار ہلاک ہوگئے۔
☆صوبہ بدخشاں کے ضلع خاش میں مجاہدین کی لگائی کمین کی زد میں آکر 4اہل کار ہلاک ہوگئے جب کہ ان کا اسلحہ و دیگر ساز وسامان غنیمت کرلیا گیا۔
☆صوبہ ننگرہار کے ضلع خیوہ میں امارت اسلامیہ کے مجاہدین کے حملے میں ایک اہل کار ہلاک جب کہ 2زخمی ہوگئے۔

☆☆☆☆☆

بقیہ: فتح قندوز......ہمیں بھی یاد کرلینا چمن میں جب بہار آئے

حضرت امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد رحمہ اللہ سے ملاقات کرنے والے علمائے کرام فرماتے ہیں کہ ’’آپ کی آنکھوں میں رب کریم نے ایسا رعب رکھا تھا کہ لوگ نظر سے نظر نہیں ملا سکتے تھے‘‘......یہ رعب کس چیز کا تھا یہ دبدبہ کس وجہ سے تھا؟ یہ حق کا رعب و دبدبہ تھا جس سے نگاہیں ملا کر کھڑا ہونا ناممکن ہوتا تھا......آج امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد رحمہ اللہ تو اس دنیا میں نہیں ہیں لیکن ان کا رعب آج بھی قائم ہے کہ ان کے قافلے کے چند مجاہدوں نے قندوز پر فتح و کامرانی کے جھنڈے گاڑے تو دور کہیں پاکستان میں بیٹھا مغربی اشاروں پر ناچنے والے میڈیا بھی تھر تھر کانپنے لگا......ڈان نیوز ٹی وی پر ۳۰ ستمبر کو ’’بریکنگ نیوز‘‘مسلسل چلتی رہی کہ ’’قندوز سے پشاور کا فاصلہ ۵۸۴ کلومیٹر،مسافت ۸ گھنٹے‘‘۔یہ مجاہدین کا عرب و دبدبہ ہے کہ صلیبی آلہ کار ہونقوں کی طرح کہتے پھر رہے ہی کہ ’’اوہ! دیکھو طالبان آگئے......پشاور سے اتنا فاصلہ ہے......اتنے گھنٹے کی مسافت ہے‘‘۔یہی تو حقانیت کی اظہر من الشّمس دلیل ہے کہ نیٹو اتحادی تھک ہار کر اپنا بوریا بستر گول کر چکا ہے،جب کہ افغان فقیروں سے دور بیٹھا پاکستانی میڈیا کانپ رہا ہے۔

قندوز کی فتح میں موجودہ مجاہدین کا لہو اور اس سے پہلے دشت لیلیٰ ،قلعہ جنگی ، کنٹینروں اور ان گم نام شہدا کا خون،آنسو اور سسکیاں بھی شامل ہیں،جنہیں بدترین ظلم سے شہید کیا گیا،آج پھر قندوز کی فضا ’اللہ اکبر‘ کی فلک شگاف نعروں سے گونج رہی ہے،مگر وہ نہیں ہیں جو اپنی جانیں قربان کر کے ان غازیوں ایک نیا جوش و جذبہ دے گئے۔لیکن ایک پیغام بھی دے گئے:

ہمارا خوں بھی شامل تزئین گلستاں میں
ہمیں بھی یاد کرلینا چمن میں جب بہار آئے

عالم ربانی شیخ ابو محمد المقدسی حفظہ اللہ کے الفاظ پر اختتام کرتے ہیں،جو اُنہوں نے قندوز جیل سے مجاہد قیدیوں کے رہائی پانے پر کہے کہ:

’’اللہ طالبان کا حامی و ناصر ہو جنہوں نے ۷۰۰ قیدیوں کو رہا کروایا......جو وطن کو آزاد کروانا چاہتا ہے اسے چاہیے کہ انسانوں کو آزاد کروانے سے آغاز کرے......بلاشبہ کمزوروں کی مدد کر کے خوشخبریاں دینے والے ذبح و دہشت کا ماحول قائم کرنے والے برابر نہیں ہوسکتے!‘‘

☆☆☆☆☆

غیرت مند قبائل کی سرزمین سے!!!

عبدالرب ظہیر

قبائل اور مالاکنڈ ڈویژن کے ملحقہ علاقوں میں روزانہ کئی عملیات (کارروائیاں) ہوتی ہیں لیکن اُن تمام کی تفصیلات ادارے تک نہیں پہنچ پاتیں اس لیے میسر اطلاعات ہی شائع کی جاتی ہیں۔ متعلقہ علاقوں کے ذمہ داران سے بھی گذارش ہے کہ وہ تفصیلی خبریں ادارے تک پہنچا کر اُمت کو خوش خبریاں پہنچانے میں معاونت فرمائیں (ادارہ)۔

۲۰ جولائی: صوابی میں سپرنٹنڈنٹ آف پولیس ایلیٹ فورس سرکل ڈی آئی خان، بنوں اور کوہاٹ میجر (ر) خیرالحسیب کو ہدفی کارروائی کا نشانہ بنا کر ہلاک کر دیا گیا۔

۲۰ جولائی: ڈیرہ اسماعیل خان کی تحصیل دربن میں مجاہدین سے جھڑپ میں ایلیٹ پولیس اہل کار امیر نواز ہلاک ہو گیا۔

۲۷ جولائی: کوئٹہ میں پولیس موبائل پر فائرنگ کے نتیجے میں ۲ پولیس اہل کاروں کے ہلاک ہونے کی سرکاری ذرائع نے تصدیق کی۔

۲۹ جولائی: کوہاٹ کے علاقے ایف آر بویا میں سیکورٹی چیک پوسٹ پر حملے کے نتیجے میں ۲ فوجی اہل کاروں کے ہلاک ہونے کی سرکاری ذرائع نے تصدیق کی۔

۳ اگست: شمالی وزیرستان کے علاقے شوال میں مجاہدین کے ساتھ جھڑپ میں ۳ فوجیوں کے زخمی ہونے کی سرکاری ذرائع نے تصدیق کی۔

۳ اگست: شمالی وزیرستان میں میران شاہ کے قریب فوجی گاڑی الٹنے کے نتیجے میں ایک فوجی اہل کار کے ہلاک اور ۱۱ کے زخمی ہونے کی سرکاری ذرائع نے تصدیق کی۔

۳ اگست: خیبر ایجنسی کی تحصیل جمرود کے علاقے غنڈی میں امن کمیٹی کی گاڑی کے قریب دھماکے میں امن کمیٹی کے دو افراد کے زخمی ہونے کی تصدیق کی۔

۶ اگست: مانسہرہ کے قریب آرمی ایوی ایشن کا ایم آئی 17 ہیلی کاپٹر گر گیا۔ جس کے نتیجے میں ۵ میجروں سمیت ۱۱ فوجیوں کے ہلاک ہونے کی سیکورٹی ذرائع نے خبر جاری کی۔

۸ اگست: پشاور کے علاقے حیات آباد میں پولیس موبائل پر فائرنگ کے نتیجے میں ایک پولیس اہل کار ہلاک اور ایک زخمی ہو گیا۔

۹ اگست: شمالی وزیرستان کی تحصیل غلام خان میں فوجی قافلے پر حملے میں ۹ فوجی اہل کار ہلاک اور ۵ زخمی ہو گئے۔

۱۰ اگست: دیر کے علاقے لال قلعہ میں بارودی سرنگ دھماکے میں امن کمیٹی کا جنگ جو دلاور خان لاک ہو گیا۔

۱۱ اگست: خیبر ایجنسی کے علاقے سندانہ میں بارودی سرنگ دھماکے میں کیپٹن سمیت ۳ سیکورٹی اہل کاروں کے ہلاک ہونے کی سرکاری ذرائع نے خبر جاری کی۔

۱۲ اگست: کوئٹہ کے علاقے گوالمنڈی چوک میں ریموٹ کنٹرول بم دھماکہ کے نتیجے میں ایک پولیس اہل کار کے ہلاک اور ۵ کے زخمی ہونے کی سرکاری ذرائع نے تصدیق کی۔

۱۳ اگست: خیبر ایجنسی کی تحصیل وادی تیراہ کے علاقے سندنا میں بارودی سرنگ دھماکے میں ۳ سیکورٹی اہل کاروں کے ہلاک ہونے کی سیکورٹی ذرائع نے تصدیق کی۔

۱۴ اگست: تربت میں بارودی سرنگ دھماکے میں ایک سیکورٹی اہل کار کے ہلاک اور ۵ کے زخمی ہونے کی سرکاری ذرائع نے تصدیق کی۔

۱۵ اگست: کوئٹہ کے علاقے صحبت پور میں پولیس موبائل پر حملے میں ۲ پولیس اہل کار ہلاک اور ۳ زخمی ہو گئے۔

۱۷ اگست: ضلع چاغی کے علاقے قلعہ کرد میں ایف سی چیک پوسٹ پر حملے میں ۳ ایف سی اہل کاروں کے ہلاک اور ایک کے زخمی ہونے کی سرکاری ذرائع نے تصدیق کی۔

۱۹ اگست: خیبر ایجنسی کے صدر مقام جمرود میں ریموٹ کنٹرول بم دھماکہ میں خاصہ دار فورس کے ۱۸ اہل کار زخمی ہو گئے۔

۱۹ اگست: جنوبی وزیرستان کے علاقے تیارزہ میں بارودی سرنگ دھماکے کے نتیجے میں ایک سیکورٹی اہل کار گل عالم کے ہلاک ہونے کی سرکاری ذرائع نے تصدیق کی۔

۲۰ اگست: جنوبی وزیرستان میں تیارزہ کے مقام پر مجاہدین سے جھڑپ میں ایک سیکورٹی اہل کار کے ہلاک ہونے کی سرکاری ذرائع نے خبر جاری کی۔

۲۰ اگست: دیر بالا کے علاقے ڈوگ بالا میں بارودی سرنگ دھماکہ کے نتیجے میں مقامی لشکر کا ایک جنگ جو ہلاک جب کہ ۴ کے زخمی ہونے کی سرکاری ذرائع نے تصدیق کی۔

۲۲ اگست: باجوڑ ایجنسی کی تحصیل اتمان خیل کے علاقے ارنگ میں دھماکہ سے امن کمیٹی کے دو جنگ جو ہلاک ہو گئے۔

۲۲ اگست: کوئٹہ کے علاقے سریاب میں ایک ایف سی اہل کار کو فائرنگ کر کے ہلاک کر دیا گیا۔

۲۳ اگست: باجوڑ کی تحصیل ماموند میں سیکورٹی فورس کی گاڑی کے قریب بارودی سرنگ دھماکے میں پیپلز پارٹی تحصیل ماموند کا صدر ملک محمد خان ہلاک اور ۴ سیکورٹی اہل کار شدید زخمی ہو گئے۔

۲۴ اگست: شمالی وزیرستان کی تحصیل شوال میں مجاہدین سے جھڑپ میں لیفٹیننٹ کرنل

فیصل ملک سمیت دوفوجی اہل کاروں کے ہلاک ہونے کی سیکورٹی ذرائع نے تصدیق کی۔
۲۵ اگست: جنوبی وزیرستان کے علاقے لدھا میں سیکورٹی چیک پوسٹ پر مجاہدین کے حملے میں ۳ فوجی اہل کاروں کے ہلاک ہونے کی سیکورٹی ذرائع نے تصدیق کی۔
۲۷ اگست: باجوڑ ایجنسی کی تحصیل نواگئی کے علاقے برچمرکنڈ میں ریموٹ کنٹرول بم دھماکے میں حکومتی ایجنٹ قبائلی ملک، رحیم گل ہلاک ہوگیا۔
۲۸ اگست: باجوڑ ایجنسی کی تحصیل چمرکنڈ میں امن کمیٹی کا ممبر بہلول خان بم دھماکے میں مارا گیا۔
۲۹ اگست: جنوبی وزیرستان میں بارودی سرنگ دھماکے کے نتیجے میں ایک فوجی اہل کار کے ہلاک اور ۳ کے زخمی ہونے کی سرکاری ذرائع نے تصدیق کی۔
۳۰ اگست: مردان میں صوابی روڈ کے مقام پر فائرگ سے دو پولیس اہل کاروں کے ہلاک ہونے کی سرکاری ذرائع نے تصدیق کی۔
۳۱ اگست: باجوڑ ایجنسی کی تحصیل خار میں بارودی سرنگ دھماکے میں امن کمیٹی کا ایک جنگ جو عبدالقادر ہلاک اور ۴ کے زخمی ہونے کی سرکاری ذرائع نے خبر جاری کی۔
۳۱ اگست: بنوں کے نزدیک ایف آر جانی خیل میں بارودی سرنگ دھماکہ میں ایک میجر سمیت ۵ فوجی اہل کار ہلاک ہوگئے۔
یکم ستمبر: خیبر ایجنسی کی تحصیل جمرود میں اسسٹنٹ پولیٹیکل ایجنٹ کے دفتر میں فدائی حملہ کے نتیجے میں خاصہ دار فورس کے ۴ اہل کاروں کے ہلاک اور ۱۵ کے زخمی ہونے کی سرکاری ذرائع نے تصدیق کی۔
۲ ستمبر: کوئٹہ میں سریاب روڈ پر فائرنگ کے نتیجے میں سابق ڈی آئی جی قاضی واجد ہلاک ہوگیا۔
۳ ستمبر: جنوبی وزیرستان کی تحصیل تیارزہ میں سیکورٹی فورسز کی گشتی پارٹی پر ریموٹ کنٹرول بم حملہ میں ۲ فوجی اہل کاروں کے زخمی ہونے کی سرکاری ذرائع نے تصدیق کی۔
۴ ستمبر: چارسدہ کے قریب فائرنگ سے پولیس اہل کار ہلاک ہوگیا۔
۵ ستمبر: ڈیرہ اسماعیل خان کے علاقے مریالی میں پولیس کانسٹیبل کو فائرنگ کرکے ہلاک کردیا گیا۔
۵ ستمبر: ہنگو میں اے این پی کے نومنتخب ڈسٹرکٹ ملک ممتاز بم حملے میں مارا گیا جب کہ ۴ سیکورٹی اہل کار بھی زخمی ہوئے۔
۶ ستمبر: لوئر دیر کے علاقے چک درہ میں فائرنگ سے قومی وطن پارٹی کا مقامی رہنما حاجی محمد عمر ہلاک ہوگیا۔
۷ ستمبر: ڈیرہ اسماعیل خان کے علاقے لالہ زار کالونی کے قریب فائرنگ سے ایک پولیس اہل کار ہلاک ہوگیا۔
۸ ستمبر: خیبر ایجنسی کے علاقے باڑی قمرخیل میں امن لشکر کے ۱۵ افراد کو قتل کردیا گیا۔
۹ ستمبر: خیبر ایجنسی کی تحصیل باڑہ میں امن لشکر کے ۶ جنگ جوؤں کو گرفتاری کے بعد قتل کردیا گیا۔
۱۱ ستمبر: مہمند ایجنسی کی تحصیل پنڈیالئی کے علاقے دویزئی میں بارودی سرنگ دھماکہ میں امن کمیٹی کے ۲ جنگ جوؤں نواب خان اور افضل خان کے ہلاک ہونے کی سرکاری ذرائع نے تصدیق کی۔
۱۱ ستمبر: پشاور کے علاقہ سفید ڈھیری میں پولیس موبائل پر فائرنگ کے نتیجے میں ۳ پولیس اہل کاروں کے زخمی ہونے کی سرکاری ذرائع نے تصدیق کی۔
۱۳ ستمبر: جنوبی وزیرستان کے علاقت تیارزہ میں مجاہدین کے حملے میں ۲ سیکورٹی اہل کاروں کے ہلاک ہونے سرکاری ذرائع نے تصدیق کی۔
۱۳ ستمبر: ٹانک کے گاؤں عمر کلے میں امن کمیٹی کے رکن رفیق اللہ کو فائرنگ کرکے ہلاک کردیا گیا۔
۱۴ ستمبر: شمالی وزیرستان کے علاقے اسپین وام میں مجاہدین کے حملے میں میجر اسماعیل سمیت ۸ فوجی ہلاک ہوگئے۔
۱۴ ستمبر: سوات کی تحصیل کبل کے علاقے ننگولئی میں امن کمیٹی کا رکن اور جنرل کونسلر غلام سعید کو فائرنگ کرکے ہلاک کردیا گیا۔
۱۵ ستمبر: جنوبی وزیرستان کے صدر مقام وانا کے علاقے رستم بازار میں سیکورٹی فورسز کی گاڑی پر ریموٹ کنٹرول بم حملے میں ۶ فوجیوں کے زخمی ہونے کی خبر سیکورٹی ذرائع نے جاری کی۔
۱۵ ستمبر: خیبر ایجنسی کی تحصیل وادی تیراہ کے علاقے نیرے بابا میں ریموٹ کنٹرول بم دھماکہ کے نتیجے میں امن لشکر کے رضا کار کے زخمی ہونے کی سرکاری ذرائع نے تصدیق کی۔

پاکستانی فوج کی مدد سے صلیبی ڈرون حملے:

۶ اگست: شمالی وزیرستان کی تحصیل دتہ خیل کے علاقہ لواڑہ منڈی میں امریکی جاسوس طیارے سے ایک گھر پر ۲ میزائل داغے، جس کے نتیجے میں ۷ افراد شہید ہوگئے۔
۲ ستمبر: شمالی وزیرستان کی تحصیل دتہ خیل میں ایک گھر پر امریکی جاسوس طیاروں نے ۲ میزائل داغے، جس کے نتیجے میں ۵ افراد شہید اور ۳ زخمی ہوگئے۔

☆☆☆☆☆

سقوطِ کابل

انجینئر احسن عزیز شہید رحمہ اللہ

تم جو بے چارگی کی حدوں سے پرے
بے ضمیری کے قدموں کو چھُو نے لگے
جب لٹیرے دریچوں تلک آ گئے
تم نے بھائیوں کی گردن کو آگے کیا
اپنے 'بُوٹوں' پر گرد آ نہ جائے کہیں
آنچلوں کو دوپٹّوں کو صافی کیا!
تم یہ کہتے ہو 'چوائس' بچی ہی نہ تھی
میں یہ کہتا ہوں 'چوائس' کبھی بھی نہ تھی!
(بیچ ایمان اور کفر کے، کوئی 'چوائس' بھی ہے؟)

اے بھلے مانسو!
رُک کے سوچو ذرا!
بابِ تاریخ میں ہم نے اکثر پڑھا
قوم کی زندگی میں کسی موڑ پر
ایسے لمحے کئی آ چکے بارہا
جب کہیں کوئی 'چوائس' بھی بچتی نہیں!
جیسے گھر میں تمہارے جو ڈاکو گھُسیں
اور تم کو سرِ باب 'آرڈر' یہ دیں
''اک ذرا ہٹ رہو
(ساتھ بلکہ، ہمارا ہی دو!)
ہم نے اس گھر کو تاراج کرنا ہے اب
آنچلوں کو بھی ہاں ــــ نوچ ڈالیں گے ہم''
نوکِ خنجر پہ ہی پھر وہ تم سے کہیں
ایک لمحہ بچا ہے کہ 'چوائس' کرو
''تم ــــ یا گھر یہ تمہارا ــــ ذرا سوچ لو''
پھر بتاؤ مجھے ــــ اے کہ دانش ورو!
اپنے بھائیوں کی گردن
بہن کی ردا
اپنے قاتل کو تم پیش کر دو گے کیا؟
ذلتوں کے عوض ــــ اپنی جاں کی اماں
اتنے گھاٹے کی 'چوائس' بھی کر لو گے کیا؟

۸/ اکتوبر ۲۰۰۱ء جب ملت اسلامیہ کا ایک طبقہ
امریکہ کی صلیبی یلغار کا حصہ بنا گیا اور افغانستان کی
اسلامی امارت کے خاتمے کے ساتھ ہی مسلم ممالک پر
کفار کے عملی قبضے کے ایک نئے تاریک باب کا آغاز ہو گیا!

میں اللہ کی راہ میں ہر شے قربان کرنے کا عزم کرچکا ہوں……

’’اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: وانتم الاعلون ان کنتم مومنین…… ’’آپ لوگ کامیاب ہوں گے اگر آپ مومن ہیں‘‘……مومن کے معنی یہ تو نہیں کہ بس میں تو کچھ نہیں کرسکتا، لیکن میں ہوں مومن……اس طرح تو آپ اپنے لیے سامانِ نجات اکٹھا نہیں کرسکتے! جب آپ خود کو سچا مومن بنالیں تو پھر آپ کو ضرور بالضرور کامیابی حاصل ہوگی، یہ اللہ جل جلالہ کا وعدہ ہے اور اللہ تعالیٰ کبھی اپنے وعدہ کے خلاف نہیں کرتا۔ اللہ کے فضل سے میں نہ حواس باختہ ہوں اور نہ ہی بے دینوں کی طرح اسلام کے خلاف راستہ اختیار کرتا ہوں، باوجودیکہ میرا اقتدار بھی خطرہ میں ہے، میری سربراہی بھی خطرہ میں ہے، میری زندگی بھی خطرہ میں ہے۔ پھر بھی میں اس راستے پر چلنے اور جان قربان کرنے کو تیار ہوں۔ اگر میں کفار کے مطالبے پر ایسی راہ اختیار کرلوں جو اسلام کے خلاف ہو، ان سے موافقت کروں اور ان کے ساتھ معاملات ٹھیک رکھوں تو میری ہر چیز مستحکم ہوگی، میری حکومت اور سلطنت بھی برقرار رہے گی اور اسی طرح طاقت، پیسہ اور جاہ وجلال بھی خوب ہوگا، جس طرح دیگر ممالک کے سربراہان کا ہے۔ لیکن میں اسلام کی خاطر ہر قربانی دینے کے لیے حاضر ہوں، سب کچھ لٹا دینے کو تیار ہوں، جان قربان کرتا ہوں، مجھے کسی شے کی قطعی طور پر پرواہ نہیں، حکومت، اقتدار، طاقت اور ہر چیز کی قربانی کا عزم کرچکا ہوں، دینی غیرت کا تقاضا یہی ہے اور اسی غیرت اور اسلام پر فخر ہی میرا سرمایۂ حیات ہے۔ کامیابی صرف یہ ہے کہ ایمان پر موت آئے۔ یہی بڑی کامیابی ہے! سب کچھ ختم ہوجائے اور کچھ بھی ہاتھ نہ آئے تب بھی یہی بڑی کامیابی ہے۔ اسلام کے پرچم کی سربلندی اسی میں ہے، اس میں نہیں کہ دنیاوی چیزیں باقی رہ جائیں۔ مسلمان کی حقیقی کامیابی اس میں ہے کہ اسلام کی ناموس اور غیرت پر کوئی حرف نہ آئے، لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا کلمہ اور اسلام کا پرچم اسی طرح اونچا اور بلند رہے۔ اگر ہم ایسی چیزوں پر راضی ہوجائیں جو کفار کو پسند ہیں تو ہم نے اسلام کے نام کو ڈھا دیا اور اسلامی غیرت کو ملیامیٹ کردیا۔ یاد رکھئے! بہادری اور قربانی سے اسلام کا پرچم نہیں جھکتا……اسلام کا پرچم کفار کی پیروی کرنے اور اُن کی تابع داری کے نتیجے میں جھکتا ہے‘‘۔

سقوطِ کابل سے قبل امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد رحمہ اللہ کا افغان مسلمانوں سے آخری خطاب